

التَّغْيِيبُ
والتَّهْيِيبُ
مُخْتَصَرٌ

www.KitaboSunnat.com

حَافِظُ شَهَابِ الدِّينِ أَحْمَدَ بْنَ عَلِيٍّ
ابْنُ حَجْرٍ عَسْكَرِيٍّ

دَائِلَةُ الْعِلْمِ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com



التغريب المختصر والترتيب

حافظ شهاب الدین ابن حجر عسقلانی قرطبیہ



نظر ثانی
قطبہ ارسک احمد
ما عبد محمد ہر

ترجمہ
محمد خالد سیف

www.qlrf.net

www.KitaboSunnat.com

© جملہ حقوق اشاعت بحق ناشر محفوظ ہیں
سلسلہ مطبوعات دارالعلم نمبر ۳۳

مختصر الترغیب والترہیب	:	نام کتاب
حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی	:	تالیف
محمد خالد سیف	:	ترجمہ
376	:	صفحات
دارالعلم ممبئی	:	ناشر
اکرم مختار	:	طابع
ایک ہزار	:	تعداد اشاعت
ستمبر ۲۰۰۷ء	:	تاریخ اشاعت
بھاوے پرائیویٹ لمیٹڈ، ممبئی	:	مطبع
Rs.175/-	:	قیمت




www.darulilm.com
DARUL ILM
PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road), Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel.: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231 fax: (+91-22) 2302 0482
E-mail: ilmpublication@yahoo.co.in

www.qlrf.net



التغريب المختصر والترتيب

حافظ شهاب الدین ابن حجر عسقلانی قرطبیہ



نظر ثانی
قطبہ ارسک احمد
ما عبد محمد ہر

ترجمہ
محمد خالد سیف

www.qlrf.net

www.KitaboSunnat.com

© جملہ حقوق اشاعت بحق ناشر محفوظ ہیں
سلسلہ مطبوعات دارالعلم نمبر ۳۳

مختصر الترغیب والترہیب	:	نام کتاب
حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی	:	تالیف
محمد خالد سیف	:	ترجمہ
376	:	صفحات
دارالعلم ممبئی	:	ناشر
اکرم مختار	:	طابع
ایک ہزار	:	تعداد اشاعت
ستمبر ۲۰۰۷ء	:	تاریخ اشاعت
بھاوے پرائیویٹ لمیٹڈ، ممبئی	:	مطبع
Rs.175/-	:	قیمت




www.darulilm.com
DARUL ILM
PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road), Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel.: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231 fax: (+91-22) 2302 0482
E-mail: ilmpublication@yahoo.co.in

www.qlrf.net

فہرست

کتاب الاخلاص

۴۴

۱- اخلاص کی ترغیب

۴۵

۲- ریاکاری پر وعید

کتاب السنہ

۴۷

۱- اتباع سنت کی ترغیب اور بدعت پر وعید

۵۰

۲- نیکی جلد شروع کرنے کی ترغیب



کتاب العلم

۵۲

۱- حصول علم کی ترغیب اور اس کی فضیلت

۵۳

۲- اہل علم کی فضیلت

۵۴

۳- علم کی تبلیغ کی فضیلت

۵۴

۴- علماء کرام کی عزت کرنے کی ترغیب

۵۵

۵- علم حاصل کرنے، سیکھنے اور سکھانے کی ترغیب

۵۶

۶- علم حاصل کرنے کے لیے سفر کرنا

۵۷

۷- علم کے پھیلانے کی ترغیب اور اسے چھپانے پر وعید

۵۷

۸- غیر اللہ کے لیے علم سیکھنے پر وعید

۵۸

۹- علم کے بارے میں دعوے فخر اور فضول بحث پر وعید

کتاب الطہارۃ و ذکر ابوابھا

۵۹

۱- لوگوں کے راستوں اور سایہ کی جگہوں وغیرہ میں قضاء حاجت پر وعید اور دیگر آداب

۶۰

۲- پانی، غسل خانہ اور سوراخ میں پیشاب کرنے پر وعید

- ۶۰ - ۳ کپڑے وغیرہ کو پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچانے پر وعید
- ۶۱ - ۴ غسل میں تاخیر پر وعید اور غسل جنابت کی حفاظت کی ترغیب
- ۶۱ - ۵ وضو کی حفاظت کی ترغیب
- ۶۲ - ۶ جان بوجھ کر وضو کے آغاز میں بسم اللہ کو نہیں چھوڑنا چاہئے
- ۶۲ - ۷ مسواک کی ترغیب و فضیلت
- ۶۳ - ۸ اچھی طرح وضو کرنے کی ترغیب
- ۶۵ - ۹ وضو کے بعد کی دعائیں
- ۶۶ - ۱۰ وضو کے بعد دو رکعت پڑھنے کی ترغیب



- ۶۶ - ۱ اقامت صلوٰۃ کی ترغیب اور فرضیت
- ۶۸ - ۲ اذان دینے کی ترغیب
- ۶۹ - ۳ مؤذن کا جواب دینے اور اذان کے بعد کی دعا کی ترغیب
- ۷۰ - ۴ اذان و اقامت کے درمیان و مجالس کی ترغیب
- ۷۱ - ۵ مسجدوں کی طرف جانے کی ترغیب
- ۷۴ - ۶ مسجدوں کے ساتھ وابستگی اور ان میں بیٹھنے کی ترغیب
- ۷۵ - ۷ لہسن، پیاز، گندنا موٹی یا دوسری بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت
- ۷۶ - ۸ عورتوں کے لیے گھروں میں رہنے کی ترغیب اور باہر نکلنے پر وعید
- ۷۶ - ۹ نماز پنجگانہ کی ترغیب پابندی سے ان کی ادائیگی اور ان کی فرضیت پر ایمان
- ۷۹ - ۱۰ نماز اول وقت ادا کرنے کی ترغیب
- ۸۰ - ۱۱ باجماعت نماز ادا کرنے کی ترغیب اور اس کے قصد و ارادہ کی فضیلت خواہ اسے پانہ سکے
- ۸۱ - ۱۲ جنگل میں نماز ادا کرنے کی ترغیب
- ۸۱ - ۱۳ صبح و عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کی ترغیب اور ترک پر وعید
- ۸۳ - ۱۴ بغیر عذر جماعت ترک کرنے پر وعید
- ۸۳ - ۱۵ نفل نماز گھروں میں ادا کرنے کی ترغیب
- ۸۴ - ۱۶ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کی ترغیب

- ۱۷۔ صبح و عصر کی نماز کی حفاظت کی ترغیب
- ۱۸۔ صبح و عصر کے بعد جائے نماز میں بیٹھنے کی فضیلت
- ۱۹۔ مکمل و احسن طریقے سے نماز پڑھانے والے کے لیے امامت کی ترغیب
- ۲۰۔ ایسے شخص کے لیے امامت کی ممانعت جسے لوگ پسند نہ کرتے ہوں
- ۲۱۔ صفِ اوّل (مردوں کے لئے) صفوں کی برابری اور خوب مل کر کھڑے ہونے کی ترغیب
- ۲۲۔ مردوں کے لیے پہلی صفوں سے پیچھے رہنے پر وعید
- ۲۳۔ امام کے پیچھے آئین کہنے کی ترغیب اور دعائے افتتاح
- ۲۴۔ رکوع و سجود میں مقتدی کے لیے امام سے پہلے سر اٹھانے پر وعید
- ۲۵۔ رکوع و سجود مکمل نہ کرنے، دونوں کے درمیان کمر سیدھی نہ کرنے اور خشوع نہ کرنے کی ممانعت
- ۲۶۔ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت
- ۲۷۔ نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کی ممانعت اور بعض دیگر امور کا ذکر جو نماز میں منع ہیں
- ۲۸۔ سجدہ کی جگہ کنکری وغیرہ کو چھونے کی ممانعت
- ۲۹۔ نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت
- ۳۰۔ نمازی کے آگے سے گزرنے پر وعید
- ۳۱۔ جان بوجھ کر نماز ترک کرنے اور محض سستی کی وجہ سے بے وقت پڑھنے پر وعید

کتاب النوافل و ذکر ابوابہ

- ۱۔ دن رات میں بارہ رکعت نفل کی ترغیب
- ۲۔ صبح کی دو رکعتوں کی ترغیب
- ۳۔ ظہر سے پہلے اور بعد نماز کی ترغیب
- ۴۔ عصر سے پہلے نماز کی ترغیب
- ۵۔ مغرب و عشاء کے درمیان نماز کی ترغیب
- ۶۔ نماز وتر کی ترغیب اور جو وتر نہ پڑھے اس کا بیان
- ۷۔ با وضو اور قیام کی نیت سے سونے کی ترغیب
- ۸۔ رات کے قیام کی ترغیب
- ۹۔ اونگھنے والے کے لیے نماز اور تلاوت کی ممانعت

- ۱۰۷ - رات کا قیام ترک کرنے پر وعید
- ۱۰۷ - رات کا وظیفہ فوت ہو جائے تو اس کے قضاء کی ترغیب
- ۱۰۷ - نمازِ ضحیٰ کی ترغیب
- ۱۰۸ - نمازِ تسبیح کی ترغیب
- ۱۱۰ - نمازِ توبہ کی ترغیب
- ۱۱۰ - نماز و دعائے حاجت کی ترغیب
- ۱۱۳ - نمازِ استخارہ کی ترغیب
- ۱۱۳ - سجد و تلاوت کی ترغیب

کتاب الحج - ذکر ابوابہ

- ۱۱۵ - نمازِ جمعہ اور اس کی طرف کوشش کر کے جانے کی ترغیب اور جمعہ اور اس کی ایک مخصوص گھڑی کی فضیلت
- ۱۱۹ - جمعہ کے دن غسل کرنے کی ترغیب
- ۱۱۹ - جمعہ کے دن جلد مسجد جانے کی ترغیب اور بلا عذر تاخیر پر وعید
- ۱۲۰ - جمعہ کے دن گردنیں پھلانگنے پر وعید
- ۱۲۰ - جب امام خطبہ دے رہا ہو تو کلام کرنے کی ممانعت اور خاموش بیٹھنے کی ترغیب
- ۱۲۱ - بغیر عذر کے جمعہ چھوڑنے پر وعید
- ۱۲۲ - جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھنے کی ترغیب

کتاب الصدقات و ذکر ابوابہ

- ۱۲۲ - زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب اور اس کے وجوب کی تاکید
- ۱۲۳ - زیورات اور دیگر اشیاء سے زکوٰۃ نہ دینے پر شدید وعید
- ۱۲۳ - زیورات کی زکوٰۃ اور سونے کے زیورات پہننے پر وعید
- ۱۲۵ - فراہمی صدقات میں تقویٰ کے ساتھ کام کرنے کی ترغیب اور ظلم و خیانت پر وعید
- ۱۲۶ - سوال کرنے کی ممانعت دولت کی موجودگی میں حرمت اور لالچ کی مذمت
- ۱۳۵ - فاقہ اور حاجت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینے کی ترغیب
- ۱۳۶ - دینے والے کی رضامندی کے بغیر لینے کی ممانعت
- ۱۳۶ - سوال یا لالچ کے بغیر جب کچھ ملے تو اسے لے لینے کی ترغیب

- ۹۔ سائل کے لیے جنت کے سوا کچھ اور لوجہ اللہ مانگنے اور مسؤل کے لیے لوجہ اللہ نہ دینے پر وعید
- ۱۰۔ صدقہ کی ترغیب اور قلیل مال والے کی کوشش کا بیان
- ۱۱۔ خفیہ طور پر صدقہ کرنے کی ترغیب
- ۱۲۔ شوہر اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے اور انہیں دوسروں پر ترجیح دینے کی ترغیب
- ۱۳۔ قرض دینے کی ترغیب اور فضیلت
- ۱۴۔ تنگ دست کے ساتھ آسانی کرنے، اسے مہلت دینے اور اسے معاف کر دینے کی ترغیب
- ۱۵۔ نیکی کے کاموں پر خرچ کرنے کی ترغیب اور بخل و ذخیرہ اندوزی کی ممانعت
- ۱۶۔ عورت کے لیے شوہر کے مال سے صدقہ کرنے کی ترغیب اور وہ اجازت نہ دے تو اس کی ممانعت
- ۱۷۔ کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی ترغیب اور اس سے منع کرنے پر وعید
- ۱۸۔ نیکی کا شکر یہ ادا کرنے بدلہ دینے اور زُعا کرنے کی ترغیب اور انکار و عدم تشکر کی ممانعت

کتاب الصوم و ذکر ابوابہ

- ۱۔ رمضان کے روزے کی ترغیب اور وجوب کی تاکید
- ۲۔ عذر کے بغیر رمضان کا روزہ چھوڑنے اور قبل از وقت افطار کرنے پر وعید
- ۳۔ مطلقاً روزے کی ترغیب و فضیلت
- ۴۔ نفل روزے
- ۵۔ شوال کے چھ روزوں کی ترغیب
- ۶۔ جو عرفہ میں نہ ہو اس کے لیے عرفہ کے دن کے روزہ کی ترغیب
- ۷۔ محرم کے روزے کی ترغیب
- ۸۔ یوم عاشورہ کے روزے اور اہل و عیال پر کشادگی کی ترغیب
- ۹۔ شعبان کے روزے کی ترغیب اور پندرہویں رات کی فضیلت
- ۱۰۔ ہر مہینے تین دن خصوصاً ایام بیض کے روزے رکھنے کی ترغیب
- ۱۱۔ سوموار اور جمعرات کے روزے کی ترغیب
- ۱۲۔ بدھ، جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے روزے کی ترغیب اور خاص جمعہ یا ہفتہ کے دن کے روزے کی ممانعت
- ۱۳۔ عورت کے لیے شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ کی ممانعت
- ۱۴۔ جس شخص کو تکلیف ہو اس کے لیے سفر میں روزے کی ممانعت

- ۱۶۶ - ۱۵۔ روزے کے آداب، سحری میں کھجور کا استعمال کرنے کی ترغیب، کھجور کے ساتھ افطار کی ترغیب
- ۱۶۸ - ۱۶۔ افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کی ترغیب
- ۱۷۰ - ۱۷۔ روزہ دار کو کھانا کھلانے کی ترغیب
- ۱۷۰ - ۱۸۔ روزہ دار کے لیے غیبت، فحش گفتگو اور جھوٹ کی ممانعت
- ۱۷۱ - ۱۹۔ لیلۃ القدر کے قیام کی ترغیب
- ۱۷۱ - ۲۰۔ اعتکاف کی ترغیب
- ۱۷۱ - ۲۱۔ صدقۃ الفطر کی ترغیب و وجوب

کتاب العیدین والاضاحی و ذکر ابوابہ

- ۱۷۲ - ۱۔ قربانی کرنے کی ترغیب، قدرت کے باوجود قربانی نہ کرنے اور قربانی کی کھال بیچنے کی ممانعت
- ۱۷۹ - ۲۔ جانور کا مشلہ کرنے نہ کھانا ہو تو ذبح کرنے کی ممانعت اور احسن انداز میں ذبح کرنے کا حکم

کتاب الحج و ذکر ابوابہ

- ۱۷۴ - ۱۔ حج و عمرہ کی ترغیب، وجوب کا ذکر اور اس شخص کا بیان جو حج کے ارادہ سے نکلا اور فوت ہو گیا
- ۱۷۹ - ۲۔ قدرت ہوتے ہوئے حج نہ کرنے پر وعید
- ۱۷۹ - ۳۔ عورت کے لیے گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت اور فرض ادا کرنے کے بعد گھر ہی میں بیٹھے رہنے کا حکم
- ۱۸۰ - ۴۔ حج و عمرہ پر خرچ کرنے کی ترغیب لیکن مال حرام خرچ کرنے پر وعید
- ۱۸۱ - ۵۔ رمضان میں عمرہ کی ترغیب
- ۱۸۲ - ۶۔ حج میں عجز و انکساری اور انبیاء کرام ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے سادہ لباس پہننے کی ترغیب
- ۱۸۳ - ۷۔ احرام اور بلند آواز سے تلبیہ کی ترغیب
- ۱۸۴ - ۸۔ مسجد اقصیٰ سے احرام باندھنے کی ترغیب
- ۱۸۴ - ۹۔ طواف حجر اسود کو بوسہ دینے رکن یمانی کو ہاتھ لگانے کی ترغیب
- ۱۸۸ - ۱۰۔ عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت اور اس میں عمل صالح کی ترغیب
- ۱۸۹ - ۱۱۔ عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف کی ترغیب اور یوم عرفہ کی فضیلت
- ۱۹۱ - ۱۲۔ رمی جمار کی ترغیب
- ۱۹۲ - ۱۳۔ سر منڈانے کی ترغیب
- ۱۹۲ - ۱۴۔ آب زمزم پینے کی ترغیب و فضیلت

- ۱۹۳ - مسجد حرام، مسجد نبوی، بیت المقدس اور قبائیس نماز کی ترغیب
- ۱۹۵ - وفات تک مدینہ میں رہنے اس کی دعا کرتے رہنے مدینہ اُحد اور وادی عتیق کی فضیلت
- کتاب الجھاد و ذکر ابوابہ

- ۲۰۱ - جہاد کی ترغیب اور اس کے وجوب کی تاکید
- ۲۰۶ - جہاد میں اخلاص نیت کی ترغیب اس کا ذکر جو اجر و غنیمت کا امیدوار ہو اور جو شہرت کا طلبگار ہو
- ۲۰۸ - اللہ کے راستہ میں اور نیکی کے تمام کاموں میں خرچ کرنے کی ترغیب
- ۲۰۸ - اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت
- ۲۱۰ - اللہ تعالیٰ کے راستہ میں چوکیداری کی ترغیب
- ۲۱۰ - ریاء و شہرت کے بغیر جہاد کے لیے گھوڑے رکھنے کی ترغیب و فضیلت
- ۲۱۱ - شہادت کی ترغیب اور شہداء کی فضیلت
- ۲۱۹ - مختلف امور جن میں بتلا شہداء کے ساتھ جاملتے ہیں، طاعون والے علاقے سے فرار کی ممانعت
- ۲۲۰ - طاعون کے بارے میں
- ۲۲۲ - تیر اندازی سیکھنے کی ترغیب اور سیکھ کر ترک کر دینے کی ممانعت
- ۲۲۳ - ترک جہاد پر وعید
- ۲۲۵ - بحری جہاد کی ترغیب
- ۲۲۶ - میدان جنگ سے فرار پر وعید
- ۲۲۷ - مال غنیمت میں خیانت کی سخت ممانعت اور خیانت کرنے والے پر پردہ ڈالنے والے کا بیان

کتاب الذکر

- ۲۲۸ - سری و جبری طور پر کثرت سے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی ترغیب
- ۲۳۱ - مجالس ذکر میں حاضری کی ترغیب اور ذکر الہی کے لیے اجتماع
- ۲۳۳ - ایسی مجلس اختیار کرنے کی ممانعت جس میں ذکر الہی اور درود شریف نہ ہو
- ۲۳۳ - ایسے کلمات پڑھنے کی ترغیب جو مجلس کی لغو باتوں کا کفارہ بن جائیں
- ۲۳۶ - لا الہ الا اللہ پڑھنے کی ترغیب
- ۲۳۷ - لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له پڑھنے کی ترغیب
- ۲۳۸ - تسبیح و تکبیر و تہلیل و تہمید کے مختلف کلمات پڑھنے کی ترغیب

- ۲۴۸ -۸ تسبیح و تکبیر و تہلیل و تحمید کے جامع کلمات پڑھنے کی ترغیب
- ۲۴۴ -۹ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنے کی ترغیب
- ۲۴۴ -۱۰ صبح و شام کے اذکار پڑھنے کی ترغیب
- ۲۵۲ -۱۱ بستر پر لیٹتے وقت کلمات پڑھنے کی ترغیب اور جو ذکر الہی کے بغیر سو جائے اس کا بیان
- ۲۵۴ -۱۲ رات کو بیداری کے وقت کلمات پڑھنے کی ترغیب
- ۲۵۵ -۱۳ صبح و عصر اور مغرب کے بعد اذکار کی ترغیب
- ۲۵۶ -۱۴ اس بات کی ترغیب کہ ناپسندیدہ خواب دیکھ کر کیا پڑھے اور کیا کرے
- ۲۵۷ -۱۵ فرض نمازوں کے بعد اذکار پڑھنے کی ترغیب
- ۲۵۹ -۱۶ رات کو سوتے میں ڈر جانے والے کے لیے کلمات پڑھنے کی ترغیب
- ۲۶۱ -۱۷ گھر سے مسجد وغیرہ میں جاتے، گھر میں اور مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پڑھنے کی ترغیب
- ۲۶۲ -۱۸ اس بات کی ترغیب کہ جسے نماز وغیرہ میں وسوسہ پیدا ہو وہ کیا پڑھے؟
- ۲۶۳ -۱۹ استغفار کی ترغیب

کتاب الدعاء و ذکر ابوابہ

- ۲۶۵ -۱ کثرت دعاء کی ترغیب و فضیلت
- ۲۶۷ -۲ کلمات استفتاح کی ترغیب اور اللہ کے اسم اعظم کے بارہ میں بعض روایات
- ۲۷۰ -۳ سجدہ میں نمازوں کے بعد اور رات کے آخری حصہ میں دعاء کی ترغیب
- ۲۷۱ -۴ قبولیت میں تاخیر کی وجہ سے دعاء ترک نہ کرے
- ۲۷۱ -۵ بوقت دعاء آسمان کی طرف نظر اٹھانے اور غفلت کی حالت میں دعاء کرنے پر وعید
- ۲۷۲ -۶ اپنے لیے اور اپنی اولاد و خادم اور مال کے لیے بددعا کی ممانعت
- ۲۷۳ -۷ آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی ترغیب

کتاب البیوع و ذکر ابوابہ

- ۲۷۵ -۱ تجارت اور دیگر ذرائع سے کمانے کی ترغیب
- ۲۷۶ -۲ بازاروں اور غفلت کی جگہوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی ترغیب
- ۲۷۶ -۳ طلب رزق میں میانہ روی و خوبی کی ترغیب اور حرص و حب مال پر وعید
- ۲۷۸ -۴ حلال طلب کرنے اور کھانے کی ترغیب اور حرام کمانے، کھانے اور پینے کی مذمت

- ۲۸۱ - ۵۔ تقویٰ کی ترغیب اور شکوک و شبہات اور ایسی باتوں کو ترک کرنے کی تلقین جو دل میں کھٹکتی ہوں
- ۲۸۳ - ۶۔ خرید و فروخت میں خوش اسلوبی اور تقاضا کرنے اور ادا کرنے میں عمدگی کی ترغیب
- ۲۸۵ - ۷۔ نادم کو معاف کرنے کی ترغیب
- ۲۸۵ - ۸۔ ناپ تول میں کمی پر وعید
- ۲۸۶ - ۹۔ دھوکا دینے کی ممانعت اور بیع وغیرہ میں ہمدردی و خیر خواہی کی ترغیب
- ۲۸۷ - ۱۰۔ ذخیرہ اندوزی کی ممانعت
- ۲۸۸ - ۱۱۔ تاجروں کو بیچ بولنے کی ترغیب، جھوٹ کی مذمت اور قسم کھانے کی ممانعت خواہ وہ سچے ہوں!
- ۲۹۰ - ۱۲۔ دو حصہ داروں میں سے ایک کے لیے دوسرے کی خیانت پر وعید
- ۲۹۱ - ۱۳۔ بیع وغیرہ میں ماں اور اس کے بچے میں تفریق پر وعید
- ۲۹۱ - ۱۴۔ قرض لینے کی ممانعت، قرض لینے والے اور شادی کرنے والے کے لیے وفا کی نیت کی ترغیب
- ۲۹۴ - ۱۵۔ مقروض، مغموم، سخت غمگین اور اسیر کے لیے دعائیں پڑھنے کی ترغیب
- ۲۹۶ - ۱۶۔ جھوٹی قسم کی ممانعت۔
- ۳۰۰ - ۱۷۔ سود اور غصب پر وعید
- ۳۰۳ - ۱۸۔ ضرورت سے زیادہ اظہارِ فخر و کثرت کے لیے عمارت بنانے پر وعید
- ۳۰۴ - ۱۹۔ مزدور کی مزدوری روکنے پر وعید اور اسے جلد ادا کرنے کا حکم
- ۳۰۵ - ۲۰۔ مملوک کو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکان کا حق ادا کرنے کی ترغیب
- ۳۰۵ - ۲۱۔ غلام کے لیے اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ جانے پر وعید
- ۳۰۶ - ۲۲۔ آزاد کرنے کی ترغیب اور آزاد کو غلام بنانے اور بیچنے کی وعید

کتاب النکاح و ذکر ابوابہ

- ۳۰۸ - ۱۔ نظریے پر رکھنے کی ترغیب، بد نظری، اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت پر وعید
- ۳۱۰ - ۲۔ دیندار اور بچے جنم دینے والی عورت کے ساتھ نکاح کی ترغیب
- ۳۱۲ - ۳۔ میاں بیوی میں سے ہر ایک کو دوسرے کا حق ادا کرنے کی ترغیب
- ۳۱۴ - ۴۔ کسی ایک بیوی کو ترجیح دینے اور ترک عدل پر وعید
- ۳۱۵ - ۵۔ بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی ترغیب اور ادب سکھانے کی فضیلت
- ۳۱۹ - ۶۔ اچھے ناموں کی ترغیب بُرے ناموں کی ممانعت اور انہیں تبدیل کرنے کا حکم

- ۳۲۰ - انسان کے لیے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب ہونے پر وعید
- ۳۲۱ - عورت کو اس کے خاوند کے لیے خراب کر دینے کی ممانعت
- ۳۲۲ - عورت کے لیے اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق طلب کرنے کی ممانعت
- ۳۲۳ - عورت کے لیے عطر اور زینت کے ساتھ باہر نکلنے کی ممانعت
- ۳۲۳ - زوجین کے لیے راز افشاء کرنے کی ممانعت

کتاب اللباس

- ۳۲۴ - ۱۔ سفید لباس پہننے کی ترغیب
- ۳۲۴ - ۲۔ قمیص پہننے کی ترغیب
- ۳۲۴ - ۳۔ زیادہ لمبی قمیص وغیرہ اور فخریہ لباس پہننے کی ممانعت
- ۳۲۶ - ۴۔ عورتوں کے لیے ایسا باریک لباس پہننے کی ممانعت جس سے جسم نظر آئے
- ۳۲۶ - ۵۔ مردوں کے لیے ریشم پہننے، اس پر بیٹھنے اور سونے کے زیور پہننے کی ممانعت
- ۳۲۸ - ۶۔ مرد کی عورت کے ساتھ اور عورت کی مرد کے ساتھ چال لباس یا کلام وغیرہ میں مشابہت کی ممانعت
- ۳۲۹ - ۷۔ اشرف المخلوقات سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی اقتداء میں انکساری سے طور پر فخریہ لباس ترک کرنے کی ترغیب
- ۳۳۱ - ۸۔ سفید بالوں کو باقی رکھنے کی ترغیب اور انہیں چھننے کی کراہت
- ۳۳۲ - ۹۔ داڑھی کو کالا خضاب لگانے کی ممانعت
- ۳۳۲ - ۱۰۔ واصلہ، مستوصلہ، واشمہ، مستوشمہ، نامصہ، مستمصہ اور مختلفہ کی ممانعت
- ۳۳۳ - ۱۱۔ مردوں اور عورتوں کو اشد سمرہ استعمال کرنے کی ترغیب

کتاب الطعام

- ۳۳۴ - ۱۔ کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کی ترغیب اور ترک کی ممانعت
- ۳۳۵ - ۲۔ کھانے کے بعد الحمد للہ پڑھنے کی ترغیب
- ۳۳۵ - ۳۔ سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے کی ممانعت اور مردوں اور عورتوں کے لیے حرمت
- ۳۳۶ - ۴۔ بائیں ہاتھ سے کھانے پینے، برتن میں پھوک مارنے، مشکیزے اور برتن کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے کی ممانعت
- ۳۳۷ - ۵۔ درمیان کے بجائے برتن کے کناروں سے کھانے کی ترغیب
- ۳۳۸ - ۶۔ سرکہ اور روغن زیتون کھانے کی ترغیب
- ۳۳۹ - ۷۔ کھانے پر جمع ہونے کی ترغیب

- ۳۳۹ - ۸۔ بہت زیادہ سیر ہو کر کھانے اور تکبر و فخر کی وجہ سے کھانے پینے میں توسع کی ممانعت
- ۳۴۱ - ۹۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے کی ترغیب اور ہاتھ دھوئے بغیر سونے کی ممانعت
- ۳۴۲ - ۱۰۔ پونچھنے سے پہلے برکت کے لیے انگلیوں کے چاٹنے کی ترغیب
- ۳۴۲ - ۱۱۔ بغیر عذر کے دعوت قبول کرنے سے معذرت کی ممانعت اور دعوت قبول کرنے کا حکم

کتاب القضاء و ذکر ابوابہ

- ۳۴۴ - ۱۔ سلطنت امارت اور قضاء قبول کرنے کی ممانعت خصوصاً اس کے لیے جسے آپ پر اعتماد نہ ہو۔
- ۳۴۵ - ۲۔ حکام کو خواہ خود امام ہوں یا دیگر عدل کرنے کی ترغیب اور انہیں رعایا کو مشکل میں ڈالنے کی ممانعت
- ۳۴۷ - ۳۔ رشوت لینے اور دینے والے کے لیے ممانعت
- ۳۴۸ - ۴۔ ظلم اور مظلوم کی بدعا سے بچنے اور اس کی مدد کی ترغیب
- ۳۴۹ - ۵۔ ظالم کے ظلم سے بچنے کے لیے دعائیں پڑھنے کی ترغیب
- ۳۴۹ - ۶۔ ظالم حکمرانوں کے پاس نہ جانے کی ترغیب
- ۳۵۱ - ۷۔ رعایا اولاد و غلام اور دیگر مخلوق پر شفقت و رحمت کی نظر کی ترغیب
- ۳۵۵ - ۸۔ چہرے پر داغ کر نشان لگانے کی ممانعت
- ۳۵۶ - ۹۔ امام اور دیگر حکمرانوں کو نیک وزیر اور اچھے ساتھی اختیار کرنے کی ترغیب
- ۳۵۶ - ۱۰۔ جھوٹی گواہی دینے پر وعید
- ۳۵۷ - ۱۱۔ نیکی کا حکم دینے اور بدی سے منع کرنے کی

کتاب الحدود

- ۳۵۸ - ۱۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ترغیب اس کے ترک اور مداہنت پر وعید
- ۳۵۹ - ۲۔ اس بات کی ممانعت کہ نیکی کا حکم دے برائی سے منع کرے اور اس کا قول عمل کے مخالف ہو۔
- ۳۶۰ - ۳۔ مسلمان کی ستر پوشی کی ترغیب اس کی ہتک عزت اور عیوب ڈھونڈنے پر وعید
- ۳۶۰ - ۴۔ اقامت حدود کی ترغیب اور مداہنت پر وعید
- ۳۶۱ - ۵۔ شراب پینے پلانے، بنانے اور اسکی قیمت کھانے کی سخت ممانعت اور اسے ترک کرنے اور توبہ کی ترغیب
- ۳۶۳ - ۶۔ زنا کرنے کی ممانعت خصوصاً پڑوسی کی بیوی اور اس عورت سے جس کا شوہر گھر میں موجود نہ ہو
- ۳۶۷ - ۷۔ لواطت عورت کی ذہر میں جماع کرنے اور جانور سے بد فعلی پر وعید
- ۳۶۸ - ۸۔ جس نفس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اسے ناحق قتل کرنے پر وعید

- ۳۷۰ -۹ اپنے آپ کو قتل کرنے (خودکشی) پر وعید
- ۳۷۱ -۱۰ کسی انسان کے ظلم سے قتل کے موقعہ پر حاضر ہونے اور مسلمان کی پشت کو ناحق ننگا کرنے کی ممانعت
- ۳۷۲ -۱۱ قاتل اور مجرم کو معاف کرنے کی ترغیب
- ۳۷۳ -۱۲ مسلمان کی مصیبت پر خوش ہونے اور اسے عار دلانے پر وعید
- ۳۷۴ -۱۳ صغیر و حقیر گناہوں کے ارتکاب اور ان پر اصرار پر وعید



www.qlrf.net



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

موجودہ دور کو قلم و قراطس کا دور کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ مطبوعہ مواد دعوت و تبلیغ کا ایک مؤثر و موثر ذریعہ ہے۔ وعظ و تقریر کی اہمیت اپنی جگہ مسلم لیکن تصنیف و تالیف کی اہمیت و افادیت اس سے دو چند ہے۔ مطبوعات ابلاغ کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کلام کتاب کی صورت میں پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور دنیا کے کونے کونے میں کروڑوں افراد ہر روز مصحف شریف کی تلاوت کرتے ہیں۔ اسی طرح احادیث مبارکہ بھی کتابی شکل میں دنیا کے ہر خطے میں دستیاب ہیں۔ قرآن و حدیث کے تراجم دنیا کی اکثر زبانوں میں ہو چکے ہیں اور مطبوعہ صورت میں باسانی دستیاب بھی ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں قرآن حکیم کا ترجمہ سب سے پہلے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فارسی زبان میں کیا بعد ازاں ان کے صاحبزادوں شاہ عبدالقادر نے اردو زبان میں با محاورہ اور شاہ رفیع الدین نے اردو زبان میں ہی لفظی ترجمہ کیا۔ علامہ وحید الزماں حیدر آبادی نے نواب صدیق حسن خان والی بھوپال کی خواہش پر صحاح ستہ کا ترجمہ کیا اور بعد ازاں نواب صدیق حسن خان نے اپنے مصارف پر یہ تراجم اصل متن کے ساتھ طبع کرائے۔ اللہ تعالیٰ ان سب نفوس قدسیہ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ان کی محنتوں کو شرف قبولیت بخشے (آمین)۔

”الترغیب والترہیب“ حافظ عبدالعظیم منذری کی تالیف ہے جو ہم موضوع کتابوں میں بے مثل ہے۔ تمام تر خوبیوں کے باوجود اس میں صحیح احادیث کے ساتھ بعض احادیث ”موضوع“ اور ”ضعیف“ بھی ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے ان ”ضعیف“ اور ”موضوع“ روایات کو حذف کر کے اس کا اختصار کیا ہے۔ اور مولانا خالد سیف نے اسے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے محترم حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ نے اس کتاب کے مسودے پر کافی محنت کی ہے محترم نے نہ صرف عربی متن کی بلکہ ترجمہ کو بھی مزید آسان اور سہل بنانے میں خصوصی توجہ فرمائی ہے علاوہ ازیں حافظ صاحب نے تمام احادیث کی تصحیح و تصنیف کا کام بھی بڑی محنت سے سرانجام دیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ کتاب کی تیاری میں حتی المقدور کوشش

کی گئی ہے کہ اس میں کسی قسم کی اغلاط نہ ہوں۔ لیکن بشری تقاضوں کے باوصف اگر کسی قسم کی کوئی غلطی آپ کی نظر سے گزرے تو ہمیں ضرور مطلع کیجئے تاکہ اسے سزاہ اشاعت میں ہم اس کی تصحیح کر سکیں۔ آخر میں ہم ان تمام افراد کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں کسی بھی قسم کا تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام معاونین کی مساعی کو قبولیت سے نوازے اور ہماری تمام خطائیں اور لغزشیں معاف فرماتے ہوئے ہماری اس ناچیز سعی کو قبول فرمائے۔ (آمین)

خادم العلم والعلماء



www.qlrf.net

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذى انزل على عبده الكتاب ولم يجعل له عوجا قيما لينذر باسا شديدا من لدنه ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصلحت ان لهم اجرا حسنا ما كثر في ابداء.
ارسل الرسل مبشرين ومنذرين لتلايكون للناس على الله حجة بعد الرسل وكان الله عزيزا
حكيمًا

والصلاة والسلام على رسولنا محمد خاتم النبيين المبعوث رحمة للعالمين . الذى ارسله
الله شاهدا ومبشرا ونذيرا . وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا .
صلى الله عليه وعلى كافة الرسل وعلى اله وصحبه وعلماء امته ومن استن بسنته ودعا
ببعوته الى يوم الدين . اما بعد .

تمام حمد و ثنا تسبیح و تقدیس اور شکر و سپاس اللہ وحدہ لا شریک لہ کے لئے خاص ہے جو خالق بھی ہے اور ہادی بھی۔
اس کی خلاق کی صفت یہ ہے کہ ہر چیز کا خالق بس وہی ہے کائنات میں ہر وجود کو خلعت و وجود اسی نے عطا فرمائی ہے۔
﴿الذی لہ ملک السموات والارض ولم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک وخلق

کل شیء فقد رة تقدیرا﴾ [الفرقان . ۲]

وہی ہے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور جس نے کسی کو اولاد نہیں بنایا۔ جس کی بادشاہی میں کوئی شریک
نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا اندازہ ٹھہرایا۔

﴿ذلکم اللہ ربکم خالق کل شیء لا الہ الا هو فانی توفکون﴾ [المومن : ۶۲]

یہی تمہارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بھٹک رہے ہو۔
اس کے سوا کوئی اس صفت سے موصوف نہیں ہے۔ چنانچہ وہ تمام انسانوں کو خطاب کر کے فرماتا ہے۔

﴿یا ایہا الناس اذکرو انعمۃ اللہ علیکم هل من خالق غیر اللہ یرزقکم من السماء والارض لا
الہ الا هو فانی توفکون﴾ [فاطر . ۳]

”لوگو! اللہ کے تم پر جو احسانات ہیں ان کو یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق
دے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں بھٹکتے ہو۔“

مستقل طور پر خالق ہوتا تو درکنار اللہ تعالیٰ کے ساتھ کار تخلیق میں کوئی شریک ہے نہ اس کا کوئی مددگار۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿قُلْ ادعوا الذين زعمتم من دون الله لا يملكون مثقال ذرة في السموات ولا في الارض وما لهم فيهما من شرك وما له منهم من ظهير﴾ [سباء. ۲۲]
”کہہ دو کہ جن کو تم اللہ کے سوا معبود باور کئے ہوئے ہو ان کو بلاؤ۔ وہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ بھر چیز کے مالک نہیں ہیں۔ اور نہ ان میں ان کی شراکت ہے۔ اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔“
نیز فرمایا:

﴿قُلْ اريتكم ماتدعون من دون الله اروني ماذا خلقوا من الارض ام لهم شرك في السموات ايتوني بكتاب من قبل هذا او اثاره من علم ان كنتم صادقين﴾ [الاحقاف: ۳]
”اے پیغمبران سے کہہ دو کبھی تم نے آنکھیں کھول کر دیکھا بھی ہے کہ وہ ہستیاں کہ جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی کہ زمین میں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے یا آسمانوں کی تخلیق و تدبیر میں ان کا کیا حصہ ہے۔ اس سے پہلی آئی ہوئی کتاب یا علم یا کوئی بقیہ ان عقائد کے ثبوت میں تمہارے پاس ہو تو وہی لے آؤ اگر تم سچے ہو۔“

اللہ کی تخلیق میں کوئی نقص نہیں بلکہ وہ کامل ہے

اللہ تعالیٰ کی صفت خلاق کا ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ اس کی تخلیق میں کوئی رخنہ نہیں۔ خالق کائنات کی صنعت گری کسی بھی نقص اور عیب سے مبرا اور پاک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿الذی خلق سبع سموات طباقا ما ترى فی خلق الرحمن من تفاوت فارجع البصر هل ترى من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وهو خسیر﴾ [الملک. ۳. ۴]
”وہی جس نے سات آسمان تہ بہ تہ بنائے۔ تم رحمن کی تخلیق میں کسی قسم کا کوئی عیب نہ پاؤ گے۔ پھر پلٹ کر دیکھو کیا تمہیں کہیں کوئی ظل نظر آتا ہے؟ بار بار نگاہ دوڑاؤ تھک کر ناکام پلٹ آئے گی۔“

اللہ کی تخلیق میں صفت کمال کے ساتھ ساتھ کمال حسن بھی ہے

لظہم تکوینی کے وسیع و عریض وجود کے جس گوشے پر بھی ان کی نظر پڑتی ہے وہ کتنی ہی دقیق و عمیق کیوں نہ ہو انسان یہ اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ پورا نظام کمال کے ساتھ ساتھ جمال سے بھی متصف ہے۔ اور اس کی ہر ہر مخلوق کامل ہی نہیں حسین بھی ہے۔ اور اس کی نظر جس قدر گہری ہوگی حسن و جمال کے اتنے ہی جلوے بے نقاب ہو کر اس کی نگاہوں کو خیرہ کر دیں گے۔ ارشاد فرمایا:

﴿ولو لقد خلقنا الانسان من سللة من طین ثم جعلناہ نطفة فی قرار مکین ثم خلقنا النطفة علقة

مخلقتنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما. ثم انشاناہ خلقا آخر

فتبارک اللہ. حسن الخلقین ﴿ [المؤمنون : ۱۲ . ۱۳]

”اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا۔ پھر اس کو ایک مضبوط جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا۔ پھر اسی پانی کو تو تھرا بنایا۔ پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا۔ پھر اس کو نئی صورت میں بنا دیا۔ تو اللہ بہت بابرکت ہے جو سب سے حسین ترین تخلیق کرنے والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کی تخلیق فرمائی ہوئی ہر چیز اپنے مقصد تخلیق کی مناسبت سے حسن و زیبائی کا مرقع ہے۔ چنانچہ

ارشاد فرمایا:

﴿الذی احسن کل شئی خلقه﴾ [الم السجدہ : ۷]

”وہی جس نے جس چیز کو بنایا خوب ہی بنایا۔“

اللہ تعالیٰ اس کائنات کا نگہبان اور سپردار بھی ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿اللہ خلق کل شئی و هو علی کل شئی وکیل﴾ [الزمر ۶۲]

”اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان نگران اور ذمہ دار ہے۔“

چنانچہ اس نے اپنی کسی تخلیق کو رائیگاں پیدا نہیں کیا اور نہ اسے بے مہار چھوڑا۔ بلکہ جہاں صورت عطا کی اسے زیبائی سے بھی نواز اور حسن و جمال سے بھی بہرہ مند فرمایا اور جہاں وجود عطا کیا وہیں اس کی رہنمائی بھی فرمائی اور اسے مقصد وجود سے آگاہ کیا۔ چنانچہ فرعون جیسے طاغیہ کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ رب العزت کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا:

﴿ربنا الذی اعطى کل شئی خلقه ثم هدى﴾ [طہ : ۴۹ . ۵۰]

”ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی شکل و صورت بخشی پھر راہ دکھائی۔“

یعنی اس نے کسی بھی چیز کو صرف پیدا کر کے اور معرض عدم سے وجود میں لا کر اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑ دیا بلکہ جو چیز بھی جس کام کے لئے پیدا کی اسے اس کام کے انجام دینے کی صلاحیت عطا فرمائی اور اسے اس کا فریضہ ادا کرنے کا طریقہ بھی بتایا اور سکھایا۔

اور اسکی تخلیق کی طرح اس کی عطا کردہ ہدایت بھی نقص سے مبرا اور صفت کمال سے منصف ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔

﴿سبح اسم ربک الاعلی الذی خلق فسوی والذی قدر فهدى﴾ [الاعلی : ۱ . ۳]

”پاکی بیان کرو اپنے بلند و برتر پروردگار کے نام کی جس نے ہر چیز کو بنایا پھر اسے سنوارا اور جس نے اندازہ مقرر کیا اور رہنمائی فرمائی۔“

انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں ایک امتیازی شان رکھتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم﴾ [النبن : ۴]

”بے شک ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔“

نیز فرمایا:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَا هُمْ فِي الْبَحْرِ وَالْبَرِّ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَا هُمْ عَلَىٰ

كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا﴾ (بنی اسرائیل : ۷۰)

”اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو خشکی و تری میں سواری دی اور پاکیزہ روزی دی اور ان کو اپنی بہت سی

مخلوقات پر فضیلت دی۔“

وہ صرف ایک حیوان نہیں جسے اپنی زندگی بسر کرنا اور نسل کو برقرار رکھنا ہو۔ بلکہ دست قدرت کا یہ شاہکار عقل و شعور سے بہرہ مند اور اس عظیم امانت کا حامل ہے جسے اٹھانے سے آسمان، زمین اور پہاڑوں نے انکار کر دیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں اسے حیوانی زندگی برقرار رکھنے کے لئے ہدایت و حواس عطا فرمائی۔ اسے بار امانت کا تحمل ہونے، اس کی ذمہ داریوں سے عہدہ براہونے کے لیے ضروری صلاحیتوں سے بھی مالا مال کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے،

﴿إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا

وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۖ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ

وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾

[الاحزاب : ۷۲-۷۳]

”ہم نے بار امانت آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔ تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے

ڈر گئے۔ اور انسان نے اسے اٹھالیا بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا۔ تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں، مشرک

مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب کرے اور اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی فرمائے کے اور اللہ تو بخشنے

والا مہربان ہے۔“

گویا اس امانت کا بار اٹھانے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کے تقاضوں کو پورا نہ کرنے والے اور اس امانت میں خیانت کا ارتکاب کرنے والے یعنی منافق و مشرک اللہ تعالیٰ کے عذاب کا نشانہ بنیں گے۔ اور اس ذمہ داری سے عہدہ براہونے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے والے مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے انعام کے مستحق ہوں گے۔

ایک اور مقام پر انسان کو دنیا میں اس کی حقیقی حیثیت، اس کے مقصد تخلیق اور پیش آنے والے امتحان اور اس کے نتیجہ کا یوں تذکرہ فرمایا ہے۔

﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٍ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نَظْفَةٍ

امشاج نبتليه فجعلناه سميعا بصيرا. انا هديناه السبيل اما شاكرا واما كفورا انا اعتدنا

للكافرين سلاسل واغلالا وسعيرا ان الابرأيشربون من كاس كاین مزاجها كافورا ﴿

[الدھر : ۵.۱]

”بلاشبہ انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی گزر چکا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ ہم نے انسان کو مخلوط پانی سے پیدا کیا۔ تاکہ اس کا امتحان لیں۔ اور اس غرض کیلئے ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا اور ہم نے اسے راستہ دکھا دیا خواہ شکر کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا۔ کفر کرنے والوں کے لئے ہم نے زنجیریں طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر رکھی ہے۔ فرماں بردار لوگ شراب کے ایسے ساغر نوش کریں گے جن میں کافور کی آمیزش ہوگی“
(یہ امانت جو انسان کے سپرد ہوئی اور یہ آزمائش جس سے اس کو گزرنے ہے۔ عبادت کی امانت ہے۔ اور ایمان و کفر تو حید و شرک، شکر و ناسپاسی، صبر اور بے صبری، سنت و بدعت اور اطاعت و محصیت میں سے ایک کے انتخاب کا اختیار دے کر اسے آزمائش میں ڈال دیا گیا ہے۔ لیکن اسے بے دست و پا نہیں کیا۔ بلکہ جہاں اسے عقل و خرد و ہوش و حواس عطا فرمائے۔ سمجھ و بصیرت سے بہرہ مند فرمایا وہیں اسے وحی و رسالت کے نور سے سیدھا راستہ بھی دکھا دیا۔
ارشاد فرمایا:

﴿وما كان الله ليدر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب وما كان الله لیطلعکم علی الغیب ولكن الله یجتبی من رسله من یشاء﴾
”اور اللہ مومنوں کو اسی حالت پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم اب ہو یہاں تک کہ وہ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے۔ اور وہ ایسا بھی نہیں کہ تم سب کو غیب پر مطلع کر دے بلکہ وہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کام کیلئے منتخب فرماتا ہے۔“

یعنی یہی نہیں کہ رحمت حق نے انسان کی دستگیری کرتے ہوئے راہ راست کی طرف اس کی رہنمائی فرمادی بلکہ اسے ہدایت دینے کے لئے بہترین ذریعہ استعمال فرمایا۔ ایک طرف روشن کتاب اور اس کے ساتھ اسے بیان کرنے اور رکھانے کے لئے بہترین معلم یعنی رسول مبعوث فرمائے۔

﴿لقد ارسلنا رسلنا وانزلنا معهم الكتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط وانزلنا الحدید فیہ باس شدید و منافع للناس ولیعلم الله من ینصره و رسله بالغیب ان الله قوی عزیز﴾

[الحدید : ۲۵]

”ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اور ان پر کتابیں نازل کیں اور ترازیوں یعنی قواعد عدل تاکہ لوگ انصاف قائم کر سکیں۔ اور لوہا پیدا کیا اس میں بہت قوت ہے اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ اس کی اور اس کے رسولوں کی بغیر دیکھے نصرت کرنے والوں کو تمیز کر دے۔ بے شک اللہ قوت والا غالب ہے۔“

کہہ ارضی کا کوئی گوشہ اور نسل انسانی کا کوئی مجموعہ نہیں جہاں ہدایت کی روشنی پہنچانے کا ربانی اہتمام کارفرما نظر نہ آتا ہو۔ ارشاد فرمایا:

﴿وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ [الرعد: ۷]

”ہر قوم کیلئے ایک رہنما ہوا ہے۔“

نیز فرمایا:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَن هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَن حَقَّتْ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكذِبِينَ﴾ [النحل: ۲۴]

”اور ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچے رہو۔ پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دیدی اور بعض گمراہی پر جھے رہے۔ سوز زمین میں چل پھر کر دیکھ لو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔“

نیز فرمایا:

﴿وَأَنَّ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ﴾ [فاطر: ۲۶]

”اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی متنبہ کرنے والا نہ آیا ہو۔“

انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام انسانوں میں سے بہترین اور اللہ رب العزت والجلال کا انتخاب ہوتے ہیں۔

﴿وَأَنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفِينَ الْآخِيَارِ﴾ [ص: ۷۷]

”وہ ہمارے نزدیک چنے ہوئے بہترین لوگوں میں سے تھے۔“

اور اللہ تعالیٰ انہیں خصوصی ہدایت سے بہرہ مند فرماتا ہے۔

﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ﴾ [الانعام: ۹۰]

”یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔“

اللہ تعالیٰ کی براہ راست دی ہوئی ہدایت کی بدولت یہ حضرات مکارم اخلاق اور محاسن وفضائل کا پیکر ہوتے ہیں اور انہیں لوگوں کو راہ دکھانے پر مامور کر دیا جاتا ہے۔

﴿وَجَعَلْنَا هُم أُمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ

وَكَانُوا النَّاعِبِينَ﴾ [الانبیاء: ۷۳]

”اور ہم نے ان کو پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے۔ اور ہم نے ان کی طرف نیک کام کرنے اور

نماز پڑھنے کا حکم بذریعہ وحی بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کرتے تھے۔“

نبوت و رسالت اللہ تعالیٰ کا بنی نوع انسان پر بہت بڑا احسان ہے اور انبیاء علیہم السلام انسانیت کے سب سے بڑے محسن ہیں۔ بنی نوع انسان پر ان کے احسانات اس مقدس گروہ کے فضائل و مناقب اور انسانی فکر و کردار پر ان کے عمیق و درس اثرات کی تفصیل کے لئے دفتروں کے دفتر درکار ہیں۔ اور احاطہ ناممکن، مختصر ایوں کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت عالم انسانیت میں جہاں جہاں کوئی اچھائی، فکر و نظر یا سیرت و کردار میں کوئی روشنی اور برائی سے نفرت کے احساسات موجود ہیں وہ اسی مقدس و پاک نہاد جماعت انبیاء علیہم السلام کے پھیلانے ہوئے نور کی کرنیں ہیں۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں حکماء و فلاسفہ کے افکار میں اور مصلحین کی تحریک میں اگر کوئی درست، مثبت اور انسانی معاشرہ کے لئے مفید حصہ پایا گیا تو وہ انبیاء علیہم الصلوٰت والسلام کی تعلیمات سے ماخوذ و مستعار تھا۔ اور ہے ارشاد ربانی ہے:

﴿فلولا كان من القرون من قبلكم اولوا بقية ينهون عن الفساد في الارض الا قليلا ممن

انجينامنهم واتبع الذين ظلموا ما اتروا فيه وكانوا مجرمين﴾ [هود : ۱۱۶]

”تو پھر تم سے پہلی امتوں میں انبیاء کی باقی ماندہ تعلیمات کے حاملین میں سے ایسے لوگ کیوں نہ ہوئے جو زمین میں فساد کرنے سے منع کرتے مگر تھوڑے سے جنہیں ہم نے نجات دی۔ اور ظالم اسی راہ کی پیروی میں لگے رہے جس میں وہ آسودگی خیال کرتے تھے۔ اور وہ مجرم تھے۔“

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اس کی ہدایت کے سوا کوئی ہدایت نہیں اس نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہترین اور کامل ترین ذریعہ پسند فرمایا اور سلسلہ نبوت و رسالت قائم کیا اور انہیں انسانوں تک پیغام ہدایت پہنچانے کے لئے جو ذریعہ اور طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا وہ بشارت اور نذارت یعنی الترغیب والترہیب ہے۔

بشارت و ترغیب اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری پر یعنی اوامر کی تعمیل اور نواہی سے اجتناب پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور انعام و اکرام سے سرفرازی کی خوشخبری سنانے کا نام ہے اور نذارت و ترہیب اللہ حکم الحاکمین کے اوامر کی تعمیل سے گریز اور انکار اور نواہی کے ارتکاب کی جسارت کرنے پر اللہ ارحم الراحمین (کی رحمت سے محروم ہو کر اس کی) ناراضی اور اس کے ناقابل برداشت عذاب میں گرفتاری سے ڈرانے سے عبارت ہے۔

عالم بشریت کی تعمیر و اصلاح کے لئے شافی و ہادی مطلق اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی مس خام کو کندن بنانے والا جو نسخہ کیا تجویز فرمایا ہے وہ انہیں دو اجزاء پر مشتمل ہے۔ اور یہ دونوں اجزاء ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ اور دونوں ناگزیر ہیں۔ اور اگر کسی میں زندگی کی کوئی رمت باقی ہے تو اس کیلئے شفاء کامل کی ضمانت ہیں۔۔

﴿لينذر من كان حيا وبحق القول على الكافرين﴾ [يس : ۷۰]

”تا کہ اس شخص کو جس میں زندگی ہے ڈرا کر راہ راست پر لے آئے اور کافروں و کافروں کی پوری طرح لاگو ہو جائے۔“

گویا انسان کی روحانی زندگی کو بچانے کی یہ کامیاب ترین اور واحد تدبیر ہے۔ جس سے قلب و ضمیر نور ایمان سے منور ہوتے ہیں اور معصومہ حیات اعمال صالحہ کی تابانی سے روشن ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر یہ دوا بھی اثر نہ کرے تو یہ دلیل ہے کہ ایسا

شخص دائرۃ انسانیت سے نکلا ہوا ہے اور محض آتش دوزخ کا ایندھن دے۔
چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا نُرْسِلِ الْمَلَائِكَةَ مِنَ الْمُنذِرِينَ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يُمْسِكُهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾ [الانعام: ۳۸-۳۹]
”اور ہم پیغمبروں کو صرف اس واسطے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور ڈرائیں پھر جو ایمان لے آئے اپنے
اعمال کی درستی کر لے تو ان لوگوں پر کوئی اندیشہ نہیں اور نہ وہ مغموم ہوں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلائیں
گے ان کو عذاب پہنچے گا اس لئے کہ وہ دائرہ (انسانیت) سے نکلنے والے ہیں۔“
اسی حقیقت کو دوسرے مقام پر یوں بیان فرمایا:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ
يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا بَلَىٰ وَلَكِن
حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ [الزمر: ۷۲]

”اور کافروں کو گروہ گروہ بنا کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے قریب پہنچ جائیں
گے۔ تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ تو اس کے داروغے ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے
سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنا تے اور اس دن کے پیش آنے سے
ڈراتے تھے؟ کہیں گے کیوں نہیں لیکن کافروں کے حق میں عذاب کا حکم متحقق ہو چکا تھا۔“ یعنی ہمیں نے کفر کر کے
خود کو عذاب الہی کا مستحق ثابت کر دیا۔

ہدایت بشریت اور انسان کی تعمیر سیرت کے لیے کامل و شافی نسخہ ترغیب و ترہیب پر مشتمل ہے اور ان میں سے ہر ایک
ناگزیر ہے۔ ان میں سے کسی ایک پر اکتفاء سے مطلوبہ نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔ بلکہ منفی اثرات رونما ہوتے ہیں۔
چنانچہ صرف فضائل بیان کر کے تبلیغ کرنے سے لوگوں میں اپنے اعمال تکیہ کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اور سوداگرانہ بیع
تفریق اور ضرب و تقسیم سے حد سے زیادہ خوش فہمی بلکہ فخر و غرور پیدا ہو جاتا ہے۔ جو عبادت کی روح کے منافی ہے۔ جبکہ اللہ کی
بارگاہ میں مقبولین کی توصیف ہی یہ ہے کہ

﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمُ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ﴾ [المومنون: ۶۰]
”اور وہ جو عمل کر سکتے ہیں کرتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے لرزاں ہی رہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے
پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضور سالتاب صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بشارت سنی تو اجازت طلب کرتے ہوئے عرض کیا افلا
بشر بہ الناس۔ کیا میں لوگوں تک یہ خوشخبری نہ پہنچا دوں تو ارشاد فرمایا لا اذا يتكلموا۔ ایسا نہ کرو۔ مبادا وہ تکیہ کر کے بیٹھ

جائیں۔

اسی طرح صرف تخویف بھی انسانوں کو مایوسی میں گرفتار کر دیتی ہے۔ اور مایوسی کی حالت میں انسان مزید گناہ کرتا ہے جیسا کہ نانوے آدمیوں کے قاتل کو جب ایک جاہل مفتی نے مایوس کیا اور بتایا کہ اس کے لیے توبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے تو اس نے اس مفتی کو بھی قتل کر دیا۔ اس لئے ترغیب کے ساتھ ترہیب اور انداز کے ساتھ تہشیر لازمی ہے۔

الترغیب والترہیب کی بدولت انسان خلافت ارضی کی عظیم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے اور امانت عظمیٰ کے نازک اور ناگزیر تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے ضروری حوصلہ پاتا ہے۔ اور شاہراہ حیات پر چلتے ہوئے شیطان اور شیطانی قوتوں کی ترغیبات و تحریصات کے جال سے بیک جنبش نکلتا ہے اور ان کی تخویفات کو بھی خاطر میں نہیں لاتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں آنے والے جادوگر جب ایمان سے بہرہ مند ہوئے۔ اور اس کی بشاشت انکی روجوں میں سرایت کر چکی تو فرعون کی دھمکیاں ان کے پائے استقلال میں کوئی لغزش پیدا نہ کر سکیں۔ ان کی استقامت کا راز بھی اللہ تعالیٰ کی ترغیب و ترہیب پر ایمان و ایقان میں ہی مضمر ہے۔ چنانچہ جب فرعون نے انہیں دھمکی دی کہ

﴿فلا تقطن ایدیکم وارجلکم من خلاف ولاصلبکم فی جذوع النخل وتعلمن اننا اشد

عذابا وابقی﴾ [طہ : ۷۱]

”میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کٹا دوں گا۔ اور کھجوروں کے تنوں پر سولی چڑھوا دوں گا۔ تب تمہیں معلوم ہوگا کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیر تک رہنے والا ہے۔“
تو اس لرزادینے والی دھمکی کے جواب میں ایمان کے پیکروں نے کمال اطمینان سے کہا۔

﴿لن نوثق علی ماجاءنا من البینت والذی فطرنا فاقض ما انت قاض انما تقضی هذه الحیوة الدنیا انا امانا برینا لیغفر لنا خطینا وما اکرهتنا علیہ من السحر واللہ خیر وابقی۔ انه من یات ربہ مجرما فان له جہنم لا یموت فیہا ولا یموت فیہا۔ ومن یاتہ مومنا قد عمل الصلحت فاولئک لهم الدرجات العلی جنت عدن تجری من تحتها الانهار خلدین فیہا وذلك جزاء من تزکی﴾
[طہ : ۷۲-۷۶]

”جو دلائل ہمارے پاس آچکے ہیں ان پر اور جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اس پر تمہیں (اور تمہارے انعامات کی پیشکش کو) ترجیح نہیں دے سکتے۔ تو جو فیصلہ سنانا چاہے سادے تو صرف اس دینوی زندگی کے بارے میں فیصلہ کر سکتا ہے اور ہم اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے تاکر وہ ہماری خطائیں معاف فرمادے اور وہ بھی جو تم نے ہم سے زبردستی جادو کروایا اور اللہ ہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ بلاشبہ جو شخص اپنے پروردگار کے پاس گنہگار ہو کر آئے گا تو اس کے لئے جہنم ہے جس میں مرے گا اور نہ جئے گا۔ اور جو اس کے روبرو ایمان دار ہو کر آئے گا اور صالح عمل بھی کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے لئے اونچے اونچے درجات ہیں۔ ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے نیچے نہریں بہ

رہی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ اس شخص کا بدلہ ہے جو پاک ہوا۔“

الترغیب والترہیب سے انسانوں پر حجت تمام ہوتی ہے

انسان کو دنیا کے امتحان میں کامیابی سے ہمکنار کرنے اور منزل مراد تک پہنچانے کے دو ذریعے ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان اپنے مولیٰ کی محبت و تعظیم کرتے ہوئے اور اس کی خوشنودی کے ذرائع اور اس کے انعامات کے وصول کی شرائط پورا کرتا ہو شاہراہ حیات پہ گامزن رہے۔ اور اپنی اس کوشش پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے انعام پائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ومن اراد الاخرة وسعى لها سعيها وهو مؤمن فالنكح كان سعيهم مشكورا﴾ [الاسراء :

[۱۹

”اور جو شخص آخرت کا خواستگار ہو اور اس کے لائق کوشش کرے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے ہی لوگوں کی کوشش ٹھکانے لگتی ہے۔“

چنانچہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں فرمایا نعم العبد صہیب لولم يخف الله لم يعص۔ صہیب بہت خوب اور اللہ تعالیٰ کا کمال بند ہے کہ اگر اسے اللہ کا خوف نہ بھی ہوتا تو یہ کبھی اس کی نافرمانی نہ کرتا۔

دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کا خوف اس کی ناراضی اور اس کی سزا کا ڈر راہ راست سے بھٹکنے سے بچائے رکھتا ہے۔ اور یہ بھی منزل پالیتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي الماوى﴾ [النازعات .

[۴۱.۴۰

”اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہشات کی پیروی سے روکا اس کا ٹھکانہ تو جنت ہی ہے۔“

اور اگر کبھی لغزش ہو بھی جائے تو پکڑ کر لائے جانے سے پہلے ہی مالک کے حضور پیش ہو کر غفور و درگزر کا طالب ہوتا ہے اور اس کے دامان بخشش و رحمت میں پناہ لیتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿الامن ظلم ثم بدل حسنا بعد سوء فاني غفور رحيم﴾ [النمل : ۱۱]

”ہاں جس نے ظلم کیا پھر برائی کے بعد اسے نیکی سے بدل دیا تو میں بخشنے والا مہربان ہوں۔“

لیکن جن لوگوں کو اپنے مالک کی کچھ پروا ہے نہ اسے راضی کرنے کا شوق اور اس کے حضور سرخرو ہونے اور انعام پانے کی رغبت اور نہ اس کی ناراضی کی فکر ہے اور نہ اس کی سزا کا کوئی خوف تو ایسے لوگوں پر حجت تمام ہوتی اور کوئی عذر باقی نہیں رہا۔ ارشاد فرمایا:

﴿رسلا مبشرين ومنذرين لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل وكان الله عزيزا﴾

﴿حکیم﴾ [النساء : ۱۶۵]

”ہم نے بہت سے رسول بھیجے کہ لوگوں کو فرماں برداری پر بشارت سنائیں اور نافرمانی پر عذاب الہی سے ڈرائیں یہ اس لئے کہ لوگوں کے پاس اللہ پر کوئی حجت اور کوئی عذر باقی نہ رہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اس طرح حجت تمام کر دی اور ان کا ہر عذر ختم کر دیا کہ وہ یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ انہیں خبردار کرنے اور صحیح راستہ بنانے کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا۔ چنانچہ ان کی طرف رسول بھیجے گئے۔ جنہوں نے ان لوگوں کو خبردار کرنے کیلئے ہر انداز اختیار کیا۔ انہیں ترغیب بھی دی اور ترہیب بھی کی۔ لیکن یہ کسی طور نہیں مانے تو اب ان کے پاس کرنے کو کوئی بات نہیں رہ گئی۔

﴿بمعشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم ایتی وینذرونکم لقاء یومکم﴾

هذا قالو شهدنا علی انفسنا وغرتهم الحیوة الدنیا وشهدوا علی انفسهم انهم كانوا کفیرین

ذک ان لم یکن ربک مہلک القرى بظلم واهلها غفلون ﴿[الانعام : ۱۳۱، ۱۳۲]

”اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا) اے گروہ جن وانس کیا تمہارے پاس خود تم ہی میں سے وہ پیغمبر نہیں آتے تھے جو تم

کو میری آیات سناتے اور اس دن کے انجام سے ڈراتے تھے وہ کہیں گے ہاں۔ ہم اپنے خلاف خود گواہی دیتے

ہیں۔ آج دنیا کی زندگی نے ان لوگوں کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ مگر اس وقت وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے

کہ وہ قبول حق سے انکار کر کے کافر ہوئے۔ یہ شہادت ان سے اس لئے لی جائے گی کہ واضح ہو جائے کہ تمہارا

پروردگار بستیوں کو ظلم کے ساتھ ہلاک کرنے والا نہ تھا جبکہ ان کے باشندے بے خبر ہوں۔“

اور ایسے افراد کو کہ جنہیں بشارت و ترغیب راہ راست پر لائے اور نہ نذارت و ترہیب تو قرآن حکیم انہیں فاسق یعنی حد انسانیت سے نکل جانے والے مجرم اور سب سے بڑے ظالم قرار دیتا ہے۔ چنانچہ

ارشاد فرمایا:

﴿وما نرسل الرسلین الا مبشرین ومنذرين فمن امن واصلح فلا خوف علیہم ولا هم یحزنون﴾

والذین کذبوا بایاتنا یمسہم العذاب بما كانوا یفسقون ﴿[الانعام : ۲۸، ۲۹]

”اور ہم پیغمبروں کو اس لئے مبعوث کرتے ہیں کہ وہ خوشخبری سنائیں اور ڈرائیں۔ پھر جو ایمان لے آئے اور اپنے

اعمال کی اصلاح کر لے تو ان لوگوں کو کوئی غم ہوگا نہ اندیشہ اور جو لوگ ہماری آیات کو جھوٹا بنائیں گے تو ان کو عذاب

پہنچے گا اس لئے کہ وہ دائرہ انسانیت سے نکلنے والے ہیں۔“

ان لوگوں کی حالت یہ بتلاتی ہے کہ وہ ضد اور عناد میں اس مقام کو پہنچ چکے ہیں جہاں ترغیب اثر انداز ہوتی ہے نہ ترہیب کارگر ہوتی ہے اور دلوں پر ایسے قفل بڑ جاتے ہیں جو قبول حق تو ایک طرف فہم حق کی صلاحیت سے بھی محرم کر دیتے کتاب و سنت بھی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہیں۔ چنانچہ فرمایا:

﴿وما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین و یجادل الذین کفرو بالباطل لید حضوا بہ الحق واتخذوا ایتی و ما انذروا ہزوا و من اظلم ممن ذکر بایات ربہ فاعرض عنها ونسی ما قدمت یداہ انا جعلنا علیٰ قلوبہم اکنۃ ان یفقیہوہ و فی اذانہم وقرا. وان تدعہم الی الہدیٰ فلن یرتدوا اذا ابداء﴾ [الکھف: ۵۶، ۵۷]

”اور ہم پیغمبروں کو بشارت سنانے اور ڈرانے والے بنا کر ہی مبعوث کرتے ہیں۔ جبکہ کافر باطل کے ساتھ حق کو پھسلانے کیلئے کوشاں ہیں اور اسی لئے جھگڑا کرتے ہیں۔ اور انہوں نے ہماری آیات کو اور جس چیز سے انہیں ڈرایا جاتا ہے نہی بنا لیا ہے۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس کو اس کے پروردگار کی آیات کے ذریعہ سمجھایا جائے تو وہ ان سے منہ پھیرے۔ اور ان اعمال کو جو وہ آگے بھیج چکا بھول جائے۔ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور کانوں میں بوجھ پیدا کر دیا ہے کہ وہ سن بھی نہ سکیں۔ اور اگر تم ان کو رستے کی طرف بلاؤ بھی تو وہ کبھی بھی اس کی طرف آنے کے نہیں۔“

نیز فرمایا:

﴿و من اظلم ممن ذکر بایات ربہ ثم اعرض عنها انا من المجرمین منتقمون﴾ [الم سجدہ: ۲۲]

”اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس کو اس کے پروردگار کی آیات کے ذریعہ نصیحت کی جائے اور وہ پھر بھی ان سے منہ پھیر لے۔ ہم ایسے مجرموں سے (اپنی آیات کی اہانت کا) انتقام لیں گے۔“

الترغیب والترہیب سے ہی انسان کے مقصد تخلیق یعنی عبادت و عبودیت کی تکمیل ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ کے کامل بندے جو مقام عبودیت کی رفعتوں سے آشنا ہوتے ہیں وہی ہیں جو محبت و تعظیم اور انتہائی تدلل کے پہلو بہ پہلو امید و ہم خوف ورجاء اور رغبت و رھیت کے ساتھ عبادت بجالاتے ہیں۔ اور ان میں یہ تمام اوصاف بیک وقت مجتمع ہوتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿انما یومن بایاتنا الذین اذا ذکروا بہا خروا سجدا و سبحوا بحمد ربہم و ہم لا یستکبرون تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا و طمعا و مما رزقناہم ینفقون﴾ [الم سجدہ: ۱۵، ۱۶]

”ہماری آیتوں پر ایمان لانے والے تو وہی ہیں کہ جب ان کو ان کے ذریعہ نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔ اور غرور نہیں کرتے ان کے پہلو بستروں سے الگ

رہتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔“

اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر مقام حاصل تھا کہ کچھ لوگوں نے ان کو الوہیت میں شریک باور کرنا شروع کر دیا اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں بھی بیان فرمایا۔

﴿اولئك الذين يدعون يبتغون الي ربهم الوسيلة ايهم اقرب ويرجون رحمته ويخافون عذابه ان عذاب ربك كان محذورا﴾ [الاسراء : ۵۷]

”وہ جنہیں پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ کی تلاش میں ہیں کہ کون ان میں اس کا زیادہ مقرب ہے اور اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اسکے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔“

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جن حضرات کو مقام نبوت در رسالت پر سرفراز فرمایا اور ان کو بارگاہ میں مقبول ہونے کی سند عطا فرمائی اور ان کی عبدیت کو مثالی قرار دے کر باقی انسانوں کے لئے نمونہ قرار دیا۔ اور فرمایا

﴿وجعلناهم ائمه يهدون بامرنا واوحينا اليهم فعل الخيرات واقام الصلاة وابتاء الزكاة و كانوا لنا عبيد﴾ [الانبيا : ۷۳]

”اور ہم نے انہیں امام اور مقتدی بنایا۔ کہ ہمارے حکم کے مطابق رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے ان کی طرف نیکیاں کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی بھیجی۔ اور وہ ہمارے (کامل) بندے تھے۔“

ان کامل اور گرامی مرتبت ہستیوں کے بارے میں بھی یہ ارشاد فرمایا:

﴿انهم كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين﴾ [الانبيا : ۹۰]

”یہ بندے لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید اور خوف کے ساتھ پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے۔“

عبودیت میں یہ کمال اور بارگاہِ صمدیت میں یہ عالی مقام اور مثالی مقبولیت اللہ تعالیٰ کی ترغیب و ترہیب پر ایمان و یقین کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿جعلنا منهم ائمه يعدون بامرنا لما صبروا و كانوا باياتنا يوقنون﴾ [الم اسجدہ : ۲۴]

”اور ہم نے ان میں سے پیشوا بنائے جو نبی کے حکم سے دوامیت کرتے تھے۔ جب انہوں نے صبر کیا اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔“

کتاب اللہ کی حکم آیات اور ان کی تصریحات سے یہ بھی واضح طور پر معلوم ہوا کہ بعض مدعیان معرفت و سلوک کا یہ قول کہ ”کالمین کی عبادت عذاب کے خوف اور انعام کی طمع کی ”آلودگی“ سے پاک ہوتی ہے اور ان کے اعمال ”خالصہ لوجہ اللہ“ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہوتے ہیں۔“ اور ذات باری کے سوا ان کوئی اور مقصود نہیں ہوتا معرفت حقیقت اور تعلیم شریعت دونوں سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔ نعرہ لامقصد والا ہو سے مطلب یہ ہوتا ہے اعمال صالحہ بجالاتے ہوئے جنت کی رغبت اور ممنوعات سے اجتناب کرتے ہوئے جہنم سے نجات کا تصور اخلاص کے منافی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں سے اجر و ثواب کے حصول کی نیت سے عبادت پر تجارت کی پھبتی کسی جاتی ہے اور عذاب سے بچنے کے لئے اطاعت کو غلام ذہنیت کا عکاس قرار دیا جاتا ہے۔ اور اللہ کی اللہ کے کیلئے عبادت کو عبادۃ ”الاحرار“ کہا جاتا ہے۔

ارباب تصوف کی اس قسم کی شیطانات نظر یہ وحدۃ الوجوہ کی طرح برائے شعر گفتن تو خوب ہیں جیسا کہ کسی نے کہا ہے کہ طاعت میں تا رہے نہ عے و تکمیل کی لاگ

دوزخ میں ڈال کر کوئی لا کر بہشت کو

لیکن بظاہر خوب لگنے والی یہ بات حقیقت اور امر واقع سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ بلکہ جس قدر غور کیا جائے اس خیال کی خامی اور اس بات کا پورا بن واضح تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کو ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہیے کہ کامل وہ نہیں ہوتے جو اپنے تئیں کامل باور کرتے پھریں

وکل یدعی وصلا بلیلہ . ولیلی لا تقرہم بذاکا

ہر ایک لیلیٰ سے واصل ہونے کا دعویٰ ہے۔ تاہم لیلیٰ کو اس سے انکار ہے۔

حقیقی کامل اور عارف باللہ تو انبیاء و مرسلین ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے منتخب بندے قرار دیتا ہے اور انہیں وحی و رسالت سے سرفراز کر کے عام انسانوں کی ہدایت و ارشاد پر مامور فرماتا ہے۔ اور نعم العبد کہہ کر معراج انسانیت و کمال بشریت کا معیار قرار دیتا ہے۔

وہ خود بھی ”خوفا دطمعا“ اور رغب اور ہبا عبادت کرتے تھے۔ جیسا کہ بہت سی نصوص قرآن ذکر کی جا چکی ہیں۔ مزید برآں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ جدا الانبیاء امام الموحدين اور ظلیل الرحمن ہیں۔ اپنے مخاطبین سے اللہ رب العالمین کا تعارف کراتے ہوئے کہتے ہیں:

﴿وَالَّذِي اطمع ان يغفر لي خطيئتي يوم الدين﴾ [الشعراء : ۸۲]

”اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے گناہ بخشے گا۔“

اور پھر ان کی یہ دعا بھی قرآن حکیم نے ذکر کی ہے۔

﴿وواجعلني من ورثة جنة النعيم﴾ [الشعراء : ۸۵]

”اور مجھے نعمتوں بھری جنت کے وارثوں میں سے بنا۔“

بہت سی برگزیدہ ہستیاں جن کو لوگوں نے اللہ کے سوا معبود باور کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں خبر دی ہے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کے ہاں تقرب کے متلاشی ہیں۔ اس کی رحمت کے خواہاں اور اس کے عذاب سے ترساں رہتے ہیں۔

﴿قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضَّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا. أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا﴾ [الاسراء: ٥٦، ٥٧]

”کہو کہ اے مشرک و جن لوگوں کی نسبت تمہیں معبود ہونے کا گمان ہے ان کو بلا دیکھو۔ وہ تم سے تکلیف کے دور کرنے یا اس کو بدل دینے کا کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ یہ لوگ جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں اپنے رب کے ہاں ذریعہ تقرب کے خواہاں ہیں کہ ان میں سے کون اس کے قریب تر ہوتا ہے اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف رہتے ہیں۔ بلاشبہ تمہارے پروردگار کا عذاب ہے بھی ڈرنے کی چیز۔“
اللہ تعالیٰ اپنا تعارف اپنے بندوں سے اس طرح کروایا ہے۔

﴿نَسِئْ عِبَادِي إِلَيَّ أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنْ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الِئِمُّ﴾ [الحجر: ٣٩، ٤٠]

”اے پیغمبر میرے بندوں کو بتادو کہ میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں اور میرا عذاب بھی درد دینے والا عذاب ہے۔“
نیز فرمایا:

﴿حَمْدٌ . تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ﴾ [غافر: ٢، ٣]

”حم اس کتاب کا اتارا جانا اللہ غالب و دانا کی طرف سے ہے۔ جو گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے سخت عذاب دینے والا صاحب کرم ہے۔“

اب یہ کیسی معرفت الہی ہے کہ اس کی صفات رحمت، غفاری، اس کے جو دو کرم کی اس کی عنایت کی امید کی بجائے بے پروا رہے اس کی قہاری و جبروت پر یقین کی حد تک ایمان کی بجائے اس سے غافل ہو۔

اور یہ سلوک کی کونسی منزل ہے کہ اس کی رحمت کی امید ہونے اس کے عذاب کا خوف۔ اس کی بخشش کی رغبت ہونے اس کے کرم سے مستفید ہونے کی تمنا اور نہ اس کے عذاب سے خشیت بلکہ ان امور پر ایمان لانے اور ان کے مطابق اپنے سلوک و عمل کو ڈھالنے اور ان حقائق کو مد نظر رکھنے کی بجائے ان سے لاتعلق ہو۔

ایسا کسی شاعر کے تخیل میں تو ہو سکتا حقیقت کی دنیا میں ایسے عارف و سالک کا وجود ناممکن ہے۔ خوف و طبع، رغبت و رعبت سے انسان کا تعلق باللہ افزائش پاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی کتابوں اور اپنے مبعوث کردہ سچے رسولوں کے ذریعہ اپنی حقیقی معرفت عطا فرماتا ہے۔ انہیں اپنی رحمت کی امید دلاتا ہے۔ اپنے بندوں کے لئے تیار کی گئی جنت اور اس کی نعمتوں کی رغبت دلاتا ہے۔ اسی طرح اپنی نافرمانی کے نتیجہ میں دی جانے والی سزائیں بتلاتا ہے اور اپنے بندوں کو ان سے ڈراتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے وعدہ و وعید پر یقین عبادت کے اخلاص میں مدد و معاون ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿قل يعبادى الذين امنوا اتقوا ربكم للذين احسنوا فى هذه الدنيا حسنة وارض الله واسعة.
انما يوفى الصبرون اجرهم بغير حساب. قل انى امرت ان اعبد الله مخلصاله الدين وامرت
لأن اكون اول المسلمين قل انى اخاف ان عصيت ربي عذاب يوم عظيم. قل الله اعبد
مخلصاله ديني﴾ (الزمر: ۱۰، ۱۳)

”اے نبی میرا پیغام ہدایت پہنچانے کے لیے کہہ دو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے پروردگار سے ڈرو
جنہوں نے اس دنیا میں نیکی کی ان کے لئے بھلائی ہے۔ اور اللہ کی زمین کشادہ ہے جو صبر کرنے والے ہیں ان کو
بے شمار ثواب ملے گا۔ کہہ دو مجھ سے ارشاد ہوا ہے کہ عبادت کو اللہ کے خالص کرتے ہوئے اس کی بندگی کرو۔ اور
مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے اول مسلمان بنوں۔ کہہ دو کہ اگر میں اپنے پروردگار کا حکم نہ مانوں تو مجھے
بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے۔ کہہ دو کہ میں اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اس کی عبادت
بجالاتا ہوں۔“

وعدو وعید پر ایمان سے اخلاص کی تکمیل ہوتی ہے اسی لئے انسانیت کے محسن معلمین نے اللہ کے حکم سے ترغیب و
ترہیب کا اندازہ اختیار کیا۔
قرآن حکیم پہلی تمام کتابوں کا لب لباب اور ان پر حکم ہے۔ تو حضور ختمی مرتبت صلوات اللہ علیہ و افضل التسلیمات پر
تمام کمالات نبوت کمال کو پہنچے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ یذ بیضاداری

آنچه خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

علم و حکمت کی طرح آپ ﷺ کو بشارت و نذارت میں بھی تمام انبیاء و مرسلین میں ممتاز ترین مقام حاصل ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿يا ايها النبي انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا﴾

[الاحزاب: ۴۵، ۴۶]

”اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوش خبر سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کی طرف بلانے
والا اور روشن چراغ۔“

اور حضور ختمی مرتبت ﷺ کا دل ترین نذیر ہیں۔ اور رہتی دنیا تک کے انسانوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔ ارشاد باری

تعالیٰ ہے۔ یا اهل الكتاب قد جاءكم رسولنا بين لكم على فترة من الرسل

ان تقولوا ماجاءنا من بشير ولا نذير

فقد جاءكم بشير و نذير

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(والله على كل شيء قدير المائدة: ۱۹)

”اے اہل کتاب بالیقین ہمارا رسول تمہارے پاس رسولوں کی آمد میں ایک وقفہ کے بعد آ پہنچا ہے جو تمہارے لیے صاف صاف بیان کر رہا ہے تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس بھلائی پر خوشخبری دینے والا اور برائی پر ڈرانے والا آیا ہی نہیں۔ پس اب یقیناً تمہارے پاس خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا آ پہنچا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

قرآن بھی بشیر و نذیر ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿حم تنزيل من الرحمن الرحيم . كتب فصلت آیاتہ قرآنا عربيا لقوم يعملون . بشير و نذير ا

فاعرض اكثرهم فهم لا يسمعون﴾ [فصلت : ۱-۳]

”یہ کتاب رحمان و رحیم کی طرف سے اتا رہی گئی ہے۔ ایسی کتاب جس کی آیات واضح المعانی ہیں یعنی قرآن عربی ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔ جو بشارت بھی سنا تا ہے اور خوف بھی دلاتا ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر نے منہ موڑ لیا ہے۔ اور وہ سنتے ہی نہیں ہیں۔“

اور اسے لے کر جن و انس کی طرف مبعوث ہونے والے حضرت محمد ﷺ بھی بشیر و نذیر ہیں۔ آپ ﷺ کی بشارت و نذارت یعنی ترغیب و ترہیب قرآن کی ترغیب و ترہیب کی تفصیل ہی ہے۔ اور اسی حکمت نے تحت قرآن حکیم آپ ﷺ کے قلب اطہر پر نازل کیا گیا۔ ارشاد فرمایا:

﴿وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم ولعلهم يتفكرون﴾ [النحل : ۴۴]

”قرآن حکیم ذکر (یاد دہانی) ہے تو حضور ختمی مرتبت ذکر (یاد دہانی کرانے والے) ہیں۔“

نیز فرمایا: فانما يسرناه بلسنك لبشر به المتقين و تنذر به قوما لدا (مریم) اور ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں بہت ہی آسان کر دیا ہے کہ تو اس کے ذریعہ سے پرہیز گاروں کو خوشخبری سنائے اور جھگڑالو لوگوں کو ڈرائے۔

قرآن و سنت کا اعجاز و امتیاز یہ ہے کہ پہلی کتابوں اور انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کی طرح رفتہ رفتہ تغیر و تبدل کا شکار نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مکمل طور پر محفوظ رکھنے کی ضمانت دی۔

﴿انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحفظون﴾ [الحجر : ۹]

”بے شک یہ سامان نصیحت ہمیں نے اتارا ہے اور ہمیں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“

امت محمدیہ علی سیدھا الصلوٰۃ والسلام کا اعزاز و امتیاز یہ ہے کہ حفاظت قرآن و سنت کے تکوینی فیصلے کی تکمیل و تعمیل اس کے علماء محمدین کے ہاتھوں ہوئی۔

گروہ ایک جو یا تھا علم نبی کا
 لگا یا پتا جس نے ہر مفتری کا
 نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
 کیا قافیہ تنگ ہر مدئی کا
 کئے جرح و تعلیل کے وضع قانون
 نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں
 اسی دھن میں آسان کیا ہر سفر کو
 اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
 سنا خازن علم دین جس بشر کو
 لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو
 آپ اس کو پرکھا کسوٹی پہ رکھ کر
 دیا اور کو خود مزہ اس کا چکھ کر

ان کی یہ مبارک و مسعود مساعی جوامع، مسانید مصنفات، موطات، سنن، معاجم اور اجزاء کی شکل میں بحمدلہ و توفیقہ رہتی دنیا تک امت مسلمہ کے لیے سرمایہ ایمان اور سرچشمہ ایقان ہیں علم و حکمت کے ان وسیع سمندروں سے علماء سلف و خلف نے گوہر لئے اور مختلف موضوعات پر مجموعہ ہائے حدیث ترتیب دیئے۔

کسی نے احادیث احکام منتخب کیں۔ تو کسی نے عمل الیوم واللیلۃ ترتیب دیا۔ بہت سے علماء نے الزهد والرقائق کے عنوان سے احادیث جمع کیں۔ تو کسی نے ”ازکار“، ”گلستہ تیار کیا۔ یہ ایک طویل سلک مروارید ہے اور اسی سلک میں منسلک ایک نمایاں نام ”الترغیب والترہیب“ ہے۔

اس عنوان سے جو کتابیں تالیف کی گئیں ان میں حضور ختمی مرتبت ﷺ کے فرامین حکمت مضامین میں سے ان احادیث مبارکہ کو یکجا کیا گیا ہے جو بشارت و نذارت یعنی الترغیب والترہیب پر مشتمل ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور مردانہ انسانیت حضرت محمد ﷺ کے احکامات کی بجا آوری اور ان کے منع کردہ امور سے اجتناب کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اور اس اجر و ثواب کا تذکرہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے فرماں بردار بندوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ نیز فرائض کی بجا آوری میں کوتاہی احکام کی مخالفت اور ممنوعہ امور کے ارتکاب کی جرات کرنے پر انجام بد سے ڈرایا گیا ہے۔

”الترغیب والترہیب“ کے عنوان سے قدیم ترین کتاب امام و محدث کبیر حافظ حمید بن زنجویہ رحمہ اللہ کی ہے جو امام ابوداؤد اور امام نسائی کے شیوخ میں سے ہیں ۲۵۱ھ میں وفات پائی۔ ان کے بعد مشہور امام واعظ حافظ ابو حفص عمر بن

ان کے بعد اپنے وقت کے امام الائمہ نے اور استاذ العلماء حافظ ابولقاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل القرشی الاصبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۵ھ) نے اور ان کے بعد ان کے حلقہ درس کے خوشہ چین ممتاز محدث حافظ ابو موسیٰ محمد بن ابی بکر المدینی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۱ھ) نے بھی اسی عنوان اور نام سے کتب تالیف کیں۔

تاہم التزغیب والترہیب کے عنوان سے تالیف کی گئی کتب میں جو شہرت اور پذیرائی ساتویں صدی ہجری کے مصری عالم و محدث ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری کی تصنیف لطیف کوٹلی وہ انہی کا حصہ ہے۔ یہ عظیم کتاب اپنی جامعیت، حسن ترتیب، عناوین کے تنوع اور ان کی مناسبت سے احادیث کے تقریباً مکمل استقصاء کی وجہ سے ایک دائرۃ العارف ہے۔ اور کوٹلی واعظ، خطیب اور مدرس اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔

خاتمہ الحافظ حافظ ابن حجر العسقلانی وسعت علم اور وقت نظر کے سبب تلخیص میں خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ تہذیب التہذیب کی تلخیص تقریب التہذیب اور احادیث احکام کا مجموعہ بلوغ المرام اور مصطلح الحدیث میں منتخبہ الفکر انکی شاہکار مولفات ہیں۔ جن پر کوزہ میں دریا بند کرنے کا محاورہ صادق آتا ہے۔ انہیں نے حافظ منذری کی التزغیب والترہیب کی چار ضخیم جلدوں کا خلاصہ ایک درمیانے درجے کی جلد میں کر دیا۔ اور اس طرح کیا کہ جامعیت میں کمی نہیں آنے دی۔ زیر نظر کتاب اسی مختصر کا اردو ترجمہ ہے۔ جو ہمارے محترم دوست جناب محمد خالد سیف حفظہ اللہ کے قلم سے ہے۔

فاضل مترجم نے جس نسخے کا انتخاب فرمایا اس کے محقق ایک مکتب فکر میں محدث کبیر اور محقق شہیر کے لقب سے ملقب ہیں۔ تاہم ان کی جملہ تحقیقات کی طرح اس کتاب کی تحقیق میں بعض ایسی خامیاں تھیں کہ انہوں نے مترجم کو پریشان و غلطاں کر دیا۔

ناشرین کے اصرار پر راقم الحروف نے نظر ثانی کا بیڑا اٹھایا۔ متن کی اغلاط اصول سے مقابلہ کر کے درست کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ واللہ الموفق للصواب۔

ترجمہ کی بعض مقامات پر تصحیح اور کچھ مقامات پر تحسین کی ضرورت محسوس کی۔

حافظ منذری رحمہ اللہ کے پیش نظر التزغیب والترہیب کے موضوع پر ایک جامع کتاب تالیف کرنا تھا۔ اس لئے انہوں نے صرف صحیح پر اقتصار نہیں کیا۔ بلکہ بہت سی ضعیف احادیث بھی ذکر کی ہیں۔ ان کے ضعف کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔ لیکن وہ خود فرماتے ہیں کہ ”میں نے بہت سی علل (اسباب ضعف) کا ذکر کرنے سے گریز کیا ہے تاکہ کتاب مختصر رہے اور لوگوں کی اکتاہٹ کا موجب نہ ہو اور..... اس لئے بھی کہ علماء متقدمین رحمہم التزغیب وترہیب کے ابواب میں تساہل روار کھتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض نے تو موضوع احادیث بھی ذکر کر دی ہیں اور ان کا حال بھی بیان نہیں کیا۔“

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے التزغیب والترہیب کا اختصار کیا لیکن حدیث ضعیف سے متعلق ان کا موقف بھی حافظ منذری سے ملتا جلتا ہے۔ بلکہ ان کا تو خیال ہے کہ جو حدیث ”عام ضابطے کے خلاف نہ ہو روایت کی جاسکتی ہے۔“ اس لئے ان کی

تالیف لطیف مختصر الترغیب والترہیب بھی ضعیف احادیث سے معرئی نہیں رہ سکی۔

عام قارئین کی سہولت کے لئے مراجعت کرتے وقت محدث عمر حاضر شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تعلیقات کی روشنی میں احادیث کی صحت اور ضعف کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔ موطا امام مالک اور صحیحین میں روایت شدہ احادیث میں اس کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

ترغیب وترہیب اور فضائل اعمال میں ضعیف احادیث کے بیان کے جواز اور عدم جواز کے متعلق شیخ الاسلام ابو العباس احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ کی ایک مختصر لیکن بصیرت افروز تحریر بھی ان صفحات میں شامل کر دی گئی ہے اس کا مطالعہ بہت مفید ہو گا۔ ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اصل کتاب کی طرح اس اختصار اور اس کے ترجمہ کو بھی قبولیت سے نوازے اور عامۃ المسلمین کے لئے اسے مفید بنائے۔

اور مسلمانوں کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے چادہ مستقیم کی طرف رجوع کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ اسی میں سب کی نجات ہے۔

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ﴾
رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رِسْلِكَ وَلَا تَحْزَنْنا يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

خادم العلم والعلماء
حافظ عبد الحمید ازہر



ترغیب و ترہیب اور فضائل اعمال میں ضعیف احادیث کا حکم

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ترجمہ حافظ عبد الحمید ازہر

امام احمد بن حنبلؒ کا قول ہے کہ حرام و حلال کا معاملہ ہو تو ہم سندوں میں سختی سے کام لیتے ہیں اور جب ترغیب و ترہیب کی بات ہو تو ہم اسانید میں تساہل برتتے ہیں۔ اسی طرح علماء کا جو طریق کار ہے کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کر لیتے ہیں۔

تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے ایسی حدیث جو حجت اور دلیل نہیں بن سکتی اس سے استحباب ثابت ہو سکتا ہے (اس لیے کہ استحباب شرعی حکم ہے لہذا شرعی دلیل کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے بارے میں شرعی دلیل کے بغیر یہ خبر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اعمال میں سے کسی خاص عمل کو پسند کرتا ہے تو وہ اللہ کے حکم کے بغیر دین میں شریعت سازی کر رہا ہے۔ اور یہ ایسے ہی ہے کہ کسی چیز کے وجوب یا حرمت کا فیصلہ دیا جائے یہی وجہ ہے کہ علماء جس طرح باقی احکام میں باہم اختلاف کرتے ہیں استحباب کے متعلق بھی ان کی آراء مختلف ہوتی ہیں۔ بلکہ حقیقی اور منزل من اللہ دین کی بنیاد ہی یہ اصول ہے۔

ان حضرات کا مقصد صرف یہ ہے کہ جب کسی عمل کے متعلق نص شرعی یا اجماع سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ عمل ہے مثلاً تلاوت قرآن ذکر و تسبیح دعاء صدقہ غلاموں کی آزادی اور لوگوں سے حسن سلوک وغیرہ یا ثابت ہو جائے کہ وہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ ہے مثلاً جھوٹ خیانت وغیرہ تو اس صورت میں ان ثابت شدہ اعمال کی فضیلت اور ان کے ثواب یا برے اعمال کی کراہت اور انکے گناہ کے بارے میں کوئی حدیث مروی ہو تو اجر و ثواب اور سزا و عذاب کی مقدار اور انواع کے متعلق ایسی حدیث مروی ہو جس کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ وہ موضوع ہے تو اس صورت میں اس کو روایت کرنا جائز ہوگا۔ بایں معنی کہ انسان اس ثواب کی امید یا اس سزا کا خوف رکھے۔

مثال کے طور پر ایک شخص جانتا ہے کہ تجارت میں فائدہ ہے۔ لیکن اسے بات پہنچی کہ اس میں بہت زیادہ فائدہ ہے اگر اسے پہنچنے والی بات درست ہوئی تو اسے فائدہ پہنچے گا۔ اور اگر جھوٹ بھی ہوئی تو اسے نقصان نہیں ہوگا۔ یعنی اس قدر فائدہ نہیں ہوگا جتنا اسے بتایا گیا تھا۔ اسے یونہی سمجھیں کہ جس طرح ترغیب و ترہیب میں اسرائیلی مرویات، خواہیں سلف کے

مقولے علماء کے اقوال و واقعات وغیرہ بیان کئے جاتے ہیں۔ معلوم ہے کہ صرف ان امور سے کوئی شرعی حکم ثابت نہیں ہوتا نہ استحباب اور نہ کچھ اور لیکن ترغیب و ترہیب امید دلانے اور خوف دلانے کے لئے انہیں بیان کیا جاسکتا ہے۔

جن اعمال کا اچھا یا برا ہونا شرعی دلائل سے ثابت اور معلوم ہو تو یہ اضافی چیزیں فائدہ دیتی ہیں ضرر نہیں۔ اور وہ حق ہوں یا باطل اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ تو جس کے متعلق معلوم ہو جائے کہ یہ باطل اور موضوع ہے تو اس کی طرف التفات جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ جھوٹ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اگر ثابت ہو جائے کہ وہ صحیح ہے تو اس سے احکام ثابت ہوں گے۔ اگر دونوں باتوں کا احتمال رکھے تو اسے روایت کرنا روا ہوگا کہ اس کے سچ ہونے کا امکان ہے اور اگر جھوٹ بھی ہو تو اس کا کوئی نقصان نہیں۔ امام احمد رضی اللہ عنہ نے یہی کہا ہے کہ ترغیب و ترہیب کا معاملہ ہو تو ہم اسانید میں تساہل سے کام لیتے ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ ہم اسے اسانید کے ساتھ روایت کر دیتے ہیں اگرچہ ان کے راوی اس قدر قابل اعتماد نہ ہوں جن سے حجت اور دلیل پکڑی جاتی ہے۔ اسی طرح جس نے کہا کہ فضائل اعمال میں ان پر عمل ہو سکتا ہے تو عمل تو اسی پر ہوگا جو ثابت شدہ نیک اعمال ہیں مثلاً تلاوت اور ذکر یا برے اعمال سے اجتناب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین میں سے وہ حدیث اس کی نظیر ہے جسے امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ (”بلغوا عنی ولو آیة“ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار) میری طرف سے آگے پہنچاؤ خواہ ایک ہی آیت ہو (بنی اسرائیل) سے نقل کر سکتے ہو کوئی مضائقہ نہیں! اور جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں سنبھال لے۔

اسے صحیح حدیث میں مذکور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے ساتھ رکھو ”اذا حدثکم اهل الکتاب فلا تصدقوہم ولا تکذبوہم۔“ اہل کتاب تم سے کوئی بات بیان کریں تو ان کی تصدیق نہ کرو اور نہ انہیں جھوٹا کہو اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب سے بات نقل کرنے کی رخصت بھی دی اور ساتھ ہی ساتھ ان کی تصدیق کرنے یا انہیں جھٹلانے سے بھی ممانعت کر دی اگر ان سے بات نقل کرنے میں مطلقاً فائدہ نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی رخصت دیتے ہوئے اس کا حکم نہ دیتے۔ اور اگر صرف ان کے بیان کر دینے سے ہی ان کی تصدیق جائز ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تصدیق سے منع نہ فرماتے۔ غرضیکہ جن باتوں پر سچائی کا گمان ہو ان سے انسانی طبع بعض حالات و مقامات میں مستفید ہوتی ہیں۔

چنانچہ جب ضعیف احادیث کسی مقدار اور تحدید پر مشتمل ہوں مثلاً کسی خاص وقت میں خاص قراءت اور خاص طریقہ سے نماز کے متعلق بتایا جائے تو ضعیف حدیث پر اعتماد کرتے ہوئے اس پر عمل روانہ ہوگا۔ اس لئے کہ اس خاص طریقہ کا مستحب ہونا دلیل شرعی سے پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ترغیب و ترہیب میں اس قسم کی روایات بیان کی جاسکتی ہیں۔ اور حصول مقصد کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں۔ تاہم ثواب اور عذاب کی مقدار کے تعین کا اعتقاد دلیل شرعی پر ہی موقوف ہوگا۔

فتاویٰ شیخ الاسلام۔ ۱۸/۶۵-۶۸

حافظ منذری مؤلف الترغیب والترہیب

امام محدث اور حافظ متقن ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبدالقوی منذری شامی ثم مصری شعبان ۵۸۱ھ میں پیدا ہوئے، آپ نے علم فقہ کی تعلیم امام ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد قرشی الوراق سے حاصل کی جب کہ علم حدیث کے سماع کے لیے ابو عبداللہ ریا می اور حافظ کبیر علی بن مفضل مقدری کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے، علم حدیث کی مزید تحصیل کے لیے آپ مکہ مکرمہ بھی تشریف لے گئے اور وہاں محدث ابو عبداللہ بن البناء اور ان کے طبقہ کے علماء سے استفادہ کیا علاوہ ازیں آپ نے دمشق، حران، ربا اور اسکندریہ کے محدثین و شیوخ سے بھی کسب فیض کیا۔

آپ کے تلامذہ میں سے حافظ دمیاطی، امام تقی الدین ابن دمیاطی، شریف عز الدین کے علاوہ بہت سے دیگر لوگوں نے خاصی شہرت پائی ہے۔ بقول حافظ ذہبی آپ اپنے دور کے سب سے بڑے حافظ حدیث تھے ۶۵۶ھ میں وفات پائی۔ آپ نے بہت سی کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں، جن میں سے شرح التہمید، سنن ابی داؤد کا اختصار اور اس کی شرح اور صحیح مسلم کا اختصار بطور خاص قابل ذکر ہے، آپ نے ایک بہت بڑا ”معجم“ خود بھی ترتیب دیا لیکن جس کتاب کی وجہ سے آپ کی شہرت چارداگ عالم میں پھیلی وہ ”الترغیب والترہیب“ ہے۔ آپ کے اخلاص کے علاوہ غالباً اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ نے اس موضوع پر لکھی گئی سابقہ تمام کتب کی احادیث کو اپنی اس کتاب میں جمع فرمادیا تھا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی مؤلف مختصر الترغیب والترہیب

شیخ الاسلام امام ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ مشہور و مستند محدث، مورخ اور فقیہ ہیں، آپ کی ولادت باسعادت ۱۲ شعبان ۷۷۳ھ / فروری ۱۳۷۲ء کو مصر العتیق (OLD CAIRO) میں ہوئی، آپ بچپن ہی میں ماں باپ کے سایہ شفقت سے محروم ہو گئے تھے، آپ کے والد گرامی بھی اپنے دور کے مشہور عالم تھے، آپ نے اپنے ایک سرپرست مشہور تاجر ذکی الدین خروبی کے زیر نگرانی تربیت و پرورش کے مراحل طے کیے۔ نو برس کی عمر میں قرآن مجید کے حفظ کی سعادت حاصل کر لی اور تھوڑے ہی عرصہ میں فقہ اور صرف و نحو کی ابتدائی کتابوں پر عبور حاصل کر لیا تھا، پھر اپنے دور کے ممتاز ترین اساتذہ کرام سے بہت عرصہ تک تعلیم حاصل کرتے رہے، چنانچہ آپ نے حدیث اور فقہ کو بلقینی ابن ملقن اور ابن جماع سے پڑھا، علم قرأت تنوخی سے، عربی ادب و لغت ابن ہشام اور فیروز آبادی سے پڑھا لیکن آغاز دسمبر ۱۳۹۰ء سے اُنے اپنے آپ کو مطالعہ حدیث کے لیے وقف کر دیا اور اس عظیم مقصد کی خاطر آپ نے مصر، شام، حجاز اور یمن کے دور دراز علاقوں

کے کئی بار سفر بھی کیے علم حدیث سے آپ کے شغف اور انہماک کا اندازہ اس بات سے لگائے کہ آپ مسلسل دس سال تک علامہ زین الدین عراقی (م ۸۸۰ھ) سے حدیث پڑھتے رہے۔ حدیث اور دیگر علوم و فنون میں مہارت کے پیش نظر اُ کے اساتذہ کرام نے اُ کو درس و فتویٰ دینے کی اجازت عطا فرمادی تھی۔

منصب قضاء کو قبول کرنے سے کئی بار انکار کیا بالآخر اپنے دوست قاضی القضاة جمال الدین بلقینی کی درخواست پر ان کا نائب بنا منظور کر لیا اور پھر محرم ۸۲۷ھ / دسمبر ۱۴۲۳ء کو خود بھی قاضی القضاة بن گئے اور اکیس برس تک اس منصب پر فائز رہے اس اہم منصب کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ آپ دس دن مسجدوں اور مدرسوں میں تفسیر قرآن، حدیث اور فقہ کا درس بھی دیتے رہے آپ کے درس اس کا اس قدر شہرہ تھا کہ طلبہ کے ساتھ ساتھ متخصمین بھی آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کے لیے اُ کے حلقہ درس میں بڑے ذوق و شوق سے حاضر ہوتے اور اسے اپنے لیے وجہ سعادت اور سرمایہ افتخار سمجھتے تھے۔ منصب قضا و تدریس پر فائز ہونے کے علاوہ آپ دارالعدل میں افتاد مدرسہ بھیر سیہ میں نظامت علیا اور جامع ازہر اور پھر قہ محمودیہ میں خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتے تھے اور ایک شاعر و نثر نگار کی حیثیت سے بھی اس دور میں آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی تھی۔

چنانچہ اس عمق زماں اور نادرہ روزگار شخصیت نے ایک سو پچاس کتابیں یادگار چھوڑی ہیں جن میں سرفہرست صحیح بخاری کی مشہور و معروف شرح ”فتح الباری“ ہے جس سے ”صحیح بخاری“ کی شرح کا وہ قرض ادا ہو گیا بقول ابن خلدون جس کی ادائیگی پوری امت مسلمہ پر فرض تھی اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازا اور آپ کی زندگی ہی میں اس کے قلمی نسخے تین تین سو دینار میں فروخت ہوتے رہے اور پریس کی ایجاد کے بعد تو اس کے لاکھوں نسخے زور طباعت سے آراستہ ہوئے ہیں۔

”فتح الباری“ کے علاوہ ”تہذیب التہذیب“ ”تقریب التہذیب“ ”الاصابہ فی تمیز الصحابہ“ ”الدر اکامہ فی اعیان المائتہ الثمانہ“ ”الخصائص الحمیر“ ”الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ“ ”بلوغ المرام“ ”شرح نخبہ الفکر“ ”اور لسان المیزان“ آپ کی چند اہم اور مشہور کتابیں ہیں۔ قضاء، افتاء، تدریس، خطابت اور تصنیف و تحقیق کے میدانوں میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے کے بعد بالآخر ۱۸ ذوالحجہ ۸۵۲ھ / ۱۳ فروری ۱۴۳۹ء کو آسمان علم و فضل کا یہ آفتاب جہاں تاب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے آپ کے شاگرد رشید علامہ سخاوی کی آپ کی سیرت پر جامع کتاب ”الجواہر والدرر فی ترجمہ شیخ الاسلام ابن حجر۔“



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شیخ، امام عالم علامہ شیخ مشائخ اسلام و حفاظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کے پھول برسائے اور انہیں اپنی وسیع بخت میں بسائے۔ آمین فرماتے ہیں:

کتاب الاخلاص

باب التَّوْبَةُ فِيهِ

اخلاص کی تَّوْبَةُ

(۱) ((عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَعْمَلُ بَعِلْمِهِ فِي مَالِهِ فَيُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ؛ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يُؤْتِهِ مَالًا فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمَلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهَمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ - وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يُؤْتِهِ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ فَيُنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ؛ وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتِهِ اللَّهُ عِلْمًا وَلَا مَالًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمَلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهَمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ)) [أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي أَثْنَاءِ حَدِيثِ وَصْحَحَهُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ؛

(۱) حضرت ابو کبشہ انماري سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کی مثال چار آدمیوں کی سی ہے (۱) جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا فرمایا اور وہ اپنے مال کے بارہ میں اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے یعنی جہاں خرچ کرنے کا حق ہے وہاں خرچ کرتا ہے (۲) وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم تو دیا ہے مگر مال نہیں دیا اور وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس بھی اسی طرح مال ہوتا تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا یہ دونوں شخص آجر میں برابر ہوں گے (۳) جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا مگر اسے علم نہ دیا اور وہ بے جا خرچ کرتا اور ناحق خرچ کرتا ہے (۴) وہ جسے اللہ تعالیٰ نے نہ علم سے نوازا اور نہ مال سے اور وہ یہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس علم ہوتا تو میں بھی اسی کی طرح مال خرچ کرتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں (ترمذی نے اسے ایک حدیث کے ضمن میں بیان کیا اور صحیح قرار دیا ہے احمد ابن ماجہ یہ الفاظ ابن ماجہ کی روایت کے ہیں ابو عوانہ نے اسے اپنی ”صحیح“ میں بیان کیا ہے اور صحیح مسلم سے انہوں نے جو زائد روایات بیان کی ہیں یہ ان میں سے ایک ہے)

وأخرجه أبو عوانة في صحيحه وهو من زيادته على مسلم-]

(۲) ((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِيمَا يَرُوى عَنْ رَبِّهِ عزوجل: إِنْ اللَّهُ تَعَالَى كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيْنَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمَلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أضعافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمَلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً)) [متفق عليه وفي رواية كتبها الله سيئة أو محاسنها - ولا يهلك على الله إلا هالك-]

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ رکھی ہیں پھر آپ ﷺ نے اس کی وضاحت اس طرح بیان فرمائی کہ اگر کوئی نیکی کا ارادہ کر لے مگر اسے نہ کر سکے تو اس ارادے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر ارادہ کرنے کے بعد اسے عملی جامہ بھی پہناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس دس سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ نیکیاں لکھ لیتا ہے اگر کوئی شخص بُرائی کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل نہ کرے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ اپنے پاس اسے ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے اور ارادہ کرنے کے بعد اگر اس بُرائی کے مطابق عمل کر لیا تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے پاس صرف ایک بُرائی لکھتا ہے (متفق علیہ) (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ایک بُرائی لکھتا ہے یا اسے بھی مٹا دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صرف وہی شخص ہلاک ہوتا ہے جو خود کو تباہی و ہلاکت میں ڈالنے والا ہو)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے کہ میرا بندہ جب کسی بُرے عمل کا ارادہ کرے تو اسے نہ لکھو حتیٰ کہ وہ اسے کر گزرے اور اگر اسے کر لے تو اسے اتنا ہی لکھو جتنا کہ اس نے کیا ہے اور اگر وہ اسے میری وجہ سے چھوڑ دے تو اسے اس کی ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ کسی نیک عمل کا ارادہ کر لے اور اسے نہ کر سکے تو اسے اس کی ایک نیکی لکھ لو اور اگر اسے کر لے تو اسے دس سے لے کر سات سو گنا تک لکھ لو۔ (متفق علیہ الفاظ بخاری کی روایت کے ہیں)

(۳) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ عزوجل إذا أرادَ عبدی أنْ یعملَ سَیئَةً فلا تکتبها علیہ حتی یعملها فإن عملها فاکتبوها مثلها وإن ترکها من أجلی فاکتبوها له حسنة وإذا أراد أنْ یعمل حسنة فلم یعملها فاکتبوها له حسنة، فإن عملها فاکتبوها له بعشر أمثالها إلى سبع مائة)) [متفق عليه واللفظ للبخاری]

(۴) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ نیکی کرے تو جب تک وہ اسے عملی جامد نہ پہنائے میں اسے ایک نیکی لکھ لیتا ہوں اور جب وہ اسے عملی جامد پہنادے تو میں اسے دس نیکیاں لکھ لیتا ہوں۔۔۔۔۔ اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری وجہ سے گناہ کو چھوڑ دیا۔

(۵) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بستر پر سوتے وقت یہ نیت کر لے کہ وہ رات کو نماز (تہجد) پڑھے گا مگر صبح تک نیند کے غلبے کی وجہ سے بیدار نہ ہو سکا تو اس کی نیت کے مطابق ثواب لکھ دیا جائے گا اور نیند اس کے رب کی طرف سے اس پر صدقہ ہوگی۔ (نسائی، ابن ماجہ ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے مگر ان کے ہاں شک کے الفاظ کے ساتھ یعنی ابوزر یا ابوالدرداء سے روایت ہے۔) [حسن صحیح]

(۴) ((وفي رواية لمسلم قال الله عزوجل: إذا تحدثت عبدی بان يعمل حسنة فانا اكتبها له حسنة ما لم يعملها، فاذا عملها فانا اكتبها له بعشر امثالها، الحدیث وفي آخره انما ترکها من جرّای بفتح الجیم وتشدید الراء: ای من أجلي))

(۵) ((وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ یبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من اتی فراشه وهو ینوی ان یقوم یصلی من اللیل فقلبتہ عیناه حتی أصبح کتب له ما نوی، وكان نومه صدقةً علیه من ربه.)) [رواه النسائی وابن ماجه وصححه ابن حبان لكن عنده عن ابی ذرّ أو ابی الدرداء بالشک]

الترهيب من الرياء

ریا کاری پر وعید

(۶) حضرت جنبد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ا۔ امام منذری ح نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابن ماجہ کی سند جید ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سنانے کے لیے کوئی کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے رُسوا کر دیتا ہے اور جو لوگوں کو دکھانے کے لیے کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دکھا دیتا ہے۔ (متفق علیہ سَمِعَ کے معنی ہیں ریا کاری کے لیے اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا ہے)

(۷) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص دکھلاوے کے لئے روزہ رکھے وہ شرک کرتا ہے، جو دکھلاوے کے لئے نماز پڑھے وہ بھی شرک کرتا ہے، اور جو کسی کو سب سے بڑا مفت مرکز

(۶) ((عن جنبد بن عبد الله رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللهُ بِهِ وَمَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللهُ بِهِ.)) [متفق عليه قوله سَمِعَ بالتشديد أى اظهر عمله للناس رياء]

(۷) ((وعن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ انه سمع النبي صلی اللہ علیہ وسلم يقول: من صام يراني فقد اشرك، ومن صلي يراني فقد اشرك، كتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

شُرک کرتا ہے اور جو دکھلاوے کے لیے صدقہ کرے وہ بھی شرک کرتا ہے (بیہقی نے اسے مختصر و مطول بیان کیا ہے) [ضعیف]

(۸) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! ”اپنے آپ کو مخفی شرک سے بچاؤ“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”مخفی شرک کیا ہوتا ہے؟“ فرمایا: ”آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے مگر جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ لوگ اسے نماز پڑھتا ہوا دیکھ رہے ہیں تو وہ نماز کو بنا سنوار کے پڑھنا شروع کر دیتا ہے یہ ہے مخفی شرک!“ (ابن خزیمہ) [حسن]

(۹) ابوسعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا کہ جب اللہ تعالیٰ تمام اگلے اور پچھلے لوگوں کو قیامت کے دن کہ جس دن کے بارہ میں کوئی شک نہیں ہے جمع فرمائے گا تو اس دن ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا کہ جس نے اللہ کے لیے عمل میں کسی اور کو بھی شریک کیا تھا تو آج وہ اپنا ثواب اسی سے مانگے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو تمام شرکاء کی نسبت شرک (یعنی سناجھ) سے سب سے زیادہ بے نیاز ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ بیہقی۔ ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) [حسن]

(۱۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن (سر بمبر) اعمال نامے لا کر اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے رکھے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ پھینک دو اور یہ قبول کر لو فرشتے عرض کریں گے: تیری عزت کی قسم! ہم نے تو انہیں نیکیاں ہی سمجھا تھا۔ اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ یہ میرے علاوہ کسی اور کے لیے تھے اور میں تو صرف ان اعمال کو قبول کرتا ہوں جو خالص میری رضا کے حصول کے لیے کئے گئے ہوں۔ (بخاری، بیہقی) [ضعیف]

ومن تصدق يراني فقد اشرك۔))
[أخرجه البيهقي مختصراً ومطولاً۔]

(۸) ((عن محمود بن كبيد قال: خرج النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال: ايها الناس: اياكم وشرك السرائرِ قالوا وما شرك السرائر؟ قال يقوم الرجل يصلي فيزين صلاته جاهداً لما يرى من نظير الناس اليه، فذلك شرك السرائر))

(۹) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: إِذَا جُمِعَ اللَّهُ الْأُولَى وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ - نَادَى مَنْ أَدَى: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلِهِ لِلَّهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشَّرْكَاءِ عَنِ الشَّرْكِ.)) [أخرجه الترمذی وابن ماجه والبيهقي وصححه ابن حبان۔]

(۱۰) ((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصُحُفٍ مَخْتُومَةٍ فَنُصِّبُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَلْقُوا هَذِهِ وَأَقْبِلُوا هَذِهِ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: وَعِزَّتِكَ مَا رَأَيْنَا إِلَّا خَيْرًا، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ هَذَا كَانَ لَغَيْرِ وَجْهِِي وَإِنِّي لَا أَقْبِلُ إِلَّا مَا ابْتَغَيْتَنِي بِهِ وَجْهِِي.)) [أخرجه

(۱۱) بنو کاہل کے ایک فرد ابوعلی سے روایت ہے کہ ہمیں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! اس شرک سے بچو کہ یہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہی بات ارشاد فرمائی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جب وہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے تو ہم اس سے کس طرح بچیں؟ فرمایا تم یہ دعا پڑھ لیا کرو: (اے اللہ ہم تیری پناہ)۔ اس کتاب کے مطبوعہ نسخہ میں اسی طرح ہے جب کہ اصول میں یہاں الفاظ اللہم انا نعوذُ بِكَ ہیں۔ چاہتے ہیں اس سے کہ تیرے ساتھ ہم کسی کو بھی شریک بنا لیں اور ہم جانتے ہوں اور اس پر بھی ہم تجھ سے معافی چاہتے ہیں جو ہم نہیں جانتے۔ (احمد طبرانی، مسند ابو یعلیٰ میں یہ حدیث اس کے قریب قریب الفاظ کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے)

[حسن لغیرہ]

(۱۱) ((وَعَنْ أَبِي عَلِيٍّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي كَاهِلٍ قَالَ: خَطَبَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا هَذَا الشِّرْكَ فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ، خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مِثْلَهُ فَاقِيلَ لَهُ كَيْفَ نَتَّقِيهِ وَهُوَ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ؟ قَالَ قَوْلُوا: اللَّهُمَّ نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَنَحْنُ نَعْلَمُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُكَ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَطَبْرَانِيُّ وَعِنْدَ أَبِي يَعْلَى نَحْوَهُ مِنْ حَدِيثٍ حَذِيفَةَ-]

کتاب السنۃ

سنت کا بیان

الترغیب فی الاتباع والترہیب من الابتداع

اتباع سنت کی ترغیب اور بدعت پر وعید

(۱۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری سنت سے منہ موڑے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

(۱۳) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

(۱۲) ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ رَغِبَ عَنِّي سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)) [متفق علیہ]

(۱۳) ((وَعَنْ الْعَرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ:))

اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ فرمایا۔۔۔ (۱) اور اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری اور میرے نیک اور ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم پکڑ لو اسے دانتوں سے مضبوطی سے تھام لو اور نوا ایجاد کاموں سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ ترمذی اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) نوا ایجاد دانتوں یا داڑھوں کو کہتے ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ سنت کو لازم پکڑو جیسے کہ خیر ہاتھ سے نکل جانے کے خوف سے دانتوں سے پکڑی جاتی ہے۔ [صحیح]

وَعظْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِيهِ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْتَدِينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.)) [رواه الأربعة إلا النسائي وصححه الترمذی وابن حبان۔ النواجذ بالنون والجيم والذال المعجمة هي الانياب وقيل الاضراس والمعنى الزموا السنة كما يلزم العاض على الشيء خوفاً من ذهابه۔]

(۱۴) حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ قرآن رسی ہے اس کا ایک کنار اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھوں میں لہذا اسے مضبوطی سے تھام لو اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے اور نہ ہلاک ہو گے۔ (طبرانی طبرانی اور بزار میں یہ حدیث اس کے قریب قریب الفاظ کے ساتھ جبیر بن مطعم سے مروی ہے) [صحیح]

(۱۴) ((وعن أبي شريح الخزاعي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ سَبَبُ طَرَفِهِ بِيَدِ اللَّهِ وَطَرَفُهُ بِيَدَيْكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضَلُّوا وَلَنْ تَهْلِكُوا بَعْدَهُ أَبَدًا.)) [رواه الطبرانی وعنده وعند البزار من حديث جبیر ابن مطعم نحوه۔]

(۱۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص پاکیزہ کھانا کھائے سنت کے مطابق عمل کرے اور لوگ اس کی ایذا رسانیوں سے محفوظ ہوں تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن ابی الدنیا نے بھی اسے اپنی کتاب ”الصمت“ میں بیان کیا ہے) [ضعیف]

(۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

(۱۵) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَآمَنَ النَّاسُ بِوَأْتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) [رواه الحاكم وصححه وأخرجه ابن ابی الدنیا فی الصمت]

(۱۶) ((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(۱) پوری حدیث اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسا پڑتا شیر وعظ فرمایا کہ اس سے دل کانپ اٹھے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! تو گویا اوداع کہنے والے کا دماغ ہے لہذا ہمیں وصیت فرمائیے؟ فرمایا میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کے تقویٰ کو اختیار کرو اور سع و طاعت بجالاؤ خواہ تم پر کوئی غلام حکمران بن گیا ہو تم میں سے جو شخص زندہ رہا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا (اختلافات سے بچنے کے لئے) میری اور میرے

حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ میں تم میں وہ چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر اسے مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے یعنی کتاب اللہ اور اس کے نبی کی سنت۔ (امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۱۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کرے جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ [بخاری و مسلم]

(۱۸) صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص کوئی ایسا عمل کرے کہ ہمارا طریقہ اس سے مطابقت نہیں رکھتا تو وہ مردود ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جو شخص ہمارے طریقہ کے خلاف کوئی کام کرے تو وہ مردود ہے۔

(۱۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چھ شخص ایسے ہیں کہ جن پر میں نے لعنت کی ہے اللہ نے بھی ان پر لعنت کی ہے (یاد رہے) ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے (۱) اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا (۲) اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا (۳) میری امت پر زبردستی مسلط ہونے والا تاکہ اُسے ذلیل کرے جسے اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے اور اسے معزز کرے جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے۔ (۴) جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کو حلال سمجھے (۵) جو میری عترت^(۱) کے متعلق اس کام کو حلال سمجھے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور (۶) جو سنت کا تارک ہو (طبرانی ابن حبان و حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) [ضعیف]

(۲۰) کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : خُطِبَ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضَلُّوا أَبَدًا. كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهِ. ((صححه الحاکم))

(۱۷) ((وعن عائشة رضي الله عنها قالت: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.)) [متفق عليه]

(۱۸) ((وفي رواية لمسلم مَنْ عَمَلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ، وَلَا يَبِي دَاوُدَ مَنْ صَنَعَ أَمْرًا عَلَى غَيْرِ أَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ.))

(۱۹) ((وعن عائشة رضي الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعْنَتُهُمْ اللَّهُ، وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَالْمَكْذِبُ بِقَدَرِ اللَّهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ عَلَى أُمَّتِي بِالْجَبْرِوتِ لِيُذَلَّ مِنْ أَعَزِّ اللَّهِ، وَيُعَزَّزَ مِنْ أَذَلِّ اللَّهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ حَرَمَةَ اللَّهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِزَّتِي مَا حَرَّمَهُ اللَّهُ، وَالتَّارِكُ لِلْسُنَّةِ)) [اخرجه الطبرانی و صححه ابن حبان و الحاکم]

(۲۰) ((وعن كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف عن أبيه عن جده قَالَ:

(۱) عزت آدی کے خصوصی قرہبی رشتہ داروں کو کہا جاتا ہے آنحضرت ﷺ کی عزت جو عہدالمطلب ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد آپ کے قرہبی اہل بیت یعنی آپ کی اولاد اور حضرت علی کی اولاد ہے ایک اور قول یہ ہے کہ اس سے مراد آپ کے تمام قرہب اور ذرور کے اہل بیت ہیں۔ شیخ عمارہ فرماتے ہیں کہ عزت سے مراد آپ ﷺ کے اہل بیت، تبع سنت اور قیامت تک آپ کی شریعت پر عمل کرنے والے ہیں۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنی اُمت کے بارہ میں تین باتوں سے ڈرتا ہوں (۱) عالم کی لغزش (۲) ایسی خواہش جس کی پیروی کی جائے اور (۳) ظالم کی حکومت (بزار الطبرانی) [ضعیف جداً]

(۲۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بدعتی کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کرتا۔ نہ روزہ نہ نماز اور نہ حج نہ عمرہ اور نہ ہی جہاد۔ وہ اسلام سے اس طرح باہر ہو جاتا ہے جس طرح آٹے سے بال نکلتا ہے۔ (ابن ماجہ) [موضوع]

(۲۲) کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن بلال بن حارث سے فرمایا: ”بلال خوب جان لو کہ جس نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جسے میرے بعد فوت کر دیا گیا تھا تو اسے اتنا ثواب ملے گا جتنا اس کے مطابق عمل کرنے والوں کو ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے گمراہی کی بدعت کو ایجاد کیا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ ہو تو اسکے سر پر اس پر عمل کرنے والوں کے گناہوں کے برابر بوجھ ہوگا اور اس سے ان لوگوں کے اپنے بوجھ کم نہ ہوں گے۔ (ابن ماجہ) امام ترمذی اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے) [ضعیف جداً]

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول: انى اخاف على امتى من ثلاث: من زَلَّةِ عالمٍ ، ومن هوى متبعٍ ، ومن حُكْمِ جائرٍ)) [اخرجه البزار والطبرانی]

(۲۱) ((وعن حذيفة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا يقبل الله لصاحب بدعة صوماً ، ولا صلاةً ، ولا حجاً ، ولا عمرةً ، ولا جهاداً ، يخرج من الإسلام كما يخرج الشعرة من العجين)) [اخرجه ابن ماجه]

(۲۲) ((وعن كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف عن ابيه عن جده ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: لبلال بن الحارث يوماً: اعلم يا بلال ان من احيا سنة من سنتي اُمتيت بعدى كان له من اجر مثل من عمل بها من غير ان ينقص من اجورهم شيئاً ، ومن ابتدع بدعة ضلالة لا يرضاها الله ورسوله كان عليه مثل آثام من عمل بها لا ينقص ذلك من اوزار الناس شيئاً)) [اخرجه ابن ماجه والترمذى وقال حديث حسن]

الترغیب فی المسارعة الی الخیر والبداءة به لیستن به والترہیب من عکسہ

نیکی جلد شروع کرنے کی ترغیب تاکہ اسے اختیار کیا جاسکے اور اس کے برعکس پر وعید

(۲۳) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دن کے

ابتدائی حصہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ آئے (انہوں نے یہاں ساری

(۲۳) ((عن جریر بن عبد الله رضي الله عنه قال: كنا في صدر النهار عند رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

فجاء قوم فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من سن

كتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فِي الْإِسْلَامِ سَنَةٌ حَسَنَةٌ فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ
 مِنْ عَمَلٍ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ
 مِنْ أَجْرِهَا شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ
 سَنَةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ وَمَنْ
 عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهَا
 شَيْءٌ.)) [اخرجه مسلم والاربعة الا ابا
 داوود۔ وعند احمد والحاكم نحوه من
 حديث حذيفة بلفظ من سنَّ خيراً فاستُنَّ
 به، وعند الطبراني من حديث واثلة بن
 الاسقع بلفظ فله اجرها ما عمل بها في
 حياته وبعد مماته حتى تُتْرَكَ۔ و زاد من
 مات مُرابطاً جرى عليه عملُ المُرابطِ
 حتى يبعث يوم القيامة۔]

حدیث ذکر کی ہے) (۱) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اسلام
 میں کوئی اچھا طریقہ رائج کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا اور جو اس پر
 عمل کرے گا اس کا اجر بھی اسے ملے گا لیکن عمل کرنے والے کے
 اجر میں کمی نہیں ہوگی اور جو کوئی اسلام میں بُرا طریقہ رائج کرے
 اسے اس کا گناہ ہوگا اور اس کے بعد اس طریقہ کے مطابق جس نے
 عمل کیا اس کا بھی اسے گناہ ہوگا لیکن اس عمل کرنے والوں کے گناہ
 میں کمی نہیں ہوگی (مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ احمد اور حاکم نے اس
 حدیث کو بروایت حضرت حذیفہ اسی طرح بیان کیا ہے) اور اس میں
 الفاظ یہ ہیں کہ ”جس نے کسی خیر کو رائج کیا اور پھر اسے اختیار کر لیا
 ”گیا“ طبرانی میں یہ حدیث واثلة بن اسقع سے ان الفاظ کے ساتھ
 ہے کہ اسے اس کا ثواب ملے گا جب تک اس کی زندگی میں اور اس کی
 وفات کے بعد اس کے مطابق عمل کیا جاتا رہے (اور اجر و ثواب اس
 وقت ختم ہوگا) جب اس کے مطابق عمل متروک ہو جائے گا، نیز طبرانی
 کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ جو شخص سرحدوں کی حفاظت کرتے
 ہوئے فوت ہو گیا، اسے قیامت کے روز اٹھائے جانے تک
 سرحدوں کے محافظ کا ثواب ملتا رہے گا۔ [حسن صحیح]

(۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا کہ جو شخص ہدایت کی دعوت دے، اسے ان لوگوں کے مطابق

(۲۳) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَعَى إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ

(۱) پوری حدیث اس طرح ہے کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے جو جنگ تھے اور انہوں نے اُن کے دھاری دار پھینے ہوئے لباس یا (عبائیں) جسم پر لٹکا
 رکھی تھیں اور وہ لوگوں میں لٹکائے ہوئے تھے، ان میں سے اکثر بلکہ سب کے سب خاندانِ حضر سے تھے، جب آنحضرت ﷺ نے ان کے فاقہ کی یہ کیفیت دیکھی
 تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر آپ گھر تشریف لے گئے، پھر باہر تشریف لائے تو حضرت بلال کو اذان کا حکم دیا، انہوں نے اذان دی، اقامت کہی، پھر
 آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور پھر خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! ڈرو اپنے اس رب سے جس نے تمہیں ایک ہی نفس سے پیدا کیا ہے..... بے شک اللہ
 تعالیٰ تم پر نگہبان ہے، پھر آپ نے ایک دوسری آیت پڑھی جو سورۃ الاحشر میں ہے اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے
 آگے کیا بھیجا ہے، صدقہ کر دو، رہم دینا، کپڑا، صاع بھر گندم یا صاع بھر گھجور (صاع تقریباً پونے تین سیر کا ایک پیانہ ہے) حتیٰ کہ فرمایا صدقہ کر دو، خواہ گھجور کا کھلا
 ہی کیوں نہ ہو، انصار میں سے ایک شخص آیا اس کے ہاتھ میں ایک تھیلی تھی، جس سے اس کا ہاتھ عاجز آ رہا تھا بلکہ عاجز آ ہی گیا تھا، پھر لوگ مسلسل آنا شروع ہو
 گئے حتیٰ کہ میں نے کھانے اور کپڑوں کے ڈھیر دیکھے، پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کا چہرہ اتنے خوشی سے چمک رہا ہے کہ گویا کہ سونے کا کھلا ہے۔

ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے لیکن ان کے اجر میں کمی نہ کی جائے گی اور جو شخص گمراہی کی دعوت دے اسے ان لوگوں کے مطابق گناہ ہوگا جو اس کی پیروی کریں گے لیکن ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ (مسلم)

من الاجرِ مثلُ اجورٍ من اتبعهُ، لا ينقصُ ذلك من أجورِهِم شيئاً، ومن دعى إلى ضلالة، كان عليه من الأثم مثلُ آثام من اتبعهُ، لا ينقصُ ذلك من آثامِهِم شيئاً))

[رواه مسلم]

کتاب العلم

الترغیب فی طلب العلم و بیان فضله

حصول علم کی ترغیب اور اس کی فضیلت کا بیان

(۲۵) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔ [بخاری و مسلم]

(۲۵) ((عن معاوية بن ابی سفیان قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ.)) [متفق عليه]

(۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی راہ آسان بنا دیتا ہے۔ (مسلم)

(۲۶) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ.)) [رواه مسلم]

(۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ابن آدم فوت ہوتا ہے تو تین کے سوا باقی اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں (۱) صدقہ جاریہ (۲) علم جس سے نفع حاصل کیا جا رہا ہو اور (۳) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔ (مسلم ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے اسے ایک دوسری سند سے روایت کیا ہے)

(۲۷) ((وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.)) [اخرجه مسلم وأخرجه ابن ماجة وابن خزيمة من وجه آخر-]

فصل فی فضل اهل العلم

اہل علم کی فضیلت

(۲۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کا ذکر ہوا جن میں سے ایک عابد اور دوسرا عالم تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم کو عابد پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جیسے مجھے تم میں سے ایک ادنیٰ شخص پر فضیلت اور برتری حاصل ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے، آسمانوں اور زمینوں والے کسی کہ چیونٹی اپنی بل میں اور مچھلی (پانی میں) لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والوں کے لیے دعا کرتے ہیں۔ (ترمذی اور انہوں نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا) [حسن لغیرہ]

(۲۸) ((عن أبي أمانة قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا عَابِدٌ، وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ، وَاهْلَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةِ فِي جُحْرِهَا، وَحَتَّى الْحَوْتِ لِيَصَلُّونَ عَلَيَّ مُعَلِّمِي النَّاسِ الْخَيْرِ.))

[اخرجه الترمذی وقال حدیث صحیح]

(۲۹) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس علم اور ہدایت کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال اس بارش کی سی ہے جو زمین پر برستی ہے تو زمین کے کچھ حصے زرخیز اور عمدہ ہوتے ہیں وہ پانی کو قبول کر لیتے ہیں اور کثرت سے گھاس اور چارہ اگاتے ہیں اور زمین کے کچھ حصے خشک اور نشیبی ہوتے ہیں وہ پانی کو روک لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، وہ وہاں سے پانی پیتے، جانوروں کو پلاتے اور آبپاشی کرتے ہیں اور زمین کے ایک اور حصہ پر بارش نازل ہوتی ہے جو چٹیل ہے نہ تو وہ پانی کو روکتا ہے اور نہ گھاس اگاتا ہے، یہی مثال ہے اس کی جو دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے، جس چیز کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں، وہ اسے فائدہ پہنچائے اور وہ علم سیکھے اور دوسروں کو بھی سکھائے اور اس شخص کی مثال ہے جو اس کی طرف توجہ نہ کرے اور نہ اللہ کی اس ہدایت کو قبول کرنے، جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

(۲۹) ((وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتْ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ الْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَالْكَأَلَا وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبٌ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرَبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَ طَائِفَةٌ أُخْرَى مِنْهَا إِنَّمَا هِيَ قِيَعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً، وَلَا تُنْبِتُ كَلًّا، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَهِمَ فِي دِينِ اللَّهِ تَعَالَى، وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ.)) [متفق عليه]

فصل: فیما جاء فی تبلیغ العلم

علم کی تبلیغ کی فضیلت

(۳۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ترو تازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی چیز سنی اور اسے دوسروں تک اسی طرح پہنچا دیا جس طرح اس نے اسے سنا تھا کیونکہ ممکن ہے کہ جس تک یہ بات پہنچائی جائے وہ اس سے زیادہ یاد رکھے والا ہو جس نے وہ ہم سے سنی ہے۔ (ابوداؤد امام ترمذی وابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ترمذی کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے“) [حسن صحیح]

(۳۰) ((عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول: نصر الله امرأ سمع منا شيئاً فبلغه كما سمعه فربّ مبلغ أوعى من سامع۔)) [اخرجه ابوداؤد وصححه الترمذی وابن حبان ولفظه: رحم الله امرأ۔]

الترغیب فی إکرام العلماء

علمائے کرام کی عزت کرنے کی ترغیب

(۳۱) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا حصہ ہے کہ آدمی سفید بالوں والے مسلمان کا احترام کرے اور قرآن میں غلو نہ کرنے والے اس سے بے پروائی نہ کرنے والے حافظ قرآن کی عزت کرے اور عادل بادشاہ کی تکریم کرے۔ (ابوداؤد) [حسن]

(۳۱) ((عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ أنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان من اجلال الله اکرام ذی الشیبة المسلم، وحامل القرآن غیر الغالی فیہ، ولا الجافی عنہ، واکرام ذی السلطان المقسط۔)) [رواه ابوداؤد]

(۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ (مجم اوسط طبرانی۔ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۳۲) ((وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: البرکة مع اکابرکم۔)) [رواه الطبرانی فی الاوسط وصححه الحاکم۔]

(۳۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑے کی عزت نہ کرے، چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور ہمارے عالم

(۳۳) ((وعن عبادة بن الصامت أنّ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: ليس من امتی من لم یجزل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف

کے حق کو نہ پہچانے۔ (احمد طبرانی۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے حاکم کی روایت میں ہے کہ ”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے۔“ [حسن]

(۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بڑے کی عزت نہ کرے چھوٹے پر شفقت نہ کرے نیکی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے منع نہ کرے۔“ (احمد ترمذی۔ ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [ضعیف]

لَعَالِمَنَا)) . [رواہ احمد والطبرانی
وصححه الحاکم لکن قَالَ: لیس منا۔]

(۳۳) ((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوقِّرِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمْ الصَّغِيرَ وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)) [رواہ أحمد والترمذی وصححه ابن حبان۔]

الترغیب فی طلب العلم وتعلمه وتعليمه

علم حاصل کرنے، سیکھنے اور سکھانے کی ترغیب

(۳۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان کے لیے فرض ہے اور علم کو نا اہل شخص کے پاس رکھنے والا اس طرح ہے جیسے خزیروں کے گلے میں جواہرات موتی اور سونا پہنانے والا ہو۔ (ابن ماجہ) [صحیح]

(۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو علم حاصل کرتے ہوئے موت آئے وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ اس کے اور نبیوں کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فرق ہوگا۔ (معجم اوسط طبرانی) [ضعیف جدا]

(۳۷) سہل بن معاذ بن انس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو علم سکھایا تو اسے عمل کرنے والوں کے مطابق اجر و ثواب ملے گا جب کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ (ابن ماجہ) [حسن لغیرہ]

(۳۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۳۵) ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَضْعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمَقْلَدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوَاهِرِ وَاللُّوْلُوِّ وَالذَّهَبِ)) [رواہ ابن ماجہ]

(۳۶) ((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَاءَ أَجْلُهُ وَهُوَ يُطَلَّبُ الْعِلْمَ لَقِيَ اللَّهَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ إِلَّا دَرَجَةُ النَّبِوَّةِ)) [رواہ الطبرانی فی الاوسط۔]

(۳۷) ((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرٌ مِنْ عَمَلِهِ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ شَيْءٌ)) [اخرجه ابن ماجہ]

(۳۸) ((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كِتَابٌ وَسُنَّةٌ كِي رُشْنِي مِثْلِي لَكِي جَانِي وَالِي اِرْدُو اِسْلَامِي كِتَابِي كَا سَبِّ سِي بُوَا مُفْتِي مَرْكَزِي))

فرمایا ”اے ابو ذر! اگر تم صبح جا کر کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھ لو تو یہ ایک سو رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر تم علم کا ایک باب سیکھ لو خواہ اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو تو یہ ایک ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ اس کی سند حسن ہے) [ضعیف]

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا اَبَا ذَرٍّ لَانَ تَعْدُو فَتَعْلَمُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَصَلِيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ وَاَنْ تَعْدُو فَتَعْلَمُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ عَمَلٌ بِهِ اَوْ لَمْ يُعْمَلْ بِهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تُصَلِيَ الْفَ رَكْعَةً. ((

[رواه ابن ماجه واسناده حسن-]

(۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”دنیا ملعون ہے اور ملعون ہے جو کچھ اس میں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر اس کے متعلقات اور عالم اور طالب علم کے۔ (امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے ابن ماجہ) [حسن]

(۳۹) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا اِلَّا ذَكَرَ اللَّهُ، وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمًا وَمَتَعْلَمًا.)) [رواه الترمذی وحسنه وابن ماجه-]

فصل فی الرحلة فی العلم

علم حاصل کرنے کے لیے سفر کرنا

(۴۰) احمد اور طبرانی نے صفوان بن عسال سے روایت کیا ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت مسجد میں اپنی سرخ رنگ کی چادر کا تکیہ لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! میں علم حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں؟ فرمایا: خوش آمدید اے طالب علم! طالب علم کو تو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور پھر ایک دوسرے کے اوپر سوار ہو کر وہ آسمان دنیا تک جا پہنچتے ہیں وہ اس کی مطلوب چیز سے اپنی محبت کی بناء پر کرتے ہیں۔ (اس کی سند ”جید“ ہے) [حسن]

(۴۰) ((روى أحمد والطبرانی عن صفوان بن عسال قال: أتيت النبي ﷺ وهو في المسجد متكىء على برد له أحمر، فقلت له يا رسول الله إني جئت أطلب العلم، فقال: مرحباً بطالب العلم إن طالب العلم تحفه الملائكة بأجنحتها، ثم يركب بعضهم بعضاً حتى يبلغ السماء الدنيا من حيثهم لما يطلب.)) [واسناده

[جيد]

الترغيب في نشر العلم والترهيب من كتمه

علم کے پھیلانے کی ترغیب اور اسے چھپانے پر وعید

(۴۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی بتانے والا اس پر عمل کرنے والے کی مانند ہے۔ اسے بزار نے روایت کیا ہے ابن حبان نے اسے بالفاظ جس نے نیکی کی راہ دکھائی اسے بھی اس کو بجالانے والے کے برابر اجر ملتا ہے روایت کیا ہے اور اسے صحیح کہا ہے۔ [حسن لغیرہ]

(۴۱) ((عن ابن مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اخْرَجَهُ الْبِزَارُ وَ صَحَّحَهُ ابْنُ حَبَانَ بِلَفْظٍ مِنْ دَلِّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ.))

فصل

(۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص سے علم کے بارہ میں سوال کیا گیا اور اس نے اسے چھپایا تو اسے قیامت کے دن منہ میں آگ کی لگام پہنائی جائے گی (ابوداؤد ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ ابن ماجہ بیہقی۔ ابن حبان وحاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص علم رکھتا ہو اور پھر وہ اسے چھپائے تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے منہ میں آگ کی لگام دی گئی ہوگی) [صحیح]

(۴۲) ((عن ابى هريرة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَتَلَ عَنِّي عِلْمًا فَكْتَمَهُ الْيَوْمَ الْقِيَامَةَ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ.)) [رواه ابوداؤد والترمذى وحسنه وابن ماجه والبيهقى وصححه ابن حبان والحاكم وفى رواية لابن ماجه: ما من رجل يحفظ علما فيكتمه إلا أتى يوم القيامة ملجوماً بليجामٍ من نارٍ.]

الترهيب من تعلم العلم لغير الله تعالى

غیر اللہ کے لیے علم سیکھنے پر وعید

(۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ دین کا علم حاصل کریں گے قرآن پڑھیں گے (اور) وہ کہیں گے کہ ہم امراء کے پاس جاتے ہیں تاکہ ہم بھی ان کی دنیا میں سے حصہ حاصل کر لیں اور اپنے دین کو ان سے بچا کر رکھیں گے مگر ایسا نہ ہوگا جس طرح ببول سے کانٹے

(۴۳) ((عن ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَتَفَقَهُونَ فِي الدِّينِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ نَأْتِي الْأُمَرَاءَ فَنَصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزُّ لَهُمْ بَدِينَنَا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ. كَمَا لَا

ہی حاصل ہو سکتے ہیں^(۱) اسی طرح ان کے قرب سے گناہوں کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ (ابن ماجہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں) [ضعیف]

(۳۲) حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن کسی آدمی کے قدم اس وقت تک نہیں ہلیں گے جب تک اس سے یہ سوال نہ کر لیا جائے گا کہ (۱) عمر کہاں صرف کی (۲) علم کے مطابق کہاں تک عمل کیا (۲) مال کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور (۳) جسم کو کہاں کھپایا (ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

يُجْتَنَى مِنَ الْقِتَادِ لَا الشُّوكُ كَذَلِكَ لَا يُجْتَنَى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا - يَعْنِي - الْخَطَايَا - ((
[رواه ابن ماجه ورجاله ثقات-]

(۳۳) ((وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَزُولُ قَلَمًا عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمْرِهِ فِيهِمْ أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيهِمْ فَعَلَ فِيهِ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيهِمْ أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيهِمْ أَهْلَاهُ؟)) [رواه الترمذی و صححہ]

الترہیب من الدعوی فی العلم والعجب والمرء

علم کے بارے میں دعویٰ، فخر اور فضول بحث پر وعید

(۳۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ بنی اسرائیل میں کھڑے خطبہ دے رہے تھے کہ آپ سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سب سے زیادہ علم والا میں ہوں اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوئے کہ علم کی نسبت اللہ کی طرف کیوں نہ کی؟ (بخاری و مسلم) یعنی یہ کیوں نہ کہا کہ اللہ اعلم۔

(۳۵) ((عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَامَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فُسِيلَ أُمَّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَتِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ - الْحَدِيثُ)) [متفق عليه]

(۳۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۶) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ أَبْغَضَ الرَّجُلُ إِلَى اللَّهِ الْإِلْدُ الْخَصِمَ -)) [متفق عليه - الالذ بالتشديد الشديد في الخصومة والخصم]

بکسر الصاد

(۱) اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس لیے علم حاصل کرتا ہے کہ وہ بادشاہ کے ہاں جاہ و مرتبہ اور تقرب حاصل کر لے تو یہ اس کے لیے باقی نہ ہے گا کہ تعلق اور تقرب سے تو گناہ ہی حاصل کئے جاسکتے ہیں جس طرح بون کے درخت سے صرف کانٹے ہی چنے جاسکتے ہیں۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۳۷) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: [الْمِرَاءُ] فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ - رواه احمد، ابو داوود و صححه ابن حبان

(۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔^(۱) (احمد ابو داؤد ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن صحیح]

کتاب الطہارۃ و ذکر ابوابہا

طہارت کا بیان اور اس کے متعلقہ مسائل کا ذکر

الترہیب من التخلی فی طرق الناس وظلمہم و غیر ذلک من آداب الخلاء

لوگوں کے راستوں اور سایہ کی جگہوں وغیرہ میں قضاء حاجت پر وعید اور دیگر آداب

(۳۸) ((عن ابی ہریرۃ ان النبی ﷺ قال: اتقوا اللّاعنین: قالوا وما اللّاعینان؟ قال الذی یتخلی فی طُرُقِ الناسِ أو فی ظلّهم)) [رواه مسلم]

(۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ لعنت کا سبب بننے والے دو کاموں سے بچو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ دو کام کیا ہیں؟ فرمایا^(۱) لوگوں کے راستوں اور (۲) سایہ کی جگہوں میں قضاء حاجت کرنا۔ (صحیح مسلم)

(۳۹) ((وعن حدیفہ بن اسید ان النبی ﷺ قال: من آذى المسلمین فی طُرُقہم وجبت علیہ لعنتہم)) [رواه الطبرانی]

(۳۹) حضرت حدیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مسلمانوں کو ان کے راستوں میں (قضاء حاجت کر کے) تکلیف دیتا ہے اس پر ان کی لعنت پڑ جاتی ہے۔ (طبرانی) [حسن]

(۵۰) ((وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: مَنْ لَمْ یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَمْ یَسْتَدْبِرْهَا فِی الْغَائِطِ كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ وَمُحِیْتُ عَنْهُ سِیئَةٌ)) [رواه الطبرانی]

(۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ پشت تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کی ایک بُرائی کو مٹا دیا جاتا ہے۔ (طبرانی) [صحیح]

(۱) حدیث میں جو لفظ ((الراء)) ہے اس کے معنی جھگڑا کے ہیں لیکن ابو سعید فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جھگڑے سے مراد معنی و مفہوم میں اختلاف نہیں ہے بلکہ اس سے الفاظ کا اختلاف مراد ہے مثلاً یہ کہ ایک آدمی ایک طرح پڑھے اور دوسرا یہ کہے کہ نہیں یہ اس طرح نہیں ہے بلکہ اس سے مختلف ہے حالانکہ دونوں طرح درست ہے اور اسے پڑھا جاسکتا ہے لیکن جب ایک شخص اپنے ساتھی کی قرأت کا انکار کر دے تو خدشہ ہوگا کہ وہ کفر تک نہ پہنچ جائے کیونکہ اس نے ایک ایسی قرأت کا انکار کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر نازل فرمایا تھا اس سلسلہ میں ایک قول یہ ہے کہ جھگڑا جدال ان آیات میں منع ہے جن میں تقدیر وغیرہ کا ذکر ہے۔ واللہ اعلم۔ النہایہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الترهیب من البول فی الماء والمغتسل والجحر

پانی، غسل خانہ اور سوراخ میں پیشاب کرنے پر وعید

(۵۱) حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر میں کسی برتن میں پیشاب جمع کر کے نہ رکھا جائے کیونکہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کسی برتن میں پیشاب جمع ہو نیز اپنے غسل خانہ میں بھی پیشاب نہ کرو۔ (معجم اوسط طبرانی۔ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت ہے (بخاری و مسلم) مسلم نے اسے بروایت جابر ذکر کیا ہے اور معجم اوسط طبرانی کی روایت میں جاری پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت بھی ہے) [صحیح]

(۵۲) حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلوں میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جنوں کے گھر ہیں۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی) [ضعیف]

(۵۱) ((عن عبد اللہ بن یزید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا ینقع بولٌ فی طستٍ فی البیت۔ فإن الملائکة لا تدخل بیتاً فیہ بولٌ متنعقٌ ولا تبولن فی مغتسلک۔)) [رواہ الطبرانی فی الاوسط وصححه المحاکم، وحديث ابی هريرة فی النهی عن البول فی الماء الراکد۔ متفق علیہ، واخرجه مسلم من حدیث جابر والطبرانی فی الاوسط بلفظ الماء جاری۔]

(۵۲) ((وعن عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن یبال فی الجحر۔ قال قتادة كان یقال انہا مساکن الجن۔)) [رواہ احمد و ابوداؤد والنسائی۔]

الترهیب من اصابة البول الثوب وغيره وعدم الاستنزاہ منه

کپڑے وغیرہ کو پیشاب کے چھینٹوں سے ملوث کرنے اور اس سے پرہیز نہ کرنے پر وعید

(۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ تر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوگا لہذا پیشاب کے چھینٹوں سے بچو۔ (بزار، طبرانی، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا اور امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں کوئی عیب نہیں) [صحیح لغیرہ]

(۵۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان

(۵۳) ((عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامۃ عذاب القبر من البول۔ فاستنزهوا من البول۔)) [رواہ البزار والطبرانی وصححه المحاکم وقال الدارقطنی إسنادہ لا بأس بہ۔]

(۵۴) ((وعن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من کان یؤمن باللہ والیوم

الآخر فلا یدخل الحمام الا بمنزور ومن
کان یومن بالله والیوم الآخر فلا یدخل
حلیته الحمام)) [رواہ النسائی
والترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ۔]
رکھتا ہوا سے حمام میں تہہ بند کے بغیر داخل نہ ہونا چاہئے اور جو اللہ
تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہوا سے چاہئے کہ اپنی بیوی کو حمام
میں داخل نہ کرے۔ (نسائی، ترمذی، مؤخر الذکر نے اسے حسن کہا اور
حاکم نے اسے روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے) (۱) [صحیح لغیرہ]

الترہیب من تاخیر الغسل والترغیب فی المحافظة علی الاغتسال من الجنابة

غسل میں تاخیر پر وعید اور غسل جنابت کی حفاظت کی ترغیب

(۵۵) ((عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن
النسی رضی اللہ عنہ قال: لا تدخل الملائكة بیتاً فیہ
صورة ' او کلب' ولا جنب)) [رواہ
أبوداود والنسائی وصححه ابن حبان]
(۵۵) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے
جس میں تصویر یا کتاب یا جنبی شخص ہو۔ (۲) (أبوداؤد، نسائی، ابن حبان
نے اسے صحیح قرار دیا ہے)۔ [ضعیف]

الترغیب فی المحافظة علی الوضوء

وضوء کی حفاظت کی ترغیب

(۵۶) ((عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ ﷺ: لو لا ان اشق علی امتی
لامرتهم عند کل صلاة بوضوء ومع کل
وضوء بسواک)) [اخرجه احمد باسناد
حسن]
(۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کہ اگر یہ ڈرنہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا
تو میں انہیں حکم دیتا کہ ہر نماز کے لیے وضو کریں اور ہر وضو مسواک
کے ساتھ کریں۔ (احمد اس کی سند حسن ہے)۔ (۳)

(۱) اس سیاق کے ساتھ یہ حدیث ترمذی میں ہے اس میں یہ بھی ہے کہ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو ایسے دسرخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چل رہا
ہو۔ نسائی نے صرف ابومنزور تک روایت کیا ہے۔ حمام اجتماعی غسل خانوں کو کہتے ہیں۔ سوئنگ پول کا بھی یہی حکم ہوگا۔ (ازھر)
(۲) یہاں جنبی شخص سے مراد وہ ہے جو غسل جنابت میں سستی کرے، غسل نہ کرے اور اسے عادت ہی بنا لے اس سے مراد وہ جنبی نہیں ہے جو غسل میں تاخیر
کرے اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو پھر غسل کرے۔ کتے سے مراد وہ کتاب ہے جسے شکار یا حفاظت وغیرہ کی ضرورت کے بغیر رکھا گیا ہو۔ خطابی فرماتے ہیں
کہ یہاں رحمت و برکت کے فرشتے مراد ہیں، کرنا کتابتین مراد نہیں کیونکہ وہ توجبات و عدم جنابت کسی حال میں بھی انسان سے الگ نہیں ہوتے۔
ملاحظہ ہو: ولا حسب کا اضافہ اس حدیث میں صحیح نہیں ہے۔ (ضعیف الجامع الصغیر للمحدث الالبانی)۔ تاہم اس بارے میں بعض صحیح احادیث بھی وارد ہیں ازھر۔
(۳) یہ حدیث منذری نے ذکر نہیں کی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ مسند احمد (۲/۲۵۹) میں یہ الفاظ ہیں لو لا ان اشق علی امتی لامرتهم عند کل
صلاة بوضوء او مع کل وضوء بسواک ولا خوت العشاء الاخرة إلى ثلث الليل۔ اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ کرتا تو انہیں ہر نماز کے لیے
وضوء کرنے کا حکم دیتا کیونکہ وہ سکتے تھے اور اوشکی ضیق الکفیش، کھانے کو الیٰ الترابی و الترابکی کتب کے دیکھا سبب، سنی ایول کل صحت جو کل (ازھر)

(۵۷) حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا: ”تم مجھ سے پہلے جنت میں کس طرح چلے گئے؟ میں رات (خواب میں) جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی“ حضرت بلال رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! میں نے جب بھی اذان دی اس کے بعد دو رکعتیں ضرور پڑھی ہیں اور جب بھی بے وضو ہوا تو اس کے بعد وضو ضرور کیا ہے“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بس یہی وجہ ہے (ابن خزیمہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مجھ سے جب بھی گناہ ہوا تو اس کے بعد میں نے دو رکعتیں ضرور پڑھی ہیں) [صحیح]

((وعن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال: أصبح رسول الله ﷺ يوماً فدعا بلالاً، فقال يا بلال: بما سبقنتني إلى الجنة؟ إني دخلت البارحة. الجنة فسمعتُ خشخشتك أمامي فقال بلالٌ يا رسول الله: ما أذنتُ قط إلا صليتُ ركعتين وما أصابني حدثٌ قط إلا توضأتُ عندها فقال رسول الله ﷺ: لهذا.)) [اخرجه ابن خزيمة وفي رواية ما اذنت بزيادة موحدة]

الترهيب من ترك التسمية على الوضوء عامداً

جان بوجھ کر وضو کے آغاز میں بسم اللہ نہ پڑھنے پر وعید

(۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں اور جو وضو کرتے ہوئے بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے)۔ [حسن لغیرہ]

((عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ لا صلاة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه.)) [رواه احمد و ابوداؤد وابن ماجه وصححه الحاكم]

الترغيب في السواك وما جاء في فضله

مسواک کی ترغیب اور فضیلت

(۵۹) حضرت زید بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک اپنے گھر سے کسی نماز کے لیے باہر تشریف نہیں لاتے تھے جب تک مسواک نہ فرمالیے۔ (طبرانی)۔ وہ احادیث جن میں رسول اللہ ﷺ کی مسواک پر باقاعدگی کا تذکرہ ہے بہت ہیں) [ضعیف]

((عن زيد بن خالد قال: ما كان رسول الله ﷺ يخرج من بيته لشي من الصلاة حتى يستاك.)) [رواه الطبراني والاحاديث في مواظبة النبي ﷺ على السواك كثيرة]

(۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسواک کے ساتھ دو رکعت پڑھنا مجھے بغیر مسواک کے ستر رکعتیں پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔ (ابو نعیم جید سند کے ساتھ نیز بروایت جابر حسن سند کے ساتھ) [ضعیف]

(۶۰) ((وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ ﷺ قال: لَأَنْ أَصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ بِسِوَاكِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصَلِّيَ سَبْعِينَ رَكَعَةً بِغَيْرِ سِوَاكِ)) [رواه أبو نعیم بإسناد جید وأخرج من حدیث جابر نحوه بإسناد حسن]

(۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس قدر کثرت کے ساتھ مسواک کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ اس کے بارہ میں مجھ پر قرآن یا وحی نازل ہو گی۔ (ابو یعلیٰ احمد) [حسن لغیرہ]

(۶۱) ((وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ قال: لقد أُمرْتُ بالسِّوَاكِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيَّ فِيهِ الْقُرْآنُ، أَوْ وَحْيٌ)) [رواه أبو یعلیٰ وأحمد بنحوه]

الترغیب فی الوضوء وإسباغہ

وضو اور اسے اچھی طرح کرنے کی ترغیب

(۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کو قیامت کے دن جب بلایا جائے گا تو ان کے ہاتھ پاؤں اور چہرے وضو کے نشانات کی وجہ سے چمکتے دکتے ہوں گے لہذا جس شخص کو اپنی چمک دمک میں اضافہ کی طاقت ہو وہ اس میں ضرور اضافہ کرے (بخاری) مسلم، مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مومن کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہو، ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ وضو کے مقامات تک زیور پہنایا جائے گا، زیور سے مراد اہل جنت کو پہنائے جانے والے کنگن وغیرہ ہیں۔

(۶۲) ((عن أبي هريرة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: إن امتي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ؛ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ)) [متفق عليه، ولمسلم: تَبْلُغُ الْحِلْيَةَ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ، وَلَا بِنِ خَزِيمَةَ: حَيْثُ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الطَّهْوَرِ۔ قَوْلُهُ الْحِلْيَةَ يَعْنِي مَا تَحَلَّى بِهِ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَسَاوِرِ وَنَحْوِهَا]

(۶۳) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وضو کا پانی لے کر وضو کرنے کی کلی کرنے، ناک صاف کرے اور مسواک کرے تو اس کے چہرے کے گناہ اس کے منہ اور نتھنوں کے راستے جھڑ جاتے ہیں، پھر اگر وہ اس طرح منہ دھوئے جس طرح اللہ تعالیٰ نے دھونے کا حکم دیا ہے، تو اس کے

(۶۳) ((وعن عمرو بن عبسة عن النبي ﷺ قال: ما مِنْكُمْ رَجُلٌ يَقْرُبُ وَضُوءَهُ فَيُمَضِّضُ، وَيَسْتَنْشِقُ إِلَّا خَرَتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ فِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ، ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَتْ كِتَابٌ وَسُنَّتٌ كِي رُوشَنِي مِيں لَكْهِي جَانِي))

چہرے کے گناہ داڑھی کے بالوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ پانی کے ساتھ اس کی انگلیوں کے پوروں سے جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرے تو سر کے گناہ پانی کے ساتھ بالوں کے کناروں سے جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھوئے تو اس کے پاؤں کے گناہ انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں، پھر وہ نماز پڑھے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے، کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی ثناء اور تمجید اس طرح بیان کرے جس کا وہ مستحق ہے اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے فارغ کرے تو وہ خود گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جس دن اُسے اُس کی ماں نے جنم دیا تھا۔ (مسلم اور یہ حدیث کافی طویل ہے)

(۶۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص وضوء کرے اور اچھے طریقے سے وضوء کرے، دونوں ہاتھوں اور چہرے کو دھوئے، سر اور کانوں کا مسح کرے اور دونوں پاؤں کو دھوئے اور پھر فرض نماز ادا کرنے کو کھڑا ہو تو اس کے اس دن کے وہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، جن کی طرف اس کے پاؤں چلے جو اس کے ہاتھوں نے پکڑا، کانوں نے سنا، آنکھوں نے دیکھا اور دل میں بُرا خیال آیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپ کو بے شمار مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ انہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ وضوء سابقہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نماز کا الگ ثواب ایک اور روایت میں ہے کہ جب مسلمان آدمی وضوء کرتا ہے تو اس کے گناہ کان، آنکھ، ہاتھوں اور پاؤں سے خارج ہو جاتے ہیں اور وضوء کر کے بیٹھے تو وہ اس حالت میں بیٹھا ہوتا ہے کہ اس کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں (اس کی سند حسن ہے اور اسی راوی سے طبرانی کی ایک

خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ اطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أُنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ اطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أُنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، فَصَلَّى، فَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى، فَإِنْ هُوَ قَامَ وَأَتَى عَلَيْهِ، وَمَجَّدهُ بِالذِّمَى هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ انصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.)) [الحدیث أخرجه مسلم مطولاً]

(۶۴) ((وعن أبي أمامة قال سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: من توضأ فأصبغ الوضوء غسل يديه ووجهه ومسح على رأسه وأذنيه وغسل رجليه ثم قام إلى صلاة مفروضة غفر له في ذلك اليوم ما مشئ إليه رجلاه وقبضت عليه يداؤه وسمعت إليه أذناه ونظرت إليه عيناه وحدثت به نفسه من سوء. قال: والله لقد سمعت من نبي الله صلی اللہ علیہ وسلم ما لا أحصيہ۔ وله في رواية: الوضوء يكفر ما قبله ثم تصير الصلاة نافلة. وفي أخرى: إذا توضأ الرجل المسلم خرجت ذنوبه من سمعه وبصره، ويديه ورجليه، فإن قعد قعد مغفوراً له.)) [إسناد هذه حسن۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز]

روایت میں ہے کہ) جب آدمی اس طرح وضو کرے جس طرح اسے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو گناہ اس کے کان، آنکھ، ہاتھوں اور پاؤں کی راہ خارج ہو جاتے ہیں۔ (اس روایت کی سند حسن ہے) (۱) [ضعیف]

(۶۵) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس طرح مکمل وضو کیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے تو فرض نمازیں درمیانی (اوقات کے گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہیں۔ (نسائی، ابن ماجہ، مسند صحیح) [صحیح]

وللطبرانی عنه: اذا توضأ الرجل كما أمر ذهب الإثم من سمعه، وبصره و يديه، ورجليه۔ وسندھا حسن۔

(۶۵) ((وعن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: من أتم الوضوء كما أمره الله فالصلوات المكتوبات كفارات لما بينهن))۔ [رواه النسائي وابن ماجه بسند صحيح۔]

الترغیب فی کلمات یقولهن بعد الوضو

وضو کے بعد کے اذکار کی ترغیب

(۶۶) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی وضو کرے اور اچھے طریقے سے وضو کرے اور وضو کا پانی پہنچائے یا یوں فرمایا کہ پھر یہ کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں) تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس میں سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابوداؤد) (۲) کنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے کہ ”پچھے طریقے سے وضو کرے اور اپنی نظر کو آسمان کی طرف اٹھائے اور ترمذی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے کہ اس

(۶۶) ((عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما منكم من أحد يتوضأ فَيُبَلِّغُ، أَوْ يُسَبِّغُ الوضوءَ ثم يقول: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فَتُحْتَّ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ)) [رواه مسلم و أبوداؤد والترمذی وزاد ابوداؤد فيحسب الوضوء ثم يرفع طرفه الى السماء وزاد الترمذی اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين۔ الحديث]

(۱) محدث البانی رحمہ اللہ نے اس روایت میں ایک جملہ و حدث بہ نفسہ من سواہ اور دل میں برا خیال آیا) کو مکرر قرار دیا یا حدیث صحیح ہے۔

(۲) بروایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ۔ ازہر

کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُنْتَظَرِيْنَ (اے اللہ مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور بہت زیادہ طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے)

الترغیب فی رکعتین بعد الوضوء

وضو کے بعد دو رکعت پڑھنے کی ترغیب

(۶۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت اس طرح پڑھے کہ دل اور چہرے کے ساتھ خوب متوجہ ہو تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مسلم ابوداؤد نسائی وغیرہ)

(۶۷) (عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما من احدٍ يتوضأ فيحسن الوضوء ويصلي ركعتين يقبل بقلبه ويوجهه عليهما، إلا وجبت له الجنة.) [رواه مسلم و ابوداؤد والنسائي وغيرهم۔]

(۶۸) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور احسن انداز میں وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے کہ ان میں سہو کا شکار نہ ہو تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد) [حسن صحیح]

(۶۸) ((عن زيد بن خالد الجهني ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من توضأ فأحسن الوضوء، ثم صلى ركعتين لا يسهو فيهما، غفر له ما تقدم من ذنبه.)) [رواه ابوداؤد]

کتاب الصلوة و ذکر ابوابہ

نماز کا بیان اور اس کے متعلقہ مسائل کا ذکر

الترغیب فی اقامة الصلوة و تاکید و جوبہا

اقامت صلوٰۃ کی ترغیب اور فرضیت کی تاکید

(۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے (۱) یہ شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے

(۶۹) ((عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الإسلام علی خمس: شهادة أن لا إله إلا الله، وأن محمداً عبده و

اور رسول ہیں (۲) نماز ادا کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج کرنا اور (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

(۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔۔۔۔۔ یہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔۔۔۔۔ پھر آپ ﷺ نے سر جھکایا اور ہم میں سے ہر شخص سر جھکا کر رونے لگا کہ نامعلوم آپ ﷺ نے کس بات پر قسم کھائی ہے، پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور آپ ﷺ کے چہرہ انور پر بشارت تھی اور یہ مسکراہٹ ہمیں سرخ اُونٹوں سے بھی زیادہ محبوب تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بھی نماز پنج گانہ ادا کرنے، رمضان کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور ساتوں کبیرہ گناہوں ^(۱) سے اجتناب کرنے، تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ (نسائی، اور الفاظ بھی انہی کی روایت کے ہیں) ابن ماجہ اور اسے ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔ اُن کے الفاظ بھی یوں ہیں کہ: ”اس کے لیے قیامت کے دن جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، حتیٰ کہ کثرت ہجوم سے دروازے کھڑکھڑانے لگیں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ بھی تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے) کہ اگر تم ان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو گے جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے..... [ضعیف]

(۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، حج کرو، نیک کا حکم دو، بُرائی سے منع کرو، اپنے گھروالوں کو

رسولہ و اقام الصلاة و ايتاء الزكاة و حج البيت و صوم رمضان)) [متفق علیہ]

(۷۰) ((وعن ابي هريرة و ابي سعيد قال: خطبنا رسول الله ﷺ (يوما) فقال بيده: والذي نفسي بيده: ثلاث مراتٍ ثم اكتب فاكب كل رجل منا يكي لا ندري على ماذا حلف ثم رفع رأسه و في وجهه البشري فكانت احب الينا من حمر النعم قال: ما من عبد يصلي الصلوات الخمس و يصوم رمضان و يخرج الزكاة و يجتنب السبع الكبائر الا فتحت له ابواب الجنة و قيل له ادخل بسلام)) [رواه النسائي واللفظ له و ابن ماجه و صححه ابن خزيمة و ابن حبان و الحاكم و عندهم الا فتحت له ابواب الجنة الثمانية يوم القيامة حتى انها لتصطف ثم تلا: ان تجنبا كباير ما تنهون عند الآية]

(۷۱) ((وعن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال: الاسلام ان تعبد الله و لا تشرك به شيئا و تقيم الصلاة و تؤتي الزكاة و تصوم رمضان و تحج و الامر

(۱) بخاری و مسلم کی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ان سات کبیرہ گناہوں کی تفصیل اس طرح آئی ہے: (۱) اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے ساتھ شریک (۲) جادو

(۳) جان قتل (۴) سوگھانا (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) جنگ کے دن فرار ہونا اور (۷) پاک دامن معصوم اور غافل عورتوں پر تہمت لگانا۔ (مترجم) کتابا و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سلام کہو جو ان میں سے کسی بات کو چھوڑ دے تو وہ اسلام کے ایک حصے کو چھوڑتا ہے اور جو ان سب کو چھوڑ دے اس نے اسلام کی طرف پشت کر لی۔ (حاکم) [صحیح لغیرہ]

بالمعروف، والنہی عن المنکر،
وتسليمك على اهلك، فمن انتقص
منهن شيئاً فهو سہم من الإسلام يتركه،
ومن تركهن فقد وكى الإسلام ظهراً۔))
[رواه الحاكم]

(۷۲) حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر دو یا چار رکعت نماز پڑھے اور ان میں بہت اچھے طریقے سے ذکر اور خشوع کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (احمد نے اسے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے) [حسن]

(۷۲) ((وعن يوسف بن عبد الله بن سلام قال: أتيت أبا الدرداء فقال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من توضأ فاحسن الوضوء، ثم قام فصلى ركعتين، أو أربعاً يحسن فيهن الذكر والخشوع، ثم استغفر، الله غفر له۔)) [رواه احمد باسناد حسن]

الترغیب فی الاذان

اذان دینے کی ترغیب

(۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ اذان اور پہلی صف میں کتنا اجر و ثواب ہے تو اگر انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنا پڑتی تو اس کے (حصول کے لیے) قرعہ اندازی بھی کرتے۔ (بخاری و مسلم)

(۷۳) ((عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ لو يعلم الناس ما في النداء والصف الأول، فلکم يجحدوا! إلا أن يستهوا عليه لاستهوا، الحديث)) [متفق عليه]

(۷۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موذن کو اس کی آواز بچنے تک معاف کر دیا جاتا ہے اسکی آواز سننے والی ہر تر اور خشک چیز اس کی تصدیق کرتی ہے اور جتنے لوگ اس کے ساتھ نماز پڑھیں اس کا ثواب کی مانند اسے ملتا ہے۔ (احمد نسائی) [صحیح]

(۷۴) ((عن البراء بن عازب أن نبى الله ﷺ قال: المودن يفقر له مدى صوته، ويصدق منه سمعه من رطب ويايس، وله مثل اجر من صلى معه)) [رواه احمد و النسائي]

وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (یہ الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں جب کہ مسلم کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور مستخرج ابو عوانہ میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس کے پچھلے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے)

دِينًا وَّبِمَحَمَّدٍ رَسُوْلًا؛ غَفَرَ اللهُ ذُنُوْبَهُ))
مسلم و الترمذی و هذا لفظه و في رواية
مسلم غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ و زاد
ابو عوانة في مستخرجه و ما تاخره۔]

فصل في الاقامة

اقامت کا بیان

(۷۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں کسی دُعا کرنے والے کی دُعا مسترد نہیں ہوتی (۱) جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے اور (۲) جب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (جہاد کے لیے) صف بندی کی جاتی ہے۔ (ابن حبان) (۱) [منکر]

((عن سهل بن سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: سَاعَتَانِ لَا تُرَدُّ عَلَيَّ دُعَاؤُهُ حِينَ تَقَامُ الصَّلَاةُ و فِي الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللهِ)) [رواه ابن حبان]

الترغیب فی الدعاء بین الاذان و الاقامة

اذان و اقامت کے درمیان دُعا کی ترغیب

(۷۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذان و اقامت کے درمیان دُعا رد نہیں ہوتی۔ (اصحاب سنن ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا اور ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ ”پس تم دُعا کرو“ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم کیا دُعا کریں؟ فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت کا سوال کرو“

((عن انس بن مالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَالَ: الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاِذَانِ و الْاِقَامَةِ لَا يُرَدُّ)) [رواه اصحاب السنن و صححه ابن حبان و زاد فادعوا۔ و في رواية للترمذی قالوا ما نقول يا رسول الله؟ قال: سَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا و الْاٰخِرَةِ۔]

[صحیح لغیرہ]

(۱) اس روایت میں حین تقام الصلاة (یعنی جب اقامت ہوتی ہے) کا جملہ منکر ہے۔ [ضعیف الترغیب للمحدث الابلبانی]

الترغيب في بناء المسجد

مسجد بنائے کی ترغيب

(۸۰) ((عن عثمان رضي الله عنه قال عند قول الناس فيه حين بناء مسجد رسول الله ﷺ: انكم قد اكثرتم واني سمعت رسول الله ﷺ يقول: من بنى مسجداً يبتغي به وجه الله بنى الله له بيتاً في الجنة)) (متفق عليه)

(۸۰) حضرت عثمان رضي الله عنه سے روایت ہے کہ انہوں نے جب مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر نو کی اور اس بارے میں لوگوں نے باتیں کیں تو حضرت عثمان رضي الله عنه نے ان سے کہا کہ تم نے بہت باتیں کی ہیں (۱) لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر بنائے گا۔ (بخاری و مسلم)

الترغيب في المشي الى المساجد

مسجدوں کی طرف چل کر جانے کی ترغيب

(۸۱) ((عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: من توضأ فاحسن وضوءه، ثم خرج عامداً الى الصلاة، فإنه في صلاة ما كان يعمد إلى الصلاة، وإنه

(۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھے طریقہ سے وضو کرے اور پھر نماز ادا کرنے کی نیت سے گھر سے نکل پڑے تو جب تک وہ نماز کی نیت رکھے گا نماز ہی کے حکم میں ہوگا اور اس کے ایک قدم چلنے کے بدلہ میں اس کے لیے

(۱) حضرات صحابہ کرام رضي الله عنهم نے اس سلسلہ میں باتیں اس لیے کیں کہ وہ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ مسجد نبوی ﷺ کو اسی حالت میں رہنے دیا جائے جس طرح آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں تھی آپ ﷺ کے عہد مبارک میں یہ سچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی چمت بگور کے چوں کی تھی اور بگور کے تھوں سے ستون بنائے گئے تھے۔ حضرت عثمان رضي الله عنه نے سچی اینٹوں کے بجائے منقش پتھر استعمال کئے جنہیں چونگا چکایا گیا تھا اور چمتوں کے لیے ساگوان کی لکڑی استعمال کی جو ہندوستان سے آتی تھی حضرت عثمان رضي الله عنه نے مسجد نبوی ﷺ کی جو جھونپڑی اگرچہ یہ بہت زیادہ زینت و آرائش پر مبنی تھی لیکن پھر بھی بعض صحابہ کرام رضي الله عنهم نے اسے پسند نہ فرمایا سب سے پہلے جس نے مسجدوں کو مزمین اور آراستہ کیا وہ ولید بن عبد الملک تھے فقہ کی وجہ سے اکثر اہل علم خاموش رہے جب کہ بعض کی رائے یہ تھی کہ مسجدوں کو مزمین کرنا جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تعظیم کے لیے مسجدوں کو مزمین کیا جائے اور اخراجات بیت المال سے نہ ہوں بلکہ دولت مند مسلمان اپنے پاس سے خرچ کریں تو جائز ہے ابن مزیر کا قول ہے کہ جب لوگوں نے اپنے گھروں کو مزمین کرنا شروع کر دیا ہے تو مسجدوں کو بے حرمتی سے پجانے کے لیے ایسا کرنا جائز ہے علماء نے اس کا تقاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ممانعت ترک رفہیت میں اتباع سلف پر راہنیت کرنے کے لیے ہے تو پھر ان کی بات درست ہے اور اگر ممانعت اس وجہ سے ہے کہ زیب و زینت سے نمازی کی نماز میں غفل پیدا ہوتا ہے تو پھر ان کی بات درست نہیں ہے کیونکہ یہ علت تو بدستور باقی ہے۔ (فتح الباری)

ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور دوسرے قدم کے بدلہ میں ایک بُرائی مٹا دی جائے گی اور تم میں سے جب کوئی اقامت سے توجلدی نہ کرے کیونکہ جس کا مسجد سے گھر زیادہ دور ہوگا اسے اجر و ثواب بھی زیادہ ملے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہ کیوں؟ فرمایا: قدموں کی کثرت کی وجہ سے۔ (مالک)

(۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی اپنے گھر میں وضو کرے اور پھر مسجد میں آئے تو وہ واپسی تک نماز ہی میں ہوتا ہے۔ (ابن خزیمہ حاکم) [صحیح]

(۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ قدم جسے آدمی نماز کے لیے اٹھاتا ہے وہ بھی نماز ہے (ابن خزیمہ بخاری و مسلم میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ الفاظ ہیں کہ ہر قدم کے بدلے جسے آدمی نماز کے لیے اٹھاتا ہے صدقہ ہے) [ضعیف]

(۸۴) سعید بن مسیب ایک انصاری صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور خوب اچھے طریقے سے کرے پھر نماز کے لیے نکلے تو جب دائیں پاؤں کو اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی کو لکھ دیتا ہے اور جب بائیں پاؤں کو رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک بُرائی کو مٹا دیتا ہے لہذا چاہو تو قدم قریب قریب رکھو اور چاہو تو دُور دُور رکھو مسجد میں آ کر جب وہ نماز باجماعت ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگر مسجد میں آئے اور لوگوں نے کچھ نماز پڑھ لی ہو اور کچھ باقی ہو تو جتنی نماز وہ پائے پڑھ بعض صلحیاجا و اہولہ کی اڑھیا بھی لکھی جاتا ہے والی لکھا اور صاحبی تھ گئی ہاں سے پورا کر کے منہ تلواری صورت میں بھی اس کو

تُكْتَبُ لَهُ بِأُحْدَى خَطْوَتَيْهِ حَسَنَةٌ وَتَمْحَى عَنْهُ بِالْآخِرَى سَيِّئَةٌ فَإِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمْ الْإِقَامَةَ فَلَا يُسْرِعْ فَإِنَّ أَعْظَمَكُمْ أَجْرًا أَبْعَدُكُمْ دَارًا. قَالُوا لِمَ يَا أبا هُرَيْرَةَ قَالَ مِنْ أَجْلِ كَثْرَةِ الْخُطَى)) [اخرجه مالک]

(۸۲) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ)) [الحدیث أخرجه ابن خزيمة والحاكم]

(۸۳) ((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَلَاةٌ)) [اخرجه ابن خزيمة وللشيخين من حديث ابى هريرة وبكل خطوة يمشيها إلى الصلاة صدقة]

(۸۴) ((وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَسِيْبِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَاحْسَنَ الْوُضوءِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنَى إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً، وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ سَيِّئَةً، فَلْيَقْرِبْ أَحَدُكُمْ أَوْ لْيَبْعُدْ، فَإِنَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ، فَإِنَّ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلَّحِيَا جَا وَأَهْوَلَهُ كِيَا كِيَا جَانَهُ))

غائب فرد کی آمد سے خوش ہوتے ہیں (ابن ماجہ ابن خزیمہ ابن حبان اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ابن خزیمہ کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مسجدوں میں بیٹھے مگر پھر کسی کام میں مشغول ہونے یا بیماری کی وجہ سے نہ آسکے اور پھر وہ (اس کے بعد) مسجد میں واپس لوٹ آئے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح گھر والے اپنے کسی غائب فرد کی آمد سے خوش ہوتے ہیں) [صحیح]

اليه كما يتشبهش ' أهل الغائب لغائبهم اذا قَدِمَ عَلَيْهِمْ.)) [رواه ابن ماجه وصححه ابن خزيمة وابن حبان والحاكم وفي رواية لابن خزيمة: ما من رجلٍ كانَ توطُنَ المساجدَ فشقَّ له امرٌ او علةٌ ثمَّ عادَ الى ما كانَ الا يتشبهش اللهُ اليه كما يتشبهش أهل الغائب بغائبهم اذا قَدِمَ]

الترهيب من إتيان المسجد لمن أكل ثومًا أو بصلًا أو كراثًا أو فجلًا أو نحوه مما له

رائحة كريهة

لہسن، پیاز، گندنا، مولی یا دوسری بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

(۹۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔۔۔۔۔ لوگو! تم ان پودوں کو کھاتے ہو، میں انہیں گندا سمجھتا ہوں یعنی لہسن اور پیاز، میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی شخص سے ان کی بو محسوس کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے مسجد سے نکال کر بیچ کی طرف بھیج دیا جاتا ہذا کسی نے اگر انہیں کھانا ہو تو انہیں پکا کر ان کی بو ختم کر لے۔ (مسلم نسائی ابن ماجہ)

(۹۱) ((عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انه خطب يوم الجمعة ثم قال في خطبته: ثم انكم ابها الناس تاكلون شجرتين لا اراهما الا خبيتين: هذا البصل والثوم؛ لقد رايت النبي صلی اللہ علیہ وسلم اذا وجد ريحهما من الرجل في المسجد امر به فخرج الى البقيع فمن اكلهما فليمتهما طبخا.))

[رواه مسلم والنسائي وابن ماجه]

(۹۲)۔ ”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لہسن، پیاز اور گندنا کا ذکر ہوا اور آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض کیا گیا کہ ان میں سے لہسن کی بو سب سے زیادہ تیز ہے تو کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ فرمایا: تم اسے کھاؤ مگر تم میں سے جو شخص اسے کھائے ہو وہ اس وقت تک مسجد میں نہ آئے جب تک اس کی بو ختم نہ ہو جائے۔“ (ابن خزیمہ) [صحیح

لغیرہ]

(۹۲) ((وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ انه ذكّر عند رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم : الثوم والبصل والكراث وقيل يا رسول الله واشد ذلك كله الثوم اقتحرمه؟ فقال: كلوه، من اكله منكم فلا يقرب هذا المسجد حتى يذهب ريحُه منه.))

[اخرجه ابن خزيمة]

الترغيب في لزوم النساء بيوتهن وترهيبهن من الخروج منها

عورتوں کے لیے گھروں میں رہنے کی ترغیب اور باہر نکلنے پر وعید

(۹۳) ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی اُمّ حمید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ نماز (باجماعت) ادا کرنے کو بہت پسند کرتی ہوں؟ فرمایا مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز ادا کرنے کو بہت پسند کرتی ہو لیکن تمہارا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا حجرے میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور حجرے میں نماز ادا کرنا گھر میں نماز سے بہتر ہے اور گھر میں نماز ادا کرنا محلہ کی مسجد میں نماز سے بہتر ہے اور محلہ کی مسجد میں نماز میری مسجد میں نماز سے بہتر ہے تو (یہ سن کر) انہوں نے حکم دیا اور ان کے لیے ان کے گھر کے انتہائی کونے اور انتہائی تاریک گوشے میں جائے نماز بنائی گئی اور وہ اسی میں نماز ادا کرتی رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملیں۔ (احمد، ابن خزیمہ، ابن حبان، امام ابن خزیمہ نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مسجد میں نماز ادا کرنے سے ثواب میں اضافہ مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں) [حسن لغیرہ]

(۹۳) ((وعن أمّ حميد امرأة أبي حميد الساعدي انها جاءت إلى النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقالت: يا رسول الله اني احب الصلاة معك، قال: قد علمت انك تحبين الصلاة معي، وصلاحك في بيتك خير من صلاحك في حجرتك، وصلاحك في حجرتك خير من صلاحك في دارك، وصلاحك في دارك خير من صلاحك في مسجد قومك، وصلاحك في مسجد قومك خير من صلاحك في مسجدك، فامرته فبني لها مسجداً في اقصى شئ في بيت واطلمه فكانت تصلى فيه حتى لقيت الله عز وجل)) [اخرجہ احمد وابن خزيمه وابن حبان واستدل به ابن خزيمه على ان تضعيف الصلاة في مسجد مختص بالرجال دون النساء]

الترغيب في الصلوات الخمس والمحافظة عليها والإيمان بوجوها

نماز پنج گانہ اور پابندی سے ان کی ادائیگی کی ترغیب اور ان کی فرضیت پر ایمان لانا

(۹۴) - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”ذرا یہ بتاؤ کہ اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس کا کچھ میل کچیل باقی رہے گا؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں

(۹۴) ((عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: أرأيتم لو أن نهراً بباب أحدكم يغتسل فيه كل يوم خمس مرات هل يبقى من درنه شيء؟ قالوا: لا -

فرمایا کہ یہ تو پانچ نمازوں کی مثال ہے کہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے (بخاری و مسلم ابن ماجہ میں یہ روایت اسی طرح عثمان رضی اللہ عنہما سے اور مسلم میں جابر رضی اللہ عنہما سے ہے)

(۹۵)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ سے لے کر جمعہ تک درمیان کے عرصہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ بشرطیکہ آدمی کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔ (مسلم، بزار، طبرانی بروایت ابوسعید)

(۹۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جو ہر نماز کے وقت یہ اعلان کرتا ہے کہ اے انسانو! آؤ اس آگ کی طرف جو تم نے جلا رکھی ہے آؤ اس کو بجھا لو۔ (طبرانی اوسط بروایت یحییٰ بن زہیر اس کے سوا تمام راوہ صحیح کے رواۃ میں سے ہیں۔) [حسن لغیرہ]

(۹۷) حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ”یا رسول اللہ! اگر میں یہ گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں پانچوں نمازیں پڑھوں، زکوٰۃ ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں اور قیام بھی کروں تو میرا کن لوگوں میں شمار ہوگا؟“ فرمایا: ”صدیقیوں اور شہیدوں میں۔“ (بزار، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے یہ الفاظ ابن حبان کی روایت کے ہیں، دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ خاندان قضاء کا ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اگر میں گواہی دوں۔۔۔ اور اس کے آخر میں یہ ہے کہ جس شخص کا اس پر خاتمہ ہو اوہ صدیقیوں اور شہیدوں میں ہو

قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔)) [متفق علیہ، وخرجه ابن ماجہ من حدیث عثمان و مسلم ایضاً من حدیث جابر بنحوہ]

(۹۵) ((وعن أبي هريرة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ يَغْشَ الْكِبَانِتْرُ)) [رواه مسلم وغيره اخرجہ البزار والطبرانی من حدیث ابی سعید دون آخره فی اثناء حدیث عبد اللہ]

(۹۶) ((وعن أنس بن مالك رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا يُنَادِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ: يَا بَنِي آدَمَ قَوْمُوا إِلَى نَيْرَانِكُمْ الَّتِي أَوْقَدْتُمُوهَا فَأَطْفِئُوهَا۔)) [رواه الطبرانی فی الاوسط من رواية يحيى بن زهير ورواه رواة الصحيح سواه]

(۹۷) ((وعن عمرو بن مَرَّةٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَاةَ الْخَمْسَ، وَأَدَيْتُ الزَّكَاةَ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقَمْتُهُ فَمِمَّنْ أَنَا؟ قَالَ: مِنَ الصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ)) [رواه البزار وصححه ابن خزيمة وابن حبان واللفظ له وفي رواية غيره جاء رجل من قضاة فقال اني ان شَهِدْتُ وفي آخره فقال: من مات كتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز۔

على هذا كان من الصديقين والشهداء]

(۹۸) ((وعن انس رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ الْعَبْدُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ، فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ عَمَلِهِ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ)) [

رواه الطبرانی فی الاوسط]

(۹۹) ((وعن أبي اللرداء رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَمْسٌ مِنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ: مَنْ حَافِظٌ عَلَى الصَّلَاةِ الْخَمْسِ: عَلَى وَضُوئِهِنَّ، وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَوَقَائِهِنَّ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَأَعْطَى الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ، وَأَدَّى الْإِمَانَةَ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَمَا آدَاءُ الْإِمَانَةِ؟ قَالَ: الْغَسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمِنْ ابْنَ آدَمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ دِينِهِ غَيْرَهَا)) [رواه الطبرانی باسناد جيد]

(۱۰۰) ((وعن ابن عمر رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا إِمَانَةَ لَهُ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا طَهُورَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ، أِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلَاةِ مِنَ الدِّينِ مَوْضِعُ الرَّاسِ مِنَ الْجَسَدِ)) [رواه

گا] [صحیح]

(۹۸) حضرت انس رضي الله عنه سے روایت (۱) ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر نماز درست نکلی تو تمام اعمال درست ہوں گے اور اگر نماز خراب ہوئی تو تمام اعمال خراب ہوں گے۔

(طبرانی اوسط) [صحیح لغیرہ]

(۹۹) حضرت ابوالرداء رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں ہیں جو شخص ایمان کے ساتھ انہیں بجالایا جنت میں داخل ہو جائے گا جس نے پانچوں نمازوں ان کے وضوء رکوع اور سجدوں اور ان کے اوقات کی حفاظت کی، رمضان کے روزے رکھے راستہ کی استطاعت کی صورت میں بیت اللہ کا حج کیا، دوش دلی سے زکوٰۃ ادا کی اور امانت کو ادا کیا، عرض کیا گیا: ”یا رسول اللہ! امانت ادا کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: غسل جنابت کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے سوا ابن آدم کے پاس دین کی اور کسی چیز کو بطور امانت نہیں رکھا۔“ (طبرانی نے اسے اسناد جید کے ساتھ روایت کیا ہے) [حسن]

(۱۰۰) حضرت ابن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں، جو پاک نہیں اس کی نماز نہیں، جو نماز نہیں پڑھتا اس کا دین نہیں، دین میں نماز کا وہی مقام ہے جو جسم میں سر کا ہے۔“ (طبرانی نے اسے اوسط اور صغیر میں اسے روایت کیا اور کہا ہے کہ اس میں حسین بن حکم حمیری (۲) متفرد

(۱) الترغيب والترهيب اور مختصر میں عبد اللہ بن قطر ہے۔ جبکہ یہ حدیث حضرت انس رضي الله عنه کی سند سے ہے [صحیح الترغيب والصحيحه للمحدث الابناني

بیتیم (ازھر)

(۲) اصل نسخہ میں حسن ہے جبکہ منذری میں حسین ہے اور یہی درست ہے اور اصل میں جبری ہے جبکہ صحیح حمیری ہے ملاحظہ فرمائیے لسان المزان ص ۲۰۰ ج ۲ والانساب للسمعانی۔

الطبرانی فی الاوسط والصغیر، وقال:

تفرد به الحسين بن الحكم الجبري

(۱۰۱) ((وعن عثمان بن عفان: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ قَالَ: مَنْ عَلِمَ أَنَّ الصَّلَاةَ حَقٌّ

مَكْتُوبٌ وَاجِبٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) [رواه

ابويعلیٰ، وعبدالله بن احمد فی زياداته

وصححه الحاكم وليس عنده ولا عند

عبد الله لفظه مكتوبة]

(۱۰۲) ((وعن أبي أيوب بن عثمان أن رجلاً

قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي

الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤَدِي الزَّكَاةَ وَتُصَلِّ

الرَّحِمَ)) [متفق عليه]

(ہے) [ضعیف]

(۱۰۱) حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا کہ جس شخص نے یہ جان لیا کہ نماز حق، فرض اور واجب ہے تو وہ

جنت میں داخل ہو گا۔ (ابویعلیٰ، عبد اللہ بن احمد نے اسے

”زیادات مسند“ میں روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے

لیکن عبد اللہ اور حاکم کی روایت میں فرض کا لفظ نہیں ہے)

(۱۰۲) حضرت ابویوب بن عثمان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے

جو مجھے جنت میں لے جائے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس

کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی

کرو۔ (بخاری و مسلم)

الترغیب فی الصَّلَاةِ فی اوّل وقتها

نماز اوّل وقت ادا کرنے کی ترغیب

(۱۰۳) حضرت عبد اللہ بن مسعود بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ

پسند ہے؟ فرمایا: نماز وقت پر ادا کرنا، میں نے عرض کیا پھر کون سا؟

فرمایا: ماں باپ سے حسن سلوک، میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا:

جہاد فی سبیل اللہ، عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ

باتیں مجھ سے بیان فرمائیں، اگر میں آپ سے مزید سوال کرتا تو

آپ بھی یقیناً اور باتیں ارشاد فرماتے۔ (بخاری و مسلم، ابن خزیمہ

اور ابن حبان نے ایک روایت کے ان الفاظ کو بھی صحیح قرار دیا ہے کہ

نماز اوّل وقت میں ادا کرنا، امام احمد نے بھی ایک صحابی سے اس

روایت کو اسی طرح بیان کیا ہے، اس روایت کے مسند احمد کے تمام

راوی ایسے ہیں جن پر ”صحیح“ میں اعتماد کیا گیا ہے)

(۱۰۳) ((عن عبد الله بن مسعود بن سعید

قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ

أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى

وَقْتِهَا قَلْتُ، ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ-

قَلْتُ، ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ. قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ،

وَلَوْ اسْتَزِدُّهُ لَرَدَّانِي.)) [متفق عليه

وصحح ابن خزيمة وابن حبان في لفظ

لهما قَالَ الصَّلَاةُ فِي اوّلِ وَقْتِهَا وَرواه

احمد عن رجل من اصحاب النبي ﷺ

نحوه ورواه محتج بهم في الصحيح]

الترغیب فی صلاة الجماعة و فضل من قصدھا و ان لم یدرک

نماز باجماعت ادا کرنے کی ترغیب اور جماعت کے قصد سے آنے والے کی فضیلت اگرچہ اسے نہ پاسکے

(۱۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنے کا گھر یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب ہے جب کوئی اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف جاتا ہے اور صرف نماز ہی کی وجہ سے گھر سے نکلتا ہے تو ہر قدم کے عوض اس کے ایک درجہ کو بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے جب نماز پڑھتا ہے تو جب تک اپنی جائے نماز میں رہتا ہے فرشتے اس کے لیے اس وقت تک رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما اس کے حال پر رحم فرما اور جب تک کوئی نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ نماز ہی کے حکم میں ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم یہ الفاظ صحیح بخاری کی روایت کے ہیں)

(۱۰۴) ((عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَصْعَفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَفِي سُوقِهِ، خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا؟ وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَاحْسَنَ الْوُضُوءِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مِصَلَاةٍ مَا لَمْ يَحْدِثْ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلَا يَزَالُ فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ))

[متفق علیہ و هذا لفظ البخاری]

(۱۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۰۵) ((وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً))

[متفق علیہ]

(۱۰۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چالیس راتوں تک مسجد میں نماز باجماعت اس طرح ادا کی کہ عشاء کی نماز سے اس کی رکعت اولی فوت نہ ہو تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔ (ابن ماجہ) ^(۱) [ضعیف]

(۱۰۶) ((وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا يَقُوتُهُ الرَّكْعَةُ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ)) (رواه ابن ماجہ)

(۱) اس معنی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث ((من صلی اللہ اربعین یوما فی جماعة یدرک التکبیرة الأولى کتب له براءتان براءة من النار و براءة من النفاق)) (رواه الترمذی) جو شخص اللہ کے لیے چالیس روز تک اس طرح نماز پڑھے کہ کبیر اولی پائے اس کے لیے دو براءتیں لکھ دی جاتی ہیں۔ جہنم کی آگ سے براءت اور نفاق سے براءت صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔ (ازہر)

(۱۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا پھر مسجد کی طرف چل نکلا لیکن اس نے دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اتنا اجر و ثواب عطا فرمائے گا جتنا کہ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے والوں اور حاضر ہونے والوں کو عطا کرے گا اور ان کے اجر و ثواب میں بھی کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ (ابوداؤد نسائی، حاکم نے اسے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)۔ [حسن لغیرہ]

(۱۰۷) ((وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ تَوَضَّأَ فَاحْسَنَ الوُضوءِ، ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللَّهُ مِثْلَ اجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا)) [رواه ابوداؤد والنسائی وصححه الحاکم]

الترغیب فی الصَّلَاةِ فی الفلَاةِ

جنگل میں نماز ادا کرنے کی ترغیب

(۱۰۸) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص جنگل میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وضو کرے، اگر پانی موجود نہ ہو تو تیمم کرے، اگر اقامت کہہ کر نماز پڑھے تو اس کے دونوں فرشتے (کراما کا تین) بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اگر اذان و اقامت کے بعد نماز پڑھے تو اس کے پیچھے اس قدر کثیر تعداد میں اللہ کے لشکر نماز پڑھتے ہیں کہ ان کے دونوں کناروں کو دیکھا نہیں جاسکتا۔ (عبدالرزاق باسناد صحیح)

(۱۰۸) ((عن سلمان رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ بَارِضٍ فِي فَحَانَتِ الصَّلَاةِ فَلْيَتَوَضَّأْ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَاءً فَلْيَتِيمَّمْ، فَإِنْ أَقَامَ صَلَّى مَعَهُ مَلَكَاهُ، وَإِنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ صَلَّى خَلْفَهُ مِنْ جُنُودِ اللَّهِ مَا لَا يُرَى طَرَفَاهُ)) [رواه عبدالرزاق باسناد صحیح]

[حسن]

الترغیب فی صَّلَاةِ الصَّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي جَمَاعَةٍ وَالتَّرْهِيْبُ مِنْ تَرْكِهِمَا

صبح و عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کی ترغیب اور ان کے ترک پر وعید

(۱۰۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا آدھی رات کا قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا ساری رات کا قیام کر لیا (یہ الفاظ مسلم کی روایت کے ہیں اور ابوداؤد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں

(۱۰۹) ((عن عثمان رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصَّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ)) [رواه مسلم واللفظ له۔

کہ عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب نصف رات کے قیام کی طرح اور عشاء صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب ساری رات کے قیام کی طرح ہے۔ (ترمذی وابن خزمیہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ مؤخر الذکر نے مسلم کی روایت کے الفاظ کے ظاہر کی بناء پر یہ موقف اختیار کیا ہے کہ صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے سے دوگنا ہے جبکہ ابوداؤد کے الفاظ اس کے منافی ہیں)

(۱۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقوں پر سب سے بھاری نماز صبح و عشاء کی ہے اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان نمازوں میں کتنا اجر و ثواب ہے تو وہ انہیں ضرور باجماعت ادا کرنے آتے خواہ اس کے لیے انہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑتا میں چاہتا ہوں کہ حکم دوں کہ نماز کھڑی کی جائے اور پھر کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دے دوں اور میں خود اپنے ساتھ کچھ آدمیوں کو لے کر چل پڑوں جن کے ساتھ ایندھن کے گٹھے ہوں اور ان لوگوں کے گھروں کو آگ سے جلا دوں جو نماز کے لیے نہیں آتے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱۱) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت پیدا نہ ہوتو (یاد رکھو) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ ضرور قبول ہوتی ہے جو شخص گھٹنوں کے بل چل کر بھی صبح و عشاء کی نمازوں کو باجماعت ادا کر سکتا ہو تو اسے ایسا ضرور کرنا چاہئے۔ (طبرانی) [حسن لغیرہ]

وابو داؤد و لفظہ کان کقیام نصف لیلۃ ومن صلی العشاء والفجر فی جماعۃ کان کقیام لیلۃ۔ وصححہ الترمذی وابن خزمیة وذهب الی ظاہر روایۃ مسلم ہو ان صلاۃ الصبح فی الجماعۃ تضعف علی صلاۃ العشاء فی الجماعۃ ولفظ ابی داؤد یدفع ذلك]

(۱۱۰) ((وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : إن أقل صلاۃ علی المنافقین صلاۃ العشاء وصلات الفجر ولو یعلمون ما فیہما لاتوہما ولو حبواً ولقد ہممت ان أمر بالصلاۃ فتقام ثم أمر رجلاً فیصلى بالناس ثم انطلق معی برجالٍ معہم حزم من حطبٍ الی قوم لا یشہدون الصلاۃ فاحرق علیہم بیوتہم بالنار۔)) [متفق علیہ]

(۱۱۱) ((وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: اعبد اللہ کأنک تراه فإن لم تکن تراه فإنه یراک واعدد نفسك فی الموتی وإیابک ودعوة المظلوم فإنها مستجابۃ ومن استطاع منکم ان یشہد الصلاۃین العشاء والصبح ولو حبواً فلیفعل)) [رواہ

[طبرانی]

الترہیب من ترک حضور الجماعة لغير عذر

عذر کے بغیر ترک جماعت پر وعید

(۱۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سے پھر کوئی عذر اس کی پیروی میں مانع نہ ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”عذر کیا ہے؟“ فرمایا: خوف یا بیماری! تو اس کی وہ نماز قبول ہی نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان وحاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [ضعیف]^(۱)

(۱۱۳) عمرو بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں، گھر بھی دُور ہے اور میرا معاون بھی موزوں نہیں ہے لہذا کیا آپ میرے لیے رخصت پاتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: ”کیا تم اذان سنتے ہو؟“ عرض کیا: ہاں فرمایا: ”میں تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں پاتا۔“ (احمد ابوداؤد ابن ماجہ ابن خزیمہ اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

(۱۱۲) ((عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَمْنَعَهُ مِنْ اتِّبَاعِهِ عُدْرٌ - قَالُوا: وَمَا الْعُدْرُ؟ قَالَ خَوْفٌ، أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى -)) [رواه ابوداؤد وابن ماجہ بنحوہ وصححه ابن حبان والحاکم]

(۱۱۳) ((وعن عمرو بن أمّ مکتوم رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا ضَرِيرُ الْبَصْرِ شَاسِعُ الدَّارِ، وَوَلِي قَائِدٌ لَا يَلَانِمْنِي فَهَلْ تَجِدُ لِي رُخْصَةً أَنْ أَصَلِّيَ فِي بَيْتِي؟ قَالَ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ - قَالَ: مَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً -)) [رواه احمد ابوداؤد وابن ماجہ وصححه ابن خزيمه والحاكم]

الترغیب فی صلاة النافلة فی البيوت

نفل نماز گھروں میں پڑھنے کی ترغیب

(۱۱۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب مسجد میں نماز ادا کرے تو اسے کچھ حصہ اپنے گھر کے لیے بھی پڑھنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ گھر میں نماز پڑھنے سے خیر و برکت فرمائے گا۔ (مسلم ابن خزیمہ نے اسے بروایت ابوسعید صحیح قرار دیا ہے)

(۱۱۴) ((عن جابر رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا -)) [رواه مسلم و صححه ابن خزيمه من حديث ابى سعيد]

(۱) تاہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی یہ حدیث صحیح ہے۔ ((من سمع النداء فلم يجب فلا صلاة له الا من عذر)) [رواه ابن

ماجہ] ”جواز اللہ کے اذن (جماعت و سنت) کے ساتھ نماز پڑھنے (میں) کا حکم ہے، تو اس کو نماز نہیں اللہ کے کوئی غلبہ سب سے بڑا مفت مرکز

(۱۱۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس گھر میں اللہ کا ذکر ہوتا ہو اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہوتا ہو ان کی مثال زندہ اور مردوں کی سی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱۵) ((وعن أبي موسى رضي الله عنه: عن النبي ﷺ : قَالَ: مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذَكِّرُ اللَّهَ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذَكِّرُ اللَّهَ فِيهِ: مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.)) [متفق عليه]

(۱۱۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگو! اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھو کیونکہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔ (الایہ کہ وہ فرض نماز ہو)۔ (نسائی باسناد جید ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۱۱۶) ((وعن زيد بن ثابت رضي الله عنهما ان النبي ﷺ قَالَ: صَلُّوا يَا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ)) [رواه النسائي بإسناد جيد وصححه ابن خزيمة]

الترغیب فی انتظار الصَّلَاةِ بعد الصَّلَاةِ

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کی ترغیب

(۱۱۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی، کچھ لوگ نماز سے فراغت کے بعد واپس لوٹ گئے اور کچھ ذکر و دعا کے لیے وہیں رہ گئے (کچھ دیر بعد) رسول اللہ ﷺ جلدی سے تشریف لائے آپ کا سانس پھولا ہوا تھا اور آپ نے گھٹنوں سے کپڑا اٹھا رکھا تھا، آپ نے فرمایا: ”تمہیں خوشخبری ہو تمہارے رب نے آسمانوں سے ایک دروازہ کھولا ہے اور وہ تم پر فرشتوں کے سامنے فخر کر رہا ہے اور فرما رہا ہے، فرشتو! تم میرے ان بندوں کو تو دیکھو جنہوں نے ایک فرض ادا کیا ہے اور اب وہ دوسرے کا انتظار کر رہے ہیں (ابن ماجہ نے اسے بروایت ابویوب بیان کیا ہے ابویوب سے مراد عتکی ہے میرے خیال میں ان کا سماع ثابت نہیں ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں) [صحیح]

(۱۱۷) ((عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مِنْ رَجَعٍ، وَعَقَّبَ مِنْ عَقَبٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَسْرَعًا قَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ قَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: أُنَبِّرُكُمْ هَذَا رُبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةُ يَقُولُ: انظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى.)) [رواه ابن ماجه من رواية ابى ايوب وابى ايوب هو العتكي ما اراه سمع منه ورواته ثقات۔ قوله حفزه بفتح الحاء المهملة بعدها فاء ثم زاي اى اتعبه من شدة سعبه وحسر بفتح المهملتين اى كشف]

الترغيب في المحافظة على الصبح والعصر

صبح وعصر کی حفاظت کی ترغیب

(۱۱۸) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو ٹھنڈی نمازیں ادا کیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری و مسلم دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد صبح و عصر کی نمازیں ہیں)

(۱۱۹) حضرت عمارہ بن رومیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے قبل یعنی فجر و عصر کی نمازیں پڑھیں تو وہ کبھی جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ آپ کی مراد فجر و عصر کی نمازوں سے تھی۔ (مسلم)

(۱۱۸) ((عن أبي موسى رضی اللہ عنہ أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: من صلى البردین دخل الجنة)) متفق عليه والبردان بفتح الموحدة وسكون الراء هما الصبح والعصر

(۱۱۹) ((وعن عمارة بن رومية رضی اللہ عنہ سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: كن يلبح النار أحد صلى قبل طلوع الشمس وقبل غروبها، يعني الفجر والعصر)) [رواه مسلم]

الترغيب في جلوس المرء في مصلاه بعد الصبح وبعد العصر

صبح وعصر کے بعد جائے نماز میں بیٹھنے کی ترغیب

(۱۲۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے گا پھر اسی جگہ بیٹھ کر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرے پھر دو رکعتیں پڑھے تو اسے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکمل، مکمل، مکمل (یعنی حج و عمرہ کا پورا ثواب)۔ (ترمذی نے اسے حسن غریب روایت کیا، طبرانی نے اس معنی میں اسے بروایت ابو امامہ بیان کیا ہے اور اس کی سند جدید ہے ابن ابی الدنیانے اسے ابو امامہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جس نے فجر کی نماز ادا کی پھر اللہ تعالیٰ کا (طلوع آفتاب تک) ذکر کیا تو اس کی کھال کو جہنم کی آگ کبھی بھی نہ چھوئے گی۔ (بیہقی نے اسے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ

(۱۲۰) ((عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من صلى الفجر في جماعة، ثم قعد يذكر الله تعالى حتى تطلع الشمس، ثم صلى ركعتين كانت له كأجر حجة وعمره، قال: رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: تامية، تامية، تامية)) [رواه الترمذی وقال حسن غریب۔ وأخرجه الطبرانی من حديث أبي امامة كذلك بمعناه وإسناده جيد۔ وأخرج ابن أبي الدنيا من حديث أبي امامة بلفظ من صلى الفجر ثم ذكر الله حتى تطلع الشمس،

پھر دو یا چار رکعات پڑھے، اس کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ
حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی جلد کو پکڑ کر کھینچا، [حسن لغیرہ]

لم يمسَّ جلده النَّارُ ابداً. واخرجه
البیهقی من حدیث الحسن بن علی قال:
سمعت رسول الله ﷺ قد كره، وزاد ثم
صلى ركعتين، او اربعاً. وقال في اخره
واخذ الحسن بجلده فمده۔]

(۱۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھو جو صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک
اللہ کا ذکر کرتے ہیں، مجھے اولاد اسمعیل میں سے چار غلاموں کے آزاد
کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے، اسی طرح نماز عصر سے لے کر
غروب آفتاب تک ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا بھی چار
غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے (ابوداؤد ابو یعلیٰ، اس
کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اولاد اسمعیل میں سے ان میں سے ہر
مرد کی دیت بارہ ہزار ہے) [حسن]

(۱۲۱) ((وعن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول
الله ﷺ لأن أقد مع قوم يذكرون الله
من صلاة العداة حتى تطلع الشمس
أحب إلي من أن أعتق أربعة من ربي.
إسماعيل، ولأن أقد مع قوم يذكرون
الله من صلاة العصر إلى أن تغرب
الشمس أحب إلي من أن أعتق أربعة.))
[رواه أبو داود وأبو يعلى وزاد في الآخر من
ولد اسماعيل دية كل رجل منهم الناعشر الفأ]

(۱۲۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ
نماز فجر ادا فرمانے کے بعد اپنی جگہ طلوع آفتاب تک چوڑی مارے
بیٹھے رہتے تھے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو کر خوب بلند ہو جاتا (مسلم،
ابوداؤد ابن خزیمہ کی ایک روایت میں ہے کہ صبح کی نماز کے بعد اپنی
جگہ بیٹھے رہتے تھے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا۔ طبرانی کی ایک روایت
میں یہ بھی ہے کہ آپ بیٹھے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے)

(۱۲۲) ((وعن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ
قال: كان النبي ﷺ اذا صلى الفجر ترَبَّعَ
في مجلسه حتى تطلع الشمس حسناً))
[رواه مسلم وأبو داود وغيرهما. وفي
رواية ابن خزيمة يقعد في مصلاه اذا
صلى الصبح حتى تطلع الشمس ورواه
الطبراني وفي روايته يذكر الله]

الترغیب فی الامامة مع الاقام والاحسان والترہیب منها عند عدمهما

مکمل واحسن طریقے سے نماز پڑھانے والے کیلئے امامت کی ترغیب اور ایسا نہ کرنے والے کے لیے وعید
(۱۲۳) ((عن أبي علي المصري قال: (۱۲۳) حضرت ابو علی مصری ^(۱) سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت

(۱) اس کتاب کے دونوں اصل نسخوں میں یہ نام مصری ہے جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ مصری ہے ان کا نام ثمامہ بن ثنی سے ملاحظہ فرمائیے۔ "الجزیب"
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عقبہ بن عامر جہنی کے ساتھ سفر کیا، نماز کا وقت ہو گیا تو ہم نے چاہا کہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مکمل طور پر نماز پڑھائے تو اسے اجر و ثواب بھی پورا پورا ملے گا اور نماز پڑھنے والوں کو بھی اجر و ثواب پورا پورا ملے گا اور اگر امام نماز صحیح طور پر نہ پڑھائے تو پڑھنے والوں کو تو پوری نماز کا ثواب مل جائے گا مگر اس امام کو گناہ ہوگا (احمد ابوداؤد ابن ماجہ ابن خزیمہ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن صحیح]

سافرنا مع عقبۃ بن عامر الجہنی
فحضرنا الصلاة فاردنا ان يتقدم
فقال: ابي سمعت رسول الله ﷺ يقول:
من ام قوما، فان اتهم فله التمام ولهم
التمام، وان لم يتم فله التمام وعليه
البائس. (([رواه احمد وهذا لفظه
وابوداؤد وابن ماجه وصححه ابن
خزيمه وابن حبان والحاكم]

الترهيب من امامة من القوم له كارهون

ایسے شخص کے لیے امامت پر وعید جسے لوگ پسند نہ کرتے ہوں

(۱۲۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مسند اور عطاء بن دینار ہذلی سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نماز قبول ہی نہیں فرماتا، نہ ان کی نماز آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور نہ سر ہی سے اونچی ہوتی ہے (۱) ایک وہ شخص جو لوگوں کو نماز پڑھائے جبکہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں (۲) جو نماز جنازہ پڑھائے اور اسے کہانہ گیا ہو (۳) وہ عورت جس کو اس کا شوہر رات کو بلائے اور وہ انکار کر دے۔ (ابن خزیمہ نے اسے مرسل و مرفوع دونوں طرح روایت کیا ہے۔) [حسن صحیح]

((وعن انس رضی اللہ عنہ مسندا وعطاء
بن دینار الہذلی مرسلًا واللفظ له، ان
رسول الله ﷺ قال: ثلاثة لا يقبل الله
منهم صلاة، ولا تصعد الى السماء، ولا
تجاوز رؤوسهم: رجل ام قوما وهم له
كارهون، ورجل صلى على جنازة ولم
يؤمر، وامرأة دعاها زوجها من الليل
فأبت عليه)) [رواه ابن خزيمة بالوجهين]

الترغيب في الصف الاول للرجال وتسوية الصفوف والتراص فيها وفضل من وصلها وسد

فرجها وفضل ميانها الا اذا تعطلت المياسر. وفضل من تاخر خشية ان يوذي لو تقدم
صف اول (مردوں کے لئے) صفوں کی برابری اور خوب مل کر کھڑے ہونے کی ترغیب، صفوں کو ملانے والے
خالی جگہ پر کرنے والے دائیں جانب کھڑے ہونے والے (بشرطیکہ بائیں جانب معطل نہ ہوتی ہو) اور آگے
کھڑے ہونے کی صورت میں دوسروں کی تکلیف کے خیال سے پیچھے کھڑا ہونے کی فضیلت۔

(۱۲۵) ((عن العرياض بن سارية رضی اللہ عنہ ان
حضرت عرياض بن سارية رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللہ ﷺ پہلی صف کے لیے تین بار اور دوسری کے لیے ایک بار مغفرت کی دعا فرمایا کرتے تھے (نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، حاکم اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، ابن حبان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ پہلی صفت کے لیے تین بار اور دوسری کے لیے ایک بار رحمت کی دعا فرمایا کرتے تھے، نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ پہلی صف کے لیے دو بار رحمت کی دعا فرماتے تھے) [صحیح]

(۱۲۶) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے پہلی صف یا یہ فرمایا کہ پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ (احمد، اسناد جید) [حسن]

(۱۲۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں (احمد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ جو صفوں میں کسی خلا کو پر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ بلند کرنے گا۔ طبرانی اوسط کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ”اور اس کا تخت میں گھرنائے گا“ اصہبانی نے انہی الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے اور بزار میں بروایت ابو جحیفہ یہ الفاظ بھی آئے ہیں: ”جو شخص صف کے خلا کو پر کرے تو اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے“ اس کی سند حسن ہے)

(۱۲۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف کے ایک کنارے سے تشریف لاتے، لوگوں کے سینوں اور کندھوں کو برابر کرتے اور فرماتے: ”اختلاف نہ کرو“

رسول اللہ ﷺ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمَقْدَمِ ثَلَاثًا، وَالثَّانِي مَرَّةً. (([رواه النسائي وابن ماجه، وصححه ابن خزيمة والحاكم وابن حبان ولفظه كَانَ يَصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْمَقْدَمِ ثَلَاثًا، وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً. وَفِي رَوَايَةِ النَّسَائِيِّ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ مَرَّتَيْنِ -]

(۱۲۶) ((وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ اَوِ الصُّفُوفِ الْاُولَى.)) (رواه احمد باسناد جيد)

(۱۲۷) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الدِّينِ يَصَلُّونَ الصُّفُوفَ.)) (رواه احمد وابن ماجه وصححه ابن خزيمة وابن حبان والحاكم. وزاد ابن ماجه ((وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةَ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً)) وَاخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ هَذِهِ الْزِيَادَةُ وَزَادَ ((وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) - وَاخْرَجَهُ الْاَصْهَبَانِيُّ بِهَذِهِ الْزِيَادَةِ مِنْ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ - وَاخْرَجَهُ الْبَزْزَارُ مِنْ حَدِيثِ اَبِي جَحِيْفَةَ بَلْفِظَ ((مِنْ سَدِّ فُرْجَةَ فِي الصَّفِّ غُفِرَ لَهُ)) وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ]

(۱۲۸) ((وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي نَاحِيَةَ الصَّفِّ، وَيُسَوِّي بَيْنَ صُدُورِ الْقَوْمِ وَمَنَاكِبِهِمْ.)) (كتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز)

تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے“ نیز آپ ﷺ یہ بھی ارشاد فرماتے: ”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں۔“ (ابن خزیمہ ابو داؤد کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ وہ قدم اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے جو صف ملانے کے لیے بندہ اٹھاتا ہے) [صحیح]

(۱۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو نماز میں کندھوں کے نرم ہیں^(۱) (ابو داؤد) [صحیح لغیرہ]

(۱۳۰) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو قدموں میں سے ایک تو اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے اور دوسرا انتہائی ناپسند، جس قدم کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے وہ ہے کہ بندہ صف میں کسی خلا کو دیکھ کر اسے پر کرنے کے لیے اٹھاتا ہے اور جو قدم اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ ہے کہ بندہ جب کھڑا ہونے کا ارادہ کرے تو دائیں پاؤں کو آگے بڑھا دے اور اس پر اپنے ہاتھ کو رکھے اور بائیں قدم کو اپنی جگہ پر رہنے دے اور اس طرح کھڑا ہو جائے۔ (حاکم نے اسے روایت کیا اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)^(۲) [ضعیف]

(۱۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی کی تکلیف کے خوف سے پہلی صف کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اسے پہلی صف کا دگنا ثواب عطا فرمائے گا۔ (طبرانی اوسط) [موضوع]

ويقول: لا تختلفوا فتختلف قلوبكم، قال وكان يقول ان الله وملائكته يصلون على الذين يصلون الصفوف الأولى.)) [رواه ابن خزيمة واخرجه ابو داود ((وما من خطوة احب اليه من خطوة يمسيها العبد يصل بها صفاً))

(۱۲۹) ((وعن ابن عباس رضي الله عنهما ان رسول الله ﷺ قال: خياركم أليكم مناكب في الصلاة.)) [رواه ابو داود]

(۱۳۰) ((وعن معاذ بن جبل رضي الله عن النبي ﷺ قال: خطوتان إحداهما: أحب الخطي إلى الله، والأخرى ابغض الخطي إلى الله. وأما التي يحبها الله: فرجل نظر إلى خلك في الصف فسدته، وأما التي يبغضها: فإذا أراد الرجل أن يقوم مده رجله اليمنى، ووضع يده عليها، وأثبت اليسرى ثم قام.)) [رواه الحاكم وصححه على شرط مسلم]

(۱۳۱) ((وروى عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: من ترك الصف الأول مخافة أن يؤدي أحداً أضعف الله له اجر الصف الأول.)) [رواه الطبراني في الاوسط]

(۱) کندھوں کے نرم ہونے کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ وہ نماز اطمینان و سکون کے ساتھ پڑھتے ہیں نہ تو ادھر ادھر جھانکتے ہیں اور نہ اپنے کندھے کو اپنے سامنے کے کندھے کے ساتھ رگڑتے ہیں اور اس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص خلا کو پُر کرنے کے لیے یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے صف میں داخل ہونا چاہے تو اسے منع نہیں کرتے بلکہ صف میں داخل ہونے کا موقع دیتے ہیں تاکہ صفیں مضبوط اور برابر ہو جائیں۔ (خطابی)

(۲) لیکن امام ذہبی نے کہا ہے کہ حاکم کا یہ حکم درست نہیں اس حدیث کی سند منقطع ہے۔ (تخصیص المسند رک ۲۷۲/۱) ازہر

(۱۳۲) ((وعن عائشة رضي الله عنها قالت: قَالَ رسول الله ﷺ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّوفِ)) [رواه ابوداؤود وابن ماجه باسناد حسن]

(۱۳۲) حضرت عائشہ رضي الله عنها سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کے دائیں حصوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ (ابوداؤد ابن ماجہ باسناد حسن) [ضعیف]

الترهيب من تاخر الرجاء عن الصوف الاول

مردوں کے لیے پہلی صفوں سے پیچھے رہنے پر وعید

(۱۳۳) ((عن عائشة رضي الله عنها قالت: قَالَ رسول الله ﷺ: لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى يُؤَخَّرَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ)) [رواه ابوداؤود وصححه ابن خزيمة وابن حبان]

(۱۳۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضي الله عنها سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کچھ لوگ ہمیشہ پہلی صف سے پیچھے رہتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں بھی دیر تک رکھے گا۔ (ابوداؤد ابن خزيمة وابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) ^(۱) [صحیح]

الترغيب في التامين خلف الامام ودعاء الافتتاح والاعتدال

امام کے پیچھے آمین، دعا افتتاح اور اعتدال کی ترغیب

(۱۳۴) ((عن ابى هريرة رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ (الامامُ) غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ؛ فَقُولُوا: آمِينَ۔ فَإِنَّهُ مَنْ وَاَفَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ [متفق عليه واللفظ للبخارى وله (اذا قَالَ احذكم آمين، وقالت الملائكة في السماء آمين، فوافقوا احدهما الأخرى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔)]

(۱۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو کہ جس کی آواز فرشتوں کی آواز سے مل گئی اسکے سابقہ تمام گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور بخاری ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمانوں میں آمین کہتے ہیں اور جب ایک کی آمین دوسرے کی آمین سے مل جائے تو اسکے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں)

(۱۳۵) ((وعن حبيب بن سلمة رضي الله عنه حضرت حبيب بن سلمہ رضي الله عنه سے روایت ہے جو کہ مستجاب

(۱) محدث البانی رضي الله عنه نے فی النار کے اضافے کو ضعیف قرار دیا ہے۔ باقی صحیح ہے۔ (ازھر)

الدعوات تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کچھ لوگ جمع ہو کر دُعا کریں اور دوسرے آمین کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دُعا کو قبول فرماتا ہے۔“ (حاکم) [ضعیف]

(۱۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے کہا: اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (اللہ سب سے بڑا، بہت بڑا ہے سب تعریف اللہ کے لیے ہے، بہت بہت تعریف، پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی صبح و شام) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کلمات کس نے کہے تھے حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا ”میں نے یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا مجھے تعجب ہوا کہ ان کلمات کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے، ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے ان کلمات کو کبھی ترک نہیں کیا۔“ (مسلم)

(۱۳۷) حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا اور کہا سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ تو آپ ﷺ کے پیچھے ایک شخص نے کہا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ (اے ہمارے پروردگار! میں تیری تعریف کرتا ہوں اور تیرے لیے بہت زیادہ پاکیزہ، برکت والی تعریفیں ہیں) جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات کس شخص نے کہے تھے؟ اُس نے کہا: ”جی میں نے“۔ فرمایا: ”میں نے تم سے زیادہ فرشتے دیکھے جو اس کو شش میں تھے کہ ان کلمات کو سب سے پہلے کون لکھے۔“ (مالک بخاری، ابوداؤد نسائی)

(۱۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ

وَكَانَ مَجَابَ الدَّعْوَةِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَجْتَمِعُ مَلَأٌ فَيَدْعُو بَعْضُهُمْ وَيُؤْمِنُ بَعْضُهُمْ إِلَّا اجَابَهُمُ اللَّهُ)) [رواه الحاکم]

(۱۳۶) ((وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِذْ قَالَ رَجُلٌ فِي الْقَوْمِ: اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: عَجِبْتُ لَهَا فَبَحَثَ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَمَا تَرَ كَتَبَنَّهُ مِنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ)) [رواه مسلم]

(۱۳۷) ((وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. قَالَ رَجُلٌ مِنْ وِرَائِهِ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَنْ الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالَ أَنَا. قَالَ رَأَيْتُ بَضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَتَدَبَّرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ؟)) [رواه مالك والبخاری و ابوداؤد والنسائی]

(۱۳۸) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ

الْحَمْدُ کہو جس کی بات فرشتوں کی بات سے مل گئی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم بخاری و مسلم ہی کی ایک دوسری روایت میں رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کے الفاظ ہیں)۔

لِمَنْ حَمِدَهُ ، فقولوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ عُفِّرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔) [متفق عليه] وفي رواية لهما ((ولك الحمد)) بالواو

الترهيب من رفع الماموم راسه قبل الامام في الركوع والسجود ركوع وسجود میں مقتدی کے امام سے پہلے سر اٹھانے پر وعید

(۱۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص رکوع یا سجدہ میں اپنے سر کو امام سے پہلے اٹھائے تو کیا وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے؟^(۱) (یا اس کی شکل و صورت کو گدھے کی شکل و صورت بنا دے) بخاری و مسلم طبرانی اوسط میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تم میں سے کوئی امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے تو اسے کیا چیز بے خوف کرتی ہے اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کے سر میں بدل دے ابن حبان نے ”أَمَّا سَخَشِي“ کے لفظ کے ساتھ اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ بزار اور طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص امام سے پہلے اپنے سر کو جھکاتا یا اٹھاتا ہے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے اس کی سند حسن ہے امام مالک نے اسے موقوف روایت کیا ہے۔

(۱۳۹) ((وعن أبي هريرة رضی اللہ عنہ أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: أما يخشى أحدكم إذا رفع رأسه من رُكُوعٍ أو سجودٍ قبل الإمام أن يجعل الله رأسه رأس حمارٍ أو صورته صورة حمارٍ)) [متفق عليه۔ وللطبرانی في الاوسط۔ ((ما يؤمن أحدكم إذا رفع رأسه قبل الإمام أن يحول الله رأسه رأس كلبٍ)) و صححه ابن حبان ((بلفظ أما يخشى))۔ وللبخاري والطبرانی بلفظ ((الذي يخفض ويرفع قبل الإمام إنما ناصيته بيد شيطان)) و اسنادہ حسن ووقفہ مالک]

(۱) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ امام سے پہلے سر اٹھانا حرام ہے ایسا کرنے والا گنہگار ہو گا مگر اس کی نماز ہو جائے گی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی نماز باطل ہو جائے گی کیونکہ حدیث میں اس شدت سے وارد ممانعت کا تقاضا یہی ہے کہ ایسے شخص کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ ابن بزیہ فرماتے ہیں کہ سر کے بدلنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ واقعی اس کی شکل کو سخ کر دے یا اس کی حسی یا معنوی یادوں حالتوں ہی کو بدل دے دیگر علماء نے اس حدیث کو ظاہر پر محمول کیا ہے کیونکہ ایسا تو سچ پڑیر ہونے میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔ (فتح الباری)

الترہیب من عدم اتمام الركوع والسجود واقامة الصلْب بينهما وما جاء في الخشوع ركوع و سجود پورا نہ کرنے ان کے درمیان کمر سیدھی نہ کرنے پر وعید اور خشوع کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے

(۱۳۰) ((عن ابی مسعود البدریؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُجْزِيءُ صَلَاةَ الرَّجُلِ حَتَّى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)) [رواه احمد والنسائي و ابوداود والنفظ له وصححه الترمذی و ابن خزيمة وابن حبان والدارقطنی]

(۱۳۰) حضرت ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کی اس وقت تک نماز نہیں ہوتی جب تک وہ رکوع و سجود میں اپنی پشت کو کھڑا نہ کرے۔ (احمد نسائی۔ یہ الفاظ ابوداؤد کی روایت کے ہیں ترمذی ابن خزيمة ابن حبان اور دارقطنی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)۔ [صحیح]

(۱۳۱) ((وعن عبد الرحمن بن شبلٍؓ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ نَفْرَةِ الْغُرَابِ، وَافْتِرَاشِ السَّبْعِ، وَإِنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوطِنُ الْبَعِيرُ)) احمد و ابو داود و النسائي و صححه ابن خزيمة و ابن حبان [

(۱۳۱) حضرت عبد الرحمن بن شبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوے کی طرح ٹھونگیں مارنے اور درندے کی طرح بچھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ آدمی مسجد میں کسی جگہ کو اس طرح مخصوص کرے جس طرح اونٹ مخصوص جگہ ہی پر بیٹھتا ہے۔^(۱) (احمد ابوداؤد نسائی ابن خزيمة و ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)۔ [حسن لغیرہ]

(۱۳۲) ((وعن علي بن شيبانٍؓ قَالَ: خَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ فَلَمَحَ بِمَوْخَرِ عَيْنِهِ رَجُلًا لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ، يَعْنِي صَلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُقِيمُ صَلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)) [رواه احمد و ابن ماجه و صححه ابن خزيمة و ابن حبان]

(۱۳۲) حضرت علی بن شیبانؓ سے روایت ہے کہ ہم اپنے گھروں سے نکلے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور آپ کی اقتداء میں نماز بھی ادا کی آپ ﷺ نے گوشہ چشم سے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں کر رہا تھا جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”مسلمانو! جو شخص رکوع و سجود میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی“۔ (احمد ابن ماجہ ابن خزيمة و ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۱) کتوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے مراد بہت چھوٹا سجدہ کرنا ہے کہ آدمی صرف اتنی مدت سجدہ میں رکھے جتنی مدت کتوہ اپنی چونچ اس چیز پر رکھتا ہے جس کو وہ کھانا چاہتا ہو درندے کی طرح بیٹھنے سے مراد یہ ہے کہ آدمی سجدہ کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر پھیلا دے اور انہیں اوپر نہ اٹھائے جس طرح کتیا بیٹھتا ہے اپنے ہاتھوں کو زمین پر پھیلا کر بیٹھتا ہے جگہ مخصوص کرنے سے مراد یہ ہے کہ آدمی مسجد میں ایک معلوم و مخصوص جگہ پر ہی نماز پڑھے جس طرح اونٹ اپنے بازے میں ہمیشہ کھلیبٹھوسکتا ہے یعنی نہ تروپھتی۔ لہذا ایسی جگہ جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

آواز آرہی تھی جس طرح ہنڈیا کی آواز ہوتی ہے۔ (ابوداؤد نسائی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے پیٹ سے ہنڈیا کی طرح آواز آرہی تھی یعنی آپ ﷺ رورہے تھے ابن خزیمہ وابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ازیز کے معنی آواز اور مرجل کے معنی ہنڈیا کے ہیں) [صحیح]

الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ۔)) [رواہ ابو داؤد والنسائی ولفظہ ((وَلَجَوْفِهِ اَزِيْرُ كَازِيْرِ الْمِرْجَلِ)) یعنی بیکی و صححہ ابن خزيمه وابن حبان۔ الازيز بزائين معجمتين الصوت والمرجل بكسر الميم وفتح الجيم القدر]

الترهيب من رفع البصر الى السماء في الصلاة

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے پر وعید

(۱۳۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز میں اپنی نظروں کو آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اس سلسلہ میں سخت بات فرمائی حتیٰ کہ فرمایا کہ ان لوگوں کو اس سے باز آ جانا چاہیے یا ان کی نظریں اچک لی جائیں گی۔^(۱) (مسلم نسائی)

(۱۳۷) ((عن انس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ما بال أقوام يرفعون ابصارهم الى السماء في الصلاة. فاشهدك قوله في ذلك حتى قال كيتبهن عن ذلك او كتحطفن ابصارهم)) [رواه مسلم والنسائي]

الترهيب من الالتفات وغير ذلك في الصلاة من المنهيات

نماز میں ادھر ادھر جھانکنے اور دیگر ممنوعہ امور سے وعید

(۱۳۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب تک نماز میں ادھر ادھر نہ جھانکے اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ رہتا ہے اور جب بندہ ادھر ادھر جھانکتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لیتا ہے۔ (ابوداؤد نسائی، ابن خزیمہ و حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن لغیرہ]

(۱۳۸) ((عن ابي ذر رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: لا يزال الله مقبلاً على العبد في الصلاة ما لم يلتفت، فإذا صرف وجهه انصرف عنه)) [رواه ابو داؤد والنسائي و صححہ ابن خزيمه والحاکم]

(۱۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے دوست ﷺ

((وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال:

(۱) اس سے کیا مراد ہے اس میں اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ وعید ہے لہذا یہ کام نماز میں حرام ہے ابن حزم نے کہا کہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(فتح الباری)

نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی اور تین باتوں سے منع فرمایا، مرغ کی طرح ٹھونگیں مارنے، کتے کی طرح پنڈلیاں کھڑا کر کے بیٹھنے اور لومڑ کی طرح ادھر ادھر جھانکنے سے منع فرمایا۔ (احمد باسناد حسن، ابویعلیٰ، ابن ابی شیبہ، ابن ابی شیبہ کی روایت میں بندر کی طرح اقعاء کا لفظ ہے، اس کے معنی ہیں دونوں چوڑوں کا زمین پر لگانا، دونوں پنڈلیوں کا کھڑا کرنا اور دونوں ہاتھوں کا زمین پر لگانا) [حسن لغیرہ]

اَوْصَانِي خَلِيلِي بَثَلَاثٍ (وَنَهَانِي) عَنْ ثَلَاثٍ: عَنْ نَقْرَةِ كَنْقَرَةِ الذَّيْبِكِ، وَاقْعَاءِ كَاقْعَاءِ الْكَلْبِ، وَالتَّفَاتِ كَالْتَفَاتِ التَّلْعَبِ)) [رواه احمد باسناد حسن وابو يعلى وابن ابى شيبه لكن قال: كاقعاء القرد۔ قال ابو عبيد: الاقعاء ان يلزق اليديه بالارض وينصب ساقيه، ويضع يديه بالارض]

الترهيب من مسح الحصى وغيره فى موضع السجود

مقام سجدہ میں کنکریوں وغیرہ کو چھونے پر وعید

(۱۵۰) ((عَنْ مُعْقِبِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَمْسَحِ الْحَصَى وَانْتَ تَصَلِّي، فَإِنْ كُنْتَ لَا بَدًّا فَاعْلَا فَوَاحِدَةً)) [متفق عليه]

(۱۵۰) حضرت معقب بن النعمان سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”نماز پڑھتے ہوئے کنکریوں کو نہ چھوؤ اور اگر ضرور ایسا کرنا چاہو تو صرف ایک بار کرو۔“ (بخاری و مسلم)

الترهيب من وضع اليد على الخاصرة فى الصلاة

نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنے پر وعید

(۱۵۱) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةٌ أَهْلِ النَّارِ)) [رواه ابن خزيمة وابن حبان، وهو فى المتفق عليه ((بلفظ نهى عَنْ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ)) وللترمذى ((نهى ان يصلى مختصراً)) وللنسائى وابى داود نحوه وزاد ابو داود بمعنى

(۱۵۱) نماز میں ”اختصار“ (کولہے پر ہاتھ رکھنا) جہنیوں کے آرام کرنے کا طریقہ ہے۔ (ابن خزیمہ، ابن حبان) بخاری و مسلم کی روایت ان الفاظ سے ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ”خصر“ نکرے سے منع کیا ہے۔ ترمذی میں ہے کہ آپ ﷺ نے بحالت ”اختصار“ (کمر پر ہاتھ رکھ کر) نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ نسائی اور ابوداؤد میں بھی اس کے قریب قریب الفاظ ہیں۔ ابوداؤد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اس کے معنی کولہے پر ہاتھ رکھنے کے ہیں۔ [صحیح]

يضع يده على خاصرته]

(۱) یعنی کنکریوں کو ایک بار چھولو یا یہ کہ صرف ایک بار چھو تا ہی کافی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نقصان یا ایذا پہنچنے کا اندیشہ ہو تو بوقت ضرورت کنکریوں کو ایک بار چھونے کی اجازت ہے، امام نووی نے ”شرح مسلم“ میں لکھا ہے کہ اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ نماز میں بلا ضرورت کنکریوں وغیرہ کو ہاتھ لگانا مکروہ ہے، قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کنکریوں کو چھونے کا لگائی کرنا اور ہاتھ لگانا مکروہ ہے، عیاض نے کہا ہے کہ اس سے بڑا مفت مرکز

الترہیب من المرور بین یدی المصلی

نمازی کے آگے سے گزرنے پر وعید

(۱۵۲) حضرت ابوالجہم الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو کہ اس میں کتنا گناہ ہے تو چالیس تک ٹھہرے رہنا اس کے لیے آگے گزرنے سے بہتر ہوگا (ابونصر کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن کہا یا مہینے یا سال۔ بخاری و مسلم۔ بزار کی روایت میں چالیس سال کے الفاظ ہیں)۔

(۱۵۲) ((عن ابی الجہم الانصاری رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمَصَلِّي مَا دَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ قَالَ أَبُو النَّضْرِ: لَا اَدْرِي: قَالَ اَرْبَعِينَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً)) [متفق عليه وَاخْرَجَهُ الْبَزَارُ فَقَالَ فِيهِ: لَانْ يَقُومُ اَرْبَعِينَ خَرِيفًا]

(۱۵۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہا ہو پھر کوئی اس کے آگے سے گزرنا چاہے (۱) تو اُسے چاہئے کہ اس کے سینہ پر مار کر اسے ہٹائے اور اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ اسے مقدور بھر کوشش کر کے اپنے آگے سے ہٹا دے اور ابن ماجہ میں صحیح سند کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے کہ اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ اس کے ساتھ اس کا ساتھی (شیطان) بھی ہے) [صحیح]

(۱۵۳) ((وَعَنْ ابِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: اِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ اِلَى شَيْءٍ يَسْتَرُهُ مِنَ النَّاسِ فَارَادَ اِحْدَاكُمُ اَنْ يَجْتَازَ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ اَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔)) [متفق عليه وَفِي رَوَايَةٍ: وَكَلْبَرَاهُ مَا اسْتَطَاعَ وَقَوْلُهُ فَلْيُدْرَاهُ بِدَالٍ مَهْمَلَةٌ ثُمَّ هَمْزَةٌ اِى يَدْفَعُهُ وَاخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ بِاسْنَادٍ صَحِيحٍ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ بِلَفْظٍ ((فَانْ اَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ الشَّيْطَانُ))]

(۱) یعنی جو امام کے آگے قریب سے گزرنے قریب کا اندازہ دو ہاتھ لگایا گیا ہے البتہ اس کی تحدید میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب وہ اس کے اور اس کے سجدہ والی جگہ کے درمیان سے گزرنے دوزخ اقول یہ ہے کہ جب اس سے تین ہاتھ آگے سے گزرنے تیسرا قول یہ ہے کہ جب ایک پتھر بھینکنے کے فاصلہ سے گزرنے امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنہ حرام ہے کہ حدیث میں اس کی سخت ممانعت اور وعید ہے حدیث سے بظاہر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ وعید نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے لیے خاص ہے نمازی کے آگے عمداً گھڑا ہونے یا بیٹھ جانے یا سو جانے والے کے لیے نہیں۔ (فتح الباری)

الترہیب من ترک الصلاة متعمدا او اخراجها عن وقتها تهاونا

جان بوجھ کر نماز ترک کرنے یا سستی سے بے وقت پڑھنے پر وعید

(۱۵۴) ((عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشُّرْكِ أَوْ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)) [اخرجه مسلم]

(۱۵۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اور شرک یا کفر کے درمیان فرق ترک نماز کا ہے۔ (مسلم)

(۱۵۵) ((وعن بُرَيْدَةَ رضي الله عنه سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)) [رواه احمد وابوداود والنسائي والترمذی وصححه هو وابن حبان والحاكم وقال: لا نَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً. وَقَالَ الْمَصْنِفُ: ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ إِلَى كُفْرِ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ وَقَالَ بِهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ النُّخَعِيُّ وَالْحَكَمُ بْنُ عَتِيبَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ. وَقَوْلُ وَبَعْضُ الشَّافِعِيَّةِ]

(۱۵۵) حضرت بریدہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور ان کے درمیان عہد نماز ہے جس نے نماز کو ترک کر دیا اس نے کفر کیا۔ (احمد ابوداؤد نسائی ترمذی ابن حبان اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے امام ترمذی رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ ہمیں اس حدیث میں کوئی علت نظر نہیں آتی، مصنف فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ و تابعین میں سے ایک جماعت کا یہی مذہب ہے کہ جو شخص نماز ترک کر دے وہ کافر ہے، فقہاء میں سے نخعی، حکم بن عتیبہ، ابن مبارک، احمد اور اسحاق میں کہتا ہوں کہ بعض فقہاء شافعیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔) [صحیح]

الترغیب فی المحافظة علی اثنتی عشرة رکعة نافلة فی الیوم واللیلة

دن رات میں باقاعدگی سے بارہ رکعت نفل پڑھنے کی ترغیب

(۱۵۶) ((عن أم حبيبة بنت أبي سفيان رضي الله عنها عن رسول الله ﷺ قال: ما من عبد مسلم يصلي لله تعالى في كل يوم اثنتي عشرة ركعة تطوعاً غير فريضة إلا بنى الله له بيتاً في الجنة)) [رواه مسلم]

(۱۵۶) حضرت أم حبیبہ بنت ابی سفیان رضي الله عنها سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان بھی ہر روز اللہ تعالیٰ کے لیے فرض کے علاوہ بارہ رکعت نفل نماز پڑھے گا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا۔ (مسلم، اصحاب سنن ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ظہر سے پہلے چار رکعت

اور بعد میں دو مغرب کے بعد دو رکعت عشاء کے بعد دو رکعت اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت ابن خزیمہ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے لیکن انہوں نے عشاء کی دو رکعتوں کا ذکر نہیں کیا اور ان کے بجائے عصر سے پہلے دو رکعتیں ذکر کی ہیں نسائی کی ایک روایت میں بھی اسی طرح ہے ابن ماجہ نے بھی ترمذی کی طرح روایت کیا ہے اور ظہر سے پہلے دو اور عصر سے پہلے بھی دو رکعتیں ذکر کی ہیں)

واصحاب السنن وزاد الترمذی اربعاً قبل الظهر، ورکعتین بعدها ورکعتین بعد المغرب، ورکعتین بعد العشاء، ورکعتین قبل صلاة الغداة، وصححها ابن خزیمہ وابن حبان والحاكم لكن لم يذكروا ركعتي العشاء وذكروا بدلها ركعتين قبل العصر وكذا عند النسائي في رواية، ورواه ابن ماجه كالترمذی الا انه قال: ركعتين قبل الظهر ورکعتين قبل العصر

الترغيب في المحافظة على ركعتي الفجر صبح کی دو رکعتوں پر باقاعدگی کی ترغیب

(۱۵۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا صبح کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں (مسلم) ایک روایت میں ہے کہ یہ دو رکعتیں مجھے ساری دنیا سے زیادہ پسند ہیں ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نوافل میں سے کسی اور کو اس قدر پابندی سے ادا نہیں فرماتے تھے جس طرح صبح کی دو رکعتوں کو ادا فرمایا کرتے تھے (بخاری و مسلم)

(۱۵۷) ((عن عائشة رضي الله عنها عن النبي ﷺ قال: ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها.)) [رواه مسلم وفي لفظ: لهما حبب التي من الدنيا جميعا. وفي لفظ: لم يكن النبي ﷺ على شيء من النوافل أشد تعاهدا منه على ركعتي الفجر.]

[متفق عليه]

الترغيب في الصلاة قبل الظهر وبعدها ظہر سے پہلے اور بعد نماز کی ترغیب

(۱۵۸) حضرت أم حبیبة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ظہر سے پہلے چار اور بعد میں بھی چار رکعتوں کو ہمیشہ پڑھے اسے اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ پر حرام کر دے گا (احمد، اصحاب سنن ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

(۱۵۸) ((عن أم حبيبة رضي الله عنها سمعت رسول الله ﷺ يقول: من يحافظ على أربع ركعات قبل الظهر، وأربع بعدها: حرّمه الله على النار)) [رواه احمد واصحاب السنن]

[حسن صحيح]

[السنن وصححه الترمذی]

(۱۵۹) ((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْهَجِيرِ مِثْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ يَعْنِي إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ)) [رواه الطبرانی] [ضعیف]

(۱۵۹) عبد الرحمن بن حمید اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو پہر کی نمازات کی نماز کی طرح ہے یعنی جب سورج زوال پذیر ہو جائے۔ (طبرانی)

الترغیب فی الصلاة قبل العصر

عصر سے پہلے نماز کی ترغیب

(۱۶۰) ((رُوِيَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ : مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعَصْرِ حَرَّمَ اللَّهُ بَدَنَهُ عَلَى النَّارِ)) [رواه الطبرانی واخرج في الاوسط عن عبد الله بن عمرو مثله بلفظه لم تمسه النار]

(۱۶۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو جہنم کی آگ پر حرام قرار دے دے گا۔ (طبرانی، اوسط میں یہ حدیث عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ ہے کہ اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی) ^(۱) [ضعیف]

الترغیب فی الصلاة بين المغرب والعشاء

مغرب وعشاء کے درمیان نماز کی ترغیب

(۱۶۱) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرَبِ سِتًّا رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدَانٍ بِعِبَادَةِ ثِنْتِي عَشْرَةَ سَنَةً)) [رواه ابن ماجه والترمذی وقال غریب وابن خزيمة]

(۱۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہیں۔ (ابن ماجہ، ابن خزیمہ، امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے) [ضعیف جدا]

(۱) حافظ ابن حجرؒ ترجمہ ہے کہ اس باب میں یہ حدیث ذکر نہیں کی جبکہ وہ صحیح ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال رحمہ اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعاً رواه احمد و ابو داؤد و الترمذی و حسنہ و ابن خزيمة و ابن حبان فتح صحیحہما
 ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ فرمائے ایسے شخص پر جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔“ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، مؤخر الذکر نے اسے حسن کہا۔ نیز اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔) (ازہر)

الترغيب في صلاة الوتر وما جاء فيمن لم يوتر

نماز وتر کی ترغیب اور وتر نہ پڑھنے والے کے بارے میں کیا وارد ہے؟

(۱۶۲) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وتر فرض نماز کی طرح لازم نہیں ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے^(۱) اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ وتر ہے وتر کو پسند فرماتا ہے لہذا اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو (اصحاب سنن اور الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں انہوں نے اسے حسن اور ابن خزیمہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ابوداؤد نے اس حدیث کے آخری حصے کو بروایت جابر بیان کیا۔)^(۲) [صحیح لغيره]

(۱۶۳) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں اٹھ نہ سکے گا تو اسے وتر ابتدائی حصہ میں پڑھ لینا چاہئے اور جسے آخری حصہ میں اٹھنے کی امید ہو تو اسے رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھنا چاہئیں رات کے آخری پہر کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل ہے۔ (مسلم)

(۱۶۴) حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ وتر حق ہے^(۳) جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے یہ تین بار فرمایا۔ (احمد ابوداؤد حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [ضعیف]

(۱۶۲) ((عن عليؓ: الوتر ليس كصلاة المكتوبة ولكن سنة رسول الله ﷺ قال: ان الله وتر يحب الوتر فاوتروا يا اهل القرآن)) [رواه اصحاب السنن واللفظ للترمذی و حسنه و صححه ابن خزيمه و اخرج ابوداؤد اخره من حديث جابر]

(۱۶۳) ((وعن جابرؓ قال: قال رسول الله ﷺ: من خاف ان لا يقوم من آخر الليل فليوتر اوله، ومن طمع ان يقوم آخره فليوتر آخر الليل. فان صلاة آخر الليل مشهودة مَحْضُورَةٌ، وذلك افضل))

(۱۶۴) ((وعن بُرَيْدَةَؓ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)) [رواه احمد و ابوداؤد و صححه الحاکم]

(۱) یعنی وتر فرض نہیں ہے اور نہ واجب ہے بلکہ سنت مؤکدہ ہے امام ابوحنیفہ کے سوا ساری امت کا یہی مذہب ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ وتر واجب ہے آپ سے ایک روایت یہ ہے کہ یہ فرض ہے صاحبین اس مسئلہ میں آپ کے مخالف ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ وتر سنت ہے ابو حامد فرماتے ہیں کہ ابن المندر کا قول ہے کہ اس مسئلہ میں پوری امت میں سے امام ابوحنیفہ کا کوئی بھی ہم نوا نہیں ہے۔ (المجموع)

(۲) سنن ابی داؤد میں یہ حدیث حضرت علیؓ سے ہی روایت ہے ملاحظہ ہو باب استحباب الوتر ازھر

(۳) امام ابوحنیفہ نے اس حدیث کے ظاہر الفاظ کو لے کر وتر کو واجب قرار دیا ہے لیکن شافعیہ نے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ حدیث کے یہ ظاہر الفاظ بھی امام صاحب کے قول کی دلیل نہیں بن سکتے کیونکہ سنت کیلئے بھی حق کا لفظ استعمال ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ ہر سات دن بعد غسل کرے۔ (کتاب وصیفتہ ص ۱۰۱) لیکن جو کہیں فرماتے ہیں انہیں ازاد و اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الترغيب في ان ينام الانسان طاهراً ناوياً للقيام

قيام کی نیت سے با وضوء سونے کی ترغیب

(۱۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بحالتِ طہارت رات گزارے..... الخ تو اس کی چادر میں ایک فرشتہ رات گزارتا ہے اور یہ شخص جب بھی بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اے اللہ! اپنے اس بندے کو معاف فرما دے کیونکہ اس نے بحالتِ طہارت رات گزارا ہے (ابن حبان طبرانی اوسط میں یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور اس کے شروع میں یہ الفاظ بھی ہیں: ان جسموں کو پاک رکھو! اللہ تعالیٰ تمہیں پاک کرے! جو شخص بھی بحالتِ طہارت رات گزارتا ہے..... الخ اس حدیث کی سند جید ہے) [حسن لغیرہ]

(۱۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو نماز پڑھتا ہو لیکن اس پر نیند غالب ہو اور وہ نماز نہ پڑھ سکا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی نماز کا اجر و ثواب لکھ دیتا ہے اور نیند اس پر صدقہ ہوتی ہے۔ (مالک ابوداؤد نسائی ابن ابی الدنیا) (کتاب التہجد) [بإسناد جید] [صحیح]

(۱۶۵) ((عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ بَاتَ طَاهِرًا بَاتَ فِي شِعَارِهِ مَلَكٌ فَلَا يَسْتَقِظُ إِلَّا قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا)) [رواه ابن حبان واخرجه الطبرانی في الاوسط من حديث ابن عباس وفي اوله ((طَهَّرُوا هَذِهِ الاجسادَ طَهَّرَكُمْ اللهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ بَيِّتٌ طَاهِرًا إِلَّا بَاتَ)) الحديث

(۱۶۶) ((وعن عائشة رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَا مِنْ امْرِيٍّ يَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ لَيْلٍ فَيَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ اجْرَ صَلَاتِهِ، وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً. [رواه مالك وابوداؤد والنسائي وابن ابی الدنيا في كتاب التهجدة بإسناد جید]

الترغيب في قيام الليل

رات کے قيام کی ترغیب

(۱۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جب سوتے ہو تو شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے ^(۱) اور ہر گرہ پر یہ ضرب لگاتا ہے کہ

(۱۶۷) ((عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ) يَعْقُدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عَقَدٍ

(۱) قافیۃ الرأس سر کے پچھے حصہ کو کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ شیطان اس کی نیند کو گہرا اور دراز کرنے کے لیے اسے باندھ دیتا اور تین گرہیں لگا دیتا ہے (نہایہ) شیخ مصطفیٰ عمارہ فرماتے ہیں کہ شیطان کے گرہ لگانے کے معنی یہ ہیں کہ وہ حقیقی اشیاء لاتا نہیں ثابت رکھتا اور ان پر جادو کرتا ہے تاکہ وہ انسان کو = کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

”ابھی رات بہت لمبی ہے، سوئے رہو“ جب کوئی بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کرے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور اگر نماز بھی پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ ہشاش بشاش، خوش و خرم صبح کرتا ہے، ورنہ گندے نفس اور سستی کے ساتھ صبح کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ. فَإِنِ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنِ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُلُّهَا فَاصْبَحْ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا اصْبَحْ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ)) [متفق عليه]

(۱۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (مسلم و اصحاب سنن)

(۱۶۸) ((وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم، وافضل الصلوة بعد الفریضۃ صلاۃ اللیل))

[رواه مسلم واصحاب السنن]

(۱۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر قیام فرمایا کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر قیام کیوں فرماتے ہیں حالانکہ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں؟ فرمایا: کیا میں اس بات کو پسند نہ کروں کہ اللہ کا شکر گزار بندہ بن جاؤں؟ (بخاری و مسلم)

(۱۶۹) ((وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقوم من اللیل حتی تفتطر قدماءہ، فقلت لہ: لیم تصنع هذا یا رسول اللہ وقد غفیر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر؟ قال افلا احب ان اکون عبدا شکورا)) [متفق عليه]

(۱۷۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند نماز حضرت داؤد کی نماز ہے اور سب سے زیادہ پسند روزہ حضرت داؤد کا روزہ ہے وہ نصف رات سوتے، ثلث قیام فرماتے اور سوس آراں فرماتے، ایک

(۱۷۰) ((وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: احب الصلوة الی اللہ صلاۃ داوود، واحب الصوم الی اللہ صیام داوود کان ینام

= اٹھنے اور اپنے رب کی عبادت کرنے سے روکے شیطان بھی اسی طرح گرہیں لگاتا ہے جس طرح جاوید لگاتا ہے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ عورتیں اکثر اس طرح کا کام کرتی ہیں کہ وہ دھماگے لیتی، ان پر گرہیں لگاتی اور کلمات پڑھتی ہیں جس سے وہ شخص متاثر ہوتا ہے جس پر جاوید کیا جا رہا ہو جیسا کہ قرآن مجید میں بھی ہے: ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾ (اور گنڈھوں پر) (پڑھ پڑھ) کر پھونکنے والیوں کے شر سے) جو شخص بے توفیق ہو اس پر جاوید اثر کرتا ہے اور جس کو اللہ توفیق دے وہ اسکے شر سے محفوظ رہتا ہے، حقیقی ہونے کی دلیل ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ مرفوع روایت ہے علی قافیۃ راس احدکم

جبل فیہ ثلاث عقود..... تم میں سے ایک کی گدی رسی ہوتی ہے جس میں تین گرہیں ہوتی ہیں..... اس سے اگلی حدیث ملاحظہ ہو۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتاب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں مرد مسلمان اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جس بھلائی کا بھی سوال کرے اللہ تعالیٰ اس کے سوال کو ضرور پورا فرماتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات ہوتی ہے۔ (مسلم)

(۱۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے، اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی بیدار کرتی ہے، اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے (ابوداؤد ذیہ الفاظ انہی کی روایت کے ہیں نسائی ابن ماجہ ابن خزیمہ ابن حبان اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اسی مفہوم میں طبرانی نے اسے ابوالک اشعری سے روایت کیا ہے) [حسن]

(۱۷۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر اس طرح ہے جس طرح مخفی صدقہ، علانیہ صدقہ سے افضل ہے۔ (طبرانی، باسناد حسن) [ضعیف]

(۱۷۴) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! (۱) خوب

نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.)) [متفق عليه]

(۱۷۱) ((وعن جابر رضي الله عنه سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ آيَاتَهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ.)) [رواه مسلم]

(۱۷۲) ((وعن ابى هريرة رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَاقْبَضَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ ابْتِ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا، وَرَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاقْبَضَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ ابى نَضَحَتْ فِي وَجْهِ الْمَاءِ.)) [رواه ابوداؤد واللفظ له والنسائي وابن ماجه و صححه ابن خزيمة وابن حبان والحاكم واجرجه الطبراني من حديث أبى مالك الاشعري بمعناه]

(۱۷۳) ((وعن عبد الله رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السَّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ.)) [رواه الطبراني باسناد حسن]

(۱۷۴) ((وعن سهل بن سعد رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ جَبْرِيلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ:

(۱) اس حدیث کے ابتدائی الفاظ یوں ہیں: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جتنا چاہو جی تو بالآخر مرنے کو چاہو، جو چاہو عمل کرو اس کا بدلہ ملے گا، جس سے چاہو بخت کرو بالآخر اسے

جان لو کہ مومن کا شرف رات کے قیام میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہو جانے میں ہے۔ (طبرانی اوسط باسناد حسن)
[حسن لغیرہ]

(۱۷۵) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ اپنے رب کے قریب ترین رات کے آخری پہر میں ہوتا ہے، اگر تمہیں اس بات کی استطاعت ہو کہ ان لوگوں سے ہو جاؤ جو اس وقت اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ضرور ایسا کرو۔ (نسائی ترمذی اور ابن خزیمہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۱۷۶) حضرت ایاس بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ضرور پڑھنی چاہئے خواہ اتنا وقت جتنا بکری کا دودھ دوہنے پر لگتا ہے اور جو عشاء کی نماز کے بعد پڑھی جائے وہ رات کی نماز ہے۔ (طبرانی) [ضعیف]

(۱۷۷) حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رات کے قیام کو ترک نہ کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ترک نہیں فرمایا کرتے تھے جب آپ بیمار ہوتے یا تھکے ہوتے تو بیٹھ کر پڑھ لیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۱۷۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشک دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے: (۱) جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا اور وہ دن رات کی گھڑیوں میں قرآن کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ (۲) جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ اسے دن رات کی گھڑیوں میں خرچ کرتا ہے۔ (مسلم)

(۱۷۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

وَاعْلَمُ أَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامَ اللَّيْلِ، وَعِزَّةُ اسْتِغَاوَةِ عَنِ النَّاسِ)) [رواه الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن]

(۱۷۵) ((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: اقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مَمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فَكُنْ.)) [رواه الترمذی وصححه والنسائی وصححه ابن خزیمہ]

(۱۷۶) ((وَعَنْ إِيَّاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ صَلَاةٍ وَلَوْ حَلَبَ شَاةٍ، وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلِ.)) [رواه الطبرانی]

(۱۷۷) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَا تَدَعِ قِيَامَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا.)) [رواه ابوداؤد وصححه ابن خزیمہ]

(۱۷۸) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ.)) [رواه مسلم]

(۱۷۹) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دس آیتوں کے ساتھ قیام کرے اسے غافلوں میں سے نہیں لکھا جاتا اور جو سو آیتوں کے ساتھ قیام کرے اسے عبادت گزاروں میں سے لکھ لیا جاتا ہے اور جو ہزار آیت کے ساتھ قیام کرے اسے خزانے والوں میں سے لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے ابن حبان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ جس نے دو سو آیتوں کے ساتھ قیام کیا اسے خزانے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ مصنف فرماتے ہیں: کہ کتب من المقنطریں کے معنی یہ ہیں کہ اسے ان لوگوں میں سے لکھا جاتا ہے جنہیں اجر و ثواب کا ایک خزانہ دیا جائے گا۔ تبرک الذی سے لے کر قرآن مجید کے آخر تک ایک ہزار آیت ہے) [حسن

صحیح]

الترهيب من الصلاة والقراءة للناس

اُوں گھنٹے والے کے لیے نماز اور تلاوت پر تنبیہ

(۱۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اُوں گھنٹے لگے تو اسے چاہیے کہ سو جائے حتیٰ کہ اس کی نیند پوری ہو جائے، جب کوئی اُوں گھنٹے ہوئے نماز پڑھے تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے لیے استغفار کے بجائے اپنے آپ کو گالیاں دینے لگ جائے (بخاری و مسلم نسائی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جب کوئی نماز پڑھتے ہوئے اُوں گھنٹے لگے تو اسے چاہیے کہ نماز چھوڑ دے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ نادانستہ طور پر وہ اپنے لیے بددعا کرنے لگ جائے۔ بخاری میں بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہما الفاظ یہ ہیں کہ جب کوئی نماز میں اُوں گھنٹے لگے تو اسے سو جانا چاہیے حتیٰ کہ اسے معلوم ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے نسائی کی اسی سند سے روایت میں ہے کہ وہ نماز چھوڑ دے اور سو جائے، مسلم میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما الفاظ یہ ہیں کہ جب کوئی رات کو قیام کرے اور اس کی زبان پر قرآن نہ

العاص رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقْنَطِرِينَ.)) [رواه ابوداؤد وصححه ابن خزيمة واخرجه ابن حبان وعنده ((ومن قام بمائتي آية كُتِبَ من المقنطرين))۔ قَالَ المصنف اى كتب له قطار من الاجر، ومن اول تبارك الى آخر القرآن الف آية]

(۱۸۰) ((عن عائشة رضي الله عنها ان النبي ﷺ قَالَ: اِذَا نَعَسَ احَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَوْمُ، فَاِنَّ احَدَكُمْ اِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَفِرُّ فَيُسَبُّ نَفْسَهُ.)) [متفق عليه، وللنسائي ((اذا نَعَسَ احَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنْصِرْفْ فَلَعَلَّهُ يَدْعُو عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ لَا يَدْرِي))۔ واخرجه البخاري من حديث انس بلفظ ((اذا نَعَسَ احَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصِرْفْ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرُؤُهُ))۔ وللنسائي من هذا الوجه ((فليَنْصِرْفْ وَلْيُرْقُدْ)) ولمسلم من حديث ابي هريرة بلفظ ((اذا قام كتاب و سنت صحیح روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

احدکم من اللیل فاستعجم القرآن علی
لسانہ فلم یدر ما یقول فلیضطجع^[۱]
چڑھے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو اسے سو جانا چاہئے

الترہیب من ترک قیام اللیل والنوم الی الصباح

قیام لیل ترک کرنے اور صبح تک سونے پر وعید

(۱۸۱) ((عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: ذکرَ
عندَ النبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم رجلٌ نامَ لیلَهُ حتّٰی اصبحَ
قال: ذلکَ رجلٌ بالَ الشَّیطانِ فی اذنیہ۔))
[متفق علیہ وخرجه احمد بسند صحیح
عن ابی ہریرۃ و زاد ابن ماجہ فی آخرہ
(قال الحسن ای البصری: انّ بولہ واللہ
لثقیل)]^{[[۱]]}
(۱۸۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسے شخص کا ذکر ہوا جو رات بھر
صبح تک سوتا رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کے کان میں
شیطان نے پیشاب کیا ہے (بخاری و مسلم احمد بسند صحیح از
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن ماجہ^(۱)) کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ
حسن بصری کا قول ہے: اللہ کی قسم شیطان کا پیشاب بہت ثقیل
ہے۔)

الترغیب فی قضاء الانسان وردہ اذا فاتہ من اللیل

انسان کارات کا وظیفہ فوت ہو جائے تو اس کی قضا کی ترغیب

(۱۸۲) ((عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال:
قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من نامَ عن حِزبِہ
او عن شئیءٍ منہ، فقرأہ فیما بینَ صلاۃِ
الفجرِ والظہرِ کُتِبَ لہُ کأنما قرأہ منَ
اللَّیْلِ۔)) [رواہ مسلم والاربعة]
(۱۸۲) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے وظیفے یا اس کے کچھ حصے سے سو
جائے اور اسے فجر و ظہر کے درمیان پڑھ لے تو وہ اس طرح لکھا جاتا
ہے کہ گویا اس نے رات ہی کو پڑھا ہے۔ (مسلم اصحاب سنن)

الترغیب فی صلاۃ الضحی

گماز ضحیٰ کی ترغیب

(۱۸۳) ((عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال:
اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم بصیامِ ثلاثۃِ ایامٍ منَ
(۱۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دوست
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر مہینے تین روزے رکھنے، ضحیٰ کے وقت دو

(۱) یہ اثر مسند امام احمد (۲/۳۲۷) میں ہے ابن ماجہ میں نہیں۔ (ازھر)

رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی (بخاری و مسلم)۔ ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ میں ان کو کبھی نہیں چھوڑوں گا اور اس میں یہ الفاظ ہیں (کہ مجھے وصیت فرمائی) کہ میں ضحیٰ کی نماز کو نہ چھوڑوں کہ یہ اذائین (اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں) کی نماز ہے۔ مسلم نے ابوالدرداء کے واسطے سے پہلی روایت کی مانند روایت کیا ہے۔

(۱۸۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کے ہر عضو (۱) پر ہر صبح صدقہ لازم ہو جاتا ہے ہر تسبیح صدقہ ہے ہر الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، تکبیر کہنا صدقہ ہے، لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا بھی صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا بھی صدقہ ہے اور وہ دو رکعتیں ان تمام کاموں سے کفایت کرتی ہیں جنہیں آدمی ضحیٰ کے وقت ادا کرتا ہے۔ (مسلم)

كُلُّ شَهْرٍ ، وَرَكْعَتِي الضُّحَى ، وَانْ أُوْتِرَ قَبْلَ انْ ارْقُدَ)) [متفق عليه وفي رواية ابن خزيمة ((كَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ)) وفيه ((وان لا ادع صلاة الضحى فإنها صلاة الاوابين))۔ ورواه مسلم من حديث ابى الدرداء نحو الاول]

(۱۸۴) ((وعن ابى ذرٍّ رضي الله عن النبي ﷺ قال: يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سَلَامِي مِنْ اِحْدِكُمْ صَدَقَةٌ ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ ، وَامْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ ، وَتُجْزَى مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى)) [رواه مسلم]

الترغیب فی صلاة التسبیح

نماز تسبیح کی ترغیب

(۱۸۵) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچا جان! کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو تحفہ نہ دوں، کیا میں خاص آپ کو بدیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو دس باتوں کے انجام دینے کا حکم نہ دوں کہ جب آپ ان کو انجام دیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے پچھلے نئے پرانے، غلطی سے کیے ہوئے اور جان بوجھ کر چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا، وہ دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ہر

(۱۸۵) ((عن عباس رضي الله عن رسول الله ﷺ : يا عَمَّاهُ الا اعطيتك ، الا امنحك ، الا احبوك ، الا افعل بك عشر خصال اذا انت فعلت ذلك غفر الله لك ذنبك اوله و آخره ، و قديمه و حديثه ، و خطاه و عمدته ، و صغيره و كبيره ، و سيره و علانيته ، عشر خصال: ان تَصَلِيَ اربع

(۱) حدیث میں یہاں جو اسلامی کا لفظ ہے یہ سلامیہ کی جمع ہے، انگلی کے ہر پور کو سلامیہ کہتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ اسلامی کا واحد جمع ایک ہی ہے اور ایک قول

یہ ہے کہ چھوٹی ہر یوں میں سے ہر حرف دہری کو سلامی کہتے ہیں معنی ہر کوئی سلامی، جہاں تک سلامیہ کا لفظ ہے یہ صیغہ جمع ہے۔ (النبایہ)

رکعت میں سورہ فاتحہ اور کسی دوسری سورہ کی تلاوت کریں اور جب پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں تو کھڑے کھڑے پندرہ بار سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھیں پھر رکوع کریں اور رکوع میں دس بار یہ کلمات پڑھیں پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور دس بار یہ کلمات پڑھیں پھر سجدہ کریں اور سجدہ میں دس بار یہ کلمات پڑھیں پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور دس بار یہ کلمات پڑھیں ہر رکعت میں یہ کلمات پچھتر بار ہوئے اور چار رکعتوں کو اس طرح پڑھیں اگر ہو سکے تو روزانہ ایک بار یہ نماز پڑھو روزانہ ممکن نہ ہو تو ہر ہفتہ میں ایک بار پڑھ لو اگر ہر ہفتہ میں بھی نہ پڑھ سکو تو ہر ماہ ایک بار پڑھ لو اگر ہر ماہ بھی نہ پڑھ سکو تو سال میں ایک بار ضرور پڑھ لو اگر ہر سال بھی نہ پڑھ سکو تو اپنی عمر میں ایک بار ضرور پڑھ لو۔ (ابوداؤد ابن ماجہ مصنف فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بہت سی سندوں سے مروی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے اسے روایت کیا ہے اور ان میں سب سے بہتر سند یہی ہے علماء کرام کی ایک جماعت نے اسے صحیح قرار دیا ہے ان میں سے ابوبکر آجری ہمارے شیخ ابو محمد مصری اور ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن قابل ذکر ہیں ابوبکر بن ابی داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز تہنیت کے بارہ میں اس کے علاوہ اور کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اس سے زیادہ بہتر اور کوئی سند نہیں ہے) [حسن لغیرہ]

رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ فَإِذَا فَرَعْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ فَقُلْ وَأَنْتَ قَائِمٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرَكَّعْ فَتَقُولُ وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، فَذَلِكَ خَمْسُ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِنْ تَصَلَّيْهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَاذْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمْرِكَ مَرَّةً.))

[رواه ابوداؤد وابن ماجہ۔ قَالَ الْمَصْنِفُ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ طَرُقٍ كَثِيرَةٍ، وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَامْتَلَا هَذَا الطَّرِيقَ، وَقَدْ صَحَّحَهُ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ الْأَجْرِيُّ، وَشَيْخُنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، وَشَيْخُنَا الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: لَيْسَ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَيْرَ هَذَا، وَقَالَ مُسْلِمٌ: لَا يَرَوِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اسناد احسن من هذا]

الترغیب فی صلاة التوبة

نماز توبہ کی ترغیب

(۱۸۶) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی بھی آدمی گناہ کرتا ہے پھر اٹھ کر وضو کرتا، نماز پڑھتا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ...﴾ اور وہ کہ جب کوئی گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔ (اصحاب سنن ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے، ابن حبان کی روایت میں ہے کہ پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ ابن خزیمہ نے بھی اپنی صحیح میں اسی طرح ذکر فرمایا ہے) [صحیح]

(۱۸۶) ((عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال: سمعتُ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ما من رجلٍ یُذنبُ ذنبًا ، ثمَّ یقومُ فیتطهرُ ثمَّ یصلی ، ثمَّ یستغفرُ اللہَ الا غفرَ اللہُ له ، ثمَّ قرأَ هذهَ الآیة: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ﴾ الآیة۔)) [رواه اصحاب السنن وحسنه الترمذی وصححه ابن حبان وعنده ((ثمَّ یصلی رَكَعَتَیْنِ)) وكذا ذكره ابن خزيمة فی صحیحہ]

الترغیب فی صلاة الحاجة ودُعائها

نماز و دعاء حاجت کی ترغیب

(۱۸۷) حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے دُعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ میری نظر کو درست فرمادے؟ فرمایا کیا میں تمہیں چھوڑ نہ دوں (یعنی اگر تم صبر کرو تو تمہارے لئے لہجھا ہے) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نظر کے ختم ہو جانے کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف ہے، راوی کہتا ہے کہ وہ شخص گیا، اس نے وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی اور پھر یہ دُعا کی اے اللہ! میں اپنے نبی، نبی رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تیرے

(۱۸۷) ((عن عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ ان اعمی اتی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ اذع اللہ ان یکشف لی عن بصری۔ قال: او ادعک قال یا رسول اللہ: انه قد یشق علی ذهاب بصری۔ قال فانطلق وتوصا۔ ثم صلی رَكَعَتَیْنِ ثم قال: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَاتُوَجِّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ۔ یا مُحَمَّدُ اتُوَجِّهُ الِی رَبِّیْ بَکَ ان یکشف لی عن بصری اللّٰهُمَّ

ساتھ اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ وہ میری نظر کو درست فرما دے اے اللہ ان کی شفاعت میرے بارے میں قبول فرما اور میری شفاعت میرے لیے قبول فرما، وہ شخص جب واپس آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نظر کو درست فرما دیا تھا (ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے) نسائی نے بھی روایت کیا اور یہ الفاظ نسائی کی روایت کے ہیں ابن ماجہ ابن خزیمہ اور حاکم نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ”آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کرے اور پھر یہ دعا کرنے“ اس روایت میں نماز کا ذکر نہیں ہے ترمذی نے اسے ”الدعوات“ میں ذکر کیا ہے (۱) [صحیح]

(۱۸۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دن رات میں بارہ رکعت نماز پڑھو ہر دو رکعتوں کے درمیان تشهد میں بیٹھو اور جب نماز کے آخر میں تشهد میں بیٹھو تو اللہ عزوجل کی ثناء بیان کرو نبی ﷺ پر درود بھیجو اور پھر سجدہ کرو اور بحالت سجدہ سات بار سورہ فاتحہ پڑھو سات بار آیت الکرسی پڑھو اور پھر دس بار یہ پڑھو: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) پھر یہ کہو: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاوِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ، وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنَ كِتَابِكَ، وَاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَجَدَّكَ الْاَعْلَى

شَفَعَهُ فِىْ ، وَشَفَعْنِىْ فِىْ نَفْسِىْ فَرَجَعَ وَقَدْ كَشَفَ اللّٰهُ عَنِّىْ بَصْرِهِ۔ ((رواہ الترمذی وصححه والنسائی وهذا لفظه وابن ماجه وصححه ابن خزيمه والحاکم وفى رواية الترمذی ((فامرہ ان يتوضا فيحسن وضوءه ثم يدعو بهذا الدعاء)) ولم يذكر الصلاة۔ اخرجه فى الدعوات]

(۱۸۸) ((وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ قَالَ: اِنْتِىْ عَشْرَةٌ رَّكْعَةٌ تُصَلِّيْهِنَّ مِنْ لَيْلٍ وَنَهَارٍ ، وَتَشْهَدُ بَيْنَ كُلِّ رَّكْعَتَيْنِ ، فَاِذَا تَشْهَدْتَ فِىْ اٰخِرِ صَلَاتِكَ فَاتْنِىْ عَلٰى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَصَلِّ عَلٰى النَّبِىِّ ﷺ وَاَقْرَأْ وَاَنْتَ سَاجِدٌ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، وَايَةَ الْكُرْسِىِّ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، وَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قُلْ: اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاوِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ، وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ

(۱) علماء نے اس حدیث کو آنحضرت ﷺ کے معجزات آپ ﷺ کی دعا کے مستجاب ہونے اور آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے جو خرق عادات اسور کا ظہور فرمایا اور بتائے آلام و مصائب لوگوں کو نجات دی کے قبیل سے ذکر فرمایا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس نابینا شخص کے لیے دعا فرمائی اور آپ ﷺ کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت سے نوازا کہ اس کی بصارت کو واپس لوٹا دیا تھا اس لیے امام بیہقی اور کئی دیگر مصنفین نے اسے دلائل الشیخہ میں ذکر کیا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نابینا شخص کا شفا یاب ہونا آنحضرت ﷺ کی دعا کی برکت سے تھا مزید تفصیل کے لیے ما: حظ فرمائے ”وسیلہ کے

انواع وادکام“ ص ۹۱-۲۳ تصنیف علامہ محمد ناصر الدین البانی ترجمہ: محمد خالد سیف نیز ما: حظ فرمائے تحفۃ الاحوذی ج ۳ ص ۲۸۲-۲۸۳

وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ (اے رب ذوالجلال والا کرام! میں تجھ سے ان صفات کے ساتھ جن سے تیرا عرش عزت کا مستحق ہوا، تیری کتاب کے منہا رحمت کے ساتھ، تیرے اسم اعظم کے ساتھ، تیرے بلند وبال و جلال کے ساتھ اور تیرے مکمل کلمات کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں۔ پھر اپنی حاجت کا اللہ جل جلالہ سے سوال کرو پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ اور دائیں بائیں سلام پھیر دو۔ اور بے وقوف لوگوں کو یہ دُعا نہ سکھاؤ کیونکہ وہ اس طرح (لوگوں کو ایذا پہنچانے کے لئے) دُعا کریں گے اور ان کی دُعا قبول ہوگی۔ (حاکم، احمد بن حرب بیان کرتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا تو اسے کامیاب پایا، ابراہیم بن علی دہلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کا تجربہ کیا تو اسے کامیاب پایا، ابو زکریا بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کا تجربہ کیا تو اسے کامیاب پایا، امام حاکم فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا تجربہ کیا تو اسے کامیاب پایا۔ اس حدیث کی سند میں عامر بن خداش متفرد ہے اور وہ ثقہ مامون ہے۔ مصنف فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابوالحسن نے فرمایا یہ عامر نیساپوری ہے اور اس کی بہت سی روایات منکر ہیں، یہ عمر بن ہارون یحییٰ سے اسے روایت کرنے میں متفرد ہے اور وہ متروک اور متہم ہے، میرے علم کی حد تک صرف ابن مہدی نے ان کی تعریف کی ہے اور کسی نے نہیں اور پھر اس سلسلہ میں اعتماد تجربہ پر ہے سند پر نہیں۔^(۱) [موضوع]

كِتَابِكَ، وَاسْمِكَ الْاَعْظَمُ، وَوَجْدِكَ الْاَعْلَى، وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ، ثُمَّ سَلُّ حَاجَتَكَ، ثُمَّ اَرْفَعْ رَأْسَكَ، ثُمَّ سَلِّمْ يَمِينًا وَشِمَالًا، وَ [لَا تُعَلِّمُوها السُّفَهَاءَ] فَإِنَّهُمْ يَدْعُونَ بِهَا فَيُجَابُونَ)) [رواه الحاکم وقال: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ: قَدْ جَرَّبْتَهُ فَوَجَدْتَهُ حَقًّا۔ وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الدَّبَلِيُّ: قَدْ جَرَّبْتَهُ فَوَجَدْتَهُ حَقًّا، وَقَالَ ابُو زَكْرِيَا: قَدْ جَرَّبْتَهُ فَوَجَدْتَهُ حَقًّا۔ قَالَ الْحَاكِمُ: قَدْ جَرَّبْتَهُ فَوَجَدْتَهُ حَقًّا۔ تَفْرُدُ بِهِ عَامِرُ بْنُ خَدَّاشٍ، وَهُوَ ثِقَّةٌ مَامُونٌ۔ قَالَ الْمَصْنِفُ عَامِرٌ هَذَا قَالَ شَيْخُنَا ابُو الْجَسَنِ هُوَ نَيْسَابُورِيُّ صَاحِبُ مَنْكَبِرٍ، وَقَدْ تَفْرُدُ بِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ هَارُونَ الْبَلْخِيِّ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ مُتَّهَمٌ عَلَيْهِ ابْنُ مَهْدِيٍّ وَحَدِّه فِيمَا أَعْلَمُ، وَالْاِعْتِمَادُ فِي هَذَا عَلَيَّ التَّجْرِبَةُ لَا عَلَيَّ الْاِسْنَادُ]

(۱) اس دُعا میں جو یہ لکھا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاوِدِ الْعِزِّ مِنْ غَرَضِکَ تو حافظ ابن اثیر فرماتے ہیں کہ اس جملے کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ! میں تجھ سے ان صفات کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، جن کے باعث عرش عزت کا مستحق ہوا۔ یا معاقد سے نرا عرش کے منقذ ہونے کے مواضع ہیں اور اس کا حقیقی معنی عزت عرش ہے گویا اس شرح کے پہلے معنی کے اعتبار سے وہ صفات مُراد ہیں جن کے باعث ایسی عزت کا مستحق ٹھہرا اور یہ صفات باری تعالیٰ میں سے ایک صفت کے ساتھ وسیلہ ہے اور یہ جائز ہے تاہم یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ باطل اور موضوع ہے ابن جوزی نے اپنی کتاب "الموضوعات" میں لکھا ہے کہ "بلاشک و شبہ یہ حدیث موضوع ہے" حافظ زبیلی نے نصب الراية میں اسے موضوع قرار دیا ہے ملاحظہ فرمائیے ۲۷۲/۵۔ تعجب ہے کہ حافظ ابن حجر نے اس حدیث کو حذف کیوں نہ کیا خصوصاً جب کہ وہ خود فرماتے ہیں کہ اس میں عامر بن خداش متفرد ہے اور آپ کے استاد ابوالحسن اسے صاحب مناکیر قرار دیتے ہیں اور ان کا استاد یحییٰ بھی متروک و متہم ہے۔ تعجب بالائے تعجب یہ کہ حافظ فرماتے ہیں کہ "اس سلسلہ میں اعتماد تجربہ پر ہے سند پر نہیں" جب یہ حدیث ہے ہی باطل اور موضوع تو اس کی بنیاد پر تجربہ کیسا؟ اور تجربہ سے جو موضوع روایات صحیح ثابت ہو جائیں کیا انہیں صحیح قرار دے دیا جائے؟ (مترجم) مزید =

الترغیب فی صلاة الاستخارة

نمازِ استخارہ کی ترغیب

(۱۸۹) ((عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْلَمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يَعْلَمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيُرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاسْتَقْدْرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَإِنَّكَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي، وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ.)) [رواه البخاري واصحاب السنن]

(۱۸۹) حضرت جابر بن عبد اللہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام امور میں ہمیں استخارہ کی اس طرح تعلیم دیا کرتے تھے جس طرح قرآن مجید کی کسی سورۃ کی تعلیم دیا کرتے تھے آپ ارشاد فرماتے کہ تم میں سے کوئی جب کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ (یعنی دو رکعت نفل پڑھے) اور پھر یہ دُعا پڑھے (ترجمہ) اے اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کی بدولت خیر کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی قدرت کی برکت سے طاقت طلب کرتا ہوں اور آپ کے فضل عظیم کا آپ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ قدرت رکھتے ہیں اور میں قدرت نہیں رکھتا اور آپ جانتے ہیں میں نہیں جانتا اور آپ تو غیبوں کو جاننے والے ہیں اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے دین اور دنیا اور انجام کار کے اعتبار سے۔۔۔۔۔ یا یہ کہا۔۔۔۔۔ میری دنیوی زندگی کے اعتبار سے اور اخروی زندگی کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے مقدر میں کر دے اسے میرے لئے آسان بنا دے اور پھر اس میں میرے لیے برکت ڈال دے اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے دین اور انجام کار۔۔۔۔۔ یا یوں کہا۔۔۔۔۔ میری دنیوی زندگی کے اعتبار سے اور اخروی زندگی کے اعتبار سے بُرا ہے تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے دور کر دے اور میرے مقدر میں خیر کر دے وہ جہاں کہیں بھی ہو اور پھر اس کے ساتھ مجھے راضی بھی کر دے۔۔۔۔۔ یہ دُعا کرتے ہوئے آدمی اپنی حاجت کا نام لے۔ (بخاری واصحاب سنن)

= تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے۔ ”وسیلہ کے انواع و احکام“۔ اس حدیث کے موضوع ہونے پر یہ دلیل ہی کافی ہے کہ اس میں سجدہ میں سورۃ فاتحہ اور دیگر آیات قرآنیہ پڑھنے کو کہا گیا ہے جبکہ صحیح احادیث میں اس کی ممانعت وارد ہے۔ ازہر

الترغیب فی سجود التلاوة

سجود تلاوت کی ترغیب

(۱۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ابن آدم آیت سجدہ کو پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ تھلگ ہو کر رونا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے ہائے انفس! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کیا اور وہ جنت میں جائے گا اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا اور میں نے انکار کر دیا تو میرے لیے جہنم ہے۔
(مسلم)

(۱۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سورہ نجم لکھی گئی جب آیت سجدہ آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا اور روایات اور قلم نے بھی سجدہ کیا۔ (بزار سند جيد)

(۱۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آج رات یہ خواب دیکھا گویا ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے دیکھا گویا میں نے آیت سجدہ کو پڑھا ہے تو میں نے دیکھا کہ درخت نے میرے سجدہ کرنے کے ساتھ خود بھی سجدہ کیا اور اس نے سجدہ کرتے ہوئے یہ دعا پڑھی (ترجمہ) اے اللہ! اس سجدہ کی وجہ سے میرے لئے اپنے پاس اجر لکھ لے! اے میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ کر لے! اس کی وجہ سے میرے بوجھ کو مجھ سے دور کر دے اور میرے سجدہ کو اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد کے سجدہ کو قبول فرمایا تھا! ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو اس سجدہ میں آپ یہی کلمات پڑھ رہے تھے جو اس آدمی نے درخت کے حوالے سے بیان کیے تھے (ترمذی ابن ماجہ۔ ابن حبان

(۱۹۰) ((عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا قرأ ابن آدم سجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكي يقول: يا ويله أمر ابن آدم بالسجود فسجد فله الجنة، وأمرت بالسجود فآبى فلي النار)) [رواه مسلم]

(۱۹۱) ((وعن ابن النبی رضی اللہ عنہ کتب عنده سورة النجم فلما بلغ السجدة سجدا وسجدنا معه وسجدت الدواة والقلم)) [رواه البزار بسند جيد]

(۱۹۲) ((وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: جاء رجل الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال يا رسول الله انی رايت فی هذه الليلة فيما يرى النائم كانی اصلى خلف شجرة۔ فرایت كانی قد قرأت سجدة، فرایت الشجرة كانها تسجد بسجودي، فسمعتها وهي ساجدة وهي تقول: اللهم اكتب لي بها عندك اجرا، واجعلها لي عندك ذخرا، وضع عني بها وزرا، وتقبلها مني كما تقبلت من عبدك داود۔ قال ابن عباس فرایت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قرأ السجدة فسمعتها وهو ساجد يقول: مثل ما قال الرجل عن كلام الشجرة۔)) [رواه

نے اسے صحیح قرار دیا ہے ابو یعلیٰ اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ یہ خواب دیکھنے والے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تھے اور یہ حدیث بھی انہی کے واسطے سے روایت کی ہے۔

الترمذی وابن ماجہ وصححہ ابن حبان ووقع عند ابی یعلیٰ والطبرانی ((ان الرائی ابوسعید الخدری اخرجه من حدیثه))

کتاب الجمعة و ذکر ابوابہ

الترغیب فی صلاة الجمعة والسعی الیہا وما جاء فی فضل یومہا وساعتہا

نماز جمعہ اور اس کی طرف کوشش کر کے جانے کی ترغیب اور جمعہ کے دن اور اس میں ایک مخصوص گھڑی کی فضیلت

(۱۹۳) ((عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضوءَ ثُمَّ اتى الجمعةَ فاستمعَ وأنصتَ غُفِرَ لَهُ ما بینہ و بینَ الجمعةِ و من مسَّ الحصىَ فقد لغى۔)) [رواہ مسلم وغیرہ و اخرجه ابن خزیمہ مطولاً ولفظہ ((اذا كان یومَ الجمعةِ فاغتسلَ وغسلَ رأسہ ثم تطیبَ من اطيبِ طیبہ و لبسَ من صالحِ ثیابہ ثم خرَجَ الی الصلاۃ ولم یفرقْ بین اثینِ ثم استمعَ للإمامِ غُفِرَ لَهُ مِنَ الجمعةِ الی الجمعةِ و زیادۃ ثلاثۃ ایام))۔]] قوله لغی قیل معناه خاب من الاجر وقیل اخطا وقیل صارت جمعتہ ظہرا وقیل غیر ذلك]

(۱۹۳) ((وعن ابی سعید رضی اللہ عنہ انه سمِعَ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: خمسٌ من عملہنَّ

(۱۹۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ کام ایسے ہیں کہ جو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کر لے پھر جمعہ کے لیے آئے، خطبہ سنے اور خاموش بیٹھ کر سنے تو اس کے لیے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلکہ مزید تین دن ^(۱) کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو چھوا، اس نے لغو کام کیا (مسلم وغیرہ، ابن خزیمہ نے اس روایت کو قدرے طویل بیان کیا ہے، ان کے الفاظ یہ ہیں کہ جب جمعہ کا دن ہو اور وہ غسل کرے اور سر کو دھوئے، پھر اچھی خوشبو استعمال کرے، عمدہ کپڑے پہنے، پھر نماز کے لیے چلا جائے، دو آدمیوں کو الگ کر کے نہ بیٹھے اور امام کا خطبہ سنے تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلکہ تین دن زیادہ کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، لغی (اس نے لغو کام کیا) کے بارے میں ایک قول تو یہ ہے کہ وہ اجر سے محروم ہوا، دوسرا یہ کہ اس نے غلطی کی اور تیسرا یہ کہ اس کا جمعہ ظہر بن جائے گا، علاوہ ازیں کئی اور اقوال بھی ہیں) [حسن]

(۱) مزید تین دن کے اس لیے تاکہ اسے "الحسنۃ بعشر أمثالها" اصول کے مطابق مکمل دس دنوں کا ثواب ملے۔

انہیں ایک دن سرانجام دے اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں سے لکھ لیتا ہے یعنی (۱) جو مریض کی بیمار پرسی کرے (۲) جنازہ میں شرکت کرے (۳) روزہ رکھے (۴) جمعہ اذا کرنے کے لیے مسجد میں جلدی جائے اور (۵) ایک گردن کو آزاد کر دے۔ (ابن حبان)

[صحیح]

(۱۹۵) حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہائے دھوئے جلدی (مسجد میں) جائے پیدل جائے اور سوار نہ ہو امام کے قریب بیٹھے خطبہ سنے اور لغو کام نہ کرے تو اسے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزے اور قیام کا اجر و ثواب ملتا ہے۔ (احمد) اصحاب سنن۔ ترمذی نے اسے حسن اور ابن خزیمہ ابن حبان اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ غسل اور انتہل کے معنی نہانا اور بکر و ابتکر کے معنی جلدی جانا ہے دو لفظ تاکید کے لیے استعمال ہوئے ہیں دونوں کا معنی ایک ہی ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد فرمایا: پیدل جائے اور سوار نہ ہو۔ امام احمد کے شاگرد اثرم کا بھی یہی قول ہے۔ [صحیح]

(۱۹۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمعہ کو پیش کیا گیا، جبریل اسے اپنی ہتھیلی میں پکڑ کر اس طرح لائے جیسے کوئی سفید آئینہ ہو، جس کے درمیان میں ایک سیاہ نقطہ ہو اور کہا کہ یہ جمعہ ہے جسے اللہ تعالیٰ آپ کے پاس بھیج رہا ہے تاکہ یہ آپ کے لیے اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لیے عید ہو تمہارے لیے اس میں خیر و برکت ہے آپ پہلے ہوں گے اور یہود و نصاریٰ آپ کے بعد ہوں گے۔ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں جو کوئی اپنے رب سے خیر کی دعا مانگے اللہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے یا شمس سے وہ پناہ مانگے تو اس سے بھی بڑے

فی یوم کتبہ اللہ من اہل الجنۃ من عادۃ مریضاً، وشہد جنازۃ، وصام یوماً، وراح الی الجمعۃ، واعتق رقبتہ۔)) [اخرجه ابن حبان]

(۱۹۵) ((وعن اوس ابن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من غسل یوم الجمعۃ وغتسل وبکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنا من الإمام واستمع ولم یبلغ کان لہ بكل خطوۃ عمل سنۃ اجر صیامہا وقیامہا۔)) [رواہ احمد واصحاب السنن وحسنہ الترمذی وصححہ ابن خزیمہ وابن حبان والحاکم۔ قال الخطابی ما ملخصہ قوله غسل وغتسل وبکر وابتکر قیل ہو من التاکید اللفظی والمعنی واحد بدلیل قوله مشی ولم یرکب وهو قول الاثرم صاحب احمد]

(۱۹۶) ((وعن انس ابن مالک رضی اللہ عنہ قال: عرّضت الجمعۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء جبریل فی کفہ کالمراۃ البیضاء فی وسطہا کالتکتۃ السوداء، قال: ہذہ الجمعۃ بعرضہا علیک ربک لتکون لک عیداً، ولقرمک من بعدک، ولکم فیہا خیر، تکون انت الاول وتکون الیہود والنصارى من بعدک۔ وفيہا ساعۃ لا یدعو احد ربہ فیہا بخیر ہو لہ قسم کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

شر کو اس سے دُور کر دیا جاتا ہے آخرت میں، ہم اسے یوم المزید کے نام سے پکاریں گے۔ (طبرانی اوسط باسناد جید) [حسن صحیح]

الا اعطاهُ، او يتعوذُ من شرِّ الا دَفَعَ عَنْهُ ما هو اعظمُ منه۔ وَنَحْنُ نَدْعُوهُ فِي الْاٰخِرَةِ يَوْمَ الْمَزِيْدِ الْحَدِيْثِ)) [رواه الطبرانی فی الاوسط باسناد جید]

(۱۹۷) حضرت ابولبابہ بن عبدالمذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ تمام دنوں کا سردار اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں سے عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ صُحُی اور فطر کے دنوں سے بھی زیادہ عظیم تر ہے، اس دن کے پانچ امتیازات ہیں: (۱) اس دن میں اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا فرمایا (۲) اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو زمین پر اتارا (۳) اس دن اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو فوت کیا (۴) اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ بندہ اپنے رب سے جو بھی سوال کرے اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا فرماتا ہے بشرطیکہ وہ حرام کا سوال نہ کرے اور (۵) اس دن قیامت (۱) ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ملک مقرب، آسمان زمین ہوا میں پہاڑ اور درخت جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں (۲) (احمد ابن ماجہ، مسند احمد میں یہ حدیث سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس کی سند کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں) [ضعیف]

(۱۹۷) ((وَعَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ اِبْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ، وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحَى، وَيَوْمِ الْفَطْرِ، وَفِيهِ خَمْسٌ خِلَالِ: خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ، وَاهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ اِلَى الْاَرْضِ، وَفِيهِ تَوَقَّى اللّٰهُ اٰدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللّٰهُ فِيْهَا الْعَبْدُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا۔ وَفِيهِ تَقْوَمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مَّقْرَبٍ، وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيْحٍ، وَلَا جِبَالٍ، وَلَا شَجَرٍ اِلَّا وَهَنَّ يُسْفِقُنْ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)) [رواه احمد وابن ماجه واخرجه احمد من حديث سعد بن عبادة ورواه ثقات مشهورون]

(۱۹۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن کسی مسلمان کو بھی معاف کیے بغیر نہیں چھوڑتا۔ (طبرانی اوسط) میرے خیال میں یہ روایت حسن اسناد کے ساتھ مرفوع ہے

(۱۹۸) ((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِتَارِكٍ لِاحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا غَفَرَ لَهُ۔))

[موضوع] رواه الطبرانی فی الاوسط فیما اری

(۱) یہاں ساعہ کا لفظ استعمال ہوا ہے اور یہ لفظ دو معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے ایک تو یہ کہ دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے ایک جزء کو ساعت کہتے ہیں اور دوسرا یہ کرات یا دن کے چھوٹے سے جزء کو کہتے ہیں۔ جَلَسْتُ عِنْدَكَ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ کے معنی ہوں گے کہ میں آپ کے پاس دن کو تھوڑی دیر کے لیے بیٹھا، پھر یہ لفظ قیامت کے لیے مستعار لیا گیا، زجاج فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں جہاں بھی ساعت کا لفظ آیا قیامت کے معنی میں آیا ہے، مراد یہ ہے کہ یہ چھوٹی سی گھڑی ہوگی جس میں امر عظیم واقع ہوگا، قلیل وقت کی وجہ سے اسے ساعت سے موسوم کیا گیا۔ (نہایہ)

(۲) یُسْفِقُنْ ڈرتے ہیں اور کثرت تسبیح و تہلیل بیان کرتے ہیں اس لیے کہ اس دن قیامت قائم ہوگی۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مرفوعاً بإسناد حسن]

(۱۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ مسلمان آدمی اس میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے جو بھی سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور قبول فرماتا ہے اور آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا کہ یہ گھڑی بہت قلیل سی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۰۰) حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ مجھ سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کی گھڑی کے بارہ میں کچھ بیان کیا ہو؟^(۱) انہوں نے کہا ہاں میں نے اپنے والد صاحب سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ یہ گھڑی امام کے بیٹھنے سے لے کر نماز ختم ہونے تک ہے۔ (مسلم ابوداؤد انہوں نے کہا کہ مراد امام کا منبر پر بیٹھنا ہے)

(۲۰۱) حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے کہ ہم اللہ کی کتاب میں یہ پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر مرد مومن اسے اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا فرما دیتا ہے عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گھڑی کا کچھ حصہ۔ میں نے عرض کیا آپ سچ فرماتے ہیں وہ گھڑی کا کچھ حصہ ہے میں نے عرض کیا: وہ گھڑی کونسی ہے؟ فرمایا دن کی آخری گھڑی میں نے عرض کیا: کہ یہ تو نماز کی گھڑی نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں بندہ جب نماز پڑھتا ہے پھر نماز ہی کی نیت سے وہاں بیٹھ جاتا ہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے (ابن ماجہ

(۱۹۹) ((وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرَ یومَ الجمعةِ فقال: فیہا ساعةٌ لا یوافقہا عبدٌ مُسلمٌ وَهُوَ قائمٌ یُصلی یسألُ اللہَ شیئاً الا اعطاهُ۔ و اشار بیدہ یقللہا)) [متفق علیہ]

(۲۰۰) ((وعن ابی بُردۃ بن ابی موسیٰ قال: قال لی عبدُ اللہِ بنُ عمرَ رضی اللہ عنہما سمعتُ اباکَ یُحدِّثُ عنُ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فی شانِ ساعةِ الجمعةِ؟ فقال نعمَ سمعتہ یقولُ: سمعتُ رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یقولُ: ہی ما بین ان یجلسَ الامامُ الی ان تُقضى الصلاۃ۔)) [رواہ مسلم، وابوداؤد، وقال: یعنی

علی المنبر۔]

(۲۰۱) ((وعن عبدِ اللہِ بنِ سلامٍ رضی اللہ عنہ قال: قلتُ، و رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم جالسٌ: انا کُنجدُ فی کتابِ اللہِ: فی یومِ الجمعةِ ساعةٌ لا یوافقہا عبدٌ مومنٌ یُصلی یسألُ اللہَ فیہا شیئاً الا قضی لہُ حاجتہ۔ قال عبدُ اللہِ: و اشارَ الی رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ او بعض ساعةٍ، فقلتُ صدقتُ، او بعض ساعةٍ۔ قلتُ ایه ساعةٍ ہی؟ قال: آخرُ ساعاتِ النَّهارِ۔ قلتُ: ائھا لیست ساعةَ صلاۃٍ؟ قال: بلی انَّ العبدَ اذا صَلَّی، ثُمَّ جَلَسَ لَمْ یُجَلِسْهُ الا الصلاۃُ فَهوَ فی

(۱) یعنی جمعہ کی وہ گھڑی جس کا سابقہ حدیث میں ذکر گزر چکا ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے۔

صلاۃ۔)) [رواہ ابن ماجہ باسناد علی نے اسے ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جو صحیح کی شرط کے مطابق شرط الصحیح] (ہے) [حسن صحیح]

الترغیب فی الغسل یوم الجمعة جمعہ کے دن غسل کرنے کی ترغیب

(۲۰۲) ((عن ابی امامةؓ عن النبیؐ))
عَنْهُ قَالَ: اِنَّ الْغُسْلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ لَیَسْتَلُّ
الْحَطَايَا مِنْ اَصْوَالِ الشَّعْرِ اسْتِیْلًا۔))
[رواہ الطبرانی ورواہ ثقات]

(۲۰۲) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل گناہوں کو بالوں کی جڑوں سے کھینچ کر باہر نکال دیتا ہے۔ (طبرانی اس کے راوی ثقہ ہیں) [ضعیف]

(۲۰۳) ((وعن ابی سعید الخدریؓ))
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: غُسْلُ یَوْمِ
الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَسِوَاكَ،
وَيَمَسُّ مِنَ الطَّيِّبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ۔)) [رواہ
مسلم وغیرہ]

(۲۰۳) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر واجب ہے، نیز مسواک کرنا اور حسب استطاعت خوشبو بھی استعمال کرے۔ (مسلم اور دیگر)

(۲۰۴) ((وعن ابن عباسؓ)) قَالَ:
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اِنَّ هَذَا یَوْمٌ عَیْدٌ جَعَلَهُ
اللَّهُ لِلْمُسْلِمِیْنَ، فَمَنْ جَاءَ الْجُمُعَةَ
فَلِیَغْتَسِلْ وَاِنْ كَانَ عِنْدَهُ طِیْبٌ فَلِیَمَسَّ
مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسُّوَاكِ۔)) [رواہ ابن
خزیمہ بهذا اللفظ واسنادہ حسن]

(۲۰۴) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی عید بنا دیا ہے لہذا جو جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کرے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو اسے استعمال کرے نیز مسواک بھی ضرور کرو۔ (ابن خزیمہ باسناد حسن) [حسن لغیرہ]

الترغیب فی التبکیر الی الجمعة وما جاء فی من یتاخر عن التبکیر من غیر عذر

جمعہ کے دن جلد مسجد جانے کی ترغیب اور بلا عذر تاخیر سے آنے والے کے متعلق کیا وارد ہے؟

(۲۰۵) ((عن ابی ہریرةؓ)) اَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَعْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ
غَسَلَ الْجَنَابَةَ، ثُمَّ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْاُولٰی

(۲۰۵) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح غسل کیا اور پھر چل پڑا تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی دی اور جو دوسری ساعت

میں روانہ ہوا تو اس نے گویا گائے کی قربانی سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کیا اور جو تیسری گھڑی میں چلا تو اس نے سینکوں والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو چوتھی ساعت میں چلا تو اس نے گویا مرغی کی قربانی دی اور جو پانچویں گھڑی میں چلا تو اس نے گویا ایک انڈہ قربان کیا اور جب امام نکلتا ہے تو فرشتے ذکر الہی سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فَكَانَمَا قَرَّبَ بَدَنَةً؛ وَمِنْ رَاحٍ فِي السَّاعَةِ
الثَّانِيَةِ: فَكَانَمَا قَرَّبَ بَقْرَةً؛ وَمِنْ رَاحٍ فِي
السَّاعَةِ الثَّلَاثَةِ: فَكَانَمَا قَرَّبَ كَبْشًا اقْرُونَ،
وَمِنْ رَاحٍ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ: فَكَانَمَا قَرَّبَ
دَجَاجَةً؛ وَمِنْ رَاحٍ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ:
فَكَانَمَا قَرَّبَ بَيْضَةً؛ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ
حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمْعُونَ الذِّكْرَ))

[متفق عليه]

الترهيب من تخطي الرقاب يوم الجمعة

جمعہ کے دن گردنیں پھلانگتے ہوئے آنے کی ممانعت

(۲۰۶) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آیا جب کہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ تم نے (لوگوں کو) تکلیف دی ہے (احمد ابوداؤد نسائی ابن خزیمہ ابن حبان کی روایت میں آئیت (مد اور نون کے ساتھ) کا لفظ بھی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ تم تاخیر سے آئے ہو ابن ماجہ نے اس حدیث کو بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے) [صحیح]

(۲۰۶) ((عن عبد الله بن بسرٍ رضي الله عنه قال: جاء رجلٌ يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة، والنبى ﷺ يخطب، فقال النبى ﷺ: اجلس فقد آذيت.)) [رواه احمد و ابوداود والنسائى وابن خزيمة وابن حبان وزاد و آئيت وهى بمدنم نون اخرت المجرى ء واخرجه ابن ماجه من حديث جابر]

الترهيب من الكلام والامام يخطب والترغيب في الانصاف

امام کے خطبہ کے دوران بات کرنے پر وعید اور خاموشی کی ترغیب

(۲۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے بھائی سے یہ کہو کہ خاموش ہو جاؤ تو تم نے بھی لغو کام کیا۔ (بخاری و مسلم)

(۲۰۷) ((عن ابى هريرة رضي الله ان النبى ﷺ قال: اذا قلت لصاحبك: انصت و الامام يخطب فقد لغوت.)) [متفق عليه]

[متفق عليه]

(۲۰۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور جس شخص نے لغوکام کیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگیں تو اس کے لیے یہ ظہر کی نماز ہو گی۔ (ابوداؤد ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا اور اسے بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی بیان کیا ہے) [صحیح]

(۲۰۸) ((وعن عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله ﷺ: ومن لغي وتخطى رقاب الناس كانت له ظهراً.)) ابو داؤد وصححه ابن خزیمہ واخرجه ايضاً من حديث ابى هريرة [

الترهيب من ترك الجمعة بغير عذر

بلا عذر جمعہ ترک کرنے پر وعید

(۲۰۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں سے کہا کہ جو جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھانے اور میں جا کر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو جمعہ کیلئے آنے کے بجائے اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ (مسلم)

(۲۰۹) ((عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان النبي ﷺ قال: لقوم يتخلفون عن الجمعة: لقد هممت ان امر رجلاً يصلي بالناس - ثم احرق على رجال يتخلفون عن الجمعة بيوتهم)) [رواه مسلم]

(۲۱۰) حضرت ابوالجعد ضمري رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (اور یہ صحابی رضی اللہ عنہ تھے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص سستی کی وجہ سے تین جمعے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر نمبر لگا دیتا ہے (احمد) اصحاب سنن ابن خزیمہ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص بلا عذر تین جمعے چھوڑ دیتا ہے وہ منافق ہے رزین نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: کہ وہ اللہ سے لاتعلق اور بری ہے احمد اور حاکم نے پہلی روایت کے الفاظ کی طرح اسے بیان کیا اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے ابن ماجہ میں یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے) [حسن صحیح]

(۲۱۰) ((وعن ابى الجعد الضمري رضی اللہ عنہ - وكانت له صحبة - عن النبي ﷺ: قال من ترك ثلاث جمع تهاوناً طبع الله على قلبه.)) [رواه احمد واصحاب السنن وصححه ابن خزيمه وابن حبان والحاكم وفي رواية لابن خزيمة ((ثلاثاً من غير عذر فهو منافق)) - وذكره رزين فزاد: هو برىء من الله - واخرجه احمد وصححه الحاكم من حديث ابى قتادة نحو الاول واخرجه ابن ماجه من حديث

[جابر -]

الترغيب فيما يقرأ يوم الجمعة

جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھنے کی ترغیب

(۲۱۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کرے تو اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور جگمگاتا رہے گا۔ (نسائی و بیہقی نے اسے مرفوعاً روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۲۱۱) ((عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ)) [رواه النسائی و البیهقی مرفوعاً و صححه الحاکم]

کتاب الصدقات و ذکر ابوابہ

الترغيب في اداء الزكاة و تاکید و جوبها

زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب اور اس کے وجوب کی تاکید

(۲۱۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے تو؟ فرمایا ”جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اس کے مال کا شر اس سے دور ہو گیا“^(۱) (طبرانی اوسط اور یہ الفاظ طبرانی ہی کی روایت کے ہیں۔ ابن خزیمہ و حاکم نے اسے صحیح قرار دیا اور بایں الفاظ مختصر روایت کیا ہے کہ جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو تو تم نے اس کے شر کو خود سے دور کر دیا، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے اپنی اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نے زکوٰۃ ادا کر دی تو اپنا ذمہ ادا کر دیا اور جس نے مال حرام جمع کیا پھر اسے صدقہ کیا تو اس کے لیے اس میں کوئی اجر نہ ہوگا اور اس کا بوجھ اس پر ہوگا) [حسن لغیرہ]

(۲۱۲) ((عن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رجل يا رسول الله: ارايت ان ادى الرجل زكاة ماله؟ فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: من ادى زكاة ماله، فقد ذهب عنه شره)) [رواه الطبرانی في الاوسط واللفظ له و صححه ابن خزيمة و الحاکم مختصراً: اذا اديت زكاة مالك فقد اذبت عنك شره۔ و اخرج ابن خزيمة و ابن حبان و الحاکم في صحاحهم عن ابی هريرة ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا اديت الزكاة فقد قضيت ما عليك، و من جمع مالا حراماً، ثم تصدق به لم يكن له فيه اجر، و كان اضره عليه]

(۱) یعنی اس میں برکت ہوگی، نیک کاموں میں استعمال ہوگا اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں خرچ ہوگا اور قبر میں اس مال کی وجہ سے عذاب ہوگا اور نہ اسے سانپ کی صورت دینی جائے گی، اور بعض نے کہا کہ وہ اسے نیک اور نیک بنانے والے ہیں اور نیک بنانے والے کو نیک قرار دینے کے متعلق یہ وہ بحث میں آتا ہے۔ (عبارہ)

(۲۱۳) حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زکوٰۃ ادا کر کے اپنے مالوں کو محفوظ کر دے صدقہ کے ساتھ اپنے مریضوں کا علاج کرو اور دعا و گریہ زاری کے ساتھ بلا کی موجوں کا استقبال کرو (ابوداؤد نے اسے ”المراسیل“ میں روایت کیا ہے اور طبرانی و بیہقی نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے اسے مرفوع و متصل روایت کیا ہے لیکن زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے) [ضعیف]

(۲۱۳) ((وعن الحسن قان: قال رسول الله ﷺ: بَحْصُوا اموالكم بالزكاة، وداووا مرضاكم بالصدقة، واستقبلوا امواج البلاء بالدعاء والتضرع.)) [رواه ابوداؤد في المراسيل واخرجه الطبراني والبيهقي عن جماعة من الصحابة مرفوعاً متصلاً والمرسل اشبه]

الترهيب من منع الزكاة حتى الحلى

زیورات اور دیگر اشیاء سے زکوٰۃ نہ دینے کی شدید وعید

(۲۱۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اس کے مال کو قیامت کے دن ایک گنجنے سانپ^(۱) کی شکل دے کر اس کی گردن میں طوق ڈال دیا جائے گا پھر آنحضرت ﷺ نے اس کے مصداق کتاب اللہ سے یہ آیت پڑھی: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنهَمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ...﴾ (جو لوگ مال میں جو اللہ نے اپنے فضل سے ان کو عطا فرمایا ہے بخل کرتے ہیں وہ اس بخل کو اپنے حق میں لہجنا نہ سمجھیں)۔ (ابن ماجہ یہ الفاظ انہی کی روایت کے ہیں نسائی۔ ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ بزار و طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔ ابن خزیمہ و ابن حبان نے اسے بروایت ثوبان ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ جس نے اپنے پیچھے خزانہ چھوڑا تو اسے ایک گنجنے سانپ کی شکل دے دی

(۲۱۴) ((عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: ما من أحد لا يؤدي زكاة ماله الا مثل له يوم القيامة شجاعاً اقرع حتى يطوق به عنقه، ثم قرا علينا النبي ﷺ مصداقه من كتاب الله: ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله. الآية. رواه ابن ماجه وهذا لفظه والنسائي وصححه ابن خزيمة واخرجه البزار والطبراني وصححه ابن خزيمة وابن حبان من حديث ثوبان بلفظ ((من ترك كَنْزاً مثلاً له يوم القيامة شجاعاً اقرع له زبيبتان يتبعه فيقول من انت فيقول: انا

(۱) شجاع کے معنی سانپ یا زرنسانپ کے ہیں اور نہایہ میں اقرع کے معنی یہ بیان کیے گئے کہ جس کے سر پر بال نہ ہوں، یعنی کہ وہ سانپ ایسا ہوگا گویا کثرت زہر اور طول عمر کے باعث اسکا سر گنجنے ہوگا زہر سانپ کی آنکھ کے اوپر سیاہ نقطے لکھتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ دو ایسے نقطے ہوں گے جو اسکے منہ کو کھولے ہوئے ہوں گے اور حدیث کا آخری حصہ اس طرح ہے جیسا کہ ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ کہے گا کہ میں تمہارا وہ خزانہ ہوں جسے تم پیچھے چھوڑ کر آئے تھے وہ اسکا پیچھا کرتا رہے گا جی کہ اس کے ہاتھ کو اور پھرا اسکے سارے جسم کو نگل جائے گا۔

جائے گی؛ جس کی آنکھ کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ اس کا پیچھا کرے گا وہ کہے گا تو کون ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میں تمہارا خزانہ ہوں..... الحدیث [صحیح]

(۲۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان دولت مندوں کے مال پر اس قدر فرض کیا ہے جو ان کے فقراء کی ضرورتوں کے لیے کافی ہو اور فقراء جب بھوکے اور ننگے ہوں گے تو ان کے اس مشقت میں پڑنے کا سبب اغنیاء کا ان کے ساتھ سلوک ہی ہوگا۔ خبردار! اللہ تعالیٰ دولت مندوں سے سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب سے دوچار کرے گا (طبرانی اوسط وصغیر، اس کا راوی ثابت بن محمد زاہد متفرد ہے مصنف فرماتے ہیں کہ وہ صدوق ہے، امام بخاری اور کئی دیگر ائمہ نے اس کی روایت کو لیا ہے) [ضعیف]

(۲۱۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن جہنم میں جائے گا۔“ (طبرانی صغیر) [حسن صحیح]

فصل فی زکاة الحلی وما جاء فی ذم التحلی بالذهب

زیورات کی زکوٰۃ کا بیان اور سونے کے زیورات پہننے کی مذمت میں کیا وارد ہوا ہے۔

(۲۱۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کو زیور اور ریشم پہننے سے منع فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ اگر تم جنت کے زیور اور ریشم کو پسند کرتے ہو تو انہیں دنیا میں نہ پہنو (نسائی) حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مصنف فرماتے ہیں کہ جن احادیث میں عورتوں کے لیے زیور پہننے کی وعید آئی ہے، ان کی کئی تفسیریں ممکن ہیں (۱) یہ احادیث منسوخ ہیں کیونکہ عورتوں کے لیے سونے کے زیور پہننے کا جواز بھی ثابت ہے (۲) یہ وعید اس کے لیے لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

((وعن علیؑ قال: قال رسول الله ﷺ: ان الله فرض على اغنياء المسلمين في أموالهم بقدر الذي يسع فقراءهم ولكن يجهد الفقراء اذا جاعوا وعروا الا ما يصنع اغنياءهم الا وان الله يحاسبهم حسابا شديدا، ويعذبهم عذابا يما -)) [رواه الطبراني في الاوسط والصغير وتفرد به ثابت بن محمد الزاهد - قال المصنف وهو صدوق روى عنه البخاري وغيره]

((وعن انس بن مالكؓ قال: قال رسول الله ﷺ: مانع الزكاة يوم القيامة في النار)) [رواه الطبراني في الصغير]

((عن عقبه بن عامرؓ ان رسول الله ﷺ كان يمنع اهله الحلية والحريز، ويقول ان كنتم تحبون حلية الجنة وحريرها فلا تلبسوهما في الدنيا)) [رواه النسائي وصححه الحاكم - قال المصنف الاحاديث التي ورد فيها الوعيد على تحلى النساء بالذهب تحتل وجوها كتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز]

من التاویل۔ احدها النسخ لثبوت اباحة تحلی النساء بالذهب۔ وثانیها فی حق من لا یودی الزکاة۔ وثالثها فی حق من اظهرت الزینة به۔ ورابعها الممنوع غلط ذلك وعظمه۔

لیے ہے جو زکوٰۃ ادا نہ کرے (۳) یہ وعید اس کے لیے ہے جو زیورات پہن کر زینت کا اظہار کرے اور (۴) ممانعت کا تعلق بڑے بڑے اور موٹے موٹے زیورات سے ہے) [صحیح]

الترغیب فی العمل علی الصدقة بالتقوی والترہیب من التعدی فیها والخیانة وما جاء فی المکاسین والعشارین والعرفاء

فراہمی صدقات کے لیے تقویٰ کے ساتھ کام کرنے کی ترغیب اور اس میں ظلم و خیانت پر وعید اور ناحق محصول، عشر وصول کرنے والوں اور سرداروں کے متعلق کیا وارد ہوا ہے

(۲۱۸) ((وعن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: العامل علی الصدقة بالحق لوجه الله كالغازی فی سبیل الله حتی یرجع الی اہله۔)) [رواه احمد واللفظ له وابوداؤد والترمذی وحسنه وابن ماجه وصححه ابن خزيمة]

(۲۱۸) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حق کے ساتھ لوجہ اللہ صدقہ کی فراہمی کیلئے کام کرنے والا کارکن اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے حتیٰ کہ وہ اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔ (یہ روایت احمد کے الفاظ ہیں ابوداؤد و ابن ماجہ نے بھی اسے روایت کیا ترمذی نے حسن اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن صحیح]

(۲۱۹) ((وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: خیر الغسب کسب العامل اذا نصح۔)) [رواه احمد]

(۲۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین کمائی عامل کی کمائی ہے بشرطیکہ وہ خیر خواہی اور اخلاص سے کام لے۔ (احمد) [حسن]

(۲۲۰) ((وعن عبد الله ابن بريدة عن ابيه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من استعملناه علی عمل فرزقناه رزقا فما اخذ بعد ذلك فهو غلول۔)) [رواه ابوداؤد]

(۲۲۰) حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی ہم کام کے لیے ڈیوٹی لگائیں اور اسے اس کی اجرت دیں تو اس کے بعد اگر وہ کچھ لیتا ہے تو یہ خیانت ہے۔ (۱) (ابوداؤد) [صحیح]

(۱) 'غلول' کے معنی غنیمت میں خیانت اور مال غنیمت کی تقسیم سے قبل اس کے چوری کرنے کے ہیں جو بھی کسی خفیہ چیز میں خیانت کرے تو وہ غلول ہے 'غلن' چرے یا لوہے کے طوق کو کہتے ہیں جس میں باندھ کر باتوں کو رُدن کے ساتھ جکڑ دیا جاتا ہے۔

فصل

(۲۲۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ زبردستی ٹیکس (۱) وصول کرنے والا حجت میں داخل نہ ہوگا۔ (ابوداؤد ابن خزیمہ و حاکم نے اسے صحیح قرار دیا اور حاکم نے اسے شرط مسلم کے مطابق قرار دیا ہے) [ضعیف] ☆

(۲۲۲) حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھوں پر مارا اور فرمایا کہ قدیم اگر تم اس حالت میں فوت ہوئے کہ نہ امیر بنے نہ سیکر ٹری اور نہ نمبر دار (۲) تو نجات پا جاؤ گے۔ (ابوداؤد) [ضعیف]

((عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لا یدخل صاحب مکس الجنۃ یعنی العشار۔)) [رواہ ابوداؤد وصححه ابن خزیمہ والحاکم وقال علی شرط مسلم کذا قال]

((و عن المقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب علی منکبہ ثم قال: افلححت یا قدیم ان مت ولم تکن امیراً ولا کاتباً ولا عریفا)) [رواہ ابوداؤد]

الترہیب من المسالۃ وتحريمها مع الغنی وما جاء فی ذم الطمع والترغیب فی

التعفف والقناعة والاکل من کسب الید

ضرورت کے نہ ہوتے ہوئے گداگری پر وعید اور ضرورت کے بغیر مانگنے کی حرمت لالچ کی مذمت اور

عفت، قناعت اور ہاتھ کی کمائی سے کھانے کی ترغیب

(۲۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو مانگنے کی عادت رہے گی حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک

((عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لا تزال المسالۃ باحدکم حتی یلقى اللہ عزوجل، ویس فی وجهه مزجة

(۱) کس کے معنی ٹیکس کے ہیں یعنی وہ ٹیکس جسے ظلم اور زیادتی کے طور پر لگا یا جائے اور صاحب کس سے مراد: وہ عشر وصول کرنے والا ہے جو اتنا حق عشر وصول کرتا ہے۔

(۲) عریف قبیلہ یا جماعت کے امور کے نگران کو کہتے ہیں جس کے ذریعے حاکم اعلیٰ ان لوگوں کے حالات سے باخبر رہتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری دسر برائی سے بچنا چاہیے کیونکہ یہ ایک آزمائش ہے۔

☆ تاہم روفیغ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ یہ حدیث صحیح ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان صاحب مکس فی النار ”بجہت لینے والا جنمی ہے۔“ (مسند احمد) (ازھر)

فرمایا کہ کون ہے جو بیعت کرے؟ ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے بیعت لے لیجئے، فرمایا تم یہ بیعت کرو کہ کسی سے کوئی سوال نہ کرو گے، ثوبان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے کیا ملے گا؟ فرمایا جنت، تو ثوبان نے آپ سے بیعت کر لی، ابوامامہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں مکہ میں لوگوں کے مجمع میں بھی دیکھا کہ وہ سواری پر سوار تھے ان سے کوڑا اگر جاتا اور بسا اوقات وہ کسی آدمی کے کندھے پر گرتا اور وہ آدمی اسے انہیں پکڑتا تو اس سے نہ لیتے بلکہ اپنی سواری سے نیچے اتر کر خود اسے پکڑتے۔ (طبرانی نے اسے بطریق علی بن زید از قاسم از ابوامامہ روایت کیا ہے جب کہ احمد، ابوداؤد اور نسائی میں یہ روایت خود حضرت ثوبان ہی سے ان الفاظ میں مروی ہے کہ جو شخص مجھے یہ ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں میں نے عرض کیا: میں یہ ضمانت دیتا ہوں تو اس کے بعد وہ واقعی کسی سے کوئی سوال نہ کرتے تھے، اس کی سند صحیح ہے، ابن ماجہ میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے کہ ثوبان سے سواری کے اوپر سے کوڑا اگر جاتا تو وہ کسی سے یہ نہ کہتے کہ یہ مجھے پکڑا دو بلکہ خود سواری سے نیچے اترتے اور اسے پکڑتے تھے) [ضعیف] (۱)

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يُبَاعِعُ؟ فَقَالَ ثُوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَايَعْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ عَلِيٌّ اِنْ لَا تَسْأَلُوْا اَحَدًا شَيْئًا قَالَ ثُوْبَانُ: فَمَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ. قَالَ فَبَايَعَهُ ثُوْبَانُ. قَالَ أَبُو اُمَامَةَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ بِمَكَّةَ فِي اَجْمَعٍ مَا يَكُوْنُ النَّاسُ يَسْقُطُ سُوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ. فَرُبَّمَا وَقَعَ عَلَيَّ عَاتِقِ رَجُلٍ فَيَاخُذُهُ الرَّجُلُ فَيُنَاوِلُهُ فَمَا يَاخُذُهُ مِنْهُ حَتَّى يَكُوْنَ هُوَ يَنْزِلُ فَيَاخُذُهُ)) [رواه الطبرانی من طریق علی ابن زید عن القاسم عنه، وخرجه احمد و ابوداؤد و النسائی من حدیث ثوبان نفسه بلفظ: من يتكفل لي ان لا يسأل الناس شيئا اتكفل له بالجنة، فقلت: أنا، فكان لا يسأل احدا شيئا. وسنده صحيح زاد ابن ماجه: فكان ثوبان يقع سوطه وهو راكب فلا يقول لاحد ناولنيه حتى ينزل فياخذه]

(۲۲۸) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے پھر

(۲۲۸) ((وعن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما قال: سألت رسول الله ﷺ فاعطاني، ثم

(۱) طبرانی کی سند ضعیف ہے تاہم ابوداؤد و نسائی اور ابن ماجہ کی سند صحیح ہے۔ (ازھر)

سوال کیا تو آپ ﷺ نے پھر عطا فرمادیا، پھر فرمایا: حکیم یہ مال سرسبز و میٹھا ہے، جو اسے سخاوت نفس کے ساتھ لے اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور جو نفس کے طمع و لالچ کے ساتھ اسے لے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوتی اور وہ اس شخص کے مانند ہوتا ہے جو کھاتا تو ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں آپ ﷺ کے بعد کسی سے کچھ نہ لوں گا حتیٰ کہ دنیا چھوڑ جاؤں گا، ابو بکر رضی اللہ عنہ حکیم کو بلا تے تاکہ انہیں کوئی عطیہ دیں مگر آپ اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت حکیم کو بلایا تاکہ انہیں کچھ دیں مگر انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمانو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے حکیم کے سامنے مال غنیمت میں سے ان کا حصہ پیش کیا مگر انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار فرمادیا۔ چنانچہ حضرت حکیم نے آنحضرت ﷺ کے بعد اپنی وفات تک کسی کو بھی تکلیف نہ دی۔ (بخاری و مسلم) ریزا کے معنی یاخذ یعنی لینے کے ہیں، اشراف النفس کے معنی کسی چیز کی طرف لچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے کے ہیں اور سخاوت نفس کے معنی اس کے برعکس ہیں۔

(۲۲۹) جید سند کے ساتھ ابو یعلیٰ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص (۱) میرے پاس سے صدقہ کو بغل میں لیے ہوئے نکلتا ہے یہ آگ کے سوا کچھ نہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اسے کیوں دیتے ہیں جب کہ آپ یہ جانتے ہیں کہ یہ اس کے لیے آگ ہے؟ فرمایا میں

سألته فاعطاني، ثم قال: يا حكيم: ان هذا المال خضر حلو فمن اخذه يستخاوة نفس بورك له فيه، ومن اخذه باشراف نفس لم يبارك له فيه. وكان كالدی یاكل ولا يشبع، واليد العليا خير من السفلى. قال حكيم: فقلت: يا رسول الله! والذى بعثك بالحق لا ارضا احدا بعدك شيئا حتى افارق الدنيا، فكان ابو بكر يدعو حكيمًا ليعطيه العطاء، فيأبى ان يقبل منه شيئا، ثم ان عمر دعاه ليعطيه فابى ان يقبله، فقال يا معشر المسلمين: اشهدكم على حكيم انى اعرض عليه حقه الذى قسم الله له فى هذا الفىء))“
فيأبى ان يأخذه، فلم يرزأ حكيم احدا من الناس بعد النبى ﷺ حتى توفى [متفق عليه قوله يرزا براء ساكنة ثم زاي مهموز معناه ياخذ واشراف النفس بالمعجمة هو تطلعها طامعة للشىء والسخاوة ضد ذلك]

(۲۲۹)) (وفى رواية جيدة لابی يعلى عن ابى سعيد الخدرى قال: قال رسول الله ﷺ: وان احداكم ليخرج بصدقته من عندى متابطها، انما هي نار. قلت: كيف تعطيه وقد علمت انها نار له؟ فقال فما

(۱) اس حدیث کا ابتدائی حصہ اس طرح ہے جسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے فلاں فلاں شخص کو سنا کہ وہ آپ ﷺ کی اچھی تعریف کر رہے تھے اور ذکر کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے انہیں دو دینار دیئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا لیکن فلاں تو ایسا نہیں ہے جس کو میں نے دس سے لے کر سو کے درمیان دیئے ہیں، لیکن پھر بھی وہ ایسا نہیں کہتا۔ اللہ کی قسم! تم میں سے ایک شخص نکلتا ہے۔۔۔۔۔

کیا کروں لوگ یہ مجھ سے مانگنے سے باز آنے سے انکاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کو میری طرف بخل کی نسبت منظور نہیں۔ [صحیح]

(۲۳۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی میرے پاس آتا ہے مجھ سے مانگتا ہے میں اُسے دے دیتا ہوں اور جب وہ واپس جاتا ہے تو اپنی گود میں وہ آگ اٹھائے ہوئے ہوتا ہے۔ (ابن حبان)

(۲۳۱) حضرت ابو بشر قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک بوجھ اٹھالیا تھا تو اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس سوال کرنے کے لیے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہریے جب ہمارے پاس صدقہ کا مال آئے گا تو ہم حکم دیں گے کہ اس میں سے تمہیں دیا جائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قبیصہ! سوال کرنا صرف تین آدمیوں کے لیے حلال ہے (۱) جس نے کوئی بوجھ اٹھالیا تو اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے حتیٰ کہ وہ اس بوجھ کو اتار دے اور پھر سوال سے رک جائے (۲) جس پر کوئی ایسی آفت آئے جو اس کے سارے مال کو تباہ کر دے تو اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے حتیٰ کہ اسے اس قدر مل جائے کہ جس سے اس کی معیشت درست ہو جائے یا فرمایا کہ اس کی معاشی ضرورت پوری ہو جائے (۳) وہ شخص جسے فاقہ پہنچے اور اس کی قوم کے تین عقلمند آدمی یہ گواہی دیں کہ فلاں شخص فاقہ سے دوچار ہے تو اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے حتیٰ کہ اسے اس قدر مل جائے جس سے اس کی معیشت درست ہو جائے یا اس کی معاشی ضرورت پوری ہو جائے۔ اس کے سوا قبیصہ! سوال کرنا حرام ہے سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے (مسلم، ابوداؤد، نسائی، جمالہ کے معنی دیت کے ہیں جسے کچھ لوگ دوسروں کے بجائے اپنے ذمہ لے لیتے ہیں یا اس کے معنی اس مالی ذمہ داری کے ہیں جسے دو جماعتوں میں صلح کرانے والا شخص اپنے ذمہ لے لیتا ہے) جاگھ کے معنی آفت کے ہیں، قوام سے مراد وہ مالی حالت ہے جس سے

اصنع يَابُونَ الْاَسْبَالِي وَيَابِي اللّٰه لِي الْبُخْلُ))

(۲۳۰) ((وعن جابر رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ: اِنَّ الرَّجُلَ لِيَاتِيَنِي فَيَسْأَلُنِي فَاُعْطِيهِ فَيَنْطَلِقُ، وَمَا يَحْمَلُ فِي حِضْنِهِ الْاَلْبَانُ.)) [رواه ابن حبان]

(۲۳۱) ((وعن ابي بشر قبيصة بن المخارق قال: تحملت حمالة، فأتيت رسول الله ﷺ اسأله فيها فقال: أقم حتى تاتيئا الصدقة فنامر لك بها، ثم قال يا قبيصة: ان المسألة لا تحل الا لاحد ثلاثة: رجل تحمل بحمالة فحلت له المسألة حتى يصيبها ثم يمسك، ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش، او سداذا من عيش، ورجل اصابته فاقة حتى يقول ثلاثة من ذوى الحجي من قومه: لقد اصابنا فلانا فاقة، فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش، او سداذا من عيش، فما سواهن من المسألة حرام، يا قبيصة سحت ياكلها صاحبها سحتا.)) [رواه مسلم، ابوداؤد، والنسائي، والحمالة بفتح المهملة هي الدية يتحملها قوم عن قوم، وقيل هو ما يتحملة المصلح بين فتنين في ماله ليرفع بينهم القتال۔ الجائحة الأفة والقوام

انسان کا حال درست ہو جائے، سدا سے مراد وہ مال ہے جس سے انسان کی ضرورت پوری ہو جائے، جی کے معنی عقل کے ہیں)

بفتح القاف والكسر افصح: ما يقوم به حال الانسان والسداد بكسر المهملة هو ما يسد حاجته والحجى بكسر المهملة بعدها جيم مقصور: العقل]

(۲۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ خواہ مساک صاف کرنے یا اسے توڑنے کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو۔ (بزار طبرانی باسناد جید)

(۲۳۲) ((وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله ﷺ: استغنوا عن الناس، ولو بشوص السواك)) [رواه الطبرانی باسناد جید]

(۲۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ غنی ہے اور درست سوال دراز نہ کرنے والے شخص کو پسند کرتا ہے اور فحش گو، فاجر، اصرار کے ساتھ سوال کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔ (بزار نے اسے طویل تر حدیث میں ذکر فرمایا ہے) [صحیح لغیرہ]

(۲۳۳) ((وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: ان الله يحب الغني الحليم المتعفف، ويغض البذي الفاجر السائل الملح)) [رواه البزار في حديث اطول]

(۲۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر صدقہ کرنے اور سوال سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والے ہاتھ سے مراد سوال نہ کرنے والا اور نیچے والے ہاتھ سے مراد سوال کرنے والا ہے (بخاری و مسلم۔ امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں کہ نافع سے روایت کرنے والے اصحاب ایوب کا ان الفاظ کے معنی میں اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ اوپر والے ہاتھ سے مراد خرچ کرنے والا ہے بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد سوال سے بچنے والا ہے۔ خطابی فرماتے ہیں کہ یہ دوسرے معنی زیادہ مناسب ہیں کیونکہ اس حدیث کے ابتداء میں یہ ہے کہ آپ نے سوال سے اجتناب کا ذکر فرمایا لہذا اس پر عطف کلام زیادہ موزوں ہوگا، جس شخص کا یہ خیال ہے کہ علیا کا لفظ استعلاء سے ہے اور اس کے معنی ہیں دینے والا تو یہ کوئی مناسب

(۲۳۴) ((وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله ﷺ: وهو على المنبر، وذكر الصدقة، والتعفف عن المسألة: اليد العليا خير من اليد السفلى، والعليا هي المتعفة والسفلى: هي السائلة)) [متفق عليه وحكى ابوداود: ان اصحاب ايوب في روايته عن نافع: اختلفوا فمنهم من قال المنفقة ومنهم من قال المتعفة قال الخطابي: هذا الثاني اشبه لان اول الحديث انه ذكر التعفف عن المسألة. فعطف الكلام على شبه الذي خرج عليه اولي، ومن توهم ان

توجیہ نہیں ہے کیونکہ اس سے مراد محدود شرف کی بلندی ہے۔ (خطابی کا لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

المعطية اخذاً من الاستعلاء كتاب و سنت کی روشنی میں

فليس عندي بالوجه وإنما هو من علاء المجد والكرم. انتهى كلامه. وهو حسن

(۲۳۵) ((وعن حكيم بن حزام قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْبِدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْبِدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْر غَنِيٍّ، وَمَنْ يَسْتَعْفِ يَعْفُهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَعِنِ يَغْنِهِ اللَّهُ)) [متفق عليه واللفظ للبخاري]

(۲۳۵) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اس سے شروع کرو جس کا نان و نفقہ تمہارے ذمہ ہو اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد استغنا قائم رہے (۱) اور جو سوال سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سوال سے بچالیتا ہے اور جو استغنا اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۳۶) ((وعن أبي ذرٍّ بن عثمان قال: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أبا ذَرٍّ! أَتَرَى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: أَتَرَى قِلَّةَ الْمَالِ هُوَ الْفَقْرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ)) [رواه ابن حبان]

(۲۳۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ: ”ابو ذر! کیا تم کثرت مال کو دولت سمجھتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا کیا تم قلت مال کو فقر سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں! یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا استغناء دل کے غنی ہونے اور فقیری دل کے فقر کا نام ہے۔ (ابن حبان) [صحیح]

(۲۳۷) ((وعن سهل بن سعد قال: قَالَ: جَاءَ جَبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَحْرُومٌ بِهِ، وَأَحِبِّ مَنْ شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ، وَاعْلَمْ أَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ، وَعِزَّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ)) [رواه الطبرانی في الاوسط]

(۲۳۷) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل آ کر آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہا یا محمد ﷺ! جتنا عرصہ چاہے زندہ رہو بالآخر فوت ہو جاؤ گے، جو چاہے عمل کرو، اس کا بدلہ ملے گا، جس سے چاہے محبت کرو بالآخر اسے چھوڑ جاؤ گے اور خوب جان لو کہ مومن کے لیے شرف رات کے قیام میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہو جانے میں ہے۔ (طبرانی اوسط) [حسن]

(۲۳۸) ((الف)) ((وعن عبد الله بن عمرو))

(۲۳۸) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

(۱) (عن ظہر غنی) علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ اس قسم کے موقع پر ظہر کا لفظ اشباع کا نام کے لیے استعمال ہوتا ہے معنی یہ ہیں کہ افضل صدقہ وہ ہے کہ جسے انسان جب اپنے مال سے ادا کرے تو اس کے بعد بھی انسان کے پاس بقدر ضرورت باقی بچ جائے اسی لیے اس کے بعد فرمایا کہ اس سے شروع کرو جس کا نان و نفقہ تمہارے ذمہ ہو یعنی فرماتے ہیں کہ مراد وہ دولت ہے جس سے انسان مصائب و مشکلات پر قابو پاسکے۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بن العاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَدْ افلَحَ مَنْ اسْلَمَ وَرَزِقَ [كَفَافًا] وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ)) (رواه مسلم والترمذی وغیرهما) (۲۳۸) (ب) و عن جابر بن عبد الله رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اِيَاكُمْ وَالطَّمَعُ فَاِنَّهُ هُوَ الْفَقْرُ وَاِيَاكُمْ وَمَا يَعْتَدِرُ مِنْهُ. [رواه الطبرانی فی الاوسط]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کامیاب ہو گیا وہ شخص جو مسلمان ہو اور اسے بقدر ضرورت رزق دیا گیا (۱) اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو دیا اس پر قناعت عطا فرمادی۔ (مسلم ترمذی اور کئی دیگر)

(۲۳۸) (ب) حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طمع سے بچو اس لیے کہ طمع ہی اصل فقیری ہے اور ایسے کام سے بچو جس سے معذرت کرنا پڑے۔ (طبرانی اوسط) (۲) [ضعیف]

(۲۳۹) ((وعن سعد بن ابى وقاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اتى النبى ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ: اَوْصِنِى وَاَوْجِزْ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالْاِيَّاسِ مِمَّا فِى اَيْدِى النَّاسِ، مِثْلَ حَدِيثِ جَابِرٍ لَكِنَ بِالْاِفْرَادِ بِلَفْظِ اِيَّاكَ.)) [رواه الحاكم وصححه والبيهقى فى الزهد واللفظ له]

(۲۳۹) حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے اور مختصر ہو فرمایا "جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے مایوس ہو جاؤ" اس کے بعد سعد نے اسے حدیث جابر بن ابی وقاص کی طرح (۳) ایاکم کی بجائے ایاک کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ حاکم نے اسے روایت کیا اور صحیح قرار دیا اور بیہقی نے اسے "الزہد" میں روایت کیا ہے اور یہ الفاظ بھی بیہقی کی روایت کے ہیں۔ [حسن لغیرہ]

(۲۴۰) ((وعن انسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاِنْصَارِ اتى النبى ﷺ فَسَالَهُ فَقَالَ: اَمَّا فِى يَتِكَ شَىْءٌ؟ قَالَ: بَلَى: جِلْسُ نَلْبَسُ بَعْضُهُ، وَنَبْسُطُ بَعْضُهُ، وَقَعْبُ نَشْرُبُ فِىهِ مِّنَ الْمَاءِ. قَالَ: اَنْتِنِى بِهِمَا، فَاتَاهُ بِهِمَا فَاتَّخَذَهُمَا بَيْدِهِ، فَقَالَ مَن يَشْتَرِى هَدِيْنٍ؟))

(۲۴۰) حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ سے سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے گھر میں کچھ نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا کہ ایک کمبل ہے جس کا کچھ حصہ پہن لیتے ہیں اور کچھ حصہ بچھا لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس سے ہم پانی پیتے ہیں، فرمایا ان دونوں کو میرے پاس لے آؤ وہ لے آیا، آپ ﷺ نے ان

(۱) یعنی جو کم ہونے زیادہ بلکہ ضرورت و حاجت کے عین مطابق ہو۔

(۲) ملاحظہ: حافظ ابن حجر نے حدیث ۲۳۹ میں اس حدیث کی جانب اشارہ کیا ہے لیکن "مختصر" سے حذف کر دیا ہے۔ اسے اصل کتاب سے نقل کیا گیا ہے تاکہ ان کا اشارہ سمجھنے میں آسانی ہو۔ ازہر

(۳) سعد بن ابی وقاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی روایت کا ترجمہ بھی یہی الفاظ ہیں اس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا طمع و لالچ سے بچو کہ یہ مستقل محتاجی ہے اور ایسے کام سے بچو جس سے معذرت کرنا پڑے۔

دونوں چیزوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑا اور فرمایا کون ہے جو ان دونوں کو خریدے؟ ایک آدمی نے کہا میں ان دونوں کا ایک درہم دیتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا دو یا تین بار فرمایا کون ہے جو ایک درہم سے زیادہ دے؟ ایک آدمی نے کہا میں ان کو دو درہم سے لیتا ہوں آپ ﷺ نے وہ دونوں چیزیں اسے دے دیں اور دو درہم لے کر انصاری کو دے دیئے اور فرمایا ایک درہم کا کھانا خرید کر گھر والوں کو دے آؤ اور دوسرے سے کھانا خرید کر میرے پاس آ جاؤ چنانچہ وہ کھانا لے کر آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس میں دستہ ڈال دیا اور فرمایا جاؤ اس کے ساتھ ایندھن کا ٹوٹیچو اور پندرہ دن تک میں تمہیں نہ دیکھوں چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور اس عرصہ میں دس درہم کمائے جن میں سے کچھ کے اس نے کپڑے خرید لیے اور کچھ کے ساتھ کھانے پینے کی چیزیں خرید لیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس سے بہتر ہے کہ تم قیامت کے دن اس طرح آؤ کہ تمہارے سوال کرنے کی وجہ سے تمہارے چہرے پر نشان ہو سوال کرنا تو صرف ان شخصوں کے لیے جائز ہے (۱) جو بہت زیادہ فقیر ہو (۲) یا جسے شدید تادان ادا کرنے پڑ جائے (۳) یا جسے کسی قریبی کی دیت ادا کرنا پڑ جائے (ابوداؤد ترمذی و نسائی نے اس حدیث کا صرف ایک حصہ بیان کیا ہے۔ ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، جلس اس کھر درے کپڑے کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پشت پر ہوتا ہے مدق ایسا فقر جو بے گیاہ زمین کے ساتھ لٹا دینے والا ہو غرم غنیں پر پیش کے ساتھ وہ رقم جو کسی چیز کے عوض میں نہیں بلکہ محض کسی ضمانت کے سبب دینا لازم ہو، مفتح کے معنی بہت سخت اور ذی دم موجب کے معنی ہیں وہ شخص جو اپنے کسی قریبی قاتل کی طرف سے دیت کا ذمہ اٹھالے تاکہ اسے مقتول کے وارثوں کو ادا کر سکے)

[ضعیف]

فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا اَخَذُهُمَا بِدَرَاهِمٍ۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يَزِيدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ، اَوْ ثَلَاثًا۔ قَالَ رَجُلٌ: اَنَا اَخَذُهُمَا بِدَرَاهِمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اَيَّاهُ، وَاَخَذَ الدَّرَاهِمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا الْاِنْصَارِيَّ فَقَالَ: اشْتَرِ بِاحِدِهِمَا طَعَامًا فَاَنْبِذْهُ اِلَى اَهْلِكَ۔ وَاشْتَرِ بِالْاُخْرِي قَدُومًا فَاَنْتِنِي بِهِ، فَاَتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُرْدًا بِيَدِهِ، وَقَالَ اذْهَبْ فَاَحْتَطِبْ وَبِعْ، وَلَا اَرِيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا، فَفَعَلَ وَجَاءَ وَقَدْ اَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمٍ فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيءَ وَالْمَسَالَةَ نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اِنَّ الْمَسَالَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثٍ: لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ، اَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْطَعٍ، اَوْ لِذِي دَمٍ مَوْجِعٍ۔) [رواه ابوداؤد واللفظ له واخرج الترمذی والنسائی طرفاً منه قال الترمذی حسن۔ الحلس بكسر الحاء والمهلة وسكون اللام بعدها سين. مهملة: كساء غليظ يكون على ظهر البعير۔ وقروله مدق بضم اوله وسكون الدال وكسر القاف: الذي يلصق صاحبه بالدقاء اى الارض التى لا نبات بها والغرم بضم المعجمة: ما يلزم اداؤه تكلفاً لا فى عوض. والمفتح بقاء وطاء

مهملة الشديد الشنيع۔ وذی دم موجب

الذی یتحمل دية قریبه القاتل یدفعها الی

اولیاء المقتول]

(۲۳۱) حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نے اپنے ہاتھ کی کماٹی سے بہتر کھانا نہیں کھایا اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کماٹی سے کھایا کرتے تھے۔ (بخاری)

((وعن المقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم : قال ما اکل احد طعاما خیرا من ان یتکل من عمل یدہ، وان نبی اللہ داود کان یتکل من عمل یدہ)) (رواہ البخاری)

الترغیب لمن نزلت به فاقه او حاجة ان ینزلها باللہ تعالیٰ

فاقه یا حاجت میں مبتلا ہونے والے کو اسے اللہ کے سامنے پیش کرنے کی ترغیب

(۲۳۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو فاقہ پیش آئے اور وہ اسے لوگوں کے سپرد کر دے تو اس کا فاقہ دور نہ ہوگا اور جسے فاقہ پیش آئے اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد یا بدیر رزق عطا فرمادے (ابوداؤد ذرندی و حاکم نے اسے صحیح قرار دیا) حاکم کی روایت میں ہے کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد موت یا دولت سے نواز دے] [صحیح]

((عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من نزلت به فاقه فانزلها بالناس لم تسد فاقته، ومن نزلت به فاقه فانزلها باللہ فیوشک اللہ له برزق عاجل او آجل۔)) [رواہ ابوداؤد و الترمذی و صححه هو و الحاکم الا انه قال: الا اوشک اللہ له بالغنی اما بموت عاجل او غنی آجل۔]

وقوله یوشک ای یسرع وزنا ومعنی]

(۲۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھوک یا کسی ضرورت سے دوچار ہو اسے لوگوں سے چھپائے اور اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے تو اللہ تعالیٰ پر فرض ہے کہ حلال ذریعہ سے اس کے لیے ایک سال کی روزی کا دروازہ کھول دے۔ (طبرانی اوسط) [ضعیف جدا]

((وروی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاع او احتاج فکتمه الناس، و افضی به الی اللہ کان حقا علی اللہ ان یفتح له قوت سنة من حلال۔)) [رواہ الطبرنی فی الاوسط]

الترہیب مما اخذ من غیر طیب نفس المعطی

ترہیب اس چیز کے لینے پر جسے دینے والا خوشدلی سے نہ دے رہا ہو

(۲۳۳) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوال کرنے میں اصرار نہ کرو اللہ کی قسم! اگر تم میں سے کوئی مجھ سے سوال کرتا ہے اور اس کا سوال مجھ سے کچھ نکلا لیتا ہے حالانکہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں تو جو کچھ میں اس کو دیتا ہوں تو اس میں اس کے لیے قطعاً برکت نہیں ہوتی (مسلم نسائی) ایک روایت میں ہے کہ میں تو خازن ہوں جیسے میں خوش دلی سے دوں اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور مجھے میں سوال کرنے کی وجہ سے اور اس کی طمع کے سبب دوں تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا تو ہے لیکن سیر نہیں ہوتا)

(۲۳۳) ((عن معاویة بن ابی سفیان قال: قال رسول الله ﷺ: لا تلحفوا فی المسألة۔ فو الله لا یسألنی احد منکم شیئاً فتخرج له مسألته منی شیئاً وانا له کاره فیارک له فیما أعطیت۔)) [رواہ مسلم والنسائی، وفی روایة: انما انا خازن، فمن اعطیته عن طیب نفس فیارک له فیہ ومن اعطیته عن مسألة، وشره کان کالذی یاکل ولا یشبع]

التزغیب لمن جاءه شیء من غیر مسألة ولا اشراف نفس فی قبوله

جسے کوئی چیز سوال اور نفسانی طمع و لالچ کے بغیر ملے اسے قبول کرنے کی ترغیب

(۲۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے عطیہ فرماتے تو میں عرض کرتا کہ اسے دیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے تو آپ ﷺ فرماتے کہ جب تمہارے پاس یہ مال اس طرح آئے گا کہ نہ تمہیں طمع و لالچ ہو اور نہ تم سوال کرو تو لے لو اور اسے اپنے مال میں شامل کر لو اگر چاہو تو اسے کھا لو اور اگر چاہو تو اسے صدقہ کر دو اور جو مال اس طرح نہ ہو تو اس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ لگاؤ۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ یہی وجہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور جو کچھ انہیں دیا جاتا اسے رد نہ کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۳۵) ((عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان عمر قال: کان رسول الله ﷺ یُعطینی العطاء، فاقول اعطیه من هو افقر الیہ منی۔ قال فقال: خذہ اذا جاءک من هذا المال شیء، وانت غیر مشرف ولا سائل، فخذہ وتمولہ، وان شئت فکله، وان شئت فتصدق به، وما لا فلا تتبعه نفسك۔ قال سالم فلذک کان ابن عمر لا یسأل احداً شیئاً ولا یرد شیئاً أعطیه)) [متفق علیہ]

الترہیب السائل ان يسأل السائل بوجه الله غير الجنة وترهيب المسؤول بالله أو بوجه الله ان يمنع

سائل کے لیے وجہ اللہ کا واسطہ دے کر جنت کے سوا کچھ اور مانگنے اور مسئول کے لیے اللہ اور وجہ اللہ کا واسطہ دیئے جانے کے باوجود نہ دینے پر وعید

(۲۳۶) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو لوجہ اللہ مانگے وہ ملعون ہے اور جس سے لوجہ اللہ مانگا گیا اور پھر اس نے مانگنے والے کو نہ دیا تو وہ بھی ملعون ہے بشرطیکہ وہ کسی بڑی بات کا سوال نہ کرے (طبرانی) اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے طبرانی کے شیخ یحییٰ بن عثمان بن صالح کے جو اگرچہ ثقہ ہیں مگر ان میں کلام ہے ہجر ا کے معنی بڑی بات کے ہیں) [حسن]

(۲۳۶) ((عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ انه سمع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ملعون من سأل بوجه الله، وملعون من سأل بوجه الله ثم منع سائله ما لم یسأل هجرًا)) [رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحیح الا شیخہ یحییٰ بن عثمان بن صالح وهو ثقة لكن فیہ مقال۔ وقوله هجرًا بضم الهاء وسكون الجیم ای امرًا قبیحًا]

(۲۳۷) ابو عبیدہ مولیٰ رفاعہ بن رافع سے بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا (لیکن اس میں استثناء نہیں ہے۔) [حسن لغیرہ]

(۲۳۷) ((وروى عن ابی عبیدة مولى رفاعة بن رافع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه ولم یذكر الاستثناء))

(۲۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وجہ اللہ کا واسطہ دے کر جنت کے سوا کسی چیز کا سوال نہ کیا جائے۔ (ابوداؤد) [ضعیف]

(۲۳۸) ((وعن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: لا یسأل بوجه الله الا الجنة)) [رواه ابوداؤد]

(۲۳۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کے ساتھ پناہ طلب کرنے سے پناہ دے دو جو اللہ کے نام سے مانگے اسے دے دو جو تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کر لو جو تم سے ٹیکے کرنے اسے اس کا بدلہ دو اگر بدلہ دینے کے لیے

(۲۳۹) ((وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: من استعاض بالله فاعيدوه، ومن سأل بالله فاعطوه، ومن دعاكم فاجيبوه، ومن صنع اليكم معروفًا

(۱) یعنی اس میں حدیث کا آخری جملہ ”بشرطیکہ وہ کسی بڑی بات کا سوال نہ کرے“ نہیں ہے۔

کچھ نہ پاؤ تو اس کے لیے اس قدر دُعا کرو کہ تم یہ خیال کرنے لگو کہ تم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے (ابوداؤد نسائی ابن حبان وحاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

فَكَافَتْهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِيُونَهُ
فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ))
[رواه ابوداؤد والنسائی وصححه ابن

حبان والحاكم]

الترغیب فی الحث علی الصدقة وما جاء فی جهد المقل

صدقہ کرنے کی ترغیب اور قلیل آمدنی والے کی کوشش کا بیان

(۲۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ صرف پاک مال ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول فرمالیتا ہے اور اس کے لیے اس کی اس طرح تربیت کرتا ہے جس طرح تم اپنے گھوڑے کے چھوٹے سے بچے یا اپنے شیر خوار بچے کو ^(۱) پالتے پوتے ہو حتیٰ کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۵۰) ((عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من تصدق بعدل تمرة من کسب طیب، ولا یقبل اللہ الا الطیب، فان اللہ یقبلها بيمينه، ویرتیبها لصاحبها كما یرتبی احدکم فلوہ حتی تكون مثل الجبل)) [متفق علیہ]

(۲۵۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا باقی رہ گیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ صرف شانہ باقی رہ گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شانہ کے سوا باقی سب کچھ بیخ کن گیا ہے۔ (ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے، معنی یہ ہے کہ بکری کے شانہ کے سوا باقی سارا گوشت صدقہ کر دیا ہے) [صحیح]

(۲۵۱) ((وعن عائشة رضی اللہ عنہا انہم ذبحوا شاة، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ما بقی منها؟ قالت: ما بقی الا کتفہا۔ قال: بقی کتفہا غیر کتفہا۔)) [رواه الترمذی وقال حسن صحیح۔ ومعناه انہم تصدقوا بها الا کتفہا]

(۲۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ مال کم نہیں کرتا، معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ انسان کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی و انکساری اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سر بلند کر دیتا ہے۔

(۲۵۲) ((وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما نقصت صدقة من مال، وما زاد اللہ عبداً بغفوا الا عزاً وما تواضع احد لله الا رَفَعَهُ اللہُ۔)) [رواه

(۱) فلو کے معنی گھوڑے کے بچے یا شیر خوار بچے کے ہیں فل کے معنی الگ ہونے کے ہیں تو وہ بھی چونکہ اپنی ماں سے الگ ہو چکا ہوتا ہے اس لیے اس کو فلو کہتے ہیں۔

(مسلم ترمذی)

مسلم والترمذی

(۲۵۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پسند ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص کو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ پسند ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیج دیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑا۔ (بخاری و نسائی)

(۲۵۳) ((وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ: فَإِنَّ مَالَهُ مَا نَدِمُ وَمَالٌ وَارِثُهُ مَا آخَرَ.))
[رواه البخاری والنسائی]

(۲۵۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو اپنا چہرہ جہنم کی آگ سے بچانا چاہیے خواہ کھجور ہی کے ذریعہ۔ (احمد باسناد صحیح) [صحیح لغیرہ]
(۲۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصے کو مٹا دیتا اور بُری موت کو دور ہٹا دیتا ہے۔ (ترمذی نے اسے حسن اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے) [ضعیف]

(۲۵۴) ((وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لِيَقِيَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ، وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.)) [رواه احمد باسناد صحیح]
(۲۵۵) ((وَعَنْ انسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتُدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ.)) [رواه الترمذی وحسنہ وصححہ ابن حبان]

(۲۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ڈمی نے کہا کہ میں ضرور صدقہ کروں گا چنانچہ اس نے اپنا صدقہ ایک چور کے ہاتھ پر رکھ دیا صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگ گئے کہ آج تو ایک چور کو صدقہ دیا گیا ہے تو اس آدمی نے کہا اے اللہ چور کے پاس صدقہ جانے پر بھی تیری تعریف ہے (۱) پھر اس نے کہا کہ میں ضرور صدقہ کروں گا وہ اپنے صدقہ کو

(۲۵۶) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ [لَكَ الْحَمْدُ] عَلَى سَارِقٍ- لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَةٍ

(۱) یعنی یا اللہ تعریف تیری ہے میرے لیے نہیں ہے کہ غیر مستحق کے ہاتھ میں اگر صدقہ چلا گیا ہے تو تعریف تیری ہے کہ یہ تیرے ارادے سے ہوا میرے ارادے سے نہیں اور اللہ تعالیٰ کے تمام ارادے خوبصورت ہیں۔ طبی فرماتے ہیں کہ جب اس نے ارادہ تو یہ کیا کہ مستحق کو صدقہ دے مگر اس نے اسے ایک زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا تو اللہ تعالیٰ کی اس نے تعریف اس لیے کی کہ وہ اس سے زیادہ بدترین شخص کے ہاتھ میں نہ گیا لیکن پہلے معنی زیادہ واضح ہیں کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے سامنے سراطاعت جمکا دیا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی کیونکہ وہ ہر حال میں لائق تعریف ہے ناپسندیدہ حالات میں بھی اس کے سوا کسی کے تعریف نہیں کی جاسکتی۔ حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھتے تو فرماتے اللھم لک الحمد علی کل حال (اے اللہ! تیری ہر حال میں تعریف ہے) (فتح الباری)

لے کر نکلا تو اس نے اسے ایک زانیہ عورت کے ہاتھ پر رکھ دیا صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک زانیہ عورت پر صدقہ کیا گیا ہے اس نے کہا ازانہ کے پاس صدقہ جانے پر بھی تیری تعریف ہے اس نے کہا کہ میں آج ضرور صدقہ کروں گا چنانچہ اپنے صدقہ کو لے کر باہر نکلا تو اس نے ایک دولت مند آدمی کے ہاتھ پر صدقہ رکھ دیا صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک دولت مند آدمی کے ہاتھ پر صدقہ دیا گیا ہے اس نے کہا اے اللہ! چور زانی عورت اور دولت مند شخص کے ہاتھ میں صدقہ جانے پر بھی تیری تعریف ہے اس سے (خواب میں) کہا گیا کہ چور کے ہاتھ میں تیرا صدقہ جو چلا گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ چوری سے باز آ جائے ہو سکتا ہے کہ زانی عورت بدکاری سے باز آ جائے اور ہو سکتا ہے کہ دولت مند شخص عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال عطا فرمایا ہے وہ بھی اس میں سے خرچ کرے (بخاری و مسلم یہ الفاظ صحیح بخاری کی روایت کے ہیں اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ تیرا صدقہ قبول ہو گیا)^(۱)

(۲۵۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کیا کرو بے شک صدقہ جہنم کی آگ سے بچنے کا ذریعہ ثابت ہوگا۔ (بیہقی) [ضعیف]

(۲۵۸) حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا صدقہ عمر میں اضافہ کرتا ہے بُری موت کو روکتا اور تکبر اور فخر کو دور کرتا ہے۔ (طبرانی) [ضعیف جدا]

فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَاصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ. قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَةٍ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ عَنِّي فَاصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى عَنِّي. قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَ زَانِيَةٍ وَعَنِّي فَقِيلَ لَهُ: أَمَا صَدَقْتَك عَلَى سَارِقٍ: فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْفِفَ عَنْ سَرْقَتِهِ، وَأَمَا الزَّانِيَةُ: فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعْفِفَ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَا الْغَنِيُّ: فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا عَاطَاهُ اللَّهُ. [متفق عليه واللفظ للبخاری وفي رواية مسلم: أَمَا صَدَقْتَك فَقَدْ تَقَبَّلْتْ.]

(۲۵۷) ((وعن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: تَصَدَّقُوا فَإِنَّ الصَّدَقَةَ فَكَأَنَّكُمْ مِنَ النَّارِ.)) [رواه البيهقي]

(۲۵۸) ((وعن عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنْ صَدَقَ الْمُسْلِمُ تَوَيْدًا فِي الْعُمُرِ، وَتَمَنَعَ مِئَةَ السُّوءِ، وَيُدْهِبُ اللَّهُ بِهَا الْكِبَرَ وَالْفَخْرَ.)) [رواه الطبرانی]

(۱) طبرانی کی روایت میں ہے کہ اسے خواب میں یہ برائیاں ہوا اس لیے کہ فرماتے ہیں کہ خواب میں اس سے یہ کہا گیا ایک قول یہ ہے کہ اس نے کسی فرشتہ یا پاتھ وغیرہ کو یہ کہتے ہوئے سنا یا اسے نبی نے یہ بتایا اس دور کے کسی عالم نے یہ توئی دیا۔ (فتح الباری) کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۲۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درہم ایک لاکھ درہم سے سبقت لے گیا، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کس طرح؟ فرمایا: ”ایک آدمی کے پاس بہت زیادہ مال تھا تو اس نے اپنے مال سے ایک لاکھ درہم لیا اور صدقہ کر دیا اور دوسرے آدمی کے پاس صرف دو درہم تھے اس نے ایک کو صدقہ کر دیا۔“ (نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) [حسن]

(۲۶۰) حضرت ام بکیدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مسکین میرے دروازے پر آ کر کھڑا ہو جاتا ہے مگر میرے پاس اسے دینے کو کچھ نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے پاس جلا ہوا کھر ہو تو وہی اسے دو۔ (ترمذی، ابن خزیمہ و ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ابن خزیمہ کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ سائل کو خالی ہاتھ نہ لو تاؤ خواہ اسے کھر ہی دو)۔ [صحیح]

(۲۵۹) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ الْفِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: رَجُلٌ لَهُ مَالٌ كَثِيرٌ اخْتَدَّ مِنْ عَرُضِهِ مِائَةَ الْفِ دِرْهَمٍ تَصَدَّقَ بِهَا، وَرَجُلٌ لَيْسَ لَهُ إِلَّا دِرْهَمَانِ فَاخْتَدَّ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ)) [رواه النسائي وصححه ابن خزيمة وابن حبان والحاكم]

(۲۶۰) ((وَعَنْ أُمِّ بَكِيدَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُونَ عَلَيَّ بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ آيَاهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : إِنْ لَمْ تَجِدِي إِلَّا ظِلْفًا مُجْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ)) [رواه الترمذی وصححه هو وابن خزيمة وابن حبان وفي رواية لابن خزيمة : لا تردى سائلك ولو بظلف والظلف بكسر المعجمة وفتح اللام ثم فاء للبقر والغنم بمنزلة الحافر]

الترغیب فی صدقة السر

مخفی صدقہ کرنے کی ترغیب

فیہ حدیث ابی ہریرۃ فی السبۃ الذین

(۱) پوری حدیث اس طرح ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ سات شخص ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ عطا فرمائے گا کہ اس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) امام عادل (۲) وہ نو جوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں نشوونما پائی (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہے (۴) وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اس پر ہی وہ جمع ہوتے اور اسی پر وہ الگ ہوتے ہیں (۵) وہ آدمی جسے کوئی صاحب منصب و جمال عورت دعوت گناہ دے اور وہ گئے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ آدمی جو صدقہ کرتا ہے اور اس قدر چھپا کر کرتا ہے کہ بائیس ہاتھ کو ظلم نہیں ہوتا کہ وہ انہیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (۷) وہ شخص جس نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھیں اٹک رہیں۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔ ان میں ایک وہ شخص بھی ہے جو صدقہ کرتا ہے تو اسے اس قدر چھپا کر کرتا ہے کہ بائیں ہاتھ کو علم نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۶۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھے کام بُری انوات سے بچاتے ہیں۔ اور پوشیدہ صدقہ رب تعالیٰ کے غضب (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ کا سبب بنتی ہے۔ (طبرانی نے اسے حسن سند کے ساتھ روایت کیا) [حسن لغیرہ]

يُظْلِمُهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ: وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاحْفَاها حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تَنْفِقُ يَمِينُهُ)) [متفق عليه]

(۲۶۱) ((عن ابى أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَنَاعَ الْمَعْرُوفِ: تَنْفِي مَصَارِعِ السُّوءِ وَصَدَقَةُ السَّرِّ: تَطْفِي غَضَبَ الرَّبِّ- وَصِلَةُ الرَّحِمِ: تَزِيدُ فِي الْعُمْرِ-)) [رواه الطبرانی بسند حسن]

الترغيب في الصدقة على الزوج والاقارب وتقديمهم على غيرهم والترهيب من ان

يسال الانسان مولاه او قريبه من فضل ماله فيبخل عليه

خاوند اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے اور انہیں دوسروں پر ترجیح دینے کی ترغیب اور اس بات پر وعید

کہ انسان سے اس کا چچا اور قریبی رشتہ دار سوال کرے اور وہ اس پر بخل کرے

(۲۶۲) حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسکین پر صدقہ ایک صدقہ ہے مگر قریبی رشتہ داروں پر دو صدقہ (۱) ایک صدقہ اور (۲) صلہ رحمی (نسای ترمذی) نے اسے حسن اور ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن خزیمہ کی روایت میں ”ذی الرحم“ کے بجائے القریب کا لفظ ہے) [حسن صحیح]

(۲۶۲) ((عن سلمان بن عامر عن النبي ﷺ قَالَ: الصَّدَقَةُ عَلَى الْمَسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ-)) [رواه النسائي والترمذی وحسنه، وصححه ابن خزيمة وابن حبان والحاكم، ولفظ ابن خزيمة: وَعَلَى الْقَرِيبِ صَدَقَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ-]

(۲۶۳) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: ”اس قریبی رشتہ دار پر جو اپنے پہلو میں دشمنی چھپائے ہوئے ہو (احمد طبرانی، بسند حسن) کا شخ اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے پہلو میں

(۲۶۳) ((وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: عَنْ الصَّدَقَاتِ أَيُّهَا الْفَضْلُ؟ قَالَ: عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ-)) [رواه احمد والطبرانی احمد بسند

دشمنی چھپائے ہوئے ہو) [صحیح لغیرہ]

حسن والكاشح بالشين المعجمة: هو
الذي يضم عداوته في كشحه

(۲۶۴) حضرت بھڑ بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں کس سے نیکی کروں؟ فرمایا: اپنی ماں سے، اپنی ماں سے پھر اپنی ماں سے پھر اپنے باپ سے پھر جو جس قدر قرہبی ہو راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آقا سے اس کے زائد مال کا سوال کرے اور وہ انکار کر دے تو اس زائد مال کو روز قیامت مجھے سانپ کی شکل میں بلایا جائے گا (ابوداؤد نسائی، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اقراع اسے کہتے ہیں کہ بڑھاپے کے باعث جس کے سر کے بال ختم ہو گئے ہوں) [حسن]

((وعن بھڑ بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال: قلت یا رسول اللہ من ابر؟ قال: اَمَلْکُ، ثُمَّ اَمَلْکُ ثُمَّ اَمَلْکُ، ثُمَّ اَبَاکُ، ثُمَّ الاقرب فالاقرب۔ قال: وقال رسول اللہ ﷺ: لا یسأل رجل مولاہ من فضل هو عنده فیمنعہ الا دعی لہ یوم القیامة فضلہ الذي منعه شجاعا اقرع۔)) [رواہ ابوداؤد واللفظ له والنسائی والترمذی وحسنه قال ابوداؤد: الاقرع الذي ذهب شعر راسه من الکبر]

الترغيب في القرض وما جاء في فضله

قرض دینے کی ترغیب و فضیلت

(۲۶۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر قرض صدقہ ہے (طبرانی نے بسند حسن اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے) [صحیح لغیرہ]

((عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ: کُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ)) [رواہ الطبرانی بسند حسن والبیہقی]

(۲۶۶) انہی (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو دو بار قرض دیتا ہے تو اسے ایک بار صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے (ابن ماجہ ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے، بیہقی نے اسے مرفوع و موقوف دونوں طرح روایت کیا ہے)

((وعنه ان النبی ﷺ قال: ما من مسلم یقرض مسلماً قرضاً مرتین الا کان کصدقته مرّة)) [رواہ ابن ماجہ وصححه ابن حبان واخرجه البيهقي مرفوعاً وموقوفاً]

الترغيب في التيسير على المعسر وانظاره والوضع عنه

تنگ دست کینلئے آسانی پیدا کرنے، مہلت دینے اور معاف کر دینے کی ترغیب

(۲۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

((عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال: قال

نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست پر آسانی کرے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا (مسلم نے اسے ایک حدیث کے ضمن میں روایت کیا ابن حبان نے اس طرح اسے مختصر روایت کیا اور طبرانی نے اسے ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ روز قیامت سب سے پہلا شخص جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں جگہ حاصل کرے گا وہ ہوگا جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی حتیٰ کہ وہ کچھ پالے یا اپنے قرض کو اس پر صدقہ کرتے ہوئے کہے کہ میرا مال اللہ کی رضا کے لیے تجھ پر صدقہ ہے اور پھر وہ دستاویز کو آگ میں جلا دے یعنی اسے معاف کر دے بغوی نے ”شرح السنہ“ میں اسے ان الفاظ میں روایت کیا ہے کہ جس نے اپنے مقروض پر آسانی کی یا اسے معاف کر دیا تو وہ روز قیامت عرش الہی کے سایہ تلے ہوگا عبد اللہ بن احمد کے ”زیادات المسند“ میں اس طرح اللہ تعالیٰ اس بندے کو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا مقروض کے قرض کو معاف کر دیا بلبرانی کبیر میں یہ اسعد بن زرارہ سے اور اوسط میں شداد بن اوس سے ہے)

(۲۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا اور اپنے غلام سے کہا کرتا تھا کہ جب تم کسی تنگ دست کے پاس جاؤ تو اس سے درگزر کرو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے چنانچہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمائی۔ (بخاری و

رسولُ اللہ ﷺ: مَنْ يَسِّرْ عَلَيَّ مُعْسِرٍ (فی الدنيا) يَسِّرْ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) [رواه مسلم فی حدیث] وَاخْرَجَهُ ابْنُ حَبَانَ هَكَذَا مُخْتَصِرًا وَاخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ وَلَفْظُهُ: اشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَسَمِعْتَهُ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يَسْتَظِلُّ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِرَجُلٍ أَنْظَرَ مُعْسِرًا حَتَّى يَجِدَ شَيْئًا أَوْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ بِمَا يَطْلُبُهُ يَقُولُ: مَا لِي عَلَىكَ صَدَقَةٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَيَحْرِقُ صَحِيفَتَهُ أَيْ يَقْطَعُ الْعَهْدَةَ الَّتِي عَلَيْهِ وَاخْرَجَهُ الْبَغَوِيُّ فِي شَرْحِ السَّنَةِ بِلَفْظٍ: مَنْ نَفَسَ عَنْ غَرِيمِهِ أَوْ مَحَى عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَعَدَّ اللَّهُ بِنِ احْمَدُ فِي زِيَادَاتِ الْمُسْنَدِ: أَظَلَّ اللَّهُ عَبْدًا فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ تَرَكَ لِغَارِمٍ- وَاخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ حَدِيثِ اسْعَدِ بْنِ زُرَّارَةَ وَفِي الْاَوْسَطِ مِنْ حَدِيثِ شَدَادِ بْنِ اَوْسٍ- [(۲۶۸) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، وَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاةٍ: إِذَا آتَيْتِ مُعْسِرًا، فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ)) [متفق عليه]

(مسلم)

الترغیب فی الانفاق فی وجوه الخیر کرما والترهیب من الامساک فی الادخار بشحا

نیکی کے کاموں میں فراخ دلی کے ساتھ خرچ کرنے کی ترغیب اور بخل و کنجوسی پر وعید

(۲۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز صبح کے وقت آسمان سے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں جن میں سے ایک یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! بخل سے کام لینے والے کو تباہی سے دوچار کر۔ (بخاری و مسلم)

(۲۷۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان کے پاس کھجوروں کے ڈھیر تھے فرمایا: بلال یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ میں نے آپ کے مہمانوں کے لیے تیار کیا ہے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں کہ جہنم کی آگ کا دھواں تمہیں لگے بلال خرچ کر دو عرش والے سے کبھی کا اندیشہ نہ رکھو۔ (بزار، اسناد حسن، طبرانی) [صحیح لغیرہ]

(۲۷۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باندھ کر نہ رکھو وہ گرنہ تجھ سے باندھ کر رکھے گا! ایک روایت میں ہے کہ خرچ کر دو اور گن گن کر نہ رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی گن کر دے گا، جمع کر کے نہ رکھو اللہ تعالیٰ تم سے جمع کر کے رکھے گا۔ (بخاری و مسلم، نسبی، ارنی، اور انفق کے ایک ہی معنی ہیں) یعنی خرچ کر دو اور یہ جو فرمایا لا تو معی تو اس کا معنی ہے کہ برتن پرستی باندھ کر نہ رکھو۔ دکاء رسی کو کہتے ہیں جو باندھ دی جاتی ہے۔ مراد یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے ازراہ بخل روک کر نہ رکھو۔

(۲۶۹) ((عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ مِنَ السَّمَاءِ فَيَقُولُ احْدَهُمَا لِلَّهِمَّ اعْطِ مُتَّفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ اعْطِ مُمَسَّكًا تَلْفًا.)) [متفق علیہ]

(۲۷۰) ((وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: عَلَى بِلَالٍ وَعِنْدَهُ صَبْرٌ مِنْ تَمْرٍ. فَقَالَ: مَا هَذَا يَا بِلَالُ؟ قَالَ اَعَدَدْتُ لِاصْفَالِكَ. قَالَ: اَمَا تَخْشَى اَنْ تَكُونَ لَكَ دُخَانٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، اَنْفِقْ بِلَالُ، وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اَقْلَالًا.)) [رواه البزار باسناد حسن والطبرانی نحوه]

(۲۷۱) ((وعن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تُوَكِّي فَبُوكِي عَلَيْكَ. وَفِي رَوَايَةٍ: اَنْفَقِي اَوْ اَنْفَقِي اَوْ اَرْضَخِي وَلَا تُحْصِي فَبُوكِي عَلَيْكَ، وَلَا تُوَكِّي فَبُوكِي اللَّهُ عَلَيْكَ.)) [متفق عليه قوله انفحى بالفاء والحاء المهملة وارضخى بالضاد والخاء المعجمتين وانفقى الثلاثة بمعنى واحد وقوله لا توكى اى لا تسدي الوعاء

الوكاء وهو الرباط الذي يربط به يقول:

لا تمنعني ما في يدك]

(۲۷۲) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا بلال! فقیر بن کر مروءت مند کی حیثیت سے نہ مروءت میں نے عرض کیا یہ کیسے ممکن ہے؟ فرمایا جو رزق تمہیں میسر ہوا ہے نہ چھپاؤ اور جو تم سے مانگا جائے اُسے نہ روکو۔ میں نے عرض کیا یہ کیسے ممکن ہے؟ (فرمایا) بات اسی طرح ہے یا پھر جہنم ہے (طبرانی ابوالشیخ، کتاب الثواب، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں اللہ تعالیٰ سے فقیر کی حالت میں ملو دولت مند کی حیثیت سے نہ ملو باقی روایت اسی طرح ہے) [ضعیف]

(۲۷۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں تین پرندے بطور تحفہ پیش کئے گئے آپ نے ایک پرندہ خادمہ کو کھانے کے لیے دے دیا اگلا دن ہوا تو وہ اسے آپ ﷺ کی خدمت میں لائی تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں نے تمہیں کل کے لیے کچھ بچا کر رکھنے سے منع نہیں کیا تھا کل کے لیے کچھ بچا کر نہ رکھنا، کل بھی اللہ تعالیٰ رزق دے گا۔ (ابویعلیٰ، اس کے راوی ثقہ ہیں) [ضعیف]

(۲۷۴) ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کل کے لیے کچھ بچا کر نہیں رکھتے تھے۔ [صحیح]

(۲۷۵) احمد و ابویعلیٰ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ احد پہاڑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لیے احد پہاڑ سونے کا بن جائے جسے میں اللہ کی راہ میں خرچ کروں اور جس دن مجھے موت آئے تو یہ حال ہو کہ میں ان میں سے دو دینار چھوڑوں سوائے اس کے کہ میں انہیں قرض کی ادائیگی کے

(۲۷۲) ((وَعَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا بِلَالُ: مَتَّ فَقِيرًا وَلَا تَمَتَّ غَنِيًّا. قُلْتُ وَكَيْفَ لِي بِذَلِكَ؟ قَالَ مَا رَزَقْتَ فَلَا تَخِبْ وَمَا سَأَلْتَ فَلَا تَمْنَعْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ لِي بِذَلِكَ هُوَ ذَلِكَ. (أَوْ النَّارُ.)) [رواه الطبرانی و ابو الشيخ في كتاب الثواب و صححه الحاكم و لفظه: القى الله فقيرا و لا تلقه غنيا، و الباقى بنحوه]

(۲۷۳) ((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَ طَوَائِرُ فَاطْعَمَ خَادِمَتَهُ طَائِرًا: فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعِدَاتِ بِهَا. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَمْ أَنهَكِ أَنْ تَرْفَعِي شَيْئًا لَعِيدٍ: فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِرِزْقٍ غَدٍ)) [رواه ابو يعلى و رواه ثقات]

(۲۷۴) ((وأخرج ابن حبان عن أنس أن النبي ﷺ كان لا يدخر شيئا لعيد))

(۲۷۵) ((وأخرج أحمد و ابو يعلى من حديث ابى ذر أن النبي ﷺ التفت الى أحدٍ فقال والذى نفسى بيده: ما يسرنى أن أحدًا تحوّل لى ذهبًا أنفقه فى سبيل الله و اموت يوم اموت ادع منه دينارين

الا دينارين أعدهما للدين ان كان)) [و كتب و سنت كى روى فى ميان لكهى جائے والى اردو اسلامى كتب كا سب سے بڑا مفت مركز

لیے رکھ لوں، اگر قرض ہو۔ (مسند احمد کی سند جید قوی ہے) [حسن]

سند احمد جید قوی]

[صحیح]

(۲۷۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل صفہ میں سے ایک شخص فوت ہوا تو اس کی چادر سے دو دینار ملے صحابہ نے اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو داغ ہیں۔ (احمد، ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا) [حسن]

(۲۷۶) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُوْفِيَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّفَةِ فَوَجِدُوا فِي شِمْلَتِهِ دِينَارَيْنِ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: كَيْتَانِ)) [رواه احمد

وصححه ابن حبان]

[صحیح]

(۲۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا جنازہ پڑھنے لگے تو فرمایا کہ اس نے کتنا مال چھوڑا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا دو یا تین دینار، فرمایا اس نے دو یا تین داغ چھوڑے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن قاسم مولیٰ ابی بکر سے ملا تو انہوں نے بتایا کہ وہ شخص مال زیادہ کرنے کے لیے لوگوں سے سوال کیا کرتا تھا۔ (بیہقی کے راویوں میں سحیح بن عبد الحمید حمانی بھی شامل ہے)

(۲۷۷) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ أَتَى بِرَجُلٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَقَالَ كَمْ تَرَكَ؟ قَالُوا دِينَارَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، قَالَ: تَرَكَ كَيْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ كَيْتَاتٍ. فَلَقِيَتْ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الْقَاسِمِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ كَانَ يَسْأَلُ النَّاسَ تَكْثُرًا)) [رواه البيهقي من رواه يحيى بن عبد الحميد

الحماني]

الترغيب في صدقة المرأة من مال زوجها وترهيبها منها اذا لم ياذن

عورت کے لیے اپنے شوہر کے مال سے صدقہ کرنے کی ترغیب اور اسکے اجازت نہ دینے کی صورت پر وعید

(۲۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (۲) سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے صدقہ کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا اور شوہر کو بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، اور خازن کو بھی اس کی مانند ملے گا دوسرے کے اجر و ثواب کو کم نہ کرے گا، شوہر کو کمانے کا ثواب ملتا ہے اور بیوی کو خرچ کرنے کا۔ (ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے) [صحیح]

(۲۷۸) ((عائشہ رضی اللہ عنہا عن جَدِّهِ (عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم) قَالَ: إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا أَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَلِلخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا، لَهُ بِمَا كَسَبَ، وَلَهَا بِمَا انْفَقَتْ.)) [رواه

(۱) مطبوعہ نسو میں مسعود بن عمر نے۔ تصحیح شعب الایمان سے کی گئی ہے۔ (ازھر)

(۲) مطبوعہ نسو میں اور الترغیب میں عرب بن شعیب ہے اور متن بھی ناقص ہے جامع الترمذی سے تصحیح کی گئی ہے۔ (ازھر)

الترمذی وقال حدیث حسن]

(۲۷۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے خطبہ میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے کچھ بھی اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا وہ کھانا بھی خرچ نہ کرے؟ فرمایا یہ تو ہمارا افضل مال ہے۔ (ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے) [حسن]

(۲۷۹) ((وعن ابی امامة رضی اللہ عنہ قال: سمعتُ رسولَ الله صلی اللہ علیہ وسلم یقولُ فی خطبته عامَ حجّةِ الوداع: لا تُنفِقِ امرأةٌ شیئاً من بیتِ زوجِها الا بإذنِ زوجِها۔ قیل یا رسولَ الله! ولا الطعامَ؟ قالَ ذلكَ افضلُ اموالنا۔)) [رواه الترمذی وقال: حدیث حسن]

الترغیب فی اطعام الطعام وسقی الماء والترہیب من متعہ

کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی ترغیب اور اسے روکنے پر وعید

(۲۸۰) عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلائے اور ہر شخص کو خواہ تو اسے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، سلام کرے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۸۰) ((عن عبدِ الله بن عمرو ان رجلاً سأل رسولَ الله صلی اللہ علیہ وسلم ائی الإسلامَ خیر؟ قال: تطعمُ الطعامَ، وتقرأ السلامَ علی من عرفتَ ومن لم تعرف۔)) [متفق علیہ]

(۲۸۱) عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی کو کھانا کھلائے حتیٰ کہ وہ سیر ہو جائے اور پانی پلائے حتیٰ کہ وہ سیر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے سات خندق دور کر دے گا اور ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔ (طبرانی، ابوالشیخ، الثواب، بیہقی، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [موضوع]

(۲۸۱) ((وعن عبدِ الله بن عمرو قال: قال رسولُ الله صلی اللہ علیہ وسلم: من اطعمَ اخاه حتى یُشیعَهُ، وسقاهُ من الماءِ حتى یرویہ باعدہُ اللهُ مِنَ النارِ سبعَ خنادقٍ ما بین کُلِّ خندقینِ مَسیرةٌ خمسِ مائۃِ عام۔)) [رواه الطبرانی و ابو الشیخ فی الثواب]

والبیہقی وصححه الحاکم]

(۲۸۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ قیامت کے دن اس قدر ننگے اٹھائے جائیں گے کہ کبھی ایسے عریاں نہ ہوں گے، اس قدر بھوکے اٹھائے جائیں گے کہ کبھی ایسے بھوکے نہ ہوں گے، اس قدر پیاسے اٹھائے جائیں گے کہ کبھی ایسے پیاسے نہ ہوں گے اور اس قدر تھکے ہوں گے کہ انہیں کبھی ایسی ٹکان نہ

(۲۸۲) ((وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: یُحشرُ الناسُ یومَ القیامۃِ اعرى ما كانوا قَطُّ، واجوعَ ما كانوا قَطُّ، واطمأ ما كانوا قَطُّ، وانصبَ ما كانوا قَطُّ، فمن کسى اللهُ عزَّ وجلَّ کساءهُ اللهُ، ومن اطعمَ

ہوئی ہوگی تو جس نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پہنایا اللہ تعالیٰ اسے لباس پہنادے گا؛ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے کھانا کھلا دے گا؛ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے پلایا اللہ تعالیٰ اسے پلا دے گا؛ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کیا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے معاف کیا اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے گا (ابن ابی الدنیانے اسے موقوف روایت کیا ہے نیز انہی الفاظ کے ساتھ یہ روایت مرفوع بھی مروی ہے) [ضعیف]

(۲۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا^(۱) لیکن تُو نے میری بیمار پُرسی نہ کی، بندہ کہے گا اے اللہ میں تیری کیسے عیادت کرتا تو تو رب العالمین ہے؟ اللہ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کی عیادت نہ کی؟ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے بھی اس کے پاس پاتا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا، عرض کرے گا اے اللہ! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا تو تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے اسے نہ کھلایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب ہمارے پاس پاتا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے مجھے پانی نہ پلایا، بندہ عرض کرے گا اے اللہ میں تجھ سے کس طرح پانی پلاتا تو تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے اسے پانی نہ پلایا اگر تو اسے

لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اطعمَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ سَقَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَقَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ عَمِلَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اغْنَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ عَفَى لِلّٰهِ اَعْفَاهُ اللّٰهُ))
[رواہ ابن ابی الدنیا موقوفاً (و) روی مرفوعاً بهذا اللفظ ایضاً]

(۲۸۳) ((وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ: مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي۔ قَالَ يَا رَبِّ: كَيْفَ اَعُوذُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرِيضٌ فَلَمْ تَعُدَّهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوْجَدْتَنِي عِنْدَهُ۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ: اسْتَطَعْتُمْكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي۔ قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ اطْعُمُكَ، وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ اسْتَطَعَمَكَ عَبْدِي فَلَانَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اطْعَمْتَهُ لَوْجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ: اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي۔ قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ اسْقِيكَ، وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانَ فَلَمْ تَسْقِهِ، اَمَا اَنَّكَ

(۱) امام نووی فرماتے ہیں کہ مرض کی اضافت اگرچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف کی گئی مگر شرف اور تقرب کی وجہ سے اس سے مراد بندہ ہے اور ”تو مجھے اس کے پاس پاتا“ کے معنی یہ ہیں کہ میری طرف سے ثواب اور عزت کو اس کے پاس پاتا اور اس کی دلیل حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا

پانی پلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا۔ (مسلم)

لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي)) [رواه

[مسلم]

(۲۸۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا: تمہارا اپنے مومن بھائی کو خوشی و مسرت پہنچانا کہ تو اسے سیر کر کے اس کی بھوک کو ہٹادے یا اسے لباس پہنادے یا اس کی کسی حاجت کو پورا کر دے۔ (طبرانی اوسط) ابوالشیخ کی کتاب الثواب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل عمل یہ ہے کہ تو کسی مسلمان کو خوشی و مسرت سے دوچار کر دے یا اس کی کسی مصیبت کو دور کر دے یا اس کی بھوک ہٹادے یا اس کے قرض کو ادا کر دے۔ [حسن لغیرہ]

(۲۸۴) ((وَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ ادْخَالُكَ السُّرُورَ عَلَى مُؤْمِنٍ اشْبَعْتَ جُوعَتَهُ، أَوْ كَسَوْتَ عَوْرَتَهُ، أَوْ قَضَيْتَ حَاجَتَهُ.)) [رواه الطبرانی فی الاوسط وَاخْرَجَهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَمْرٍو فِي رِوَايَةٍ لَهُ: أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كَرْبَةً، أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا]

(۲۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی راستہ پر چل رہا تھا کہ اسے سخت گرمی لگی اس نے ایک کنواں دیکھا تو اس میں اتر گیا اور پانی پیا۔ پھر جب وہ کنویں سے باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے وہ گیلی مٹی کو کھا رہا ہے آدمی نے سوچا کہ اس کتے کو بھی اس طرح پیاس لگی ہوئی ہے جس طرح مجھے پیاس لگی تھی وہ دوبارہ کنویں میں اتر آیا اس نے اپنے موزے کو پانی سے بھرا اور اسے کتے کے منہ سے لگا دیا اس طرح کتے نے پانی پی لیا تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر کی ^(۱) اور اسے معاف فرمادیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے کیا جانوروں میں بھی اجر ہے؟ فرمایا ہر زندہ چیز میں اجر ہے (بخاری و مسلم ابن

(۲۸۵) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ فَوَجَدَ بِنَاءً فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ. فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ. مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ إِلَيْهِ فَمَلَأَ حُقْفَتَهُ مَاءً، ثُمَّ امْسَكَهُ بِيَدِهِ حَتَّى رَفَى فَسَقَى الْكَلْبَ فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ.)) [متفق عليه وفي رواية

(۱) ابن اثیر "النهاية" میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے ایک "الکوز" بھی ہے جس کے معنی ہیں: وہ جس کے پاس بندوں کے چھوٹے اعمال بھی بڑھتے رہتے ہیں اور وہ انکا کئی گنا زیادہ اجر و ثواب دیتا ہے تو انکا بندوں کا شکر کرنے کا معنی انہیں معاف کر دینا ہے شکر ت لک او شکر تک کے محاورے استعمال ہوتے ہیں لیکن ان میں سے زیادہ نفع ہے۔

کتاب کو سننے والی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

حبان کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر افزائی فرمائی اور جنت میں داخل فرمادیا

(۲۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پانی سے بڑھ کر زیادہ اجر و ثواب والا اور کوئی صدقہ نہیں ہے۔ (بیہقی) [حسن لغیرہ]

(۲۸۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے انہوں نے کوئی وصیت تو نہیں کی لیکن میں ان کی طرف سے اگر کوئی صدقہ کروں تو کیا اس کا انہیں فائدہ ہوگا؟ فرمایا ہاں! لہذا پانی کا صدقہ کرو۔ (طبرانی اوسط) اس کے راوی ثقہ ہیں! ابوداؤد میں یہ حدیث خود حضرت سعد بن عبادہ ہی سے مروی ہے کہ یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو گئی ہیں تو ان کی طرف سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا پانی تو حضرت سعد نے کنواں کھودا اور کہا کہ یہ کنواں اُمّ سعد کا ہے۔ (ابن خزیمہ، ابن ماجہ) [صحیح]

فصل

(۲۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے نہ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، ان میں سے ایک وہ آدمی ہے جس کے پاس جنگل میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو مگر وہ اس سے مسافر کو روکے۔۔۔۔۔ الحدیث (بخاری و مسلم)

لابن حبان: فشكر الله له فادخله الجنة۔]

(۲۸۶) ((وروى عن ابى هريرة قال: ليس صدقة اعظم اجراً من ماء۔)) [رواه البيهقي]

(۲۸۷) ((وعن انس بن مالك ان سعد بن عبادة اتى النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال: يا رسول الله: ان امي ماتت ولم توص ائنفعها ان اتصدق عنها؟ قال: نعم، وعليك بالماء۔)) [رواه الطبراني في الاوسط ورواه ثقات. واخرجه ابوداؤد من حديث سعد بن عبادة نفسه قال: قلت يا رسول الله ان امي ماتت، فاي الصدقة افضل؟ قال: الماء فحفر بئراً وقال: هذه لام سعد۔ واخرجه ابن خزيمة وابن ماجه]

(۲۸۸) ((وعن ابى هريرة قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ثلاثة لا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم القيامة، ولا يزكهم، ولهم عذاب اليم: رجل على فضل ماء بفلاة فمنعه ابن السبيل۔)) [الحديث متفق عليه]

الترغیب فی شکر المعروف ومکافاة فاعله والدعاء له والترہیب من جحدہ وعدم شکرہ نیکی کا شکر یہ ادا کرنے، محسن کا بدلہ دینے اور اسکے حق میں دُعا کرنے کی ترغیب اور نیکی کے انکار و عدم شکر پر وعید

(۲۸۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ساتھ کوئی نیکی کی گئی اور اس نے نیکی کرنے والے سے یہ کہہ دیا کہ جزاک اللہ خیر (اللہ تعالیٰ تجھے اچھا بدلہ دے) تو اس نے تعریف کا حق ادا کر دیا، ایک روایت میں ”من أولى معروفًا یا أسدى إليه معروف“ کے الفاظ ہیں (معنی ایک ہی ہیں) ترمذی نے اسے حسن غریب قرار دیا ہے اور بعض نسخوں میں یہ حدیث نہیں ہے، طبرانی صغیر میں یہ روایت مختصر اس طرح بیان کی گئی ہے کہ جب آدمی جزاک اللہ خیرا تو اس نے تعریف کا حق ادا کر دیا، [صحیح]

(۲۸۹) ((عن أسامة بن زيد رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: من صنع اليه معروف فقال لفاعله: جزاك الله خيراً، فقد ابغى في الشاء. وفي رواية: من أولى معروفاً، أو أسدى إليه معروف نحوه)) [رواه الترمذی وقال: حسن غریب وسقط من بعض النسخ، ورواه الطبرانی فی الصغیر مختصراً: اذا قال الرجل جزاك الله خيراً فقد ابغى في الشاء]

(۲۹۰) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں کا شکر گزار رہے تو وہ لوگوں کے لیے بھی سب سے بڑا شکر گزار ہے، ایک روایت میں ہے کہ جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر یہ ادا نہیں کرتا۔ (احمد اس کے راوی ثقہ ہیں) [صحیح]

(۲۹۰) ((وعن الاشعث بن قيس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ان اشكر الناس لله اشكرهم للناس وفي رواية: لا يشكر الله من لا يشكر الناس)) [رواه احمد ورواه ثقات]

کتاب الصوم و ذکر ابوابہ

الترغیب فی صوم رمضان وتاکید وجوبہ

رمضان کے روزے کی ترغیب اور وجوب کی تاکید

(۲۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایمان کے ساتھ اور حصولِ ثواب ^(۱) کی نیت سے

((عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من صام رمضان ايماناً واحتساباً

(۱) علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ ایماناً و احتساباً کے معنی یہ ہیں کہ وہ نیت و عزیمت کے ساتھ روزہ رکھے یعنی تہدیق کے ساتھ روزہ رکھے، ثواب کی رغبت ہو اور دل کی خوشی کے ساتھ روزہ رکھے یہ نہ ہو کہ بادل خواستہ اور اسے بوجھ سمجھے ہوئے روزہ رکھے، دنوں کو لہبا بھی نہ سمجھے۔ ہاں البتہ لمبے دنوں کو نیت ضرور جانے کہ ان میں تو اجنبی نواہی کا بھی خوف ہے، میں کلمہ پڑھا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد سے، ثواب کے حصول کے لیے جو کلمہ لکھتے مرکز

رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے (بخاری و مسلم۔ نسائی کی روایت قتیبہ از سفیان میں ہے کہ پچھلے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے مصنف فرماتے ہیں کہ ان الفاظ کے روایت کرنے میں قتیبہ مفرد ہے)

(۲۹۲) بیہقی نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے آخر میں یہ روایت کیا ہے کہ رمضان کے مہینے میں ہر رات افطار کے وقت اللہ ساٹھ ہزار لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور جب یوم فطر ہوتا ہے تو اللہ اتنے لوگوں کو آزاد کرتا ہے جتنے اس نے سارے مہینے میں آزاد کئے تھے، یعنی تیس مرتبہ ساٹھ ساٹھ ہزار ^(۱) [ضعیف]

(۲۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ ^(۲) (بخاری و مسلم)

(۲۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دُعا رد نہیں ہوتی: (۱) روزہ دار کی حتیٰ کہ وہ افطار کرے (۲) امام عادل اور (۳) مظلوم کی دُعا کو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے کہ مجھے اپنی

غُفْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔)) [متفق علیہ
وفی رواية للنسائی عن قتیبة عن سفیان:
وما تاخر۔ قَالَ المصنف تفرد بها قتیبة]

(۲۹۲) ((وروی البیہقی فی حدیث ابن مسعود فی آخره: ولله عند كل فطر من شهر رمضان كل ليلة عتقاء من النار ستون الفا، فاذا كان يوم الفطر اعتق الله مثل ما اعتق في جميع الشهر ثلاثين مرة ستين الفا ستين الفا))

(۲۹۳) ((وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة. وغلقت ابواب النار، و صفت الشياطين)) [متفق علیہ]

(۲۹۴) ((وعنه قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ثلاثة لا ترد دعوتهم: الصائم حتى يفطر، والامام العادل، ودعوة المظلوم يرفعها الله فوق الغمام، ويفتح لها ابواب السماء، ويقول الرب عز وجل: وعزتي

(۱) حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مکمل اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے سارا مہینہ ایک دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور ہر رات صبح کے وقت ایک مٹا دی کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے کہ اے نیکی کے طالب! قصد کرو خوش ہو جا اور اے برائی کے طالب! رک جا اور آنکھیں کھول ہے کوئی جو اپنے گناہوں کی معافی چاہنے والا ہو اور اسے معاف کر دیا جائے ہے کوئی تو پر کرنے والا کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے ہے کوئی دُعا کرنے والا اس کی دُعا کو قبولیت سے نوازا جائے ہے کوئی سالک کہ اس کا سوال پورا کر دیا جائے..... الخ۔

(۲) اس کے معنی یہ ہیں کہ شیاطین لوگوں کو خراب کرنے کے مقصد تک اس طرح رسائی حاصل نہیں کر سکتے جس طرح وہ عام دنوں میں رسائی حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ لوگ روزے قرأت قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کے عبادات میں مشغول ہوتے ہیں اس لیے وہ خواہشات نفس کی تکمیل سے باز رہتے ہیں۔

عزت کی قسم! میں تیری ضرورت مدد کروں گا خواہ ایک مدت کے بعد (احمد ترمذی نے اسے حسن کہا اور اس میں لفظ یہ ہے کہ: ”روزہ دار کی جب وہ افطار کرے“ ابن ماجہ ابن خزیمہ وابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے بزار کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ ان کی دُعا کر دے نہ کرے (۱): روزہ دار حتیٰ کہ وہ افطار کرے (۲) مسافر حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے اور (۳) مظلوم حتیٰ کہ بدلہ لے لے۔ (۱) [ضعیف]

فی حدیث الترمذی وحسنہ ولفظہ: الصائم حین یفطر۔ وابن ماجہ وصححه ابن خزیمہ وابن حبان۔ ولفی. رواية البزار: ثلاثة حق على الله ان لا يرده لهم دعوة: الصائم حتى یفطر، والمسافر حتى یرجع، والمظلوم حتى ینتصر۔]

التَّوْبَةُ مِنَ افطار شئٍ مِنْ رمضان عن غير عذر

عذر کے بغیر رمضان کا روزہ چھوڑنے پر وعید

(۲۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رخصت یا مرض کے بغیر رمضان کے ایک دن کا روزہ چھوڑتا ہے تو زمانہ بھر کے روزے بھی اس کی قضا نہ بن سکیں گے (۲) اگر وہ (عملی طور پر) رکھ بھی لے (اربعہ ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ بیہقی) [ضعیف]

(۲۹۵) ((عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:) من افطر یوماً من رمضان من غیر رخصة ولا مرض لم یقضه صوم الدھر کله، وان صامہ۔)) رواہ الأربعة وصححه ابن خزیمہ واخرجه البيهقی]

التَّوْبَةُ فِي الصَّوْمِ مطلقاً وما جاء في فضله

مطلقاً روزے کی ترغیب وفضیلت

(۲۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے لیکن روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا بھی میں خود ہی دوں گا

(۲۹۶) ((عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قال اللہ عزوجل: كل عمل ابن آدم له الا الصيام فانه لي، وانا

(۱) یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ابوہدیلہ ضعیف ہے جس کے بارہ میں ابن مدینی فرماتے ہیں کہ اس کا نام معلوم نہیں یہ مہجول ہے اور اس سے ابوہدیلہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کیا ہے لہذا امام ترمذی کا اس حدیث کو حسن قرار دینا درست نہیں ہے (سلسلہ ضعیف ج ۳ ص ۵۳۳-۵۳۵) (مترجم)

(۲) اس حدیث میں رمضان کا ایک بھی روزہ چھوڑنے پر وعید ہے کیونکہ جان بوجھ کر ایسا کرنے والے کا ثواب کم اور اجر ضائع ہو جائے گا اور آدمی اس آجرو ثواب کو دوبارہ حاصل نہیں کر سکے گا خواہ وہ ساری زندگی نفل روزے رکھتا رہے یعنی ساری زندگی کے نفل روزے بھی رمضان کے ایک دن کے روزے کے قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ (عمارہ)

روزہ ڈھال ہے لہذا جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو وہ نفل گفتگو نہ کرے اور نہ شور و غوغا کرے اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی، روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے (۱) جب وہ افطار کرتا ہے تو افطار سے خوش ہوتا ہے اور (۲) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے سے خوش ہوگا۔

(بخاری و مسلم یہ الفاظ صحیح بخاری کی روایت کے ہیں)

(۲۹۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے (۲) (ترمذی نے اسے ایک طویل حدیث کے ضمن میں بیان کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح لغیرہ]

(۲۹۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن اور روزہ قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے اللہ میں نے اسے کھانے اور شہوت سے روکا لہذا اس کے بارہ میں میری شفاعت قبول فرمائے اور قرآن کہے گا اے اللہ! میں نے اسے رات کو سونے سے روکا لہذا اس کے بارہ میں میری شفاعت قبول فرمائے تو ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔ (طبرانی اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں) حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن ابی الدنیا نے "کتاب الجوع" میں اسے باسناد حسن بیان کیا ہے) [حسن صحیح]

اجزى به ، والصَّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثُ ، وَلَا يَصْنَعُ ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ ، أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ : أَنِّي صَائِمٌ ، أَنِي صَائِمٌ ، وَالذِّي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فِيمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ، لِلصَّائِمِ فَرَحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا : إِذَا افْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ .)) [متفق عليه واللفظ للبخارى]

(۲۹۷) ((وعن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قَالَ : الصَّوْمُ جُنَّةٌ)) [رواه الترمذی فی حدیث طویل صححہ]

(۲۹۸) ((وعن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْقُرْآنُ وَالصَّيَامُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ الصَّيَامُ : أَي رَبِّ مَنَعْتَهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفَّعْنِي فِيهِ ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ : مَنَعْتَهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفَّعْنِي فِيهِ . قَالَ فَيُشَفَّعَانِ .)) [رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحیح و صححہ الحاکم و اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الجوع باسناد حسن]

(۱) حدیث معاذ کا ابتدائی حصہ اس طرح ہے جیسا کہ "التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ" میں ان سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیے یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

(۲) الجوع کے معنی بھاد اور بردہ کے ہیں مفہوم یہ ہے کہ روزے دار کو گناہوں میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۲۹۹) حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اتنا دور کر دیتا ہے جتنا فاصلہ وہ کو اٹے کرتا ہے جو پیدا ہوتے ہی اڑنا شروع کر دے اور بوڑھا ہو کر فوت ہو۔ (ابویعلیٰ، بیہقی) [ضعیف]

(۳۰۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کی وجہ سے اس کے چہرے کو جہنم سے ستر خریف دور کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

((وَعَنْ سَلْمَةَ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ بِإِعْذَارِ اللَّهِ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَارَ وَهُوَ فَرُخٌ، حَتَّى مَاتَ هَرَمًا.))
[رواه ابو يعلى و البيهقي]

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.)) [متفق عليه]

باب فی صیام التطوع نفل روزوں کا بیان

التَّزْغِيبُ فِي صَوْمِ سِتِّ مِنْ شَوَالٍ شوال کے چھ روزوں کی ترغیب

(۳۰۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو یہ سارے سال کے روزے رکھنے کی طرح ہوگا کہ جو نیکی کرے اسے اس کا دس گنا اجر و ثواب ملتا ہے۔ (نسائی، ابن ماجہ اور یہ لفظ ابن ماجہ کے ہیں نسائی کی روایت میں یہ الفاظ زائد بھی ہیں کہ میں نے اس کا ثواب دس مہینوں کے بقدر اور عید الفطر کے بعد چھ دنوں کے روزے (ملا لیے جائیں) تو ان کا ثواب سال بھر کے روزوں کے بقدر ہے) (ابن خزیمہ، ابن حبان میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے رمضان کے اور چھ شوال کے روزے رکھے تو اس نے گویا سارا سال روزے رکھے احمد، بزار

(۳۰۱) ((عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تِمَامَ السَّنَةِ؛ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا.)) [رواه النسائي وابن ماجه وهذا لفظه وزاد النسائي فَشَهْرٍ بَعْدَ أَشْهُرٍ بَعْدَ الْفِطْرِ تِمَامَ السَّنَةِ. ولا بن خزيمة نحوه، واخرجه ابن حبان بلفظ: من صام رمضان، وستاً من شوال، فقد صام السنة. رواه احمد والبزار

والطبرانی والبيهقي من حديث جابر-] طبرانی، بیہقی بروایت جابر [صحیح]

الترغيب في صوم يوم عرفة لمن لم يكن بها

جو شخص عرفہ میں نہ ہو اس کے لیے عرفہ کے دن کے روزے کی ترغیب

(۳۰۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے کے بارہ میں پوچھا گیا تو فرمایا یہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (مسلم، اربعہ، ترمذی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ عرفہ کے دن کے روزے کے بارہ میں مجھے اللہ تعالیٰ سے یہ امید ہے کہ وہ اس سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے گا)

((وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ)) [رواه مسلم والاربعه ولفظ الترمذی: صيام يوم عرفة انى احتسب على الله ان يكفر السنة التي بعده، والسنة التي قبله]

فصل

(۳۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ میں یوم عرفہ کے روزے سے منع فرمایا (ابوداؤد، نسائی، ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، طبرانی اوسط بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مصنف فرماتے ہیں کہ علماء کا یوم عرفہ کے روزے میں اختلاف ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ روزہ نہیں رکھا، نہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے، نہ عمر رضی اللہ عنہ نے، نہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اور میں بھی نہیں رکھا، امام مالک اور ثوری بھی روزہ نہ رکھنے کو پسند کرتے تھے لیکن ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرفہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ عثمان بن ابی العاص سے بھی یہی روایت ہے اسحاق کا میلان روزہ کی طرف تھا، عطاء فرماتے ہیں کہ میں سردیوں میں روزہ رکھتا ہوں اور گرمیوں میں نہیں، قتادہ فرماتے ہیں کوئی حرج نہیں اگر آدمی دُعا کے لیے کزوز نہ ہو جائے، امام شافعی فرماتے ہیں کہ غیر حاجی کے لیے مستحب ہے لیکن حاجی کے لیے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ روزہ نہ رکھے تاکہ دُعا کے لیے اسے تقویت حاصل ہو۔ امام احمد

(۳۰۳) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ)) [رواه ابو داود والنسائي وصححه ابن خزيمة واخرجه الطبراني في الاوسط من حديث عائشة قال المصنف اختلف العلماء في صوم يوم عرفة فقال ابن عمر لم يصمه النبي ﷺ ولا ابو بكر ولا عمر ولا عثمان وانا لا اصومه وكان مالك والثوري يختاران الفطر وكان ابن الزبير وعائشة يصومان (يوم عرفة) ورؤي ذلك عن عثمان بن ابى العاص، وكان اسحق: يميل الى الصوم، وقال: عطاء: اصوم في الشتاء لا في الصيف، وقال قتادة: لا باس

فرماتے ہیں کہ اگر روزے کی طاقت ہو تو روزہ رکھ لے ورنہ نہ رکھے
کیونکہ اس دن قوت و طاقت کی ضرورت ہے) [ضعیف]

به اذا لم يضعف عن الدعاء؛ وقال
الشافعي: يستحب لغير الحاج، واما
الحاج فاحب الي ان يفطر ليقويه على
الدعاء وقال احمد: ان قدر على ان يصوم
صام والا افطر فهو يوم يحتاج فيه الى
القوة]

الترغيب في صيام شهر الله المحرم

اللہ کے مہینے محرم کے روزے کی ترغیب

(۳۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کا ہے
(مسلم نسائی و طبرانی نے اسے بروایت جندب بن سفیان بیان کیا
ہے اور الفاظ یہ ہے کہ اللہ کا یہ مہینہ جسے تم محرم کہتے ہو)

((عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: افضل الصیام بعد
رمضان شهر اللہ المحرم۔)) [رواہ
مسلم فی حدیث واخرجه النسائی
والطبرانی من صحیح جندب بن سفیان
ولفظه: شهر اللہ الذی تدعونه المحرم]

الترغيب في صوم يوم عاشوراء والتوسع فيه على العيال

یوم عاشورہ کے روزے اور اہل و عیال پر کسادگی کی ترغیب

(۳۰۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
یوم عاشورہ کے روزے کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اس سے گزشتہ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)
ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ یوم عاشوراء کے روزے کے
بارہ میں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اس سے بعد میں آنے والے
سال کے گناہ معاف فرمادے گا)

((عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن صیام یوم عاشوراء فقال:
یکفر السنۃ الماضیۃ۔)) [رواہ مسلم
وابن ماجہ ولفظه: قال صیام یوم
عاشوراء انی احتسب علی اللہ ان یکفر
السنۃ التی بَعَدَها]

(۳۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا (بخاری و

((وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صام عاشوراء و امر بصیامہ۔))

مسلم، مسلم کی روایت میں ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی ایسے دن کا روزہ رکھا ہو جس کی دوسرے دنوں پر فضیلت کے طالب ہوں، سوائے اس دن یعنی عاشوراء کے اور نہ آپ ﷺ نے کسی مہینے کے روزے رکھے ہوں کہ اس کی دوسرے مہینوں پر فضیلت کے طالب ہوں، سوائے اس مہینے یعنی رمضان کے ”طبرانی اوسط“ میں ہے کہ رمضان کے بعد آپ ﷺ کسی دن کی دوسرے دن پر فضیلت قرار نہیں دیتے تھے سوائے عاشوراء اور ”عجم کبیر“ میں ہے کہ روزہ کے اعتبار سے ماہ رمضان اور یوم عاشوراء کے علاوہ کسی دن کو دوسرے دن پر فضیلت حاصل نہیں ہے)

(۳۰۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عاشوراء کا روزہ رکھا اس کے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (طبرانی اوسط) [صحیح لغیرہ]

فصل

(۳۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے اہل و عیال پر عاشوراء کے دن تو سب کے اللہ تعالیٰ اس پر سارا سال رزق میں فراخی کرے گا (بیہقی وغیرہ نے اسے کئی طرق سے روایت کیا ہے اگرچہ یہ طرق ضعیف ہے لیکن جب انہیں آپس میں ملایا جائے تو قوی ہو جاتے ہیں) (۱)

[ضعیف]

(۳۰۸) ((عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ ﷺ قال: من اوسع علی عیالہ و اہلہ یوم عاشوراء، اوسع اللہ علیہ سائر سنۃ)) [رواہ البیہقی وغیرہ من طرق] وقال: ہی وان کانت ضعیفۃ لکن اذا ضم

بعضہا الی بعض احداث قوۃ]

(۱) اس حدیث کے تمام طرق ہی ضعیف ہیں جیسا کہ امام بیہقی نے خود اس کی صراحت فرمائی ہے، اسی طرح ملا علی قاری نے حافظ ابن قیم کے حوالہ سے لکھا ہے کہ عاشوراء کے دن سرمہ، تیل اور خوشبو وغیرہ استعمال کرنے کے بارہ میں جو احادیث مروی ہیں یہ سب کذاب لوگوں کی وضع کردہ ہیں اور ان کے مقابلہ میں کچھ لوگوں نے اسے غم و حزن کا دن قرار دے رکھا ہے تو یہ دونوں گروہ بدعتی اور اہلسنت سے خارج ہیں۔ سچے اہلسنت اس دن صرف وہی کام کرتے ہیں جس کا آنحضرت ﷺ نے حکم دیا ہے اور وہ ہے روزہ رکھنا اور شیطان نے اس دن جن بدعات کے ارتکاب کا حکم دیا ہے، یہ ان سے سخت اجتناب کرتے ہیں۔ (موضوعات ص ۱۲۲ مترجم)

الترغیب فی صوم شعبان وفضل لیلۃ نصفہ

شعبان کے روزے کی ترغیب اور اس کی پندرہویں رات کی فضیلت

(۳۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سارے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا سارے مہینوں میں سے آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ شعبان کے روزے رکھیں؟ فرمایا کہ اس سال جس جس جاندار نے فوت ہونا ہوتا ہے اسے اللہ تعالیٰ اس مہینے میں لکھ لیتے ہیں لہذا میں پسند کرتا ہوں کہ میری موت اس حال میں آنے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہو^(۱) (ابویعلیٰ، ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مہینوں میں سب سے زیادہ پسند یہ بات تھی کہ آپ شعبان کے روزے رکھیں پھر آپ اسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے)

(۳۰۹) ((عن عائشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَبُّ الشُّهُورِ إِلَيْكَ أَنْ تَصُومَ شَعْبَانَ؟ قَالَ: إِنْ اللَّهُ يَكْتُبُ فِيهِ عَلَيَّ كُلَّ نَفْسٍ مَيِّتَةٍ تِلْكَ السَّنَةِ فَأُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَنِي أَجَلِي، وَأَنَا صَائِمٌ)) [رواه أبو يعلىٰ وفي رواية لابی ابوداؤد قالت: كان أحبَّ الشُّهُورِ إلى رسولِ اللهِ ﷺ أن يصومه شعبان، ثم يصله برمضان۔]

[ضعيف]

فصل

(۳۱۰) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ شعبان کی پندرہویں رات کو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور مشرک یا کینہ پرور کے سوا ساری مخلوق کو معاف فرما دیتا ہے۔^(۲) (طبرانی، ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن]

(۳۱۰) ((عن معاذِ بنِ جبلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَطَّلِعُ اللَّهُ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ لَيْلَةَ النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لَجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ)) [رواه الطبرانی وصححه ابن حبان]

الترغیب فی صوم ثلاثة ايام من كل شهر سيما الايام البيض

ہر ماہ تین دن خصوصاً ایام بیض کے روزوں کی ترغیب

(۱) اس حدیث کی سند انتہائی ضعیف ہے علاوہ ازیں قرآن حکیم کی متعدد آیات (سورۃ الدخان اور سورۃ القدر) نیز صحیح احادیث اس باب میں صریح ہیں کہ تمام امور کے فیصلے لیلۃ القدر میں کئے جاتے ہیں نہ کہ ماہ شعبان کی کسی مخصوص رات میں۔ قاضی ابوبکر ابن العربی لکھتے ہیں کہ شعبان کی پندرہویں رات سے متعلق کوئی روایت قابل اعتماد نہیں ہے۔ نہ اس کی فضیلت کے بارے میں نہ اس بارے میں کہ اس رات قسوں کے فیصلے ہوتے ہیں۔ (احکام القرآن)

(۲) اس کی سند ضعیف ہے۔

(۳۱۱) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا گویا زندگی بھر کے روزے رکھنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۱۲) حضرت عبد اللہ بنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے اور رات بھر قیام کرتے ہو، ایسا نہ کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے لہذا روزہ رکھو بھی اور نہ بھی رکھو ہر ماہ تین روزے رکھ لو یہ زندگی بھر کے روزے ہوں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے طاقت حاصل ہے فرمایا حضرت داؤدؑ کی طرح روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو۔ عبد اللہ کہا کرتے تھے اے کاش میں رخصت کو قبول کر لیتا۔^(۱) (بخاری و مسلم)

(۳۱۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر ماہ تین دن روزے رکھ لے تو یہ زندگی بھر کے روزے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن مجید میں اس طرح نازل فرمائی ہے کہ ”جو شخص نیکی کرے گا تو اسے اس سے دس گنا ثواب ملے گا“ یعنی ایک دن کا دس دنوں کے بقدر ثواب ہوگا (اجمہ نسائی ترمذی نے اسے حسن اور ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا ہے) نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے ہر ماہ تین روزے رکھے اس نے پورے مہینے کے روزے رکھے یا اسے پورے مہینے کے روزوں کا ثواب ملے گا ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اگر تم مہینے

(۳۱۱) ((عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: صوم ثلاثة أيام من كل شهر صوم الدهر كله)) [متفق عليه]

(۳۱۲) ((وعنه رضي ان النبي ﷺ قال له: بلغني انك تصوم النهار- وتقوم الليل فلا تفعل، فان لجسدك عليك حقا ولعينك عليك حقا، وان لزوجك عليك حقا صم وافطر، صم من كل شهر ثلاثة ايام، فذلك صوم الدهر- قلت: يا رسول الله ان لي قوة قال: كصم صوم داود: صم يوما وافطر يوما: فكان يقول: يا ليتني اخذت بالرخصة)) [متفق عليه]

(۳۱۳) ((وعن ابي ذر رضي اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: من صام من كل شهر ثلاثة ايام، فذلك صيام الدهر، وانزل اللہ تصديق ذلك في كتابه: من جاء بالحسنة فله عشر امثالها- اليوم بعشرة ايام)) [رواه احمد والترمذی واللفظ له وقال: حسن- والنسائي وصححه ابن خزيمة وفي رواية للنسائي: من صام ثلاثة ايام من كل شهر- فقد تم صوم الشهر، او

(۱) عبد اللہ نے یہ اس وقت کہا جب ان کی عمر زیادہ ہو گئی اور وہ اس کی محافظت سے عاجز آ گئے تھے جس کا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس عہد کیا تھا اور اب اسے توڑنا بھی ممکن نہ تھا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا اے عبد اللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو کہ وہ رات کو قیام کرتا تھا لیکن پھر اس نے قیام میل کو ترک کر دیا اس حدیث اور ابن عمرو رضی اللہ عنہما کی اس بات سے معلوم ہوا کہ نیکی کی جو عادت بن جائے اس پر دوام کرنا چاہیے اور اس میں کمی نہیں آنے دینا چاہیے۔ (نوری ص ۱۰۵)

میں تین روزے رکھنا چاہتو ہر ماہ کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھ لو۔ [صحیح]

(۳۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کے بارہ میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ایام بیض کا التزام کر لو یعنی ہر ماہ ایام بیض کے تین روزے رکھ لو۔ (طبرانی اوسط اس کے راوی ثقہ ہیں) [موضوع] ^(۱)

فَلَهُ صَوْمُ الشَّهْرِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمْ: إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةً فَصُمِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَارْبَعَةَ عَشْرَةَ وَخَمْسَةَ عَشْرَةَ

(۳۱۳) ((وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الصِّيَامِ؟ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالْبَيْضِ: ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔)) [رواه الطبرانی فی الاوسط؛ رواه ثقات]

الترغیب فی صوم یوم الاثنین والخمیس

سوموار اور جمعرات کے روزے کی ترغیب

(۳۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ مسلمان کو معاف فرمادیتے ہیں سوائے ان دو کے جنہوں نے آپس میں قطع تعلق کر رکھا ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو چھوڑ دو حتیٰ کہ یہ آپس میں صلح کریں (ابن ماجہ اس کے راوی ثقہ ہیں، مسلم ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں روزے کا ذکر نہیں ہے) [صحیح لگیریہ]

(۳۱۵) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَصُومُ الْاِثْنِينَ وَالْخَمِيسَ، فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّكَ تَصُومُ الْاِثْنِينَ وَالْخَمِيسَ، فَقَالَ إِنَّ يَوْمَ الْاِثْنِينَ وَالْخَمِيسِ يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ الْاِثْنِينَ مَهْتَجِرِينَ يَقُولُ: دَعُومَا حَتَّى يَصْطَلِحَا۔)) [رواه ابن ماجه ورواه ثقات وهو عند مسلم وابی داوود والترمذی باختصار ذکر الصوم]

الترغیب فی صوم الاربعاء والخمیس والجمعة والسبت وما جاء فی النهی عن

تخصیص الجمعة بالصوم والسبت

بدھ، جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے روزہ کی ترغیب اور خاص جمعہ و ہفتہ کے روزے کی ممانعت

(۳۱۶) حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ان کے پاس گئے تو وہ روزے سے

(۳۱۶) ((عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ،

(۱) ایام بیض کا روزہ رکھنے کی فضیلت میں صحیح احادیث اس موضوع روایت سے مستغنی کرتی ہیں۔ (محمد البانی رحمۃ اللہ علیہ) کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

تھیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا نہیں، فرمایا کیا تمہارا کل بھی روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر آج کے روزے کو بھی توڑ دو۔ (بخاری والبوداؤد)

وہي صَائِمَةٌ فَقَالَ: اصْمُتِ امْسِ؟ قَالَتْ: لَا۔ قَالَ: اَتُرِيدِينَ ان تَصُومِي غَدًا؟ قَالَتْ: لَا۔ قَالَ: فافطري)) [رواه البخاری و ابوداؤد]

(۳۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی (خاص) جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے الا یہ کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا بھی روزہ رکھے۔ (بخاری و مسلم) ابن خزیمہ کی ایک روایت میں ہے کہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے لہذا عید کے دن کو روزے کا دن نہ بناؤ الا یہ کہ تم اس سے ایک دن پہلے یا بعد کا بھی روزہ رکھو۔

((وَعَنْ ابِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا ان يَصُومَ يَوْمًا قَبْلَهُ او يَوْمًا بَعْدَهُ)) [متفق عليه] وفي رواية لابن خزيمة: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ عِيدٌ فَلَا تَجْعَلُوا يَوْمَ عِيدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ إِلَّا ان تَصُومُوا قَبْلَهُ او بَعْدَهُ۔

الترهيب من ان تصوم المرأة تطوعًا إلا باذن زوجها خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کے لیے نفل روزے کی ممانعت

(۳۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اس کا شوہر موجود ہو اور وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے (بخاری و مسلم) احمد ابو داؤد اور دیگر کی روایت میں ہے غیر رمضان (رمضان کے علاوہ)

((عَنْ ابِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ ان تصومَ، وَرَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا باذنه)) [متفق عليه] وفي رواية لاحمد و ابی داؤد وغيرهما: غَيْرَ رَمَضَانَ۔

الترهيب من الصوم في السفر لمن يشق عليه

جسے تکلیف ہوتی ہو اس کے لیے سفر میں روزے کی ممانعت

(۳۱۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور جب کراخ الغمیم^(۱) میں پہنچے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور دوسرے لوگوں نے

((عن جابر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ حَتَّى بَلَغَ كِرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ وَصَامَ

(۱) غمیم غمغان سے آٹھ میل آگے ایک وادی کا نام ہے اور کراخ اس سے متصل ایک کالا پہاڑ ہے یہ مقام مدینہ سے سات مراحل کے فاصلہ پر ہے۔

بھی روزہ رکھا، پھر آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا، اسے اٹھایا حتیٰ کہ لوگوں نے دیکھا تو آپ ﷺ نے پانی نوش فرمایا، اس کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ نافرمان ہیں“۔^(۱) ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ لوگوں کو روزہ بہت گراں محسوس ہو رہا ہے اور وہ آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہے ہیں تو آپ ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اسے نوش فرمایا (مسلم) کراخ کاف کے ضمہ کے ساتھ اور الغمیم غین کے فتح کے ساتھ ہے اور یہ عسفان کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

(۳۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس پر لوگ جمع تھے اور اس پر سایہ کیا گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ماجرا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک روزے دار آدمی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نیکی یہ نہیں ہے کہ تم سفر میں روزہ رکھو۔ (بخاری و مسلم) ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس رخصت کو قبول کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی ہے۔ نسائی کی روایت میں ہے کہ اس پر پانی کے چھیننے مارنے جا رہے تھے اور آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس رخصت کو قبول کرو جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہے)

(۳۲۱) حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ سفر میں روزہ نیکی نہیں ہے۔ (نسائی، ابن ماجہ، اس کی سند صحیح ہے۔ مسند احمد کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: لیس من امیر اصیام فی السفر) (یہ بعض اہل یمن کی لغت ہے) [صحیح]

الناس، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، فَقِيلَ لَهُ: بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ: اُولَئِكَ الْعَصَاةُ، اُولَئِكَ الْعَصَاةُ وَفِي رِوَايَةٍ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ، وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ، قَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ)) [رواه مسلم] قوله كراخ بضم الكاف والغميم بفتح المعجمة موضع قريش من عسفان]

(۳۲۰) ((وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ وَقَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ مَا بَأْسُهُ؟ قَالُوا: رَجُلٌ صَائِمٌ، فَقَالَ: لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ.)) [متفق عليه وفي رواية: عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ الَّتِي ارْتَخَصَ لَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ: يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ، وَزَادَ فِي آخِرِهِ: عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبُلُوهَا]

(۳۲۱) ((وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ)) [رواه النسائي وابن ماجه وسنده صحيح وهو عند احمد بلفظ: لَيْسَ مِنْ أَمِيرٍ]

(۱) یہ ان لوگوں کے بارہ میں ہے جنہیں روزے سے تکلیف پہنچتی ہو یا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں بیان جواز کی مصلحت کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کا تاکید و حکم دیا گیا ہو اور پھر انہوں نے اس کی مخالفت کی ہو۔ بہر حال ان دونوں معنوں کے مطابق سفر میں روزہ رکھنے والا عاصم نہ ہوگا جب کہ اسے روزے سے تکلیف نہ ہوتی ہو تو پہلی تاویل کی تائید دوسری روایت کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے کہ لوگوں کو روزہ بہت گراں محسوس ہوا۔ (نودی ۷۱۰) کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مصيامٌ في امسفرٍ بدل اللام ميم في
المواضع كلها، وهي لغة لبعض اهل
اليمن

(۳۲۲) حضرت ابن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصتوں کو قبول کیا جائے جس طرح کہ وہ اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ اس کی نافرمانی کی جائے۔ (احمد، بزار، طبرانی اوسط۔ ابن خزیمہ و ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ جس طرح وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کو ترک کر دیا جائے، بزار، طبرانی، ابن حبان میں یہ بروایت ابن عباس رضي الله عنهما ہے اور اسے بھی انہوں نے پہلی روایت کی طرح صحیح قرار دیا ہے) [حسن صحیح]

(۳۲۳) عبد اللہ بن یزید بن آدم سے روایت ہے کہ مجھے ابو الدرداء وائلہ، ابو امامہ اور انس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصتوں کو قبول کر لیا جائے جس طرح بندہ اپنے رب کی مغفرت کو پسند کرتا ہے۔ (طبرانی، کبیر و اوسط) [موضوع]

(۳۲۴) حضرت انس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا، سخت گرم دن تھا ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور جس کے پاس چادر تھی اس کے پاس گیا سب سے زیادہ سایہ تھا، کچھ لوگ اپنے ہاتھ ہی سے سورج کی گرمی سے اپنے آپ کو بچا رہے تھے لیکن ہوا یہ کہ (گرمی کی تاب نہ لاتے ہوئے) روزہ دار گرنے لگے اور جنہوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا وہ اٹھے انہوں نے

(۳۲۲) ((وَعَنْ أَبِي عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُحِبُّ أَنْ تُوتَى رُخْصَةٌ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تُوتَى مَعْصِيَةٌ))
[رواه احمد والبزار والطبرانی في الاوسط، وصححه ابن خزيمة وابن حبان، وفي رواية لابن خزيمة: كما يحب ان تترك معصيته. واخرجه البزار والطبرانی وصححه ابن حبان من حديث ابن عباس كالاول]

(۳۲۳) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدِ بْنِ آدَمَ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ وَوَائِلَةُ وَأَبُو إِمَامَةَ وَأَنَسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُقْبَلَ رُخْصَةٌ كَمَا يُحِبُّ الْعَبْدُ مَغْفِرَةً رَبِّهِ)) [رواه الطبرانی في الكبير والايوسط]

(۳۲۴) ((وَعَنْ أَنَسِ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي سَفَرٍ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ. قَالَ فَتَزَلْنَا مَنَزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ، وَاکْثَرْنَا ظِلًّا صَاحِبِ الْكِسَاءِ، فَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ. قَالَ: فَسَقَطَ الصُّوَامُ، وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ: فَضَرَبُوا الْإِبْنِيَّةَ وَسَقَوْا الرِّكَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ)) [رواه احمد]

آج روزہ نہ رکھنے والے زیادہ اجر لے گئے۔ (مسلم)

(۳۲۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سولہ رمضان کو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا، ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا، روزہ رکھنے والے نے نہ رکھنے والے کو اور نہ رکھنے والے نے رکھنے والے کو کوئی الزام نہ دیا، اور ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خیال تھا کہ جس میں قوت تھی اور اس نے روزہ رکھا تو یہ لہجھا ہے اور جس میں کمزوری تھی اور اس نے روزہ نہ رکھا تو یہ بھی لہجھا ہے (مسلم اور دیگر۔ مصنف فرماتے ہیں کہ علماء کا سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختلاف ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزہ افضل ہے، عثمان بن ابی العاصی، نخعی، سعید بن جبیر، ثوری، ابو ثور، اصحاب رائے، مالک، شافعی اور فضیل بن عیاض کا مذہب ہے کہ جس میں طاقت ہو اس کے لیے روزہ افضل ہے، ابن عمر، ابن عباس، سعید بن مسیب، اوزاعی، شعبی، احمد اور اسحاق کا مذہب یہ ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے، عمر بن عبد العزیز، قتادہ اور مجاہد سے روایت ہے کہ افضل وہ ہے جو آدمی پر آسان ہو۔ ابن منذر کہتے ہیں میں بھی اسی کا قائل ہوں اور مصنف فرماتے ہیں کہ یہ رائے خوب ہے)

(۳۲۵) ((عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَتْ عَشْرَةٌ مَضَّتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ افْطَرَ، فَلَمْ يَعِْبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ: يَرُونَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةَ فَصَامَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ، وَيَرُونَ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَافْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ۔)) [رواه مسلم وغيره۔
وقال المصنف اختلف العلماء في الصوم في السفر والْفَطْرُ فَقَالَ أَنَسُ: الصَّوْمُ أَفْضَلُ، وَيَحْكِي عَنْ عَثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِي وَالِيهِ ذَهَبَ النَّخَعِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ جَبْرِ وَالثَّوْرِيُّ وَأَبُو ثَوْرٍ وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ وَقَالَ مَالِكٌ، وَالشَّافِعِيُّ، وَفَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ: الصَّوْمُ أَفْضَلُ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ۔ وَقَالَ ابْنُ عِمْرٍ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمَسِيبِ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَالشَّعْبِيُّ، وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ: الْفَطْرُ أَفْضَلُ، وَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَقَتَادَةَ وَمَجَاهِدٍ: الْفَضْلُهُمَا إِسْرَهُمَا عَلَى الْمَرْءِ، قَالَ ابْنُ الْمُنْذِرِ فِيهِ أَقُولُ۔ قَالَ الْمَصْنُفُ وَهُوَ حَسَنٌ]

باب آداب الصوم الترغيب في السحور لا سيما بالتمر والترغيب في الفطر على التمر

روزے کے آداب، سحری کھانے اور خصوصاً سحرواقطار میں کھجور استعمال کرنے کی ترغیب

(۳۲۶) ((عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي كِتَابِ وَ سُنَّتِ كِي رُوشَنِي مِيں لَكْهِي جَانِي وَالِي اَرْدُو اَسْلَامِي كِتْبِ كَا سَبُّ سِي بُوَا مَقْتِ مَرَكْزِ

(بخاری و مسلم)

(۳۲۷) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا کھانا ہے۔^(۱) (مسلم و اصحاب سنن)

[متفق علیہ]

(۳۲۷) ((وَعَنْ عمرو بن العاص قَالَ: فصل ما بين صيامنا وصيام اهل الكتاب اكلة السحور)) [رواه مسلم واصحاب السنن]

(۳۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (طبرانی، ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن صحیح]

(۳۲۸) ((وَعَنْ ابن عمر قَالَ: قال رسول الله ﷺ: ان الله وملائكته يصلون على المتسحرين)) [رواه الطبراني وصححه ابن حبان]

(۳۲۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے ان شاء اللہ کوئی حساب نہ ہوگا۔^(۲) وہ جو چاہیں کھائیں بشرطیکہ حلال ہو (۱) رزوہ دار (۲) سحری کھانے والا اور (۳) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والا۔ (بزار، طبرانی) [موضوع]

(۳۲۹) ((وَعَنْ عبد الله بن عباس قَالَ: ثلاثة ليس عليهم حساب فيما طعموا لن شاء الله اذا كان حلالاً: الصائم، والمتسحر، والمربط في سبيل الله)) [رواه البزار والطبراني]

(۳۳۰) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھانا سراپا برکت ہے لہذا اسے نہ چھوڑ دو خواہ تم پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لو کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (احمد، بسند قوی، ابن حبان نے اسے بروایت ابن عمر مختصراً ان الفاظ میں روایت کیا ہے کہ سحری کھاؤ خواہ پانی کا ایک گھونٹ ہی سہی) [حسن لغيرہ]

(۳۳۰) ((وَعَنْ ابي سعيد الخدري قَالَ: قال رسول الله ﷺ: السحور كله بركة فلا تدعوه ولو ان يجرع احدكم جرعة من ماء فان الله وملائكته يصلون على المتسحرين)) [رواه احمد بسند قوي واخرجه ابن حبان من حديث ابن عمر مختصراً بلفظ: تسحروا ولو بجرعة من ماء-]

(۱) یعنی ہمارے اور ان کے روزوں کے مابین فرق و امتیاز سحری ہے وہ سحری نہیں کھاتے جب کہ ہم سحری کھانے کو مستحب سمجھتے ہیں۔ (نووی)
(۲) کیونکہ قیامت کے دن حساب اور سوال تو ضروری ہے خواہ حلال ہی ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم﴾ کہاں جن کو اللہ تعالیٰ بلا حساب جنت میں داخل کرنا چاہے گا ان کا حساب نہ ہوگا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی ان لوگوں میں سے بنا دیں جو بلا حساب جنت میں جائیں گے۔

(۳۳۱) حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص کھجور پائے وہ کھجور پر افطار کرے اور جو کھجور نہ پائے وہ پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے (ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ تم میں سے کوئی جب افطار کرے تو اسے کھجور سے افطار کرنا چاہئے کہ یہ بابرکت ہے باقی حدیث اسی طرح ہے ابن خزیمہ ابن حبان اور حاکم میں بروایت انس پہلی حدیث ہی کی طرح الفاظ ہیں [ضعیف] (۱)

((وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيَفِطْرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ التَّمْرَ فَلْيَفِطْرْ عَلَى الْمَاءِ، فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ)) (رواه الترمذی وصححه ابوداؤد وابن ماجہ وصححه ابن حبان وفي رواية: اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فإنه بركة والباقي نحوه ، وعند ابن خزيمة وابن حبان والحاكم من حديث انس نحو الاول)

(۳۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار کیا کرتے تھے، اگر تر نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی نوش فرمایا کرتے تھے (ابوداؤد ترمذی نے اسے حسن قرار دیا اور ابویعلیٰ نے اسے ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ تین کھجوروں یا کسی ایسی چیز سے جسے آگ نے نہ چھوا ہو روزہ افطار فرمایا کرتے تھے) (۲) [ضعیف جدا]

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يُفِطِرُ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ رُطَبَاتٍ فِتَمَرَاتٍ ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَمَرَاتٍ ، حَسَّحَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ)) (رواه ابوداؤد والترمذی وحسنه واخرجه ابويعلی بلفظ: كَانَ يُفِطِرُ عَلَى ثَلَاثِ تَمَرَاتٍ اَوْ شَىْءٍ لَمْ تَصْبِه النَّارُ)

الترغیب فی تعجیل الفطر و تاخیر السحور

افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کی ترغیب

(۳۳۳) ((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ)) حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار

(۱) محدث البانی رحمہ اللہ نے پہلے اسے صحیح الجامع الصغیر میں رکھا تھا۔ آخر میں ان کی تحقیق یہ تھی (ازھر)

(۲) یہ حدیث سخت ضعیف ہے اس کی سند میں ایک راوی عبدالواحد بن ثابت ہے جسے امام بخاری نے "منکر الحدیث" عقلی نے لایا بلع علی حد الحدیث اور بیہمی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اوشی لم تصب النار (یا آپ ایسی چیز سے افطار کرنا پسند فرماتے جو آگ کی کچی نہ ہوتی) کے الفاظ بیان کرنے میں یہ ضعیف راوی مقرر اور نقد راویوں کے مخالف ہے۔ سلسلہ ضعیف ج ۲ ص ۳۲۵ ارواہ اللعلیل حدیث ۹۰۴ مترجم)

میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (بخاری و مسلم ابن حبان کی ایک روایت میں ہے کہ میری امت اس وقت تک میرے راستہ پر رہے گی جب تک وہ افطار کے لیے ستاروں کا انتظار نہ کرے گی! ابن ماجہ نے بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحیح حدیث ہی کی طرح روایت کیا ہے نیز ابوداؤد ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابن خزیمہ و ابن حبان نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کو صحیح قرار دیا ہے کہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ افطار میں تاخیر کرتے ہیں)۔

(۳۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ بندوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب افطار میں بہت جلدی کرنے والا ہے۔ (احمد ابن خزیمہ، ابن حبان، ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے) [ضعیف]

(۳۳۵) یعلیٰ بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین امور ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے (۱) افطار میں جلدی کرنا (۲) سحری میں تاخیر کرنا اور (۳) نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے پر باندھنا۔ (طبرانی اوسط) [ضعیف]

(۳۳۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افطار سے پہلے کبھی نماز مغرب کو ادا فرمایا ہو خواہ پانی کے ایک گھونٹ سے افطار کرتے۔ (ابویعلیٰ، ابن خزیمہ و ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

ما عَجَلُوا الْفِطْرَ۔)) [متفق علیہ وفی روایة ابن حبان: لا تزال امتی علی سبیلی ما لم تنتظر بفطرها النجوم۔ وخرجه ابن ماجه عن ابی هريرة مثل الاول، وخرجه ابوداؤد وابن ماجه وصححه ابن خزيمة وابن حبان بلفظ: لا يزال البهائم ظاهراً ما عجل الناس الفطر لأن اليهود والنصارى يؤخرونه]

(۳۳۳) ((وعن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: قال الله عز وجل: ان احب عبادي الي اعجلهم فطراً.)) [رواه احمد والترمذی وحسنه وابن خزيمة وابن حبان]

(۳۳۵) ((ورؤی عن یعلی بن مرّة قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ثلاثة يحبها الله: تعجيل الافطار، وتاخير السحور، وضرب اليدين احدهما على الأخرى في الصلاة)) [الطبرانی فی الاوسط]

(۳۳۶) ((وعن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال: ما رایت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قط صلی صلاة المغرب حتی یفطر، وکؤ علی شربة من ماء.)) [رواه ابویعلی وصححه ابن خزيمة وابن حبان]

الترغیب فی اطعام الصائم

روزہ دار کو کھانا کھانے کی ترغیب

(۳۳۷) ((عن زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ)) [رواه الاربعة وصححه الترمذی وابن خزيمة وابن حبان]

(۳۳۷) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو اسے بھی روزہ دار جتنا ہی اجر و ثواب ملتا ہے اور اس سے روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔ (اربعہ ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

الترہیب من الغیبة والفحش والکذب ونحو ذلک للصائم

روزہ رکھ کر غیبت، فحش گفتگو اور جھوٹ وغیرہ پر وعید

(۳۳۸) ((عَنِ ابِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: الصَّيَامُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا)) [رواه النسائي وصححه ابن خزيمة واخرجه الطبراني في الاوسط من حديث ابی هريرة وزاد: قيل وبم يخرقها؟ قال يكذب او غيبة]

(۳۳۸) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ روزہ ڈھال ہے بشرطیکہ اس میں سوراخ نہ کیا جائے (نسائی، ابن خزيمة نے اسے صحیح قرار دیا ہے) ”طبرانی اوسط“ میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اس ڈھال میں سوراخ کس طرح ہوتا ہے؟ فرمایا جھوٹ یا غیبت سے (۱) [ضعیف]

(۳۳۹) ((عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: رَبِّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ، وَرَبِّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهْرُ)) [رواه ابن ماجه واللفظ له وصححه ابن خزيمة والحاكم]

(۳۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کئی روزے دار ایسے ہیں کہ انہیں اپنے روزے سے سوائے بھوک کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور کئی قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ انہیں اپنے قیام سے سوائے بیداری کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا (یہ الفاظ ابن ماجہ کی روایت کے ہیں۔ ابن خزيمة وحاکم

(۱) یہ حدیث سخت ضعیف ہے اس کی سند میں ریح بن بدیع، جس کے بارہ میں امام ابن عدی فرماتے ہیں کہ: دوامۃ حدیثہ مما لا یتابعہ احد علیہ۔ علامہ ذہبی نے ”الضعفاء والمتروکین“ میں لکھا ہے کہ امام دارقطنی اور دیگر محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے، حافظ ابن حجر نے بھی ”تقریب“ میں اسے متروک قرار دیا ہے۔ سلسلہ ضعیف، ۳۳۳، ۲۳۱ (مترجم)

نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ روزہ سے ان کا نصیب صرف بھوک اور پیاس ہے اور بہت سے قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ قیام سے ان کا حصہ صرف بیداری ہے نسائی، بیہقی نے اس کے قریب قریب روایت کیا اور طبرانی نے اسے ابن عمر سے بسند لا باس بہ روایت کیا ہے [حسن صحیح]

ولفظهما: رَبِّ صَائِمٍ حَظُّهُ مِنَ صِيَامِهِ الْجُوعُ وَالْعَطَشُ ، وَرَبِّ قَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ قِيَامِهِ السَّهْرُ۔ وَاخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيُّ نَحْوَهُ وَاخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ بِسندٍ لَا بَاسَ بِهِ

الترغیب فی قیام لیلة القدر

لیلة القدر کے قیام کی ترغیب

(۳۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بحالت ایمان اور حصولِ ثواب کی نیت سے لیلة القدر کا قیام کیا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے (بخاری و مسلم نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ بعد کے تمام گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے)

(۳۴۰) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) [متفق عليه وفي رواية للنسائي: وَمَا تَأَخَّرَ]

الترغیب فی الاعتكاف

اعتكاف کی ترغیب

(۳۴۱) حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے دس دنوں کا اعتكاف کیا تو یہ دو حجوں اور دو عمروں کی مانند ہے۔ (بیہقی) [موضوع]

(۳۴۱) ((عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ اَعْتَكَفَ عَشْرًا فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ)) [رواه البيهقي]

الترغیب فی صدقة الفطر وتاكيد وجوبها

صدقة فطر کی ترغیب اور وجوب کی تاکید

(۳۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقة فطر لغو ہے ہودہ باتوں سے روزہ دار کو پاک کرتا

(۳۴۲) ((عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: صَدَقَةُ الْفِطْرِ طَهْرَةٌ

اور مسکینوں کو کھانا فراہم کرتا ہے؛ جس نے نماز سے قبل ادا کیا (۱) تو یہ مقبول زکوٰۃ ہے اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا تو یہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہوگا۔ (ابوداؤد ابن ماجہ حاکم) [حسن]

لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّهْفِ وَطَعْنَةٍ
لِلْمَسَاكِينِ مَنْ آذَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ
زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ آذَاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ
صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ ((رواه ابوداؤد
وابن ماجه والحاکم

(۳۴۳) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور رمضان کا روزہ آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتا ہے اور زکوٰۃ فطر ادا کرنے کے بعد اُوپر جاتا ہے (ابوحفص بن شاہین نے اسے ”فضائل“ میں روایت کیا اور کہا ہے کہ یہ حدیث جید ہے تاہم اس سند سے غریب ہے) [ضعیف]

((وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ مُعَلَّقٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَا يَرْفَعُ إِلَّا بِزَكَاةِ الْفِطْرِ)) [رواه ابو حفص ابن شاہین فی فضل رمضان وَقَالَ: حَدِيثٌ جِيدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَرِيبٌ]

کتاب العیدین والاضاحی و ذکر ابوابہ عیدین اور قربانی کا بیان اور اس کے متعلقہ ابواب

الترغیب فی الاضحیۃ وما جاء فیمن لم یضح مع القدرة ومن باع جلد اضحیتہ
قربانی کرنے کی ترغیب اور قدرت کے باوجود قربانی نہ کرنے اور اپنی قربانی کی کھال بیچنے والے کے
بارے میں کیا وارد ہے؟

(۳۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قربانی کرنے کی طاقت ہوتے ہوئے قربانی نہ کرے وہ ہمارے ساتھ عید گاہ میں نہ آئے۔ (حاکم نے اسے مرفوع و موقوف روایت کیا ہے اور شاید یہی قرین صواب ہے) [حسن]

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ وَجَدَ سَعَةً لَانَ يَضْحِي قَلَمَ يَضْحُ: فَلَا يَحْضُرُنْ مَعَنَا مُصَلِّئًا)) [رواه الحاکم مرفوعًا
وموقوفًا ولعله اشبه]

(۱) یعنی اگر اس نے نماز عید سے قبل ادا کر دیا تو اس نے فریضہ زکوٰۃ فطر ادا کر دیا اور اگر اس نے نماز کے بعد ادا کیا تو فرض ادا نہ ہوا وہ گناہگار ہوگا لہذا اس

(۳۳۵) حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی قربانی کی کھال کو فروخت کر دے اسکی قربانی نہیں ہوتی۔ (حاکم) [حسن]

((وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ بَاعَ جِلْدَ الْأُضْحِيَّةِ فَلَا أُضْحِيَّةَ لَهُ)) [رواه الحاكم]

التَّرهيب من المثلثة بالحيوان ومن قتله لغير الاكل وما جاء في تحسين القتلة والذبيحة

جانور کا مثلہ کرنے نہ کھانا ہو تو ذبح کرنے پر وعید اور احسن انداز میں ذبح کرنے کا حکم

(۳۳۶) حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو احسن انداز میں کرنے کو فرض قرار دیا ہے لہذا قتل کرو تو احسن طریقے سے کرو اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے کرو چھری تیز کر لو اور جانور کو راحت پہنچاؤ۔ (مسلم) [اربعہ]

((وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحَدِّثْ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ)) [رواه مسلم و الاربعه]

(۳۳۷) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزرا ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جس نے اپنے پاؤں کو بکری کے پہلو پر رکھا ہوا تھا اور وہ چھری کو تیز کر رہا تھا جب کہ بکری اپنی آنکھوں سے یہ مٹھرو کچھ رہی تھی آنحضرت ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا یہ کام اس سے پہلے کیوں نہ کر لیا؟ کیا تو اسے کئی بار مارنا چاہتا ہے۔ (طبرانی، کبیر و اوسط اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں) [صحیح]

((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ وَاضِعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَةِ شَاةٍ، وَهُوَ يُحَدِّثُ شَفْرَتَهُ، وَهِيَ تَلْحَطُ إِلَيْهِ بِبَصْرِهِا. قَالَ: أَلَا قَبْلَ هَذَا؟ أَوْ تُرِيدُ أَنْ تُمِيتَهَا)) [رواه الطبرانی في الكبير والاطوسط و رجاله رجال الصحيح]

(۳۳۸) حضرت ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو انسان چڑیا یا اس سے بھی زیادہ چھوٹے جانور کو ناحق قتل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے بارہ میں ضرور پوچھے گا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا ذبح کر کے کھا لو اور یہ نہ کرو کہ سر کاٹو اور پھینک دو۔ (نسائی، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن لغیرہ]

((وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ إِنْسَانٍ يَقْتُلُ عُصْفُورًا، كَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا إِلَّا سَأَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: تَذْبُحُهَا فَتَأْكُلُهَا، وَلَا تَقْطَعُ رَأْسَهَا)) [فترمى بها۔] [زواہ]

النسائی و صححه الحاكم

(۳۳۹) ابوصالح حنفی ایک صحابی سے جو میرے خیال میں ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں، روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی بھی ذی روح کا مثلہ کیا اور پھر توبہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا مثلہ کرے گا۔ (احمد) اس کے روای ثقہ اور مشہور ہیں) [ضعیف]

((وعن ابی صالح الحنفی عن رجل من اصحاب النبی ﷺ - اراه ابن عمر - سمعت رسول الله ﷺ يقول: من مثل بذی روح: ثم لم يتب مثل الله به يوم القيامة)) [رواه احمد ورواه ثقات مشهورون]

کتاب الحج و ذکر ابوابہ

الترغیب فی الحج والعمرة وتأكيد وجوبها وما جاء فيمن خرج بقصد النسك فمات حج وعمره کی ترغیب اور ان کے موکد و وجوب کا ذکر اور اس شخص کا بیان جو مناسک ادا کرنے کے ارادہ سے نکلا اور فوت ہو گیا

(۳۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ایمان، پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ، پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا حج مبرور (بخاری و مسلم ابن حبان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل عمل ایسا ایمان ہے جس میں شک نہ ہو، ایسا جہاد جس (کے مال غنیمت) میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ حج مبرور ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے) (۱)

((عن ابی هريرة رضي الله عنه قال: سئل رسول الله ﷺ ائى العمل افضل؟ قال: ايمان بالله ورسوله، قال: ثم ماذا؟ قال: الجهاد في سبيل الله. قال ثم ماذا؟ قال: حج مبرور)) [متفق عليه ولا بن حبان: افضل الاعمال عند الله ايمان لا شك فيه، وعزوه لا غلول فيه، وحج مبرور۔ قال ابو هريرة حجة مبرورة تكفر خطايا سنة]

(۳۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے حج کیا اور اس میں نہ کوئی فحش بات کی اور نہ کوئی گناہ کیا تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹے گا جس طرح وہ اس دن پاک تھا جب اسے

((وعنہ سمعت رسول الله ﷺ يقول: من حج من حجاج، فلم يرفث، ولم يفسق، رجع من ذنوبه كيوم ولدته أمه)) [متفق عليه وفي رواية الترمذی - غفر له]

(۱) غلول کے معنی تقسیم سے قبل مال غنیمت میں چوری اور خیانت ہے۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا۔ (بخاری و مسلم ترمذی کی روایت میں ہے کہ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ رفث کی تفسیر کتاب الصیام میں گزر چکی ہے)

(۳۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا صلہ جنت ہی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۵۳) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج بھی پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے (ابن خزیمہ نے اسے مختصر اور مسلم نے مفصل روایت کیا ہے)

(۳۵۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم دیکھتے ہیں کہ جہاد افضل ترین عمل ہے تو کیا ہم بھی جہاد کریں؟ فرمایا: لیکن افضل جہاد حج مبرور ہے (بخاری ابن خزیمہ کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے؟ فرمایا ہاں ان پر وہ جہاد فرض ہے جس میں قتال نہیں ہے یعنی حج و عمرہ)

(۳۵۵) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پے بہ پے حج و عمرہ کرتے رہو یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے سونے اور چاندی کے میل پکیل کو دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت کے بغیر اور کچھ ہے ہی نہیں۔ (ترمذی ابن خزیمہ و ابن حبان نے

ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ وقد تقدم تفسير الرفث في كتاب الصيام]

(۳۵۲) ((وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ كَيْسَ لَهُ جِزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ)) [متفق عليه]

(۳۵۳) ((وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَإِنَّ الْهَجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا، وَإِنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ)) [رواه ابن خزيمة مختصراً واهجره مسلم مطولاً]

(۳۵۴) ((وَعَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ أَلَا نَجَاهِدُ؟ قَالَ: لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ)) [رواه البخاری وفي رواية لابن خزيمة، قلت يا رسول الله هل على النساء من جهاد؟ قال: عليهن جهاد لا قتال فيه، الحج والعمرة]

(۳۵۵) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبْثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَكَيْسَ لِلْحَجَّةِ

المبرورۃ ثواب الا الجنۃ)) [رواہ الترمذی وصحہ ابن خزیمہ وابن حبان]

(۳۵۶) ((وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : مَا تَرَفُّعَ اِبْلِ الْحَاجِّ رِجْلًا وَلَا تَضَعُ يَدًا اِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً ، اَوْ مَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً ، اَوْ رَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً)) [رواہ البيهقي وابن حبان في حديث]

(۳۵۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حاجی کا اونٹ جب بھی قدم اٹھاتا اور ہاتھ (اگلا پاؤں) رکھتا ہے تو اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھ دیتا ہے یا ایک بُرائی مٹا دیتا ہے یا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے (بیہقی وابن حبان نے ایک حدیث کے ضمن میں اسے بیان کیا ہے) [حسن ترفع]

(۳۵۷) ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اسْتَمْتِعُوا بِهَذَا الْبَيْتِ فَقَدْ هَلِمَ مَرَّتَيْنِ ، وَيُرْفَعُ فِي الثَّلَاثَةِ)) [رواہ البزار والطبرانی وصحہ ابن خزیمہ وابن حبان والحاکم قَالَ ابن خزیمہ : قوله: يرفع في الثالثة، يريد بعد الثالث]

(۳۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس گھر سے فائدہ اٹھا لو کیونکہ اسے دوبار منہدم کیا جا چکا ہے اور تیسری بار کے بعد اسے اور اٹھا لیا جائے گا (بزار، طبرانی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۳۵۸) ((وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تَعَجَّلُوا الْحَجَّ ، لِإِنْ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَعْزُضُ لَهُ)) [رواہ الاصفهانی]

(۳۵۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج جلد مانا کرو کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ (آئندہ اسے کیا صورتحال) پیش آجائے۔ (اصفہانی) [حسن لغیرہ]

(۳۵۹) ((وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسْجِدِ مِثْنِ فَاتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ ، وَرَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، فَسَلَّمَا نُمَّ قَالَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْنَا نَسْأَلُكَ ، فَقَالَ : اِنْ شِئْتُمَا اخْبِرْتُمَا بِمَا

(۳۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں مسجد منیٰ میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک انصار سے اور ایک ثقیف سے آدمی آیا انہوں نے سلام کیا اور پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ ! ہم آپ ﷺ سے کچھ پوچھنے آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں یہ بتا دیتا ہوں کہ تم کیا

(۱) اسے احمد ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ ملاحظہ ہو الارواہ (۹۷۲) للمحدث البانی رحمۃ اللہ علیہ (ازہر)

پوچھئے آئے ہو اور اگر تم چاہو تو تم پوچھو اور میں جواب دے دیتا ہوں؟ دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ارشاد فرمائیے، ثقفی نے انصاری سے کہا پہلے آپ پوچھئے تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھے بتائیے (میں کیا پوچھنا چاہتا ہوں؟) آپ ﷺ نے فرمایا تم یہ پوچھئے آئے ہو کہ تم جب بیت الحرام کے قصد و ارادہ سے اپنے گھر سے نکلتے ہو تو اس کا کتنا ثواب ہے؟ طواف کے بعد جب دو رکعتیں پڑھتے ہو تو اس کا کتنا ثواب ہے؟ صفا و مروہ کے طواف میں کتنا ثواب ہے؟ ووقوف عرفہ میں کتنا ثواب ہے؟ رمی جمار میں کتنا ثواب ہے؟ قربانی و افاضہ میں کتنا ثواب ہے؟ یہ سن کر اس نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں آپ ﷺ سے یہی پوچھنے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم بیت الحرام کے قصد و ارادہ سے گھر سے نکلتے ہو تو تمہاری ناکہ جب بھی قدم رکھتی اور اٹھاتی ہے تو اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ایک نیکی لکھ دیتا اور ایک بُرائی مٹا دیتا ہے، طواف کے بعد دو رکعتیں ادا کرنے کا ثواب بنی اسماعیل میں سے ایک گردن آزاد کرنے کے برابر ہے، صفا و مروہ کے طواف کا ثواب ستر گردنیں آزاد کرنے کے برابر ہے، ووقوف عرفہ کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان و دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے (جس طرح اس کی ذات اقدس کے شایان شان ہے) اور تم پرفرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرے بندے اطراف و اکناف عالم سے پراگندہ حال و غبار آلود آئے ہیں جو کہ میری جنت کے امیدوار ہیں ان کے گناہ اگر ریت کے ذروں بارش کے قطروں اور سمندر کی جھاگ کے بقدر ہوں تو میں ان سب کو معاف کر دوں گا میرے بندو! تم واپس لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بھی معاف کر دیا اور ان کو بھی جن کی تم نے شفاعت کی ہے۔ رمی جمار کا ثواب یہ ہے کہ ایک ایک ننگری کے بدلے تباہ و برباد کردنے والے ایک ایک کبیرہ لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جَنَّمَ تَسْلَانِي عَنْهُ، فَعَلْتُ، وَاِنْ سِئْتَمَا اَنْ اُمِيكَ وَتَسْلَانِي فَعَلْتُ؟ فَقَالَ: اخْبِرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ الثَّقَفِيُّ لِلانصَارِي سَلْ- فَقَالَ: اخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: جَنَّتِي تَسَالْنِي عَنْ مَخْرَجِكَ مِنْ بَيْتِكَ تَوَمَّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ، وَمَا لَكَ فِيهِ، وَعَنْ رَكَعَتَيْكَ بَعْدَ الطَّوَافِ وَمَا لَكَ فِيهِمَا، وَعَنْ طَوَافِكَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَمَا لَكَ فِيهِ، وَعَنْ وَقُوفِكَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَمَا لَكَ فِيهِ، وَعَنْ رَمِيكَ الْجِمَارَ وَمَا لَكَ فِيهِ، وَعَنْ نَحْرِكَ وَمَا لَكَ فِيهِ مَعَ الْاِقَاصِيَةِ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَعَنُ هَذَا جَنَّتُ اسْأَلُكَ- قَالَ لَئِنْكَ اِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ تَوَمَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ لَا تَضَعُ نَاقَتُكَ حُقُفًا، وَلَا تَرْفَعُهُ اِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَكَ بِهِ حَسَنَةً، وَمَحَى عَنْكَ بِهِ خَطِيئَةً، وَاَمَّا رَكَعَتَاكَ بَعْدَ الطَّوَافِ فَهُوَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ بَنِي اِسْمَاعِيلَ، وَاَمَّا طَوَافُكَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَهُوَ كَعِتْقِ سَبْعِينَ رَقَبَةً، وَاَمَّا وَقُوفُكَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَاِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَهْبِطُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُيَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ يَقُولُ: عِبَادِي جَاؤُنِي شُعْثًا غُبْرًا مِنْ كُلِّ قَبْجٍ عَمِيقٍ يَرْجُونَ جَنَّتِي، فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُهُمْ كَعَدَدِ الرَّمْلِ، اَوْ كَقَطْرِ الْمَطَرِ اَوْ كَزَيْدِ الْبَحْرِ لَغَفَرْتُهَا، اَفِيضُوا عِبَادِي مَغْفُورًا لَكُمْ، وَلِمَنْ شَفَعْتُمْ لَهٗ- وَاَمَّا

گناہ کو معاف کر دیا جاتا ہے تمہاری قربانی تمہارے رب کے ہاں تمہارا ذخیرہ ہے سرمنڈانے کا ثواب یہ ہے کہ ہر ہر بال کے بدلے ایک نیکی حاصل ہوتی اور ایک بُرائی منادی جاتی ہے اور اس کے بعد بیت اللہ کا جب تم طواف کرتے ہو تو اس حالت میں کرتے ہو کہ تمہارا کوئی گناہ (باقی) نہیں ہوتا اور ایک فرشتہ آتا ہے جو اپنے دونوں ہاتھوں کو تمہارے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ کر یہ کہتا ہے مستقبل میں (اچھے) عمل کرو ماضی کے تو سارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ (طبرانی) [حسن لغیرہ]

فصل

(۳۶۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بندہ جسے میں جسمانی صحت سے نوازوں اور رزق میں اسے فراخی عطا کروں پانچ سال گزر جائیں اور وہ میرے پاس نہ آئے تو وہ محروم ہے۔ (ابن حبان، بیہقی، حسن بن صالح بن جی کو یہ روایت بہت پسند تھی وہ اسی پر عمل کرتے تھے اور وہ خوشحال اور تندرست آدمی کے لیے یہ پسند کرتے تھے کہ وہ پانچ سال سے زیادہ عرصہ کے لیے حج کو نہ چھوڑے)۔ [صحیح لغیرہ]

فصل

(۳۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حج کے لیے نکلا اور وہ فوت ہو گیا تو اس کے لیے قیامت کے دن تک حج کرنے والے کا اجر و ثواب لکھا جائے گا اور جو شخص عمرہ کے لیے نکلا اور فوت ہو گیا تو اس کے لیے قیامت کے

رَمِيكَ الْجِمَارَ فَلَكَ بِكُلِّ حَصَاةٍ رَمَيْتَهَا يُكْفَّرُ كَبِيرَةٌ مِنَ الْمُؤْبَقَاتِ ، وَا مَا نَحْرُكَ فَهُوَ مَذْخُورٌ لَكَ عِنْدَ رَبِّكَ ، وَا مَا جِلْدُكَ رَأْسُكَ فَلَكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَلَقْتَهَا حَسَنَةٌ وَيُمْحَى عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ وَا مَا طَوَأْفُكَ بِالْبَيْتِ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِنَّكَ تَطُوفٌ وَلَا ذَنْبَ لَكَ ، يَأْتِي مَلَكٌ حَتَّى يَضَعَ يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْكَ فَيَقُولُ : اِعْمَلْ فِيمَا تَسْتَقْبَلُ فَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا مَضَى . ((رواه الطبرانی)

(۳۶۰) ((عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : أَنَّ عَبْدًا صَحَّحَتْ لَهُ جِسْمَتُهُ ، وَوَسَّعَتْ عَلَيْهِ فِي الْمَعِيشَةِ ، تَمَضَى عَلَيْهِ خَمْسَةُ أَعْوَامٍ لَا يَفِدُّ النَّيِّ مَحْرُومٌ .)) [رواه ابن حبان والبیہقی وكان الحسن بن صالح بن حسی کذا یعجبه هذا الحدیث وبه یاخذ، ویحب للرجل الموسر الصحیح ان لا یتربک الحج خمس سنین]

(۳۶۱) ((عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ خَرَجَ حَاجًّا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ اجْرُ الْحَاجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ اجْرُ الْمُعْتَمِرِ

الی یومِ الْقِیَامَةِ ، مَنْ بَخَرَجَ غَازِیًا قَمَاتٍ دِن تَک عَمْرَه کَرْنِ وَا لَے کَا اَجْر وَا ثَوَاب لَکْهَآ جَا ئَے گَا اَوْر جُو شَخْص جِهَاد
کُتِبَ لَهٗ اَجْرُ الْغَازِیِ اِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ)) کَے لِے نَکْلا اَوْر فَوْت هُو گِیَا تُو اَس کَے لِے قِیَامَت کَے دِن تَک جِهَاد
[رَوَاه اَبُو یَعْلٰی وَرَوَاتُه ثَقَات] کَرْنِ وَا لَے کَا اَجْر وَا ثَوَاب لَکْهَآ جَا ئَے گَا۔ (اَبُو یَعْلٰی، اَس کَے رَاوِی
ثَقَت هِیْن) [صَحِیْح لَغِیْرَه]

ترهیب من قدر علی الحج فلم یحج

طاقت کے باوجود حج نہ کرنے پر وعید

((رَوِی الْبَیْهَقِیُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِی (۳۶۲) بَیْهَقِیُّ نَے اَبُو اَمَامَه کِی حَدِیْث اِن الْفَاظ مِیْن رَوَایَتِ کِی هَے
اِمَامَه بَلْفِظ: مَنْ لَمْ تَحِیْسُهٗ حَاجَةً ظَاهِرَةً کَے جَس کُو کِسی وَاضِح ضَرْوَرَت یَا سَخْت بِیْمَارِی یَا طَالِم بَادِشَاه نَے نَہ رَوَا کَا
اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَانِرٌ وَّلَمْ هُو اَوْر وِہ حَج نَہ کَر ے تُو وِہ خَوَاہ یَهُودِی هُو کَر فَوْت هُو جَا ئَے یَا عِیْسَآئِی هُو
یَحُجُّ فَلِیَمَّتْ اِنْ شَاءَ یَهُودِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا)) کَر! [ضَعِیْف]

ترهیب المرأة من الخروج من بیتها و امرها بعد قضاء الفرض ان تلازم بیتها

عورت کے لیے گھر سے نکلنے پر وعید اور فرض ادا کرنے کے بعد گھر ہی میں رہنے کا حکم

((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ (۳۶۳) حَضْرَت اَبُو هُرَیْرَه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَے رَوَایَتِ هَے کَے رَسُوْلُ اللهِ ﷺ
اللَّهُ ﷺ قَالَ لِنِسَائِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوُدَاعِ: نَے حِجَّة الْوُدَاعِ کَے سَال اَزْوَاجِ مَطْهَرَاتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ سَے فَرْمَا یَا یَہ
هَذِهِ ، ثُمَّ ظَهَرَ الْحُصْرُ۔ قَالَ وَكَانَ حَج کر لو اور پھر چٹائیوں کی پشتیں لازم پکڑ لو (۱) حَضْرَت

(۱) شیخ عمارہ آنحضرت ﷺ کے اس حکیمانہ ارشاد کے بارے میں کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ازواج مطہرات کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ فرض حج ادا کریں اور
صرف فرض حج کی ادائیگی کے لیے گھروں سے نکلیں پھر اپنے گھروں ہی میں رہیں اور چٹائیوں پر بیٹھی رہیں یہ ایک معاشرتی و عمرانی مسئلہ ہے کہ رسول رحمت
اور انسانی دلوں کے طیب ﷺ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو صرف فریضہ حج کے لیے گھروں سے باہر نکلنے کی اجازت عطا فرمائی اور فرمایا اس فرض کی
ادائیگی کے بعد فتنہ کے خوف اور اختلاط کے ڈر سے بچنے کے لیے اپنے گھروں ہی میں رہو تا کہ میاں بیوی جنت و آلفت کے ساتھ سعادت مندی کی زندگی بسر
کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دونوں پاکباز خواتین سیدہ زینب اور سیدہ سودہ فرماتی ہیں کہ واللہ! رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے بعد وہ کبھی جاوڑ پر سوار نہ ہوں
گی، ہمیں یہ ادب نبوی اور کمال فطری ہی کافی ہے جس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے دعوت دی کہ عورت اپنے گھر کے اندر رہے اپنی عزت کی حفاظت کرنے
سیرت کو پاک رکھے اور اپنے آپ کو حجاب میں مستور رکھے تاکہ جب وہ حج کے لیے نکلے تو اس کی بیت نے اس کا احاطہ کیا ہو، عزت و اجلال نے اسے
ڈھانپ رکھا ہو اور اللہ تعالیٰ کا احسان و رعایت اس کے شامل حال ہو اب سوال یہ ہے کہ کیا میری قوم رسول اللہ ﷺ کی ان احادیث کو اس دور میں پڑھتی اور
ان پر عمل کرتی ہے؟ کیا وہ عورتوں کو گھر سے نکلنے اور اپنی زیب و زینت کے اظہار کرنے سے منع کرتی ہے! مگر آہ! آج ہمارے معاشرے میں مردوزن کا کس
قدر اختلاط ہے جس کی وجہ سے معاشرہ اخلاقی اتاری کا شکار ہو گیا ہے پردہ کو اتار کر درحقیقت حرمت الہی کی پردہ دردی کی گئی ہے آنحضرت ﷺ کے مذکورہ
ارشاد کا یہ مطلب بھی ہے کہ جو خواتین اپنے دلوں میں اللہ کا خوف رکھتی، اس کے عذاب سے ڈرتی اور اس کے ثواب کی امیدوار ہیں انہیں اپنے =
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن حج کرتی رہیں مگر سوائے زینب بنت جحش اور سودہ بنت زمعہ کے وہ فرمایا کرتی تھیں کہ واللہ! رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بعد وہ کبھی جانور پر سوار نہ ہوں گی۔ (احمد) [حسن صحیح]

كلهن يعجبن الا زینب بنت جحش وسودة بنت زمعة فكانتا تقولان لا والله لا نحرکنا دابة بعد قول رسول الله ﷺ (([رواه احمد]

الترغيب في النفقة في الحج والعمرة وما جاء فيمن انفق من مال حرام؟

حج و عمرہ پر خرچ کرنے کی ترغیب نیز مال حرام خرچ کرنے والے کے بارے میں کیا وارد ہے؟

(۳۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ عمرہ ادا کر رہی تھیں کہ عمرہ کا تمہیں اپنی مشقت اور اپنے خرچ کے بقدر ثواب ملے گا۔ (حاکم) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تمہارے عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ کے مطابق ملے گا۔ نصب تعب کے وزن پر ہے اور اس کے ہم معنی بھی ہے یعنی اس کے معنی مشقت کے ہیں) [صحیح]

(۳۶۴) ((وعن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله ﷺ قال لها في عمرتها: ان لك من الاجر على قدر نصيبك ونفقتك)) [رواه الحاكم وفي رواية له اما اجر ك في عمرتك على قدر نفقتك - قوله نصبك: هو تعبك - وزنا ومعنى -]

(۳۶۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حج میں خرچ کرنا اللہ کی راہ (جہاد) میں خرچ کرنے کی طرح ہے یعنی ایک درہم کا ثواب سات سو درہم خرچ کرنے کے برابر ہوگا۔ [ضعیف]

(۳۶۵) ((وروى عن بريدة رضي الله عنه قال: رسول الله ﷺ: النفقة في الحج كالنفقة في سبيل الله: الدرهم بسبع مائة)) [رواه احمد والطبراني في الاوسط والضعيف]

(۳۶۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ حج کرنے والا کبھی فقیر نہ ہوگا۔ حضرت جابر ”سے اعزاز“ کے معنی پوچھے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے معنی ہیں کہ وہ فقر میں مبتلا نہیں ہوتا۔ (بزار طبرانی اوسط۔ اس حدیث کے رجال صحیح کے رجال ہیں) (۱) [ضعیف]

(۳۶۶) ((وعن جابر رضي الله عنه - ركعة - قال: ما امعر حاج قط - قيل لجابر ما الامعار: قال ما افتقر)) [رواه البزار والطبراني في الاوسط رجال الصحيح]

== گھروں ہی میں رہنا اور اگھار زیب و زینت سے کوسوں دور رہنا چاہئے، بخدا! یہی زندگی کی سعادت و کامرانی کا دستور اور نیک خواتین کا طریقہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ وَزَوْجَنَ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﴾ (اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہارِ تجل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دینی زہو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتی رہو۔) (احزاب: ۳۳)

(۱) یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ایک راوی شریک بن عبد اللہ قاضی سوءِ حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ علی بن احمد ترمذی ثقہ نہیں اور بھی کئی راوی غیر

معروف ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے ”سلسلہ الاحادیث الضعیفہ“ البانی ص ۳۶۲-۳۶۳ ج ۳ (مترجم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۳۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص پاک نفقہ کے ساتھ حج کے لیے نکلے رکاب میں پاؤں رکھے اور کہے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ (حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں)! تو آسمان سے ایک منادی کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے میں حاضر ہوں، سعادت مندی تیرے لیے تیرا زادراہ حلال ہے، تیری سواری حلال ہے، تیرا حج مبرور ہے، اس میں گناہ نہیں ہے اور جب کوئی حرام مال سے حج کے لیے نکلے رکاب میں پاؤں رکھے اور کہے لَبَّيْكَ تُوَّاسْمَانَ سَمَاءٍ مِنْ أَرْضِ الْعَرَبِ (یہ اعلان کرتا ہے نہ تیرا لَبَّيْكَ قبول اور نہ تو سعادت مند ہے، تیرا زادراہ حرام ہے، تیرا نفقہ حرام ہے، تیرا حج مقبول نہیں ہے بلکہ مردود ہے) (طبرانی اوسط - اصفہانی نے اسے بروایت سلمہ مولیٰ عمر بن خطاب مرسل و مختصر بیان کیا ہے ^(۱) غز غین کے فتح اور ر کے سکون کے ساتھ۔ چڑے کی رکاب کو کہتے ہیں۔ [ضعیف جلد]

(۳۶۷) ((وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ حَاجًّا بِنَفْقَةٍ طَيِّبَةٍ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعَرِزِ، فَنَادَى: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ - نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ لَبَّيْكَ وَسَعْدِيكَ، زَادَكَ حَلَالٌ، وَرَاحِلَتُكَ حَلَالٌ، وَحَجُّكَ مَبْرُورٌ غَيْرُ مَازُورٍ، وَإِذَا خَرَجَ بِالنَّفَقَةِ الْخَبِيثَةِ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعَرِزِ، فَنَادَى: لَبَّيْكَ، نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدِيكَ، زَادَكَ حَرَامٌ، وَنَفَقَتُكَ حَرَامٌ، وَحَجُّكَ مَازُورٌ غَيْرُ مَبْرُورٍ.)) [رواه الطبرانی فی الاوسط و أخرجه الاصفهانی من حدیث سلمة مولی عمر ابن الخطاب مرسلًا مختصرًا۔ قوله العریز بفتح الغین المعجمة وسكون الراء بعدها زای هو الرکاب من جلود۔]

الترغیب فی العمرة فی رمضان

رمضان میں عمرہ کی ترغیب

(۳۶۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج پر بھیج دیجئے، اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر میں تمہیں بھیجوں۔ عورت نے کہا مجھے اپنے

(۳۶۸) ((عن ابن عباس رضي الله عنهما قَالَ: ارَادَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْحَجَّ - فَلَقَاتْ امْرَأَةً لَزَوْجِهَا: أَحْجِبْنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَا عِنْدِي مَا أَحْجِبُكَ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ -

(۱) یہ حدیث سخت ضعیف ہے اس کی سند میں ایک راوی سلیمان بن داؤد یمانی ہے جسے ابن معین نے "لیس یحییٰ" اور امام بخاری نے اسے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں جسے منکر الحدیث کہوں اس کی حدیث کو بیان کرنا حلال نہیں۔ امام ابن حبان نے اسے ضعیف اور کئی دیگر ائمہ نے اسے

متروک قرار دیا ہے۔ سلسلہ ضعیف ص ۲۱۲ ج ۳ (مترجم)

آواز سے (لبیک) پکارنا اور (قربانی کے جانوروں کا) خون بہانا‘ اس نے عرض کیا ”سبیل“ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا زاد ابراہ اور سواری (ابن ماجہ ترمذی میں بھی انہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کوئی چیز ہے جو حج کو واجب کر دیتی ہے؟ فرمایا زاد ابراہ اور سواری! ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ”ذوق عرفہ“ میں کئی طرق سے یہ حدیث آگے آئے گی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میرے بندوں کو دیکھو وہ میرے پاس پراگندہ بال اور غبار آلود آئے ہیں۔۔۔“ (شعث - شین کے فتح اور عین کے کسرہ کے ساتھ وہ شخص جسے کنگھی کیے دیر ہو جائے اور تفل تاء کے فتح اور ف کے کسرہ کے ساتھ وہ شخص جو خوشبو اور صفائی چھوڑے رکھے یہاں تک کہ اس کی بو بدل جائے۔ عج عین اور جیم مشدہ کے ساتھ اللہ اکبر اور لبیک کے ساتھ آواز بلند کرنا اور الشج ث اور جیم کے ساتھ اؤنٹ قربان کرنا۔ [ضعیف]

الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)) [رواہ ابن ماجہ وعند الترمذی عنه: جاء رجل فقال: يا رسول الله ما يوجب الحجَّ؟ قال: الزادُ والرَّاحِلَةُ وَقَالَ: حسن - وسياتی فی الوقوف بعرفة من طرق يقولُ اللهُ انظروا الى عبادى اتونى شعنا غُبْرًا والشعث بفتح المعجمة وكسر العين المهملة : البعيد العهد بتسريح شعره، وغسله - والتفل بفتح المثناة وكسر الفاء: وهو الذى ترك الطيب والتنظيف حتى تغيرت رائحته - والعج بمهملة ، وتشديد ثقيلة : رفع الصوت بالتلبية ، او بالتكبير - والشج بالمشثة - ثم جيم نحر البُدن]-

الترغیب فی الاحرام والتلبية ورفع الصوت بها

احرام اور بلند آواز سے تلبیہ کی ترغیب

(۳۷۰) خلا د بن سائب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے کہا کہ میں اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ وہ لبیک بلند آواز سے پکاریں (اصحاب سنن ترمذی اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا اور ابن ماجہ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ حج کا شعار ہے نیز ابن ماجہ ابن خزیمہ ابن حبان اور حاکم نے اس حدیث کو کچھ زیادہ الفاظ کے ساتھ زید بن خالد جہنی سے بھی روایت کیا ہے) [صحیح]

(۳۷۰) ((عن خَلاَدِ بْنِ سَائِبٍ عَنِ ابْنِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اتانى جبريلُ فامرني ان آمر اصحابي ان يركعوا اصواتهم بالاھلالِ والتلبية)) [رواہ اصحاب السنن، وصححه الترمذی وابن خزیمة وزاد ابن ماجہ فی روايته فانها شعار الحج - واخرجه ابن ماجہ: ايضاً: وابن خزيمه وابن حبان والحاكم من حديث زيد بن خالد الجهني بالزيادة]-

الترغیب فی الاحرام من المسجد الاقصی

مسجد اقصیٰ سے احرام باندھنے کی ترغیب

(۳۷۱) أم حکیم بنت امیہ بن احنس، حضرت أم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھے، اسے معاف کر دیا جاتا ہے (ابن ماجہ، ایک روایت میں ہے کہ یہ اس کے تمام سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، یہ بیان کرتی ہیں کہ چنانچہ میں عمرہ کی نیت سے اپنے باپ کے ساتھ بیت المقدس سے روانہ ہوئی، ابن حبان کی روایت میں ہے کہ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اس وجہ سے أم حکیم بیت المقدس سے سفر کر کے آئیں، ابوداؤد اور بیہقی کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص حج یا عمرہ کا مسجد اقصیٰ سے احرام باندھے تو اسکے گلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے یا اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے، بیہقی کی روایت میں اَوْ وَجِبَتْ كَيْفَ مَا تَأَخَّرَ لَفْظ ہے۔^(۱) یعنی اس کے پہلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ [ضعیف]

(۳۷۱) ((عن أم حکیم بنت امیہ بن الاحنس عن أم سلمة رضي الله عنها قال: من اهل بمعمرة من بيت المقدس غفر له)) [رواه ابن ماجه - وفي رواية له كانت كفارة لما قبلها من الذنوب، قالت: فخرجت مع ابي من بيت المقدس بمعمرة - واخرجه ابن حبان بلفظ غفر له ما تقدم من ذنبه - قال: فركبت أم حكيم - واخرجه ابوداؤد والبيهقي، بلفظ من اهل بحجة، او عمرة من المسجد الاقصی مثله - وزاد، ما تأخر أو وجبت له الجنة - وفي روايته للبيهقي ووجبت له الجنة بالواو بدل أو وجبت -]

الترغیب فی الطواف واستلام الحجر الاسود والركن الیمانی وما جاء فی فضلہما

وفضل المقام ودخول البيت

طواف حجرا سودا اور رکن یمانی کو ہاتھ لگانے کی ترغیب، نیز یہ بیان کہ ان دونوں مقام کی فضیلت اور بیت

اللہ میں داخل ہونے کے بارے میں کیا وارد ہے؟

(۳۷۲) عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا، عبد اللہ بن عمر سے کہہ رہے تھے کیا بات ہے میں نے

((عن عبد الله بن عبید بن عمیر انه سمع اباہ يقول لابن عمر: مالي لا

(۱) امام منذری نے "مختصر السنن" میں لکھا ہے کہ راویوں کا اس کے متن اور سند میں بہت اختلاف ہے، اس کی سند میں حکیم ضعیف ہے اور پھر اس کے سند و متن میں اضطراب بھی ہے، سلسلہ ضعیفین، ص ۲۳۸-۲۳۹ (مترجم)

آپ کو دیکھا ہے کہ آپ صرف رکعتیں یعنی حجر اسود اور کن یمانی ہی کو ہاتھ لگاتے ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ یہ میں اس لیے کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ان کو ہاتھ لگانا گناہوں کو مٹا دیتا ہے نیز میں نے آپ ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو طواف کے سات چکر پورے کرے اور پھر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کا ثواب گردن آزاد کرنے کے برابر ہے۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی جب بھی اپنے دونوں پاؤں اٹھاتا اور انہیں رکھتا ہے تو اس۔۔۔۔۔ کے بدلہ میں اسکے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں دس بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں (یہ الفاظ مسند احمد کی روایت کے ہیں) [صحیح لغیرہ لابن عمر]

(۳۷۳) محمد بن منکدر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے سات چکر لگائے اور اس میں کوئی لغو کام نہ کرے تو اس کا ثواب گردن آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (طبرانی اس کے رجال ثقہ ہیں) [صحیح لغیرہ]

(۳۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیت اللہ کے ارد گرد طواف کرنا بھی نماز ہے لیکن اس میں تم کلام کر سکتے ہو لہذا جو شخص کلام کرے وہ اچھی بات ہی کرے۔ (ابن حبان، ترمذی اور الفاظ انہی کی روایت کے ہیں) [صحیح]

فصل

(۳۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارہ میں قیامت کے دن اٹھائے گا اس کی دوا کھیں ہوں گی جن سے دیکھتا

اراکَ تَسْلِمُ اِلَّا هِدْيَنِ الرَّكْعَيْنِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو: اِنَّ الْفِعْلَ فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اِنَّ اسْتِلاَمَهُمَا يَحْطُ الْخَطَايَا۔ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ طَافَ اُسْبُوْعًا يَحْصِيهِ، وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَانَ كَعَدْلِ رَقِيَةٍ۔ قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا رَكَعَ رَجُلٌ قَدَمَاهُ وَلَا وَضَعَهُمَا اِلَّا كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ؛ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرُ فَرَجَاتٍ۔ ((رواه احمد و هذا لفظه])

(۳۷۳) ((وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ اُسْبُوْعًا لَا يَلْغُو فِيهِ كَانَ كَعَدْلِ رَقِيَةٍ يُعْتَقُهَا۔)) [رواه الطبرانی، ورجاله ثقات]

(۳۷۴) ((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الطَّوَّافُ حَوْلَ الْبَيْتِ صَلَاةٌ اِلَّا اَنْتُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيْهِ، فَمَنْ تَكَلَّمَ فَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِخَيْرٍ۔)) [رواه الترمذی، واللفظ له، وابن حبان]

(۳۷۵) ((عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهُ لَيُبْعَثَنَّ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ كِتَابَ وَ سُنَّتِ كِي رُوشَنِي مِيں لَكْهِي جَانِي وَالِي اَرْدُو اِسْلَامِي كَتَبِ كَا سَبِ سِي بُوَا مَفْتِ مَرْكَزِ

ہوگا زبان ہوگی جس سے بات کرتا ہوگا اور جو حق کے ساتھ اسے بوسہ دے گا اس کے بارہ میں گواہی دے گا (ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ ابن خزیمہ وابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ طبرانی کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حجر اسود اور رکن یمانی کو اٹھائے گا ان کی دو آنکھیں زبان اور دو ہونٹ ہوں گے جس نے وفا کے ساتھ انہیں چھوا ہوگا اس کے بارہ میں گواہی دیں گے) [صحیح]

(۳۷۶) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رکن یمانی جب قیامت کے دن آئے گا تو یہ ابوتیس (پہاڑ) سے بھی بڑا ہوگا اس کی زبان بھی ہوگی اور دو ہونٹ بھی! (احمد بسند حسن، "طبرانی اوسط" کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جو شخص حق ^(۱) کے ساتھ اسے چھوئے اس کے بارہ میں گواہی دے گا یہ اللہ تعالیٰ کا وہ دایاں ہاتھ ہے جس کے ساتھ وہ اپنی مخلوق سے مصافحہ کرتا ہے) [حسن لغیرہ]

(۳۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب حجر اسود جنت سے نازل ہوا تو یہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا مگر اسے بنی آدم کی خطاؤں نے سیاہ کر دیا (ترمذی نے اسے روایت کیا اور ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا مگر ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ یہ برف سے زیادہ سفید تھا طبرانی نے اسے "اوسط کبیر" میں بسند حسن روایت کیا ہے اور الفاظ یہ ہیں کہ یہ جنت کا پتھر ہے اور زمین میں اس کے علاوہ جنت کی اور کوئی چیز نہیں ہے اور یہ بلوریں ^(۲) شیشے کی مانند سفید تھا اگر اسے زمانہ جاہلیت کی ناپاکی نہ

بہما۔ ولسان ینطق بہ یشہد علی من استلمہ بحق)) [رواہ الترمذی وحسنہ، وصححہ ابن خزیمہ وابن حبان، وخرجہ الطبرانی، ولفظہ یبعث اللہ الحجر الاسود، والرکن الیمانی یوم القیامۃ، ولہما عینان، ولسان وشفتان یشہدان لمن استلمہما بالوفاء۔]

(۳۷۶) ((وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: یاتی الرکن الیمانی یوم القیامۃ اعظم من ابی قیس لہ لسان وشفتان۔)) [رواہ احمد بسند حسن، والطبرانی فی الاوسط، وزاد: یشہد لمن استلمہ بالحق، وهو یمین اللہ، التي یصافح بها خلقہ۔]

(۳۷۷) ((وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: نزل الحجر الاسود من الجنۃ، وهو اشد بیاضا من اللبن کسودتہ خطایا بنی آدم۔)) [رواہ الترمذی وصححہ ابو ابن خزیمہ الا انه قال: اشد بیاضا من الثلج۔ ورواہ الطبرانی فی الاوسط والكبیر بسند حسن۔ ولفظہ: حجارة الجنۃ، وما فی الارض من

کے ساتھ کے معنی یہ ہیں کہ کمال طہارت کے ساتھ اور ذکر و دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہوئے اسے چھوئے اور یا کاری و شہرت سے بچے۔

(۱) "المہا" کے معنی بلور کے ہیں اس کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے ہر صاف شفاف چیز کو بھی کہا جاتا ہے ستارہ کو بھی کہا جاتا ہے نیز دانوں کو بھی

جب کہ وہ بہت خوبصورت سفید اور چمکدار ہوں۔ (التمہایہ)

چھوتی تو یہ اسی طرح سفید رہتا، اسے جب بھی کوئی بیماری میں مبتلا شخص ہاتھ لگاتا، تو وہ صحت یاب ہو جاتا تھا۔ ابن خزیمہ کی ایک روایت میں ہے کہ یہ جنت کے یواقیت میں سے ایک سفید یاقوت تھا، مشرکوں کے گناہوں نے اسے کالا سیاہ بنا دیا قیامت کے دن اسے اُحد پہاڑ کی طرح اٹھایا جائے گا، اہل دُنیا میں سے جس نے بھی اسے چھوا اور بوسہ دیا، اس کے بارہ میں یہ گواہی دے گا) [صحیح لغیرہ]

(۳۷۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ کعبہ کے ساتھ ٹیک لگائے فرما رہے تھے کہ رکن و مقام جنت کے یواقیت میں سے دو یاقوت ہیں، اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو ختم نہ کیا ہوتا تو مشرق و مغرب ان سے روشن ہو جاتے (ترمذی، ابن حبان و حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ بیہقی کی ایک روایت میں ہے اگر بنو آدم کے گناہ ان سے مٹ نہ کرتے تو مشرق و مغرب روشن ہو جاتا، اسے جب بھی کوئی تکلیف یا بیماری میں مبتلا شخص ہاتھ لگاتا تو صحت یاب ہو جاتا تھا ایک دوسری روایت میں ہے کہ اگر جاہلیت کی ناپاکیاں اسے نہ چھوتیں تو اسے چھونے سے ہر مصیبت میں مبتلا شخص شفا یاب ہو جاتا اور روئے زمین پر اس کے علاوہ اور کوئی چیز جنت کی نہیں ہے) [صحیح لغیرہ]

(۳۷۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم چاشت کے وقت مکہ میں داخل ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد (حرام) میں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کو بٹھایا، پھر مسجد میں داخل ہوئے، حجر اسود سے (طواف) شروع کیا، اسے بوسہ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ جب فارغ

الجنة غیرہ، وکان ابيض كالهما ولو لا ما مسه من رجس الجاهلية ما مسه ذو عاهة الا براء۔ وفي رواية لابن خزيمة: ياقوتة بيضاء من يواقيت الجنة، وانما سودته خطايا المشركين يبعث يوم القيامة مثل أحد، يشهد لمن استلمه وقبله من اهل الدنيا۔]

(۳۷۸) ((وعن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول وهو مسند ظهره الى الكعبة يقول: الركن والمقام ياقوتتان من يواقيت الجنة، ولو لا ان الله طمس نورهما لاضاءت ارض ما بين المشرق والمغرب)) [رواه الترمذی وصححه ابن حبان، والحاكم، وفي رواية للبيهقي، ولو لا ما مسه من خطايا بني آدم لاضاءت بين المشرق والمغرب، وما مسهما من ذي عاهة، ولا سقيم الا شفي۔ وفي اخرى: لو لا ما مسه من انجاس الجاهلية ما مسه ذو عاهة، الا شفي، وما على الارض شئ غيرہ۔ یعنی من الجنة۔]

(۳۷۹) ((وعن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: قد دخلنا مكة ارتفاع الضحى فأتى، یعنی النبي صلی اللہ علیہ وسلم المسجد فاناخ براحلته، ثم دخل المسجد قبلنا بالحجر فاستلمه، وفاضت عيناه بالبيداء۔ الحديث۔ فلما

قَرَعَ كَبَلُ الْحَجَرِ ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ)) (رواه ابن خزيمة واللفظ له، والحاكم [منكر]

ہوئے تو حجر اسود کو بوسہ دیا، اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیا۔ (ابن خزیمہ الفاظ انہی کے ہیں۔ حاکم) [منکر]

الترغیب فی العمل الصالح فی عشر ذی الحجۃ وفضلہ

عشرہ ذی الحجۃ کی فضیلت اور اس میں عمل صالح کی ترغیب

(۳۸۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان ایام سے بڑھ کر اور کوئی دن نہیں جن میں اللہ تعالیٰ کو عمل صالح زیادہ محبوب ہو۔ یعنی ایام عشر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا دوسرے دنوں میں جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں الا یہ کہ کوئی شخص اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ گھر سے نکلا اور پھر وہ کسی چیز کے ساتھ بھی واپس نہ آیا۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ ان دس دنوں کے علاوہ اور کوئی دن ایسے نہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے ہاں عمل صالح لعظیم اور محبوب ہو لہذا ان دنوں میں کثرت کے ساتھ تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر پڑھو۔ یہی روایت میں ہے کہ کثرت کے ساتھ تہلیل اور تکبیر ذکر الہی کرو۔ ان میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان میں عمل کا ثواب سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، یہی روایت کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ اضحیٰ کے ان دس دنوں سے بڑھ کر کسی دن کا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پاک اور اجر و ثواب کے اعتبار سے بڑھ کر نہیں ہے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ جب یہ دس دن شروع ہو جاتے تو حضرت سعید بن جبیر اس قدر سخت محنت کرتے تھے کہ یوں محسوس ہوتا کہ اس قدر محنت کی انہیں طاقت نہیں ہے میں کہتا ہوں یہ روایت صحیح ابو عوانہ اور دارمی میں بھی ہے)

((عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ. يَعْنِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ.)) [رواه البخاری و ابوداؤد، و الترمذی و ابن ماجہ، و اخرجہ الطبرانی بلفظ: اعظم عند الله، و لا احب الى الله العمل فيهن من ايام العشر فاكثروا فيهن من التسبيح، و التحميد و التهليل، و التكبير۔ و فی روایة للبيهقي: من التهليل و التكبير و ذكر الله فان صيام يوم منها يعدل صيام سنة، و العمل فيها يضاعف بسبع مائة ضعف۔ و فی اخرى له: ما من عمل ازكى عند الله، و لا اعظم اجرا من خير يعمل في عشر الاضحى۔

وزاد في آخره: فكان سعيد بن جبير اذا دخل ايام العشر اجتهد اجتهادا شديدا

حتیٰ ما یکادُ یقدرُ علیہ۔ اقول واخرج
 هذه الروایة ایضاً ابو عوانة فی صحیحہ
 والدارمی۔]

الترغیب فی الوقوف بعرفة والمزدلفة وفضل یوم عرفة

عرفہ ومزدلفہ میں وقوف کی ترغیب اور یوم عرفہ کی فضیلت

(۳۸۱) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عشر ذی الحجہ سے بڑھ کر اور کوئی دن اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ افضل نہیں ہے۔۔۔۔۔ الحدیث (۱) اور اس میں ہے کہ عرفہ کے دن سے بڑھ کر اور کوئی دن اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ افضل نہیں ہے اس دن اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا آسمان والوں کے سامنے اہل دنیا پر فخر کرتا اور فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو میرے پاس پریشان ہاں غبار آلود دھوپ میں کھڑے ہیں تمام اطراف و اکناف سے آئے ہیں میری رحمت کے امیدوار ہیں انہوں نے میرے عذاب کو نہیں دیکھا کوئی دن ایسا نہیں دیکھا گیا جس میں عرفہ کے دن سے بڑھ کر لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کیا گیا ہو۔ (ابو یعلیٰ: بزاز ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور یہ الفاظ انہی کی روایت کے ہیں ابن خزیمہ اور بیہقی کی ایک روایت میں ”عمیق“ کے بعد یہ لفظ بھی ہے کہ میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں معاف کر دیا ہے، فرشتے عرض کرتے ہیں اے اللہ ان میں تو فلاں فلاں شخص بھی جو محرمات کا ارتکاب کرتا تھا لیکن اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے ان سب کو معاف کر دیا ہے ”ضاحین“ کے معنی ہیں دھوپ میں کھڑے ہوئے اور ”مرہق“ اس شخص کو کہتے ہیں جو محرمات کا ارتکاب کرتا ہو) [ضعیف]

(۳۸۱) ((عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما من ایام عند اللہ افضل من عشر ذی الحجۃ، وفيه: وما من یوم افضل عند اللہ من یوم عرفۃ ینزل اللہ تبارک وتعالیٰ الی السماء الدنیا فیہا ہی باہل الارض اهل السماء۔ فیقول: انظروا الی عبادی جاؤونی شعناً غبراً ضاحین جاؤوا من کل فج عمیق یرجون رحمتی وکم یروا عذابی فلم یر یوم اکثر عتقا من النار من یوم عرفۃ۔)) [رواہ ابو یعلیٰ والبزار، وصححه ابن حبان، وهذا لفظہ۔ وفي رواية لابن عزمہ والبیہقی بعد قوله عمیق: اشهدکم انی کفرت لکم، فیقول الملائکۃ: ان فیہم فلاں مرہقا وفلاں۔ قال: یقول اللہ عزوجل کذ کفرت لکم، قوله ضاحین بضاد۔ معجمة ومهمله عطیفة او جمیم جمع ضاح ای بازو للشمس غیر مستتر۔ والمرہق: الذی یغشی المحارم۔]

(۱) پوری حدیث اس طرح ہے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ دن زیادہ افضل ہیں یا سب دنوں کی گنتی کے برابر جہاد فی سبیل اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنے دنوں کی گنتی کے برابر جہاد کرنے سے یہ دن ہی زیادہ افضل ہیں۔

(۳۸۲) حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی شام اپنی اُمت کے لیے دُعا فرمائی تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ میں نے مظالم کے علاوہ آپ ﷺ کی اُمت کے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں میں مظلوم کو حق دلانے کے لیے ظالم سے حق لوں گا آپ ﷺ نے عرض کیا اے میرے پروردگار! اگر تو چاہے تو مظلوم کو بخت عطا کرے اور ظالم کو معاف فرمائے اس شام آپ ﷺ کی دُعا قبول نہ ہوئی (اگلے دن) مزدلفہ میں آپ ﷺ نے دوبارہ دُعا کی تو آپ ﷺ کی دُعا قبول کر لی گئی تو اس پر آپ ﷺ ہنس پڑے یا مسکرا دیئے چنانچہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میرے ماں آپ پر شمار ہوں آپ ﷺ اس وقت ہنسا نہیں کرتے آپ ﷺ کے ہنسنے کا سبب کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا رکھے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دُعا کو شرف قبولیت سے نوازا ہے اور میری اُمت کو معاف فرمایا ہے تو اس نے اپنے سر پر مٹی ڈالنا شروع کر دی اور ہلاکت و بربادی کی دُعا شروع کر دی تو اس کی یہ پریشانی اور گھبراہٹ دیکھ کر مجھے ہنسی آگئی۔ (ابن ماجہ بیہقی، ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنی اُمت کے لیے مغفرت و رحمت کی بکثرت دُعا فرمائی۔ اور ”اے میرے پروردگار! تو اس بات پر قادر ہے کہ اس مظلوم کو اس سے ازرہ ظلم جھینسی گئی چیز سے بہتر اجر و ثواب عطا فرما دے“ بیہقی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے بہت سے شواہد ہیں جنہیں ہم نے کتاب ”البعث“ میں ذکر کیا ہے اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اسی میں حجت ہے اور اگر صحیح نہ ہو تو اس کے لیے شاہد ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿يَغْفِرْ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ﴾ (اور اس کے سوا (اور گناہ) جس کو چاہے گا بخش دے گا) [ضعیف]

(۳۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فلاں شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفہ کے دن سواری پر سوار تھا اور اس

(۳۸۲) ((وعن عباس [بن مرداس] رضی اللہ عنہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَى لُأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَاجْتَبَى اِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ، فَاِنِّي اَخَذْتُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنَ الظّٰلِمِ- قَالَ: اَيُّ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ الْجَنَّةَ. وَغَفَرْتَ الظّٰلِمَ فَلَمْ يُجِبْ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ- فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اِعَادَ الدُّعَاءَ، فَاجْتَبَى اِلَى مَا سُئِلَ- فَضَحَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ- فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ: يَا بَابِي اَنْتَ وَاُمِّي اِنَّ هَذِهِ السَّاعَةَ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا- فَمَا الَّذِي اَضْحَكُ؟ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِتْكَ- قَالَ: اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اسْتَجَابَ دُعَانِي، وَغَفَرَ لَأُمَّتِي اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْتُوْهُ عَلٰى رَاسِهِ وَيُدْعُو بِالْوَيْلِ وَ الشُّوْبِ وَاَضْحَكُنِي مَا رَاَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ-)) [اخرجه ابن ماجه والبيهقي] وفي رواية: بالمغفرة والرحمة فاكثر الدعاء وقال: يا رب انك قادر على ان تسيب هذا المظلوم خيرا من مظلمته- قال البيهقي هذا الحديث له شواهد كثيرة ذكرناها في كتاب البعث فان صح فيه الحجة وان لم يصح فيشهد له قوله تعالى ﴿يَغْفِرْ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ﴾

(۳۸۳) ((وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ فُلَانٌ رَدَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ

نوجوان نے عورتوں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بھتیجے! یہ وہ دن ہے جو شخص اس میں اپنے کان آنکھ اور زبان کو قابو میں کر لے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (احمد بسند صحیح، طبرانی، ابن ابی الدنیا، بیہقی، ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ان کی ایک روایت میں ہے کہ فضل بن عباس رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر تھے ابوالشیخ نے اسے ”کتاب الثواب“ میں اور بیہقی نے فضل بن عباس سے مختصر روایت کیا ہے ان الفاظ کے ساتھ کہ جو شخص عرفہ کے دن اپنی زبان، کان اور آنکھ کی حفاظت کرے تو اس کے لیے عرفہ سے عرفہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں) [ضعیف]

(۳۸۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ یہاں جمع ہونے والوں کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ جس کے دربار میں وہ حاضر ہوئے ہیں اس کے فضل و کرم کا عالم کیا ہے تو مغفرت کے بعد وہ اس کے فضل سے اور بھی خوش ہو جائیں۔ (طبرانی و بیہقی) [ضعیف جدا]

الترغیب فی رمی الجمار

رمی جمار کی ترغیب

(۳۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب مغفرت ابراہیم خلیل اللہ مناسک حج کے لیے تشریف لائے تو جمرہ عقبہ کے پاس شیطان ان کے سامنے آیا تو آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں جس سے وہ زمین میں دھنس گیا پھر وہ جمرہ ثانیہ کے پاس آپ کے سامنے آیا تو آپ نے پھر اسے سات کنکریاں ماریں۔ حتیٰ کہ وہ زمین میں دھنس گیا پھر وہ جمرہ ثالث کے پاس آپ کے سامنے آیا تو آپ نے اسے پھر سات کنکریاں ماریں

فَجَعَلَ الْفَتَى يَلَا حِطَّ النَّسَاءَ وَيَنْظُرُ الْيَهْنَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ابْنِ اخِي، اِنَّ هَذَا يَوْمٌ مَنْ مَلَكَ فِيهِ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَلِسَانَهُ غُفِرَ لَهُ)) [رواه احمد بسند صحيح، والطبرانی وابن ابى الدنيا والبيهقى، وصححه ابن خزيمة، وفي رواية لهم: كان الفضل بن عباس رديف رسول الله ﷺ، واخرجه ابو الشيخ في الثواب والبيهقى عن الفضل بن عباس مختصراً، بلفظ: مَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ وَسَمِعَهُ وَبَصَرَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى عَرَفَةَ-]

(۳۸۴) ((وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كَوَيْلُ الْجَمْعِ بِمَنْ حَلَّوْا لِاسْتَبَشَرُوا بِالْفَضْلِ بَعْدَ الْمَغْفَرَةِ-)) [رواه الطبرانی والبيهقى]

(۳۸۵) ((عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا اتَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ الْمَنَاسِكَ عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ، فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ حَتَّى سَاخَ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ عَرَضَ لَهُ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الثَّانِيَةِ، فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ حَتَّى سَاخَ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ عَرَضَ لَهُ عِنْدَ

حتی کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم شیطان کو رجم کرتے ہو اور اپنے باپ ابراہیم کی ملت کی پیروی کرتے ہو۔ (ابن خزیمہ یہ الفاظ حاکم کی روایت کے ہیں) [صحیح]

الْجَمْرَةَ الثَّالِثَةَ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ حَتَّى سَاحَ فِي الْأَرْضِ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الشَّيْطَانُ تَرَجَمُونَ، وَمِلَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ تَجْعُونَ.)) [رواه ابن خزيمة، والحاكم واللفظ له]

الترغیب فی حلق الراس

سرمنڈانے کی ترغیب

(۳۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! سرمنڈانے والوں کو معاف فرمادے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! سر کے بال کٹوانے والوں کے لیے بھی دعا فرمائیے آپ ﷺ نے فرمایا! اللہ سرمنڈانے والوں کو معاف فرمادے! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! سر کے بال کٹوانے والوں کے لیے بھی دعا فرمائیے آپ ﷺ نے فرمایا! اے اللہ! سر کے بال کٹوانے والوں کو بھی معاف فرمادے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۸۶) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ - قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْمُقَصِّرِينَ، قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْمُقَصِّرِينَ، قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: وَالْمُقَصِّرِينَ.)) [متفق عليه]

(۳۸۷) حضرت ام حنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے دن بال منڈانے والوں کے لئے تین بار اور بال کٹوانے والوں کے لیے ایک بار دعا کرتے ہوئے سنا^(۱) (مسلم)

(۳۸۷) ((وَعَنْ أُمِّ الْحُسَيْنِ أَنهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوِدَاعِ دَعَا ثَلَاثًا، وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً.)) [رواه مسلم]

الترغیب فی شرب ماء زمزم وما جاء فی فضله

آب زمزم پینے کی ترغیب و فضیلت

(۳۸۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

(۳۸۸) ((عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

(۱) بال منڈانے کی کٹوانے پر فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ یہ عبادت کی تکمیل اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز و انکساری کی نیت کی چٹائی کی دلیل ہے کیونکہ بال کٹوانے والا کچھ بال باقی رکھتا ہے جو کہ زینت ہے جبکہ حاجی کو ترک زینت کا حکم ہے بلکہ وہ تو پراگندہ بال اور غبار آلود ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (نووی)

رسولُ اللہ ﷺ: زَمَزَمُ طَعَامٌ، طَعْمٌ فرمایا زمزم کھانے والے کا کھانا^(۱) اور بیمار کے لیے شفاء ہے۔
وِشْفَاءٌ سَقْمٌ۔ ((رواہ البزار بسند صحیح [صحیح] (بزار بسند صحیح)

الترغیب فی الصلاة فی المسجد الحرام ومسجد المدينة وبيت المقدس و قباء

مسجد حرام مسجد نبوی بیت المقدس اور قباء میں نماز کی ترغیب

(۳۸۹) ((عن عبدِ اللہ ابن الزُّبَیرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةٍ فِي مَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِي هَذَا)) [رواه احمد وصححه ابن خزيمة و ابن حبان، وزاد: یعنی مسجد المدينة]

(۳۸۹) حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز دیگر مساجد (سوائے مسجد حرام کے) کی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ اور مسجد حرام میں نماز اس مسجد کی سو نماز سے افضل ہے (احمد، ابن خزیمہ، ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ان الفاظ کا اضافہ بھی کیا ہے یعنی مسجد مدینہ کی سو نماز سے افضل ہے) [صحیح]^(۲)

(۳۹۰) ((وعن عائشة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَمَسْجِدِي خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ۔ أَحَقُّ الْمَسَاجِدِ أَنْ يُزَارَ، وَتَشَدُّ إِلَيْهِ الرُّوْحُ))

(۳۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد خاتم مساجد انبیاء ہے جو مسجدیں اس بات کی سب سے زیادہ حق دار ہیں کہ ان کی زیارت کی جائے اور ان کی طرف شہر حال کیا جائے وہ مسجد حرام اور میری مسجد

(۱) یعنی زمزم پینے سے آدمی اس طرح سیر ہو جاتا ہے جس طرح آدمی کھانے سے سیر ہوتا ہے۔

(۲) کتاب الترغیب والترہیب میں اس حدیث کے حاشیہ میں شیخ معظی محمد عمارہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ مسجد نبوی میں ایک رکعت کا ثواب دیگر مسجدوں میں ادا کیا جائے والی ہزار رکعتوں سے زیادہ ہے لیکن پھر آپ ﷺ نے مسجد حرام کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں فضیلت اور عظیم درجہ حاصل ہے اور اس میں عبادت کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے۔ نووی فرماتے ہیں کہ امام شافعی اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے اور مسجد مکہ مسجد مدینہ سے زیادہ افضل ہے لیکن امام مالک اور ایک جماعت کا مذہب اس کے برعکس ہے تو امام شافعی اور جمہور کے نزدیک حدیث کے معنی یہ ہیں کہ مسجد حرام میں نماز میری مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور امام مالک اور ان کے ہموا حضرات کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر مسجد حرام یعنی میری مسجد میں نماز اس سے ہزار گنا سے کم افضل ہے۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ امت کا اجماع ہے کہ آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کی جگہ تمام روئے زمین سے افضل ہے اور مکہ و مدینہ تمام شہروں سے افضل ہیں آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کی جگہ کے علاوہ باقی میں اختلاف ہے کہ ان میں کون افضل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہما بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امام مالک اور اکثر اہل مدینہ کا قول ہے کہ مدینہ افضل ہے جبکہ اہل مکہ و کوفہ امام شافعی، ابن وہب، ابن حبیب، یہ دونوں مالکی علماء ہیں، کا قول ہے کہ مکہ افضل ہے اور یہ فضیلت فرض و نقل سب کو شامل ہے۔

ہے میری مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دیگر مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ (بزار) [صحیح لغیرہ]

الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَمَسْجِدِي وَصَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي الْفَضْلُ مِنَ الْفِي صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ))

[رواه البزار]

(۳۹۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھر میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ کونسی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ (۱) آپ نے کنکریوں کی ایک مٹھی پکڑی اور اسے زمین پر دے مارا اور فرمایا وہ تمہاری یہ مسجد ہے مسجد مدینہ! (مسلم ترمذی نسائی کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ دو آدمیوں نے اس بارہ میں اختلاف کیا کہ وہ کونسی مسجد ہے روز اول ہی سے جس کی تقویٰ پر بنیاد رکھی گئی ہے ایک آدمی نے کہا کہ وہ مسجد قبا اور دوسرے نے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ میری یہ مسجد ہے (ابن حبان نے بروایت سہل بن سعد اسی طرح بیان کیا ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ یہ دونوں آدمی جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ میری یہ مسجد ہے) [صحیح]

(۳۹۱) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى؟ فَاحْتَدَّ كَفًّا مِنْ حَصَى، فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ، ثُمَّ قَالَ: هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا، مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ)) [اخرجہ مسلم والترمذی والنسائی ولفظه: تَمَارِي رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ: هُوَ مَسْجِدُ قَبَاءَ، وَقَالَ: الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: هُوَ مَسْجِدِي هَذَا. وَاخْرَجَهُ ابْنُ حَبَانَ مِنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَهُ وَفِيهِ: فَاتَوَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هُوَ مَسْجِدِي هَذَا.]

www.qlrf.net

فصل

(۳۹۲) حضرت اُسَید بن ظہیر الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسجد قبا میں نماز عمرہ کی طرح ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ بیہقی امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور مصنف فرماتے ہیں کہ

(۳۹۲) ((عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظَهْرِ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قَبَاءَ كَعُمْرَةٍ)) [رواه الترمذی]

(۱) یعنی سورۃ توبہ کی آیت ۸۰ میں جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ہمیں اُسید کی اس کے علاوہ اور کسی صحیح حدیث کا علم نہیں ہے) [صحیح لغیرہ]

و ابن ماجہ، والبیہقی، قَالَ الترمذی: حسن غریب قَالَ المصنف لا نعلم لا سید حدیثًا صحیحًا غیر هذا۔

(۳۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء کی زیارت کے لیے پیدل اور سواری پر تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے آپ یہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے (بخاری و مسلم، بخاری اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ہر ہفتہ کے دن قبا تشریف لایا کرتے تھے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی معمول تھا)

(۳۹۳) ((وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزور قباء، راکبا و ماشیا۔ وفي رواية: فیصلی فیہ رکعتین۔)) [متفق علیہ وفي رواية للبخاری والنسائی: کان یأتی قباء کُلَّ سبتٍ، وکان عبد اللہ یفعلہ]

الترغیب فی سکنی المدینة الی الممات والدعاء لها والترغیب فی زیارة القبر النبوی وما جاء فی فضلها وفضل أحد وادی العقیق

وفات تک مدینہ میں رہنے، اس کی دعا کرتے رہنے اور روضہ اقدس کی زیارت کی ترغیب، مدینہ اُحد اور

وادی عقیق کی فضیلت

(۳۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے جو شخص بھی مدینہ میں شدت، تنگی معیشت اور بیماری پر صبر کرے گا تو میں اس کی شفاعت کروں گا یا میں اس کے بارہ میں گواہی دوں گا۔ (مسلم ترمذی)

(۳۹۴) ((عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصبر علی لأواء المدینة وسقمیها احد من امتی الا کنت له شفیعاً، أو شهیداً۔)) [رواه مسلم والترمذی]

(۳۹۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کے علاقے کو حرام قرار دیتا ہوں کہ اس کی خاردار جھاڑیوں کو کاٹا جائے اور اس کے شکار کو قتل کیا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس بات کو جانتے، جو شخص بھی مدینہ سے بے رغبتی کی وجہ سے اسے چھوڑے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس سے بھی بہتر شخص کو یہاں لاسائے گا اور جو شخص بھی یہاں کی سختی، معیشت کی تنگی

(۳۹۵) ((وعن سعد رضی اللہ عنہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی احرّم ما بین لابتی المدینة: ان یقطع عضاہا ویقتل صیدها، وقال: المدینة خیر لهم لو کانوا یعملون لا یدعها احد رغبة عنها الا ابدلها اللہ فیہا من هو خیر منه، ولا یثبت احد علی لاوائہا وجہدہا الا کنت له شفیعاً، او

اور محنت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے بارہ میں شہادت دوں گا ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جو شخص بھی اہل مدینہ کے بارہ میں کوئی بُری چال چلے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں اس طرح پگھلا دے گا جس طرح قلعی آگ میں پگھل جاتی ہے یا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔^(۱) (مسلم)

(۳۹۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مدینہ میں مہنگائی ہو جانے کی وجہ سے جب بہت دشواری ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبر کرو اور خوش ہو جاؤ کہ میں نے تمہارے صاع اور مد کے لیے برکت کی دُعا کر دی ہے، کھاؤ اور علیحدگی اختیار نہ کرو کہ ایک کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے اور دو کا چار کے لیے اور چار کا کھانا پانچ چھ آدھیوں کے لیے کافی ہوتا ہے کیونکہ برکت جماعت میں ہے جو شخص مدینہ کی سختیوں اور شدتوں پر صبر کرے گا تو قیامت کے دن اس کے بارہ میں شفاعت کروں گا اور گواہی دوں گا اور جو شخص یہاں سے بے رغبتی کا اظہار کرتے ہوئے نکل جائے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں یہاں اس سے بہتر شخص کو لا بسائے گا اور جو شخص اس کے بارہ میں بُرا ارادہ رکھے اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پگھلا دے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ (بزار سند جید) [منکر]

شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَلَا يَكِيدُ أَحَدًا أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ ذُوبَ الرِّصَاصِ، أَوْ ذُوبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ.)) (رواه مسلم)

(۳۹۶) ((وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: غَلَا السَّعْرُ بِالْمَدِينَةِ فَاشْتَدَّ الْجُهْدُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اصْبِرُوا وَابْشِرُوا، فَإِنِّي قَدْ بَارَكْتُ عَلَى صَاعِكُمْ وَمُدِّكُمْ، فَكُلُوا وَلَا تَفْرُقُوا، فَإِنَّ طَعَامَ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامَ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْارْبَعَةَ، وَطَعَامَ الْارْبَعَةِ يَكْفِي الْخَمْسَةَ وَالسَّتَةَ، فَإِنَّ الْبَرَكَاتِ فِي الْجَمَاعَةِ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى لَوَائِهَا وَشَدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا رَغْبَةً عَمَّا فِيهَا أَبَدَلَّ اللَّهُ بِهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فِيهَا، وَمَنْ أَرَادَهَا بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.)) (رواه

البزار بسند جید]

(۱) امام نووی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ قاضی فرماتے ہیں کہ ان زائد الفاظ نے ان احادیث کا اشکال دُور کر دیا جن میں یہ الفاظ نہیں ہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ اس حکم کا تعلق آخرت سے ہے اور اس سے مراد وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو کہ آنحضرت ﷺ کی حیات میں اہل مدینہ کے بارہ میں بُرا ارادہ رکھیں تو ان کے مقابلہ میں مسلمان کافی ہوں گے۔ ان کا مکرو فریب مضلل ہو جائے گا جس طرح قلعی آگ میں پگھل جاتی ہے، الفاظ میں تقدیم و تاخیر بھی ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پگھلا دے گا جس طرح قلعی آگ میں پگھل جاتی ہے اور یہ انجام اس شخص کا ہوگا جو دنیا میں اہل مدینہ کے بارہ میں بُرا سوچے اللہ تعالیٰ اسے یہ بہمت نڈے گا نہ اسے غلبہ حاصل ہوگا بلکہ بہت جلد ہی اسے مدینہ سے دُور ہٹا دیا جائے گا جیسا کہ ایام نبی آمینہ میں مدینہ سے جنگ کرنے والے مسلم بن عقبہ کا حال ہوا کہ وہ مدینہ سے واپس جانے کے فوراً بعد ہلاک ہو گیا، پھر اس کے بعد جلد ہی بعد اسے جینے والا یزید بن معاویہ یہی فوت ہو گیا، اس طرح جو بھی بُرا ارادے سے مدینہ یا اس کا انجام یہی ہوا۔ اس سلسلہ میں ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو اہل مدینہ کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے لیے عزت کو طلب کرے اور اہل مدینہ پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے مکرو فریب سے کام لے تو یہ شخص بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا چنانچہ وہ شخص کامیاب ہو جو حکمِ خدا مدینہ منورہ پر حملہ آور ہو چنانچہ ان حکمرانوں کی مثال سامنے ہے جو مدینہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ (شرح صحیح مسلم) کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اُٹھایا جائے گا جو امن میں ہوں گے (بیہقی نے اسے آلِ حاطب کے ایک آدمی کے حوالے سے حاطب سے روایت کیا ہے مگر اس آدمی کا نام نہیں لیا گیا نیز آلِ عمر کے ایک آدمی کے حوالے سے بھی اسے روایت کیا ہے اور اس کا نام بھی ذکر نہیں کیا۔^(۱) [ضعیف]

(۴۰۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہوا، اسے قیامت کے دن ان لوگوں میں اُٹھایا جائے گا جو امن میں ہوں گے اور جس نے مدینہ کی طرف قصد کرتے ہوئے میری زیارت کی، وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔ (بیہقی)^(۲) [ضعیف]

(۴۰۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذُعارمائی: ”اے اللہ مدینہ ہمیں اس طرح محبوب بنا دے جس طرح مکہ سے ہمیں محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے مدینہ کو ہمارے لیے صحت افزاء بنا دے مدینہ کے صاع اور مد میں ہمارے لئے برکت فرما دے اور اس کے بخار کو جھکے کی طرف منتقل فرما دے۔“^(۳) (مسلم)

(۴۰۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ جس قدر برکت سے تو نے مکہ کو نوازا ہے، اس سے دوگنی برکت سے مدینہ کو سرفراز فرما۔ (بخاری و مسلم)

[متفق علیہ]

(۱) یہ حدیث باطل ہے اس کی سند میں ایک راوی تو مجہول ہے جس کا نام مذکور نہیں ہے اور پھر ”بارون ابی قزعمہ“ ضعیف ہے، یعقوب بن شیبہ، عقیلی، ساجی ابن الجارود اور امام بخاری نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس حدیث کی سند اور متن دونوں میں اختلاف واضطراب بھی ہے، تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے حافظ ابن عبد البہادی کی کتاب ”الصارم المکتبی“ ص ۱۱۰ اور علامہ البانی کی سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ ج ۳ ص ۸۹-۹۰۔ (مترجم)

(۲) بیہقی رضی اللہ عنہ نے کہا ہذا سند مجہول از ہر

(۳) جھ مکہ و مدینہ کے درمیان رابع کے قریب ایک جگہ کا نام ہے اس کا نام مہیہ بیان کیا جا تا ہے اس کا نام جھ اس لیے پڑا کہ سیلاب نے یہاں کے باشندوں کو نقل مکانی پر مجبور کر دیا، بعض محققین یہ کہتے ہیں کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذُعارمائی یہ علاقہ متروک ہو کر رہ گیا ہے اور جو شخص بھی یہاں کا پانی پیتا ہے وہ بیمار پڑ جاتا ہے۔

(۴۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ پر نگاہ ڈالی اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میں مدینہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کے علاقہ کو حرم قرار دیتا ہوں، جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا، پھر آپ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ اہل مدینہ کے صاع اور مد میں برکت پیدا فرما۔ (بخاری و مسلم)

(۴۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت پیدا فرما، ہمارے شام اور یمن میں برکت پیدا فرما، صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے یہ عرض کیا: اے اللہ کے نبی ہمارے عراق کے لیے بھی دعا کیجیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہاں شیطان کا سینگ اور فتنوں کا سرچشمہ ہوگا اور جفا مشرق میں ہے۔ (طبرانی) اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں، شیطان کے سینگ سے مراد شیطان کے تبعین ہیں، ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد شیطان کی شدت و قوت ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کے ملک و تصرف کی جگہ ہے اور یہ سب اقوال قریب قریب ہیں) [صحیح لغیرہ]

(۴۰۵) ابو عبس بن جبر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے احد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہمیں اس سے محبت ہے، یہ پہاڑ جنت کے ایک دروازے پر ہے اور یہ غیر پہاڑ ہم سے بغض رکھتا اور ہم اس سے بغض رکھتے ہیں، یہ پہاڑ جہنم کے ایک دروازے پر ہے (بزار، طبرانی، کبیر و اوسط۔ خطابی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کہ ”یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہمیں اس سے محبت ہے“ سے مراد اہل مدینہ و ساکنان مدینہ ہیں اور یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ واسل القریۃ (بستی سے پوچھو یعنی بستی کے رہنے والوں سے

(۴۰۳) ((وَعَنْهُ قَالَ: اشْرَفَ يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: اللَّهُمَّ اِنِّي اَحْرَمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَمَ بِهِ اِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَفِي مَدْيَنِهِمْ)) [متفق عليه]

(۴۰۴) ((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَعَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمَدْيَنَانَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَيَمَنِنَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَفِي عِرَاقِنَا؟ قَالَ: اِنَّ بَهَا قَرْنَ الشَّيْطَانِ، وَتَهْيِجُ الْفِتَنِ، وَاِنَّ الْجَفَاءَ بِالْمَشْرِقِ)) [رواه الطبرانی، ورواه ثقاة قوله قرن الشيطان قيل: المراد به اتباعه، وقيل: شدته وقوته. وقيل: محل ملكه وتصريفه، وهي متقاربة]

(۴۰۵) ((وَعَنْ أَبِي عَبْسِ بْنِ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اِنِّي اَحْرَمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَمَ بِهِ اِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَفِي مَدْيَنِهِمْ)) [متفق عليه]

الاولی اجراؤہ علی ظاہرہ ولا ینکر حب کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتاب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کیا جائے کیونکہ انبیاء و اولیاء کے لئے جمادات کی محبت کا انکار نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ ستون آنحضرت ﷺ کے فراق پر ہچکیاں لینے لگا تھا حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کے رونے کی آواز کو سنا اور جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”مکہ کا ایک پتھر آپ کو سلام کیا کرتا تھا“ لہذا اس بات کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اُحد اور مدینہ کے تمام اجزاء کو آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی سے محبت ہو، فراق کی صورت میں ان کے دلوں میں آپ ﷺ کی ملاقات کے لیے اشتیاق ہو اور بغوی نے یہ جو فرمایا یہ بہت خوب ہے) [ضعیف]

(۴۰۶) ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں مکہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا، ہم مکہ سے باہر ایک طرف کو نکلے تو جو پہاڑ یا درخت بھی سامنے آیا اس نے عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ (امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے) [صحیح لغیرہ]

(۴۰۷) سهل بن سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اُحد جنت کے ارکان میں سے ایک رکن ہے) (ابو یعلیٰ طبرانی) [ضعیف]

(۴۰۸) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا جب کہ میں عقیق^(۱) میں تھا اور اس نے کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھو۔ (ابن خزیمہ) [صحیح]

الجماد والانبیاء والاولیاء كما حنت الاسطوانة على مفارقتهم، حتى سمع القوم حنينها، وكما اخبر ان حجرا بمكة كان يسلم عليه، فلا ينكر ان يكون احد وجميع اجزاء المدينة يحبه، يحن الي لقائه اذا فارقهـ وهذا الذي قال البغوي حسن۔]

(۴۰۶) ((وقد روى الترمذی من حدیث علی رضی اللہ عنہ قال: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا إِلَى بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ)) [قال الترمذی: حدیث حسن غریب]

(۴۰۷) ((وَرَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحَدُ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْجَنَّةِ)) [رواه ابو یعلیٰ والطبرانی]

(۴۰۸) ((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنِّي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي وَأَنَا بِالْعَقِيقِ: إِنْ صَلَّى فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ)) [رواه ابن خزيمه]



(۱) عقیق مدینہ منورہ کی ایک وادی کا نام ہے۔ (مترجم)

کتاب الجهاد و ذکر ابوابه

الترغيب في الجهاد وتاكيد وجوبه

جهاد کی ترغیب اور اس کے وجوب کی تاکید

(۳۰۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام لگانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم) بخاری میں یہ روایت سہل بن سعد اور مسلم و نسائی میں ابو ایوب سے بھی انہی الفاظ کے ساتھ مروی ہے ہاں البتہ موخر الذکر روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوا)

(۳۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو اس کے راستے میں نکلتا ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) وہ صرف اس لیے نکلتا ہے کہ میری راہ میں جہاد کرے اور اس لیے کہ وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتا ہے پس اس کو اس بات کی ضمانت دیجاتی ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں گا یا اس کو اس کے گھر کی طرف جہاں سے وہ چلا تھا لوٹا دوں گا اجر اور غنیمت کے ساتھ! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اللہ کی راہ میں اسے جو زخم بھی لگے گا وہ قیامت کے دن اسی حالت میں آئے گا جو حالت زخم لگنے کے دن تھی! اس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو کستوری جیسی! اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر یہ بات مسلمانوں کے لیے باعث مشقت نہ ہوتی تو میں کبھی ایسے لشکر سے پیچھے نہ رہتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے لیکن نہ میرے پاس اتنے وسائل ہیں کہ تمام مسلمانوں کو سواری مہیا کروں اور نہ ہی

(۳۰۹) ((عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: لَعْدُوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.)) [متفق عليه، ولهما من حديث سهل ابن سعد نحوه، ولمسلم والنسائي من حديث ابي ايوب مثله، لكن قال: خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، وَغَرَبَتْ]

(۳۱۰) ((وعن ابي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: يضمن الله لمن خرج في سبيله لا يخرجه الا جهاد في سبيلي، وإيمان بي، وتصديق برسلي فهو ضامن ان أدخله الجنة أو أرجعه الى منزله الذي خرج منه نائلاً ما نال من اجر، أو غنيمه، والذي نفس محمد بيده: ما كلم يكلم في سبيل الله الا جاء يوم القيمة كهينة يوم كلم لونه لون الدم وريحه ريح مسك والذي نفس محمد بيده لولا ان اشق على المسلمين ما قعدت خلاف سرية تغزو في سبيل الله ابدًا ولكن لا اجد سعة فاحملهم ولا يجدون سعة ويشق عليهم ان يتخلفوا عني والذي نفس محمد بيده

سب مسلمانوں میں اتنی استطاعت ہے کہ (وہ سواری کا بندوبست کر سکیں) اور اگر (میں جہاد میں شرکت کروں) تو ان کا مجھ سے پیچھے رہ جاتا ان کے لیے باعث تکلیف ہے اور اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں پھر جہاد کروں اور شہید کر دیا جاؤں پھر جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں! (بخاری و مسلم یہ الفاظ صحیح مسلم کی روایت کے ہیں)

(۳۱۱) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلا اور فوت ہو گیا یا قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے یا اس کے اونٹ یا گھوڑے نے اسے گرا کر اس کی گردن توڑ دی یا اسے کوئی موزی جانور ڈس گیا یا وہ جس موت سے بھی اپنے بستر پر فوت ہوا تو وہ شہید ہے اور اس کے لیے جنت ہے (ابوداؤد فصل کے معنی گھر سے نکلنے "وقصہ" کے معنی نیچے گرا کر گردن توڑ دینے اور "حذف" کے معنی موت کے ہیں)

[حسن]

(۳۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے روایت کیا ہے کہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ میرا جو بندہ بھی میرے راستہ میں جہاد کے لیے میری خوشنودی کو حاصل کرنے کے لیے نکلتا ہے تو میں اس کے لیے ضامن ہوں کہ اگر میں نے اسے واپس لوٹایا تو اجر و ثواب یا غنیمت کے ساتھ لوٹاؤں گا اور اگر میں نے اس کی روح کو قبض کر لیا تو اسے معاف کر دوں گا۔

[نسائی] [ضعیف]

(۳۱۳) حضرت ابو بکر بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی بندے کے اللہ تعالیٰ کے

لوددت ان اغزو فی سبیل اللہ فاقتل ثم اغزو فاقتل ثم اغزوا فاقتل)) [متفق علیہ] و هذا لفظ مسلم]

(۳۱۱) ((وعن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال: من فصل فی سبیل اللہ کما مات أو قتل فهو شهيد، أو وقصه فرسه، أو بعيره، أو لدغته هامة، أو مات علی فراشه بائی حنط شاء اللہ فإنه شهيد، وإن له الجنة)) [رواه ابوداؤد] قوله فصل بفتح الفاء والمهملة ای خرج، وقصه: بالقاف والصاد المهملة محرکاً ای رماہ فکسر عنقه والحنط بفتح المهملة وسكون المثناة الموت۔]

(۳۱۲) ((وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ فیما یحکی عن ربہ قال: ایما عبد من عبادی خرج مجاہداً فی سبیل اللہ ابتغاء مرضاتی ضمنت له ان رجعتہ ارجعہ بما اصاب من اجرٍ أو غنیمۃ، وإن قبضتہ عفرت له)) [رواه

[نسائی]

(۳۱۳) ((وعن ابی عبس بن جبر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ما

راستہ میں قدم غبار آلود ہوں اور پھر اسے (جہنم کی) آگ چھوئے۔
(بخاری، ترمذی کی روایت میں ہے کہ وہ (جہنم کی) آگ پر حرام
ہیں)

(۳۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس آدمی کے دل میں
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خوف و گھبراہٹ پیدا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ
(جہنم کی) آگ کو حرام قرار دے دیتا ہے۔ (احمد، اس کے راوی ثقہ
ہیں، ”رہج“ کے معنی خوف و گھبراہٹ کے سبب پیٹ سکنے کے
ہیں) [صحیح]

(۳۱۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کیا کہ سب
سے افضل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ مومن جو اپنی جان
اور مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے“ اس نے عرض
کیا پھر کون؟ فرمایا وہ مومن جو کسی گھائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا
ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ (بخاری و مسلم، حاکم کی
روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ ”مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان
والا کون ہے؟“ فرمایا ”وہ جو جہاد کرتا ہے۔۔۔“ الحدیث (۱) اس
کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے)

اغْبِرْتُ قَدَمَا عَبَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَتَمَسَهُ
النَّارُ۔)) [رواہ البخاری، وعند الترمذی
فہما حرام علی النار]
(۳۱۴) ((وعن عائشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا خَالَطَ
قَلْبَ امْرِئٍ رَهَجٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ)) [رواہ احمد، ورواہ
ثقات۔ والرهج بفتح الراء والهاء وقد
تسكن ثم جيم ما تداخل بطن الانسان
من الخوف والجزع]

(۳۱۵) ((وعن ابی سعید الخدری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ:
أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ
بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ ثُمَّ
مَنْ قَالَ: مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعْبِ يَعْبُدُ
اللَّهَ، وَيَدْعُ النَّاسَ مِنَ شَرِّهِ۔)) [متفق
عليه، واخرجه الحاكم بلفظ ائى المومنين
اكمل ايماناً؟ قَالَ: الَّذِي يُجَاهِدُ نَحْوَهُ، وَقَالَ
فِي اخْرَافِهِ: وَقَدْ كَفَى النَّاسَ شَرًّا]

(۱) حدیث کا تہہ اس طرح ہے جیسا کہ امام حاکم نے روایت کیا ہے کہ جو شخص اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ جہاد کرتا ہے اور جو شخص گھائیوں میں سے کسی
گھائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں۔۔۔ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ ان احادیث میں گھائی اور پہاڑ کا ذکر اس لیے ہے
کہ عموماً یہ مقامات لوگوں سے الگ تھلگ ہوتے ہیں لہذا ہر وہ جگہ اس میں داخل ہے جس میں لوگوں سے علیحدگی اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔
اس حدیث سے غلطی کی فضیلت بھی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ غلطی میں آدمی غیبت اور لغو باتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے باقی رہا مسئلہ لوگوں سے غلطی اختیار
کرنے کا تو جو ہر علماء فرماتے ہیں کہ اس کا موقع محل فتنوں کا دور ہے اس کی تائید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس مرفوع روایت سے بھی ہوتی ہے کہ
قریب ہے کہ ایک ایسا دور آئے جس میں مقام و مرتبہ کے اعتبار سے سب سے بہتر وہ ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام کو پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کے
لیے نکل کھڑا ہو اور موت کو اس کے متوقع مقامات میں تلاش کرے اور پھر وہ شخص بہتر ہوگا جو ان گھائیوں میں سے کسی گھائی میں نماز قائم کرتا اور زکوٰۃ ادا کرتا

ہے اور لوگوں کو چھوڑے رکھتا ہے سوائے خیر و بھلائی کے کاموں کے۔۔۔ (فتح الباری)

(۴۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا کہ ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جہاد فی سبیل اللہ کے برابر کون سا عمل ہے؟ فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ سوال دویا تین بار پیش کیا گیا تو ہر دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے کہ تمہیں اس کی طاقت نہیں ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال اس روزہ دار کی طرح ہے جو آیات اللہ کے ساتھ قیام کرتا ہے اور نماز و روزہ سے اکتاتا نہیں ہے اللہ کی راہ کے مجاہد کے واپس آنے تک وہ ایسا ہی کرتا رہے۔ (بخاری و مسلم)

(۴۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سو درجات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے تیار فرمایا ہے اور ہر دو درجوں کے درمیان اس طرح فاصلہ ہے جس طرح آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ (بخاری)

(۴۱۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی، ابوسعید نے تعجب کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس بات کو پھر ارشاد فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھر دوبارہ فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا کہ دوسری بات وہ ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا سو درجہ بلند فرمادے گا اور ہر دو درجوں کے درمیان اس طرح فاصلہ ہوگا جس طرح آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ دوسری بات کیا ہے؟ فرمایا ”جہاد فی سبیل اللہ“۔ (مسلم ابوداؤد و نسائی)

(۴۱۹) حضرت عمرو بن عبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اونٹنی کا دودھ دوسنے کے وقت کے بعد اللہ تعالیٰ

(۴۱۶) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: لَا تَسْتَطِيعُونَهُ ، ثُمَّ قَالَ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ اللَّائِمِ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) متفق عليه

(۴۱۷) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) [رواه البخاری]

(۴۱۸) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا ، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا ، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا ، وَجَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ. فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ ، فَقَالَ: أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاَعَادَهَا ، ثُمَّ قَالَ: وَأُخْرَى يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا الْعَبْدَ مَائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) [رواه مسلم و ابوداؤد و النسائی]

(۴۱۹) ((وَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَاتِبًا وَنُفِثَ كَتَبَتْ رُوحُهُ فِي مِثْلِ مِثْلِهِ جَنَّاتٍ))

کے راستہ میں جہاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ پر بھی (جنہم کی) آگ کو حرام قرار دے دیتا ہے۔^(۱) [ضعیف]

(۳۲۰) حضرت ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے دشمن کے مقابلہ کے وقت یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے نیچے ہیں؛ ایک پرانگندہ حال شخص نے کہا کہ اے ابا موسیٰ! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے خود سنا ہے؟ ابو موسیٰ نے جواب دیا کہ ہاں تو وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں تمہیں سلام کہتا ہوں؛ پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام کو توڑ کر پھینک دیا اور تلوار کے ساتھ دشمن کی طرف آگے بڑھا اور خوب شمشیر زنی کی حتیٰ کہ خود بھی شہید ہو گیا۔ (مسلم ترمذی اور دیگر)

(۳۲۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور دعا کرنے والے کی دعا کم کم ہی رد کی جاتی ہے اذان کے وقت اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صف بندی کے وقت۔ ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ دو دعائیں ایسی ہیں کہ مسترد نہیں ہوتیں یا کم کم ہی رد ہوتی ہیں۔ (۱) اذان کے وقت کی دعا اور (۲) جنگ کے وقت جب بعض جماعتیں بعض کے ساتھ متمم گنھا ہوتی ہیں۔ (ابوداؤد ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن حبان کی ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں کسی بھی دعا

فوق ناقة حرم اللہ علی وجہہ النار۔))
[رواہ احمد]

(۳۲۰) ((وعن ابی بکر بن ابی موسیٰ الاشعری سمعت ابی یقول وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ ابوابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ، فَقَالَ رَجُلٌ رَثَ الْهَيْئَةِ ، فَقَالَ : يَا ابا موسی انت سمعت رسولَ الله صلی اللہ علیہ وسلم یقولُ هذا؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَرَجَعَ اِلی اصحابِهِ فَقَالَ : اقْرأْ عَلَیْكُمْ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفَنَ سَیْفِهِ وَالْقَاهُ ، ثُمَّ مَشَى بِسَیْفِهِ اِلی الْعَدُوِّ فَضَرَبَ حَتَّى قُتِلَ -)) [رواہ مسلم و الترمذی و غیرهما]

(۳۲۱) ((وعن سہل بن سعید رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِيهِمَا ابوابُ السَّمَاءِ ، وَ قَلَمَا تُرَدُّ عَلَى دَاعٍ دَعْوَتُهُ عِنْدَ حُضُورِ النَّدَاءِ ، وَالصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَ فِي لَفْظِ نِتَانٍ لَا يُرَدَّانِ ، أَوْ قَلَمَا يَرِدَانِ الدَّعَاءَ عِنْدَ النَّدَاءِ ، وَعِنْدَ الْبَاسِ حِينَ يَلْحَمُ بَعْضُ بَعْضًا -))
[رواہ ابوداؤد و صححه ابن حبان و فی روایة لَهُ : سَاعَتَانِ لَا يُرَدُّ عَلَى دَاعٍ دَعْوَتُهُ

(۱) اس معنی میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سنن اربعہ میں مروی حدیث صحیح ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ من قاتل فی سبیل اللہ من رجل مسلم فوق ناقة و جبت له الجنة و من جرح جرحا فی سبیل اللہ او نكب نكبة فانها تجمي يوم القيمة كما غرر ما كانت لونها لون الزعفران و ریحها ریح المسك جو مسلمان شخص اللہ کی راہ میں اونٹنی کو دو دفعہ دوھنے کے درمیان و نقد کے بقدر قاتل کرتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جسے اللہ کی راہ میں کوئی زخم لگتا ہے یا چوٹ آتی ہے تو قیامت کے دن وہ وسیع ترین شکل میں ظاہر ہوگا۔ رنگ زعفران کا ہوگا اور خوشبو کستوری کی۔ (ازھر)

حين تُقام الصَّلَاةُ، وفي الصَّفِّ في سبيلِ
اللَّهِ
کرنے والے کی دعا مسترد نہیں کی جاتی (۲) جب نماز کھڑی ہوتی
ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (جہاد کے لئے) صف بندی کی
جاتی ہے [صحیح]

الترغيب في اخلاص النية في الجهاد وما جاء فيمن يريد الاجر والغنيمة وما جاء

فيمن يريد الذكر وفضل الغزاة اذا لم يغنموا

جہاد میں اخلاص نیت کی ترغیب اس کا ذکر جو اجر اور غنیمت دونوں کا امیدوار ہو اور جو شہرت کا طلبگار ہو نیز

مالی غنیمت حاصل نہ ہونے کی صورت میں مجاہدین کی فضیلت

(۴۲۲) ((وعن ابى هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
انَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ
رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ، وَهُوَ يَتَغَيَّرُ عَرَضًا مِنْ
الدُّنْيَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا اجْرَ لَهُ
فَاعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ، وَقَالُوا لِلرَّجُلِ: اِعْذِرْ
لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَعَلَّكَ لَمْ تَفْهَمْهُ، فَعَادَ
الرَّجُلُ: فَاعَادَ كَلَامَهُ فَقَالَ: لَا اجْرَ لَهُ.
حَتَّى فَعَلُوا ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.)) [رواه
ابوداود، وصححه ابن حبان]

(۴۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے
عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص جہاد کا ارادہ رکھتا ہے لیکن اس کا
مقصود دنیوی مال کا حصول ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے کوئی
اجر نہ ملے گا لوگوں نے اس بات کو بہت بڑا سمجھا اور وہ اس آدمی
سے کہنے لگے اپنی بات دوبارہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض
کرو شاید تم اپنی بات سمجھانہیں سکے ہو چنانچہ اس آدمی نے اپنی بات
دوبارہ کہی تو پھر بھی آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ اسے کوئی اجر نہ ملے
گا حتیٰ کہ تین بار لوگوں نے اس طرح کیا۔ (ابوداؤد ابن حبان نے
اس حدیث کو صحیح قرار دیا) [حسن لغیرہ]

(۴۲۳) ((وعن ابى موسى الأشعريّ انَّ
اعرابيًّا اتى النبي ﷺ فقال: يَا رَسُولَ اللهِ
الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ
لِيُذَكَّرَ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيَرَى مَكَانَهُ. فَمَنْ
فِي سَبِيلِ اللهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ
قَاتَلَ لِيَكُونَ حَمَلَةً لِّلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي
سَبِيلِ اللهِ)) [متفق عليه]

(۴۲۳) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی
آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا
یا رسول اللہ ﷺ! آدمی مالی غنیمت کے لیے لڑتا ہے آدمی اس لیے
لڑتا ہے تاکہ اس کا ذکر ہو آدمی اس لیے بھی لڑتا ہے تاکہ اس کی
شجاعت و بہادری کو دیکھا جائے تو ان میں سے کون فی سبیل اللہ
ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اس لیے لڑائی کرے تاکہ اللہ
تعالیٰ کے کلمہ کو سر بلندی حاصل ہو وہ سبیل اللہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۴۲۴) ((وعن عمر بن الخطاب قال:

رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کے لیے صرف وہی ہے جس کی وہ نیت کرے، جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی کے لیے ہے اور جس شخص نے ہجرت دُنیا کے حصول کے لیے کی ہو یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے جس کی خاطر اُس نے ہجرت کی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۲۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غزوہ یا سریہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے اور وہ سلامت بھی رہے اور شہید بھی ہو جائے تو وہ دو تہائی اجر و ثواب جلد حاصل کر لیتا ہے اور جو غزوہ یا سریہ نہ غنیمت حاصل کرے اور نہ کامیابی (بلکہ وہ خوف میں مبتلا ہو) اور شہید بھی ہو تو اس کا اجر و ثواب پورا ہو جاتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے الفاظ یہ ہیں کہ جو غزوہ یا سریہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے اور وہ مالی غنیمت حاصل کر لے تو وہ آخرت کے اجر و ثواب میں سے دو تہائی جلد حاصل کر لیتا ہے اور اس کا ایک ثلث باقی رہ جاتا ہے اور اگر وہ مالی غنیمت حاصل نہ کرے تو پورا اجر و ثواب ملتا ہے۔ (مسلم، ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ نے دوسری روایت کے الفاظ بیان کیے ہیں، ”تحقیق“ کے معنی ہیں کہ وہ نہ غنیمت حاصل کرتا ہے اور نہ کامیاب ہوتا ہے)

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ۔ وَإِنَّمَا لِكُلِّ أَمْرٍ إِيمَانٌ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ أَمْرًا يَنْكِحُهَا، فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔ ((متفق عليه))

(۳۲۵) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ غَزَاةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزَوُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَسْلُمُونَ، وَيُصِيبُونَ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلثَى أَجْرِهِمْ، وَمَا مِنْ غَزَاةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ [وَتُخَوِّفُ] ^(۱) وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أَجْرُهُمْ۔ وَفِي رَوَايَةٍ وَمَا مِنْ غَزَاةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزَوُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلثَى أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ، وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ۔ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ۔)) [رواه مسلم، وروى ابوداؤد والنسائي وابن ماجه الثانية۔ وتُخْفِقُ أَي لَا تَغْنَمُ وَلَا تَظْفِرُ۔]



www.qirf.net

(۱) یہ الفاظ صحیح مسلم میں نہیں ہیں۔ (ازھر)

الترغیب فی النفقۃ فی سبیل اللہ و فی عمل الخیر کلہ و فضل تجهیز الغزاة و خلفہم فی اہلہم الخیر اللہ کے راستہ میں اور تمام نیک کاموں میں خرچ کرنے کی ترغیب اور غازیوں کی تیاری میں مدد کرنے اور

(انکے بعد) انکے اہل و عیال کی خیر و بھلائی کے ساتھ نگرانی کی فضیلت

(۴۲۶) ((وعن خُرَیْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَ بِسَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ)) [رواه الترمذی وحسنہ والنسائی وصححه ابن حبان والحاكم]

(۴۲۶) حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کچھ کرے تو اس کا سات سو گنا اجر و ثواب لکھا جاتا ہے (ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے نسائی نے اسے روایت کیا اور ابن حبان و حاکم نے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

فصل

(۴۲۷) ((عن زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَى، وَمَنْ خَلَّفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَى)): [متفق عليه ولا بن حبان كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ حَتَّى لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْغَازِي شَيْءٌ - وإخراجه الطبرانی في الاوسط من حديث زيد بن ثابت بن ثابت كالاول لكن قال فله مثل اجره في الموضوعين-]

(۴۲۷) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والے غازی کو تیار کرے اس نے بھی جہاد کیا جو شخص کسی غازی کے بعد اس کے اہل خانہ کی خیر و بھلائی کے ساتھ نگہداشت کرے (۱) تو اس نے بھی جہاد کیا۔ (بخاری و مسلم ابن حبان کی روایت میں ہے کہ اس کے لیے بھی غازی جتنا اجر و ثواب لکھا دیا جاتا ہے اور غازی کے اجر و ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں کی جاتی طبرانی نے اوسط میں بروایت زید بن ثابت پہلی روایت ہی کی طرح بیان کیا ہے لیکن دونوں جگہ یہ کہا ہے کہ اسے بھی غازی جتنا اجر ملے گا)

الترغیب فی الرباط فی سبیل اللہ

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں پہرہ دینے کی فضیلت

(۴۲۸) ((عن سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ (۴۲۸) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

(۱) یعنی غازی کی عدم موجودگی میں اس کے اہل و عیال اور اولاد کی نگہداشت کرے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ ترغیب دی گئی ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی مصلحت کا کوئی کام کرے یا مسلمانوں کے کسی اہم کام کو سرانجام دے تو اس سے احسان و حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہیے۔

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن سرحد کی حفاظت کرنا (۱) دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم نے اسے ایک طویل حدیث میں بیان کیا ہے) (۲)

(۳۲۹) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دن اور رات سرحد پر پہرہ دینا ایک مہینے کے قیام کے روزوں سے بہتر ہے اور اگر وہ اس حالت میں فوت ہو جائے تو وہ عمل جو وہ کیا کرتا تھا وہ اس کے لیے جاری رہتا ہے اور اس کا رزق بھی اس پر جاری رہتا ہے اور وہ فتنہ انگیز سے محفوظ رہتا ہے (۳) (مسلم طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ قیامت کے دن اسے شہید اٹھایا جائے گا)

(۳۳۰) حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر میت کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے سوائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے والے کے کیونکہ اس کے لیے اس کے عمل کو قیامت تک بڑھادیا جاتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔ (اسے ابوداؤد ترمذی نے روایت کیا اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن حبان و حاکم نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے ابن حبان کی ایک روایت اور ترمذی کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے طبرانی نے بھی اسے اسی طرح دو سندوں سے روایت کیا ہے جن میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں) [صحیح]

يُحْتَمَىٰ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا)) [متفق عليه في حديث طويل]

(۳۲۹) ((وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: رِبَاطُ يَوْمٍ وَكَلِيَّةٌ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ إِنْ مَاتَ فِيهِ جَرَى عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ، وَأُجْرِي عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَأَمِنَ مِنَ الْفِتَنِ)) [رواه مسلم وزاد الطبرانی في رواية: وَبُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَهِيدًا-]

(۳۳۰) ((وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ مَيِّتٍ يُحْتَمَىٰ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْمَىٰ لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَوْمَئِذٍ فِتْنَةُ الْقُبُورِ)) [رواه ابوداؤد والترمذی وقال حسن صحيح وصححه ابن حبان والحاكم وفي رواية ابن حبان وبعض نسخ الترمذی من الزيادة فيه وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ. وَاخْرَجَهُ الطبرانی من حديث العریاض بن ساریة نحوه باسنادین رواه احدهما ثقات-]

(۱) حدیث میں یہاں لفظ ”رباط“ ہے جس کے معنی مسلمانوں کو کافروں سے محفوظ رکھنے کے لیے مسلمانوں اور کافروں کے درمیان کسی مخصوص جگہ پر قیام کرنا۔ ابن قتیبہ نے ذم و رباط النیل۔۔۔ آیت کے پیش نظر اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ لڑائی کی تیاری کے لیے مسلمانوں اور کافروں کا اپنے اپنے گھوڑوں کو باندھ کر رکھنا۔

(۲) حدیث کے باقی الفاظ یہ ہیں کہ تم میں سے کسی شخص کو کوڑے کی مقدار میں سخت میں جگہ مل جائے تو یہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے اور شام کے وقت کا چلنا جو کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلتا ہے یا صبح کا چلنا دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔

(۳) سنن ابی داؤد میں ہے او میں من فتاویٰ القسیر۔ تم میں امتحان لینے والوں سے محفوظ رہتا ہے۔ ملاحظہ ہو وی شرح مسلم (۱۴۸) مرکز کتاب کو سننے کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الترغيب في الحراسة في سبيل الله

الله تعالى کے راستہ میں چوکیداری کی ترغیب

(۴۳۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی رات کے بارہ میں نہ بتاؤں جو لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے وہ چوکیدار جو خوف والی زمین میں چوکیداری کرتا ہے کہ شاید وہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر دوبارہ نہ آسکے۔ (حاکم) [صحیح]

(۴۳۱) ((عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: لا أنبئكم بلييلة أفضل من ليلة القدر - حارس حرس في أرض خوف لعلته أن لا يرجع إلى أهله)) [رواه الحاكم]

(۴۳۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک رات کی چوکیداری ایسی ہزار راتوں سے افضل ہے جن میں رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھا جاتا ہو۔ (حاکم) [ضعیف]

(۴۳۲) ((وعن عثمان رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: حرس ليلة في سبيل الله افضل من ألف ليلة يقام ليها ، ويصام نهارها)) [رواه الحاكم]

الترغيب في احتباس الخيل للجهاد لا رياء ولا سمعة وما جاء في فضلها والترغيب

في ما يذكر منها والنهي عن قص نواصيها لما فيها من الخير والبركة

ریاء و شہرت کے بغیر جہاد کیلئے گھوڑے وقف کرنے کی ترغیب و فضیلت اور انکے پیشانی کے بال کاٹنے کی

ممانعت کہ ان میں خیر و برکت ہے

(۴۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں میں ان کے بالوں کے ساتھ قیامت کے دن تک بھلائی باندھ دی گئی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۴۳۳) ((عن ابن عمر رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: الخيل معقود في نواصيها الخير إلى يوم القيامة)) [متفق عليه]

(۴۳۴) حضرت عروہ بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں کے ساتھ (۱) قیامت کے

((وعن عروة بن أبي الجعد رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال: الخيل

(۱) یہاں پیشانی کے بال مراد ہیں پیشانی کا یہاں خاص طور پر ذکر اس کی رفعت و عظمت کی وجہ سے ہے ایک قول میں اس احتمال کا ذکر بھی کیا گیا ہے کہ اس سے مراد سارا گھوڑا ہو جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص مبارک پیشانی والا ہے اس بات کا بھی احتمال ہے کہ سامنے ہونے کی وجہ سے پیشانی کا بطور خاص کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ: الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ
 الی یومِ الْقِيَامَةِ)) [متفق علیہ]
 (۴۳۵) ((وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
 اللهُ ﷺ الْبِرَّكَهُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ.))
 [متفق علیہ]

(۴۳۶) ((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ
 عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِذَا ارْدَتِ اَنْ تَغْزُوَ
 فَاشْتَرِ فَرَسًا اَغْرًا مُّحَجَّلًا طَلِقَ الْيَمِينِ
 فَاِنَّكَ تَغْنَمُ وَتَسْلَمُ)) [رواه الحاكم]
 (۴۳۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب آپ جہاد کا ارادہ کریں تو ایسا گھوڑا خریدیں جس کی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں اور سوائے دائیں پاؤں کے (۱) تو آپ غنیمت بھی حاصل کریں گے اور سلامت بھی رہیں گے۔
 [حاکم] [حسن لغیرہ]

(۴۳۷) ((وَعَنْ اَبِي وَهَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
 اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عَلَيْكُم مِّنَ الْخَيْلِ
 بِكَلِّ كَمِيَّتٍ اَغْرًا مُّحَجَّلًا، اَوْ اَشْقَرًا
 مُّحَجَّلًا اَوْ اَدْهَمًا اَغْرًا مُّحَجَّلًا.)) [رواه
 ابوداؤد و اللفظ لهُ، والنسائي مطولاً]
 (۴۳۷) حضرت ابو وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسے گھوڑے استعمال کرو جو سیاہ سرخی مائل رنگ کے سفید پیشانیوں اور پاؤں والے ہوں یا چمکدار بالوں اور سفید پیشانیوں اور پاؤں والے ہوں یا سیاہ رنگ اور سفید پیشانیوں اور پاؤں والے ہوں۔ (ابوداؤد یہ لفظ بھی انہی کے ہیں اور نسائی نے اس روایت کو مطول بیان کیا ہے)

الترغیب فی الشہادۃ وما جاء فی فضل الشہداء

شہادت کی ترغیب اور شہداء کی فضیلت

(۴۳۸) ((عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ
 النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا اَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ
 اَنْ يَرْجَعَ اِلَى الدُّنْيَا، وَاَنَّ لَهُ مَا عَلَيِ الْاَرْضِ
 مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدَ فَاِنَّهُ يَتَمَنَّى اَنْ يَرْجَعَ
)) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والا ایک شخص بھی نہیں جو دنیا کی طرف لوٹنا پسند کر لے خواہ اسے زمین بھر کی تمام اشیاء دے دی جائیں سوائے شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا کی طرف لوٹے اور دس مرتبہ قتل

= ذکر کیا گیا ہے اور اس طرح اشارہ مقصود ہو کہ فضیلت دُخْنِ پر حملہ کرتے ہوئے مقدم اعضاء میں ہے نہ کہ موخر میں کیونکہ ان میں اوبار کی طرف اشارہ ہے۔
 (فتح الباری)

(۱) جس گھوڑے کے دائیں ہاتھ یعنی اگلے پاؤں میں سفیدی نہ ہو باقی پاؤں سفید ہوں تو اسے طلق البہنی کہتے ہیں۔ (ازہر)
 کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم یہ خیال کیا کرتے تھے کہ یہ آیت کریمہ ان کے متعلق یا ان جیسے لوگوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہے (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) ”مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں جو وعدہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا، اسے سچ ثابت کر دکھایا۔“
 از: اب ۲۳ (بخاری و مسلم)

(۳۳۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد گرامی کو آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں لایا گیا کہ ان کا مثلہ کر دیا گیا تھا، انہیں آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا، میں ان کے چہرے سے کپڑا اٹھانے کے لیے آگے بڑھا تو لوگوں نے مجھے منع کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک رونے والی کی آواز سنی تو بتایا گیا کہ یہ بنت عمرو یا اخت عمرو ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیوں روتی ہے؟ یا آپ ﷺ نے فرمایا نہ رو کیونکہ فرشتے اس پر مسلسل اپنے پروں سے سبایہ کیے ہوئے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۳۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب انکے والد ماجد کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”جابر! کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے کیا کہا ہے؟ میں نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیے، فرمایا ہر شخص سے اللہ تعالیٰ نے پس پردہ کلام فرمایا ہے مگر تمہارے والد سے اس نے بے حجاب کلام فرمایا ہے اور فرمایا کہ عبد اللہ! کوئی خواہش ہو تو بتاؤ تاکہ میں اسے پورا کر دوں؟ انہوں نے عرض کیا اے اللہ! مجھے دوبارہ زندہ کر دے تاکہ تیری راہ میں دوبارہ شہید ہو جاؤں، فرمایا یہ بات میں نے پہلے سے طے کر دی ہے کہ وہ دوبارہ دنیا کی طرف نہیں لوٹائے جائیں گے! عرض کیا: اے اللہ! میرے پیچھے جو لوگ ہیں ان تک ان حالات کو پہنچا دے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی (ترجمہ) ”اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے

رِحَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ“ (۔)

متفق علیہ

(۳۳۱) ((وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جِيءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ مَثَلَ بِهِ فَوْضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبَتْ أَكْشِيفُ عَنْ وَجْهِهِ فَفَنَهَانِي قَوْمِي فَسَمِعَ صَوْتَ صَانِحَةٍ فَقِيلَ: ابْنَةُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو؟ فَقَالَ: لِمَ تَبْكِي؟ أَوْ قَالَ لَا تَبْكِي، فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظَلِّئُهُ بِأَجْنِحَتَيْهَا.)) [متفق علیہ]

(۳۳۲) ((وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ لَمَّا جِيءَ بِأَبِيهِ يَا جَابِرُ: إِلَّا أَخْبِرْكَ مَا قَالَ اللَّهُ لَأَبِيكَ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَكَلَّمَ أَبَاكَ كِفَاحًا، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ: تَمَنَّ عَلَيَّ اعْطِكَ. قَالَ يَا رَبِّ: تُحِينِي فَأَقْتُلْ فِيكَ ثَانِيَةً. قَالَ: إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يَرْجِعُونَ. قَالَ: يَا رَبِّ فَأَبْلُغْ مَنْ وَرَائِي، فَنَزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَلَا تُحَسِّنَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا﴾. [رواه الترمذی وحسنه و صححه الحاكم]

نہ سمجھنا بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔“
 کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی مکتب کا سب سے بڑا مفت مرکز ہے۔

(ترمذی نے اسے حسن اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن]

[صحیح]

(۴۴۳) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عبداللہ تمہیں مبارک ہو تمہارا والد آسمان میں فرشتوں کے ساتھ اڑتا ہے۔“ (طبرانی، باسناد حسن) [ضعیف]

(۴۴۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا یہ کہ تمہارے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں اور تمہارا خون بھی بہا دیا جائے۔ (ابن حبان) [صحیح]

(۴۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء جنت کے دروازے پر ایک نہر کے کنارے سبز رنگ کے قبے میں ہیں اور جنت سے صبح و شام انہیں رزق ملتا ہے۔ (احمد، ابن حبان و حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن]

(۴۴۶) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کی پٹیوں میں ہیں جو جنت کے پھولوں یا جنت کے درختوں کی بلند شاخوں (کے پھولوں) کو چرتے چگتے ہیں۔ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے) ”تعلق“ کے معنی ہیں کہ وہ بلند شاخوں کے پھولوں کو کھائیں گی۔ [صحیح]

(۴۴۷) حضرت مسروق سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کے بارہ میں پوچھا (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) ”اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے

(۴۴۳) ((عن عبد الله بن جعفر رضی اللہ عنہ)) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم هِنِينًا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَبُوكَ يَطِيرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ فِي السَّمَاءِ.)) [رواه الطبرانی بإسناد حسن]

(۴۴۴) ((عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَنْ يُعَقَّرَ جَوَادُكَ وَيُهْرَاقَ دَمُكَ.)) [رواه ابن حبان]

(۴۴۵) ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: الشُّهَدَاءُ عَلَى بَارِقٍ نَهْرٍ بِيَابِ الْجَنَّةِ فِي قُبَّةٍ خَضْرَاءَ يَخْرُجُ عَلَيْهِمْ رِزْقُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا.)) [رواه احمد، وصححه ابن حبان والحاكم]

(۴۴۶) ((وَعَنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي أَجْوَابِ طَيْرٍ خَضِرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ، أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ.)) [رواه الترمذی، وقال حسن صحیح۔ قوله تعلق بفتح اوله وسكون المهملة وضم اللام ای ترعى من اعاليها۔]

(۴۴۷) ((وَعِنَ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا

ہوئے نہ سمجھنا بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے؟“ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے بھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سے اس آیت کے بارہ میں سوال کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ شہداء کی روہیں سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹوں میں ہیں ان کی قد بلیں عرش کے ساتھ معلق ہیں جنت میں وہ جہاں چاہتی ہیں آتی جاتی ہیں اور پھر ان قد بلیوں کے پاس آتی ہیں ان کا رب ان کی طرف نظر کرم سے دیکھتا ہے اور فرماتا ہے کیا تمہاری کوئی خواہش ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم کیا خواہش کریں ہم تو جہاں چاہتے ہیں جنت میں آتے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ تین بار یہ ارشاد فرماتا ہے جب انہوں نے دیکھا کہ وہ سوال کے بغیر چھوڑے نہیں جائیں گے تو عرض کیا: ”اے ہمارے پروردگار! ہم یہ چاہتے ہیں کہ تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ تیرے راستے میں ایک بار پھر شہید ہوں اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ ان کی اب کوئی حاجت ایسی نہیں ہے جو پوری نہ کر دی گئی ہو تو انہیں چھوڑ دیا۔ (یہ الفاظ مسلم کی روایت کے ہیں جب کہ ترمذی نے بھی اسے روایت کیا ہے)

(۴۳۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ شہید اپنے اہل بیت میں سے ستر آدمیوں کے بارہ میں شفاعت کرے گا۔ (ابوداؤد ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح لغیرہ]

(۴۳۹) حضرت عقبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مقتول تین قسم کے ہیں: (۱) وہ مرد مؤمن جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرتا ہے حتیٰ کہ جب دشمن سے ٹک بھیز ہوئی تو اس سے جنگ کرتا ہے اور قتل ہو جاتا ہے یہ وہ شہید ہے جس کا امتحان ہوا یہ اللہ تعالیٰ کی جنت میں اس کے عرش کے نیچے ہوگا اور انبیاء کرام صرف درجہ نبوت ہی میں اس سے افضل ہوں گے (۲) وہ آدمی جس

بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ؟ فَقَالَ: أَمَا أَنَا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: أَرَوَّاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضِرَ لَهَا فَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةً بِالْعَرْشِ تَسْرُحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ، فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ أَطْلَاعَةً، فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا: أَيْ شَيْءٍ نَشْتَهُیْ وَنَحْنُ نَسْرُحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَيَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا شَيْئًا، قَالُوا: يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ تُرَدَّ أَرَوَّاحُنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى، فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرْكُوا،)) [رواه مسلم واللفظ له، والترمذی]

(۴۳۸) ((عن ابی الدرداء رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ الشَّهِيدُ يَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ-)) [رواه ابوداؤد وصححه ابن حبان]

(۴۳۹) ((عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ مَوْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ، قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ، فَذَلِكَ الشَّهِيدُ الْمُمْتَحَنُ فِي جَنَّةِ اللهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا بِفَضْلِ دَرَجَةٍ

کہا جاتا تھا ان میں میرے ماموں حرام بن ملحان بھی تھے وہ قرآن پڑھتے اور اس کا دور کرتے دن کے وقت پانی لا کر مسجد میں رکھتے، لکڑیاں اکٹھی کرتے انہیں بیچتے اور اس سے اصحاب صفہ اور فقراء کے لیے کھانا خریدتے تھے آنحضرت ﷺ نے انہیں بھیج دیا لیکن وہ لوگ جب ان کے سامنے آئے تو انہیں قتل کر دیا قبل اس کے یہ منزل مقصود تک پہنچتے، تو انہوں نے کہا: ”اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی ﷺ تک یہ بات پہنچادے کہ ہم نے تجھ سے ملاقات کی ہے، ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔ ایک آدمی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں حرام کی طرف پیچھے سے آیا اور انہیں نیزہ مارا حتیٰ کہ نیزہ ان کے جسم سے پار کر دیا تو حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا ہوں“ آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: بے شک تمہارے بھائی شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے: اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی ﷺ تک یہ بات پہنچادے کہ ہم نے تجھ سے ملاقات کی ہے، ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی۔ (بخاری و مسلم یہ الفاظ مسلم کی روایت کے ہیں)

(۳۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا ایک اعرابی کے خیمے کے پاس سے گزرا ہوا، جب کہ آپ کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جہاد کا ارادہ تھا، اعرابی نے خیمے کے ایک کونے کو اٹھایا اور پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ یہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو کہ جہاد کا ارادہ رکھتے ہیں، اعرابی نے پوچھا کیا یہ لوگ دنیوی سامان بھی حاصل کر لیں گے؟ لوگوں نے بتایا ہاں یہ غنیمتیں حاصل کریں گے اور پھر انہیں مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے گا، اس نے اپنے اونٹ کی طرف قصد کیا اور اس کی رسی کو کھولا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ چل دیا اس نے اپنے اونٹ کو نبی ﷺ کے

الْقُرَاءِ۔ فِيهِمْ خَالِي حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ كَانُوا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَدَارَسُونَهُ بِاللَّيْلِ وَيَتَعَلَّمُونَ، وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِئُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَكِبُونَ فَيَبْعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصَّفَةِ وَالْفُقَرَاءِ فَبِعَتْهُمْ النَّبِيُّ ﷺ. إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ، فَفَقْتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَلْعُقُوا الْمَكَانَ، فَقَالُوا: اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ، وَرَضِيَتْ عَنَّا، قَالَ: وَاتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسَ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتَّى انْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ: فُرْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا، وَإِنَّهُمْ قَالُوا: اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ، وَرَضِيَتْ عَنَّا. [متفق عليه واللفظ لمسلم]

(۳۵۲) ((وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِخَبَاءٍ أَعْرَابِيٍّ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ يُرِيدُونَ الْعَزْوَ، فَرَفَعَ الْأَعْرَابِيُّ جَانِبَ الْخَبَاءِ فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قِيلَ: هَذَا النَّبِيُّ ﷺ، وَأَصْحَابُهُ يُرِيدُونَ الْعَزْوَ، فَقَالَ: هَلْ مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا يُصِيبُونَ؟ قَالُوا نَعَمْ يُصِيبُونَ الْغَنَائِمَ، ثُمَّ تَقَسَّمُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، فَعَمَدَ إِلَى بَكْرٍ لَهُ فَاعْقَلَهُ وَسَارَ مَعَهُمْ، فَجَعَلَ يَدْنُو بِبِكْرِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَجَعَلَ يَرُوسِي مِثْلَ أَصْحَابِهِ

آپ ﷺ سے دور ہٹانا چاہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نجدی کو میرے پاس آنے دو کہ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ توجت کے بادشاہوں میں سے ہے راوی بیان کرتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو یہ شہید ہو گیا، آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ تشریف لائے اور اس کے سر کے پاس خوش خوش بیٹھ گئے یا راوی نے یہ کہا کہ خوشی سے ہنستے ہوئے آپ ﷺ اس کے پاس بیٹھ گئے لیکن پھر آپ ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے دیکھا کہ آپ خوشی سے مسکرارہے تھے لیکن پھر آپ ﷺ نے اس نے رُخ انور پھیر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے جو مجھے خوش دیکھا تو وہ اس وجہ سے تھا کہ میں نے دیکھا کہ ان کی روح کو اللہ تعالیٰ کے ہاں کس قدر کرامت نصیب ہوئی ہے اور جہاں تک میرے منہ موڑنے کا تعلق ہے تو وہ اس وجہ سے کہ حور عین میں سے اس کی بیوی اُس کے سر کے پاس بیٹھی ہے۔ (بیہقی بسند حسن)

[صحیح]

(۴۵۳) حضرت عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نماز کے لیے آیا جب کہ آپ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے جب وہ صف کے پاس پہنچا تو اس نے کہا: ”اے اللہ! مجھے وہ بہتر چیز عطا فرما جو تو اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے“ آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”ابھی یہ کون بات کر رہا تھا؟“ اس آدمی نے کہا: میں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا پھر تو تمہارا گھوڑا ابھی قتل کر دیا جائے گا اور تم بھی شہید کیے جاؤ گے۔ (ابویعلیٰ بزار۔ ابن حبان وحاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے) [ضعیف]

يَذُودُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَعُوا لِي النَّجْدِيَّ فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُ لَمِنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ۔ قَالَ: فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَاسْتَشْهَدَ فَاحْبَرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَاتَاهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاسِهِ مُسْتَبْشِرًا، اَوْ قَالَ: مَسْرُورًا يَضْحَكُ، ثُمَّ اعْرَضَ عَنْهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَايْنَاكَ مُسْتَبْشِرًا تَضْحَكُ، ثُمَّ اعْرَضْتَ عَنْهُ، فَقَالَ: اَمَّا مَا رَاَيْتُمْ مِنْ اسْتِبْشَارِي، اَوْ قَالَ: سُورِي، فَلَمَّا رَاَيْتُمْ مِنْ كَرَامَةِ رُوحِهِ عَلَيَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَاَمَّا اعْرَاضِي عَنْهُ، فَاِنَّ رُوحَهُ مِنْ الْحُورِ الْعَيْنِ الْاَنَّى عِنْدَ رَاسِهِ۔)) [رواه البيهقي بسند حسن]

(۴۵۳) ((وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى الصَّلَاةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي، فَقَالَ حِيْنَ اَنْتَهَى اِلَى الصَّفِّ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَفْضَلُ مَا تُؤْتِيْ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: مَنْ الْمَتَكَلِّمُ اِنْفَا؟ قَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ: اِذَا يُعَقَّرُ جَوَادُكَ وَتُسْتَشْهَدُ۔)) [رواه ابويعلىٰ و البزار]

[صححه ابن حبان وحاكم]

فصل فی ذکر انواع من الموت يلحق من وقعت له بالشهداء وفيه الترهيب من الفرار
اذا وقع الطاعون

موت کی بعض اقسام کا تذکرہ جن میں مبتلا شہداء سے جاملتے ہیں اور طاعون زدہ علاقے سے فرار کی

ممانعت

(۳۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”شہداء پانچ قسم کے ہیں: (۱) جو پیٹ کی بیماری سے فوت ہو (۲) جو طاعون کے مرض سے فوت ہو (۳) جو پانی میں غرق ہو کر فوت ہو (۴) جو دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر فوت ہو اور (۵) جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہو۔ (مالک بخاری، مسلم ترمذی)

(۳۵۵) حضرت جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ثابت کی بیمار پرسی کرنے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ مغلوب ہو چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آواز دی مگر انہوں نے جواب نہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا ابو الریح! تیرے بارے میں ہم مغلوب ہو گئے ہیں یہ سن کر عورتوں نے رونا دھونا شروع کر دیا ابن عتيك نے انہیں خاموش کرانا شروع کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو اور جب بات واجب ہو جائے تو پھر کوئی رونا والی نہ روئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! واجب ہونے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا فوت ہو جانا، جابر رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے کہا: ”اللہ کی قسم مجھے امید ہے کہ تم شہید ہو گے کیونکہ آپ نے تو اپنی تیاری مکمل کر لی تھی“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیت کے بقدر ان کو اجر و ثواب عطا فرمایا ہے اور بتاؤ کہ تمہارے نزدیک شہادت کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونا“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل ہونے کے علاوہ سات قسم کی

(۳۵۴) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَبْطُونُ، وَالْمَطْعُونُ، وَالغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) [رواه مالك و البخاری و مسلم و الترمذی۔]

(۳۵۵) ((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُوذُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غَلِبَ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَلِبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَتِ النِّسَاءُ وَبَكَيْنَ، وَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِهِنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِينَ بَاكِئَةً قَالُوا: وَمَا الْوَجُوبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِذَا مَاتَ قَالَتِ ابْنَتُهُ وَاللَّهِ أَنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا، فَإِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَارَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْقَعَ اجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نَيْتِهِ. وَمَا تَعْدُونَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوا: الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهَادَةُ سَبْعُ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ

موت شہادت ہے (۱) پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا شہید ہے
 (۲) پانی میں غرق ہونے والا شہید ہے (۳) نمونیا کی بیماری سے
 فوت ہونے والا شہید ہے۔ (۱) (۴) طاعون کی بیماری سے فوت
 ہونے والا شہید ہے (۵) آگ سے جل کر مرنے والا شہید ہے
 (۶) دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر فوت ہونے والا شہید ہے (۷) وہ
 عورت جو ذرہ ذرہ سے فوت ہو وہ بھی شہید ہے۔ (ابوداؤد نسائی، ابن
 ماجہ صحیح ابن حبان) [صحیح لغیرہ]

اللَّهِ الْمَطُورُونَ شَهِيدٌ وَالْفَرِيقُ شَهِيدٌ
 وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ
 شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي
 يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ
 تَمُوتُ بِحَمِيمٍ شَهِيدَةٌ ((رواه ابوداؤد
 والنسائی، وابن ماجه، وابن حبان في
 صحيحه)

فصل فی الطاعون

طاعون کے بارے میں

(۳۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
 اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ طاعون کا مرض ہر مسلم کے
 لیے شہادت ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۳۵۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول
 اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا یہ
 عذاب تھا جسے اللہ تعالیٰ تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا کرتا تھا مگر اس نے
 اسے مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے جو مومن بھی کسی ایسے شہر میں
 ہو جس میں یہ مرض پھیلا ہو مگر وہ صبر کرتے ہوئے وہیں ٹھہرا رہے اور
 حصولِ ثواب کی نیت کرتے ہوئے اس سے باہر نہ نکلے اور وہ جانتا
 ہو کہ اسے صرف وہی مصیبت پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے
 لکھ دی ہے تو اسے شہید جتنا اجر و ثواب ملے گا۔ (بخاری)

(۳۵۸) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری امت
 طعن و طاعون سے فنا ہوگی، عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ طعن
 (نیزہ بازی) تو ہم جانتے ہیں لیکن طاعون کیا ہے؟ فرمایا یہ تمہارے

(۳۵۶) ((عَنْ أَنَسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ يَقُولُ: الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ
 مُسْلِمٍ)) [متفق عليه]

(۳۵۷) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ
 فَقَالَ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ كَانَ
 قَبْلَكُمْ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ. مَا
 مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمُكْتُ
 لَا يَخْرُجُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا
 يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ
 أَجْرِ شَهِيدٍ.)) [رواه البخاری]

(۳۵۸) ((وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَنَاءُ أُمَّتِي بِالطَّعْنِ
 وَالطَّاعُونِ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا

(۱) یہاں حدیث میں "ذات الجنب" کا لفظ ہے جس کے معنی نمونیا کے بھی ہیں اور ذات الجنب اس بڑے پھوڑے کو بھی کہتے ہیں جو پہلو کے اندر نکلتا اور

اندری پھٹ جاتا ہے اس پھوڑے میں جتنا کم لوگ ہی زندہ سلامت بچتے ہیں۔ (نساء اللہ السلام)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دشمن جنوں کی نیزہ بازی ہے اور ان میں سے ہر ایک کے لیے شہادت ہے۔ (احمد نے اسے کئی سندوں سے روایت کیا ہے جن میں سے ایک صحیح ہے ابو یعلیٰ، بزار، طبرانی۔ ”وغز“ کے معنی نیزہ بازی کے ہیں) [صحیح]

(۳۵۹) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ طاعون سے بھاگنے والا میدان جنگ سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور جو طاعون میں صبر کر لے اسے شہید کی طرح اجر و ثواب ملتا ہے۔ (احمد، بزار، طبرانی، مسند احمد کی سند حسن) [صحیح لغيره]

(۳۶۰) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے جو اپنے خون کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ (اربوعہ ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے) [صحیح]

(۳۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص آئے اور وہ مجھ سے میرا مال چھیننا چاہے تو فرمایا اسے اپنا مال نہ دو، عرض کیا اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے؟ فرمایا: ”تم اس سے لڑو“ عرض کیا: ”اگر وہ مجھے قتل کر دے؟“ فرمایا: ”تم شہید ہو گے“ عرض کیا: ”اگر میں اسے قتل کر دوں؟“ فرمایا: ”وہ جہنم رسید ہوگا“۔

الطَّعْنُ قَدْ عَرَفْتَاهُ فَمَا الطَّاعُونَ؟ قَالَ :
وَخَزُّ أَعْدَائِكُمُ الْجَنِّ وَفِي كُلِّ شَهَادَةٍ))
[رواه احمد باسناد احدها صحيح -
وابو يعلى و البزار و الطبرانى - والوخز
بفتح الواو وسكون المعجمة بعده زاي
هو الطعن]

(۳۵۹) ((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: فِي الطَّاعُونَ الْفَارُّ مِنْ الرَّحْفِ، وَمَنْ صَبَرَ فِيهِ كَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ)) [رواه احمد و البزار و الطبرانى و سند احمد حسن]

(۳۶۰) ((وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)) [رواه الاربعة و صححه الترمذى]

(۳۶۱) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يَأْخُذُ مَالِي قَالَ: فَلَا تُعْطِهِ مَا لَكَ. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: قَاتِلُهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ قَاتَتْ شَهِيدٌ. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتَهُ،

الترغیب فی الرمی وتعلمه وترہیب من تعلمه ثم ترکہ

تیر اندازی سیکھنے کی ترغیب اور سیکھ کر ترک کرنے پر وعید

(۳۶۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا ”اور جہاں تک تمہارا بس چلے زیادہ سے زیادہ قوت ان کے مقابلہ کے لیے مہیا رکھو خبردار قوت تیر اندازی ہے! خبردار قوت تیر اندازی ہے! خبردار قوت تیر اندازی ہے!!!!

(مسلم)

(۳۶۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب تمہیں بہت سے علاقوں پر فتح نصیب ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کافی ہوگا، تم میں سے کوئی شخص تیروں سے کھیلنے (مشق کرنے) میں کوتاہی نہ کرے۔

(مسلم)

(۳۶۴) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا) بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو بخت میں داخل فرمائے گا۔ ایک تیر بنانے والا جو تیر بنانے میں بھلائی (ثواب) کی امید رکھتا ہے دوسرا تیر چلانے والا اور تیسرا تیر پکڑانے والا۔ تیر اندازی کیا کرو اور شہسواری بھی کیا کرو، تمہارا تیر اندازی کرنا مجھے تمہاری شہسواری سے زیادہ پسند ہے اور جس نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا تو گویا اس نے ایک نعمت کو ترک کر دیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اس نے اس نعمت کی ناشکری کی (یہ الفاظ ابوداؤد کی روایت کے ہیں نسائی، حاکم، نبلہ کے معنی ہیں تیر انداز کو تیر پکڑانے والا کہ وہ تیر انداز کے ساتھ یا اس کے پیچھے کھڑا

ہو جائے اور اسے ایک ایک کر کے پھینکنے کے لئے تیر پکڑا تا جائے یا

(۳۶۲) ((عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ. أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِيَّ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِيَّ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِيَّ.)) [رواه مسلم]

(۳۶۳) ((وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرْضُونَ، وَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ.))

[رواه مسلم]

(۳۶۴) ((وَعَنْهُ: إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ وَمَنْبَلَهُ، وَأَرْمُوًا وَأَرْكَبُوًا. وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا. وَمَنْ تَرَكَ الرَّمِيَّ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ، فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا، أَوْ قَالَ كَفَرَهَا.)) [رواه ابوداؤد واللفظ له والنسائي، والحاكم، وقوله مَنْبَلَهُ بضم الميم، وفتح النون وتشديد الموحدة المكسورة اى الذى ينال النبل للرامي: بان يقوم بجانب الرامى او خلفه يناوله

واحدًا بعد واحد ويؤد عليه النبل الذى كتبه و سنته حتى روشنى مین لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

وہ شخص جو چلائے ہوئے تیروں کو واپس لا کر دے بغوی نے کہا کہ بعض راویوں نے اسے ”والحمد بہ“ زوایت کیا ہے، مصنف فرماتے ہیں کہ اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہو جو اپنے مال سے تیر خرید کر مجاہد کو دیتا ہے، اس کی دلیل بیہقی کی یہ روایت ہے جس میں ”الثلاثہ“ کے بجائے یہ الفاظ ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اسے تیار کرتا ہے) [ضعیف]

(۳۶۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تیر اندازی کو اختیار کرو کیونکہ یہ تمہاری بہترین دل لگی ہے۔ (بزاز طبرانی اوسط اس کی سند جید ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں: یہ تمہارا بہترین کھیل ہے) [صحیح]

(۳۶۶) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص دونشانوں کے درمیان چلے اسے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے۔ (طبرانی) [ضعیف]

(۳۶۷) حضرت ابوبکر عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایک تیر نشانہ تک پہنچا دے تو یہ جنت میں اس کے لیے ایک درجہ بنتا ہے، راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے اس دن سولہ تیر نشانے پر لگائے تھے۔ (نسائی ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۳۶۸) حضرت عتبہ بن عبدالمسلمی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا اٹھو! جہاد کرو تو ایک آدمی نے تیر پھینکا، نبی ﷺ نے فرمایا اس نے واجب کر لیا ہے (احمد، بسند حسن)

[حسن] www.qlrf.net

یرمی بہ، زاد البغوی قَالَ وَفِي رَوَايَةٍ وَالْمَمْدُ بِهِ۔ قَالَ الْمَصْنَفُ وَيَحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ الَّذِي يُعْطِيهِ لِلْمَجَاهِدِ، فَيَجْهَزُ بِهِ مِنْ مَالِهِ، وَيَدُلُّ عَلَيْهِ فِي رَوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ بَدَلَ الثَّلَاثَةِ وَالَّذِي يَجْهَزُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(۳۶۵) ((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَيَّكُمْ بِالرَّمِي فَإِنَّهُ مِنْ خَيْرِ لَهْوِكُمْ.)) [رواه البزاز والطبرانی في الاوسط وَقَالَ: مِنْ خَيْرِ لَعْبِكُمْ وَسَنَدُهُ جَيِّدٌ]

(۳۶۶) ((وَرَوَى عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَشَى بَيْنَ عَرَصَيْنِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ حَسَنَةٌ.)) [رواه الطبرانی]

(۳۶۷) ((وَعَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَمْرٍو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ، فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ قَبَلْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا.)) [رواه النسائي وصححه ابن حبان]

(۳۶۸) ((وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: قَوْمُوا فَقَاتِلُوا، قَالَ: قَوْمِي رَجُلٌ بِسَهْمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَوْجِبْ هَذَا)) [رواه

احمد بسند حسن]

التَّوْبَةُ مِنَ التَّرْكِ

تَرْكُ جِهَادٍ بِرُؤْيَا

(۳۶۹) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوم جہاد کو ترک کر دے اللہ تعالیٰ اسے عمومی عذاب سے دوچار کر دیتا ہے۔ (طبرانی، سنن حسن) [حسن]

(۳۷۰) حضرت ابو عمران سے روایت ہے کہ ہم روم کے شہر میں تھے کہ انہوں نے رومیوں کی ایک بہت بڑی جماعت باہر نکالی، مسلمان بھی ان کے مقابلہ میں اسی تعداد میں یا اس سے زیادہ تھے، اہل مصر کے حاکم عقبہ بن عامر تھے، جب کہ مسلمانوں کی اس جماعت کے قائد فضالہ بن عبید تھے۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے رومیوں پر حملہ کر دیا اور وہ ان کی فوجوں میں گھس گیا تو لوگوں نے شور مچایا کہ سبحان اللہ! یہ شخص خود کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے، ابو ایوب نے کھڑے ہو کر کہا لوگو! تم اس آیت کا یہ مفہوم سمجھتے ہو حالانکہ یہ آیت ہم گروہ انصار کے بارہ میں نازل ہوئی تھی، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت بخشی، اسلام کے معاونین کی تعداد زیادہ ہو گئی تو کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں لائے بغیر آپس میں رازداری سے یہ بات کی کہ ہمارے مال ضائع ہو گئے ہیں اور اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت بخشی اور اسلام کے معاونین میں اضافہ فرمایا ہے لہذا اب ہم اگر اپنے مال کی طرف توجہ دیں اور جو ضائع ہو چکا ہے اسے درست کریں تو اللہ تعالیٰ نے ہماری اس بات کی تردید کرتے ہوئے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمادی (ترجمہ) ”اور اللہ کی راہ میں (مال و جان) خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو“ ہلاکت سے گویا اقامت اموال ان کی بہتری کے لیے کوشش اور ترک جہاد مراد ہے، راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں

(۳۶۹) ((عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَرَكَ قَوْمٌ الْجِهَادَ إِلَّا أَعْتَمَهُمُ اللَّهُ بِالْعَذَابِ)) [رواه]

[الطبرانی بسند حسن]

(۳۷۰) ((وَعَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا بِمَدِينَةِ الرُّومِ فَأَخْرَجُوا صَفًّا عَظِيمًا مِنَ الرُّومِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلُهُمْ أَوْ أَكْثَرُ وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عَبِيدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الرُّومِ حَتَّى دَخَلَ فِيهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ - وَقَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ يُلْقِي بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ - فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتَأْوِلُونَ هَذَا التَّوِيلَ، وَإِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْإِنصَارِ، لَمَا اعَزَّ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ، قَالَ بَعْضُ لِبَعْضٍ سِرًّا دُونَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ اعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ، فَلَوْ أَقَمْنَا فِي أَمْوَالِنَا وَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا، فَانزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ نَبِيًّا مَا يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قَلْنَا، وَإِنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تَلْقُوا بَأْيْدِكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ - وَكَانَتْ التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةُ عَلَى الْأَمْوَالِ

سرگرم عمل رہے حتیٰ کہ ارضِ روم ہی میں دفن ہوئے۔ (ترمذی نے اس حدیث کو حسنِ غریب قرار دیا ہے) [صحیح]

وَأَصْلَاحُهَا۔ وَتَرَكْنَا الْغَزْوُ، وَقَالَ فَلَمْ يَزَلْ
أَبُو أَيُّوبٍ شَاحِصًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ
بِأَرْضِ الرُّومِ۔) [رواه الترمذی۔ وَقَالَ
صحيح غريب]

الترغیب فی الغزو فی البحر

بحری جہاد کی ترغیب

(۴۷۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا کرتی تھیں، اُمّ حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ان کے ہاں تشریف لے گئے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا، پھر آپ کے سر مبارک کو صاف کرنا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کئے گئے جو کہ مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں، جو کہ سمندر کے وسط میں اس طرح سوار ہوں گے جس طرح بادشاہ تختوں پر ہوتے ہیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دُعا فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان مجاہدوں میں سے بنا دے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دُعا فرمائی، پھر سر مبارک رکھا اور آپ سو گئے اور پھر ہنستے ہوئے بیدار ہو گئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کئے گئے جو کہ مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں۔ جس طرح آپ نے پہلی بار فرمایا تھا، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دُعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان مجاہدوں میں سے بنا دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پہلے مجاہدوں میں

(۴۷۱) ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ فِتْطَعِمُهُ، وَكَانَتْ أُمِّ حَرَامٍ تَحْتِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْعَمْتُهُ، ثُمَّ جَلَسْتُ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَضْحِكُكَ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَيْرَكِبُونَ تَجِبُ هَذَا الْبَحْرَ مُلُوكًا عَلَى الْإِسْرَةِ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يَضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: إِنَّتِ مِنَ الْأُولَى. فَرَكِبْتُ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ

سے ہے، اُمّ حرام بنت ملحان، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندر میں سوار ہوئی تھیں سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر پڑیں اور فوت ہو گئی تھیں۔ (بخاری و مسلم شیخ کے معنی سمندر کا وسط یا اکثر حصہ ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ کو جہاد کے لیے بھیجا تھا، انہوں نے جہاد کے لیے بحری سفر اختیار کیا اور ان کی بیوی اُمّ حرام بھی ان کے ہمراہ تھیں۔ میں کہتا ہوں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خود بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جہاد کیا تھا اور اسی لشکر میں حضرت عبادہ بھی تھے)

(۴۷۲) حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سمندر کا سفر کرتے ہوئے جس شخص کا سر چکراتا ہے اور اسے تے آتی ہے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص سمندر میں ڈوب جاتا ہے تو اسے بھی ایک شہید کا ثواب ملتا ہے۔ [حسن]

البحر فی زمن معاویة فصرعت عن دابتيها حين خرجت من البحر فهلكت۔) [متفق عليه بفتح المثناة، والموحدة ثم جيم: هو وسطه ومعظمه. وكان معاوية قد اغزى عبادة فركب البحر غازياً وركبت معه زوجته أم حرام۔ اقول انما غزى معاوية بنفسه في زمن عثمان وكان في الجيش عبادة۔]

(۴۷۲) ((وَعَنْ أُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ المائد في البحر الذي يصبه القيء له أجر شهيد، والغريق له أجر شهيد۔)) [رواه ابو داؤد]

الترهيب من الفرار من الزحف

میدان جنگ سے فرار پر وعید

(۴۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیا ہیں؟ (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا (۲) جادو کرنا (۳) جس نفس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اسے ناحق قتل کرنا (۴) سود کھانا (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) لڑائی کے دن بھاگ جانا اور (۷) پاکباز مومن غافل عورتوں پر تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم بزار کی ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ کبیرہ گناہ سات ہیں، انہوں نے اس روایت کو بالمعنی ذکر کیا ہے اور جادو کرنے کے بجائے ہجرت کے بعد کافر بدوؤں کی طرف منتقل ہو جانا ذکر کیا ہے)

(۴۷۳) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤَيَّبَاتِ۔ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشُّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَاجْتِلاؤُ الرِّبَا، وَاجْتِلاؤُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْعَافِيَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ۔)) [متفق عليه۔ وفي رواية البزار، الكبار سبع: فذكرها بالمعنى لكن ذكر بدل السحر الانتقال الى بعد الهجرة]

الترہیب من الغلول والتشدید فیہ وما جاء فیمن ستر علی غال

مال غنیمت میں خیانت پر سخت وعید اور خیانت کرنے والے پر پردہ ڈالنے والے کا بیان

(۳۷۴) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامان کی حفاظت کے لیے ایک شخص مقرر تھا جسے کر کرہ کہا جاتا تھا وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ جہنم میں گیا ہے لوگوں نے اس کا جائزہ لینا شروع کیا تو ایک چادر کو پایا جسے اس نے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے چرایا تھا۔ (بخاری، انامیم بخاری نے اس نام کو کر کرہ اور کر کرہ دونوں طرح بیان فرمایا ہے غلول کے معنی یہ ہیں کہ مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے کوئی غازی کسی چیز کو خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ دوسروں کے بجائے اپنے لیے مخصوص کر لے البتہ کھانا اور جانوروں کا چارہ وغیرہ اس سے مستثنیٰ ہیں اور اس مسئلہ میں علماء کے ہاں بہت اختلاف ہے)

((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمرو بْنِ العاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ ثَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كَرَكْرَةٌ فَمَاتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ فِي النَّارِ قَدْ هَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا)) [رواه البخاری۔ وحكى فى ضبط كاف كر كره الفتح والكسر۔ والغلول ما ياخذہ احد الغزاة مختصاً۔ سواء قل او كثر اذا كان بغير قسم من له القسم۔ وهذا فيما عدا الطعام والعلف ونحوه فان فيه اختلافاً كثيراً بين العلماء]

(۳۷۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خیبر کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ تم خود پڑھ لو یہ سن کے لوگوں کے چہرے بدل گئے (۱) آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے اس ساتھی نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیانت کی ہے ہم نے اس کے سامان کا جائزہ لیا تو ہم نے یہودیوں کے مجکوں میں سے ایک منکا پایا جن کی قیمت دو درہم بھی نہ تھی۔ (احمد ابوداؤد نسائی) [ضعیف]

((عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تَوَفَّى يَوْمَ خَيْبَرَ ، فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ: صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ ، فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ ، فَقَالَ: إِنَّ صَاحِبِكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، فَفَتَشْنَا مَتَاعَهُ ، فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ)) [رواه احمد وابو داوود والنسائي وغيرهم]

(۳۷۶) (۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

((وَعَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ہنے فرمایا جو شخص قیامت کے دن تین باتوں (۱) تکبر (۲) خیانت اور (۳) قرض سے بری ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا، نیز انہوں نے اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور الفاظ بھی انہی کے ہیں) [صحیح]

(۲۷۶) (ب) حضرت سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ انہوں نے (خطبہ دیتے ہوئے) کہا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے جو خائن کی پردہ داری کرتا ہے تو وہ بھی اسی کی مانند ہے۔ (۲) [ضعیف]

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَرِيئًا مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ: الْكِبْرُ وَالْفُلُولُ وَالذَّيْنُ. (([رواه الترمذی] وصححه هو وابن حبان، واللفظ له]

(۲۷۶) (ب) عن سمرة بن جندب قال: قال: أما بعد! فكان رسول الله ﷺ يقول من يكرم غلاما فإنه مثله. [رواه ابو داؤد]

www.qrf.net

کتاب الذکر

الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ سرًا و جہرًا و المداومة علیہ و ما جاء فی من لم یكثر من ذکر اللہ تعالیٰ

سری و جہری طور پر کثرت سے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی ترغیب اور کثرت سے ذکر الہی نہ کرنے

والے کا بیان

(۲۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے (۳) میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں (یعنی جیسا وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا معاملہ کرتا ہوں) (۳) اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے چنانچہ اگر وہ اپنے دل میں (تہائی میں)

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي - وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلِيٍّ ذَكَرْتُهُ فِي مَلِيٍّ

(۱) لوگوں کے چہرے اس لیے بدل گئے کیونکہ آنحضرت ﷺ کی عادت تھی کہ صحابہ کرام جملہ میں سے جب کوئی فوت ہو جاتا تو آپ ﷺ خود اس کی نماز جنازہ پڑھایا کرتے تھے جب آپ ﷺ نے صحابہ کرام جملہ کو نماز پڑھنے کا حکم دیا اور خود ارادہ نہ فرمایا تو اس سے انہیں بے پناہ شوش ہوئی۔

(۲) یہ حدیث حافظ نے ذکر نہیں کی تاہم باب کا عنوان اس کا مقتضی ہے (ازھر)

(۳) یہ حدیث قدسی ہے قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قول یا فعل کو روایت کریں۔ (مترجم)

(۴) اس لیے بندہ کو ہمیشہ اپنے رب سے لہذا گمان اور خیر کی توقع رکھنی چاہئے اللہ تعالیٰ کا پناہ ارشاد گرامی بھی یہی ہے کہ میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے۔ (مترجم)

میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنی تنہائی میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آئے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ قریب آئے تو میں چار ہاتھوں کے بقدر اس کے قریب ہو جاتا ہوں^(۱) اور اگر وہ میری طرف چلتے ہوئے آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں (بخاری و مسلم احمد کی روایت کے آخر میں ہے کہ قتادہ نے کہا: اللہ تعالیٰ بڑی سرعت سے اپنے بندوں کو معاف فرماتا ہے۔ امام بخاری تعلیقا اور بزار نے بروایت ابن عباس یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! اگر تو مجھے خلوت میں یاد کرے گا تو میں بھی تجھے خلوت میں یاد کروں گا اور اگر تو کسی مجمع میں میرا ذکر کرے گا تو میں ان سے بہتر (فرشتوں کے) مجمع میں تیرا ذکر کروں گا۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے) [صحیح لغبیرہ]

(۳۷۸) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اسلام کے احکام تو بوجہ کثرت کے مجھ پر غالب آگئے ہیں (یعنی میں ضعف بشری کے سبب ان پر عمل کرنے سے قاصر ہوں) لہذا مجھے ایک ایسی چیز بتا دیجئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں؟ فرمایا: تمہاری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے (ترمذی نے اسے حسن اور ابن حبان و حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ابن ماجہ ”آتشبٹ“ کے معنی مضبوطی سے تھامنے کے ہیں) [صحیح]

(۳۷۹) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے زیادہ

خَيْرٍ مِنْهُمْ۔ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ باعًا، وَإِنْ آتَانِي يَمْسِي أَتَيْتُهُ هَرُوَلَةً))
اخرجاه ولاحمد في آخره قَالَ قِتَادَةُ وَاللَّهِ أَسْرَعُ بِالْمَغْفِرَةِ۔ قُلْتُ وَعَلَقَهَا الْبُخَارِيُّ وَاخْرَجَهُ الْبِزَارُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِلَفْظٍ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ إِذَا ذَكَرْتَنِي خَائِلًا، ذَكَرْتُكَ خَائِلًا، وَإِذَا ذَكَرْتَنِي فِي مَلَأَ ذَكَرْتُكَ فِي مَلَأَ خَيْرٍ مِنَ الَّذِينَ تَذْكُرُنِي فِيهِمْ۔ وِسْنَدُهُ صَحِيحٌ]

(۳۷۸) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ وَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّهْتُ بِهِ؟ قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ۔)) [رواه الترمذی، وحسنه وابن ماجه۔ و صححه ابن حبان والحاکم۔ وقوله أَتَشَبَّهْتُ بِشَيْءٍ مَعْجَمَةٌ تَمَّ مَوْحِدَةٌ تَمَّ مِثْلَةٌ أَيْ أُنْتَلَقَ۔]

(۳۷۹) ((عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِكِكُمْ،

(۱) حدیث میں یہاں ”باع“ کا لفظ ہے جس کے معنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے بقدر ہیں یہ درحقیقت ایک مثال ہے الطاف و عنایات الہی کے تقرب کی

جب بندہ اخلاص و طاعت کے ساتھ تقرب الہی کا حصول چاہتا ہے۔

پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور سونے چاندی کے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے (میدان جہاد میں) مقابلہ کرو اور پھر تم ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! ضرور ارشاد فرمائیے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عذاب الہی سے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر نجات دلانے والی اور کوئی چیز نہیں (احمد نے اسے بروایت معاذ بسند جید بھی بیان کیا ہے مگر اس سند میں انقطاع ہے) ^(۱) [صحیح]

(۲۸۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا میں کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کریں گے انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا۔ (ابن حبان بروایت دراج از ابوالہیثم) [ضعیف]

(۲۸۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس قدر کثرت سے کرو کہ لوگ کہنے لگ جائیں کہ یہ مجنون ہے۔ (احمد ابویعلیٰ ابن حبان و حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) ^(۲) [ضعیف]

(۲۸۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ایک آدمی کو دس درہم ہوں اور وہ انہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہے۔ ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ اللہ کے ذکر سے افضل کوئی اور صدقہ نہیں

وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ ، وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ انْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ ، وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقُوا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ ، وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ۔ قَالُوا: بَلَى قَالَ: ذَكَرَ اللَّهُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنَ ذِكْرِ اللَّهِ)) [رواه احمد وابن ابی الدنيا والترمذی وابن ماجہ وصححه الحاکم وخرجه احمد ایضاً من حدیث معاذ بسند جید إلا ان فیہ انقطاعاً]

(۲۸۰) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : قَالَ كَيْذُكَرَنَّ اللَّهُ أَقْوَامٌ فِي الدُّنْيَا عَلَى الْفُرْشِ الْمُمَهَّدَةِ يُدْخِلُهُمُ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى)) [اخرجه ابن حبان من رواية دراج عن أبي الهيثم عنه]

(۲۸۱) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ائْتَمِرُوا بِذِكْرِ اللَّهِ حَتَّى يَقُولُوا مَجْنُونَ)) [رواه احمد و ابویعلیٰ وصححه ابن حبان والحاکم]

(۲۸۲) ((وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَوْ أَنَّ رَجُلًا فِي حَجْرِهِ دَرَاهِمٌ يَفْسِمُهَا - وَآخَرَ يَذْكُرُ اللَّهُ كَانَ الدَّاكِرُ لِلَّهِ الْفَضْلَ - وَفِي لَفْظِ مَا

(۱) سند میں جب صحابی سے پہلے کسی ایک جگہ یا متعدد جگہوں سے ایک راوی ساقط ہو جائے تو اسے انقطاع کہتے ہیں۔ (مترجم)

(۲) نہیں بلکہ یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں دراج ابوالہیثم ہے جو کہ ضعیف بلکہ منکر الحدیث ہے سلسلہ ضعیف ج ۲ ص ۹۔ (مترجم) کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہے (طبرانی نے اسے دو مختلف حسن سندوں سے روایت کیا ہے)

[ضعیف]

(۴۸۳) حضرت اُمّ انس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ گناہوں کو چھوڑ دو کہ یہ افضل جہاد ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کے پاس کسی ایسی چیز کو لے کر نہیں آ سکتیں جو کثرت ذکر سے اسے زیادہ محبوب ہو (طبرانی بسند جید۔ ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل یہ ہے کہ ذکر الہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو طبرانی فرماتے ہیں کہ یہ اُمّ انس حضرت انس بن مالک کی والدہ نہیں بلکہ ایک اور خاتون ہیں) [ضعیف]

صَدَقَهُ أَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ)) [رواہ

الطبرانی، من وجہین بسندین حسنین۔]

(۴۸۳) ((وَعَنْ أُمِّ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا۔

أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ:

أَهْجُرِي الْمَعَاصِيَ، فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ؛

وَأَكْثِرِي مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ۔ فَإِنَّكَ لَا تَأْتِينَ اللَّهَ

بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ۔)) [

رواہ الطبرانی بسند جید۔ وفی روایۃ:

وَأَذْكَرِي اللَّهَ كَثِيرًا، فَإِنَّهُ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ

إِلَى اللَّهِ أَنْ تُلْقِيَهُ بِهَا۔ قَالَ الطبرانی: أُمُّ

أَنَسٍ، لَيْسَتْ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔]

الترغیب فی حضور مجالس الذکر والاجتماع علی ذکر اللہ

مجالس ذکر میں حاضری کی ترغیب اور ذکر الہی کے لیے اجتماع

(۴۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (اس پر مامور) ہیں کہ راستوں

میں گھوم پھر کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں

پس جب وہ کسی جماعت کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو

آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود (مجلس

ذکر) کی طرف آ جاؤ تو وہ سب فرشتے مل کر آسمان دنیا تک ان ذکر

کرنے والوں کو اپنے بازوؤں کے سایہ میں لے لیتے ہیں اللہ تعالیٰ

(۴۸۴) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً

يَطُوفُونَ فِي الطَّرِيقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ،

فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا

هَلُمُّوا إِلَيَّ حَاجَتِكُمْ فَيَحْفَوْنَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ

إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا۔ قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ:

وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ



www.qlrf.net

ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح، تکبیر، تمجید اور تجمید بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں واللہ! انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو وہ آپ کی اور بھی زیادہ عبادت کریں، زیادہ بزرگی بیان کریں اور زیادہ تسبیح بیان کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں واللہ! انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کے اور زیادہ شدید حریص ہوں، اس کے شدید طلب گار ہوں اور اس میں مزید رغبت رکھیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”وہ کس سے پناہ مانگتے ہیں؟“ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جہنم کی آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں واللہ! انہوں نے اسے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے اور زیادہ شدت سے فرار اختیار کریں اور اس سے اور زیادہ ڈریں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنے ان بندوں کو معاف کر دیا ہے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ! ان میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو ان میں سے نہیں تھا، وہ تو کسی ضرورت سے آیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی بدولت ان کا ہم نشین بھی بد بخت (محروم) نہیں ہو سکتا۔

يُسَبِّحُونَكَ وَيُكْبِّرُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيُتَمَجِّدُونَكَ۔ قَالَ فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ فَيَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا اشْتَدَّ لَكَ عِبَادَةٌ، وَاشْتَدَّ لَكَ تَمَجُّدًا، وَاكْتَفَرَ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ فَيَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْهَا، قَالَ يَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا، قَالَ يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا اشْتَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَاشْتَدَّ لَهَا طَلْبًا، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً۔ قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ۔ يَقُولُونَ: قَالَ فَيَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْهَا۔ قَالَ يَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا اشْتَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَاشْتَدَّ لَهَا مَخَافَةً۔ قَالَ فَيَقُولُ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ يَقُولُ مَلِكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ۔ قَالَ: هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ۔)) [رواه البخاري هـ ١١١١]



(امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو اسی طرح روایت فرمایا ہے) (۱)

(۲۸۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجالس ذکر کی غنیمت کیا ہے؟ فرمایا مجالس ذکر کی غنیمت جنت ہے۔ (احمد سند حسن) [حسن لغیرہ]

(۲۸۵) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا غَنِيمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؟ قَالَ: غَنِيمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ)) [رواه احمد بسند حسن]

(۲۸۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنت کے سبزہ زاروں میں سے گزرو تو سیر ہو کر چر لیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جنت کے باغات سے کیا مراد ہے؟ فرمایا ذکر الہی کے حلقے (ترمذی نے اسے حسن غریب قرار دیا ہے۔ رتق کے معنی ہیں سرسبزی و شادابی اور وسعت کے ساتھ کھانا پینا) [حسن لغیرہ]

(۲۸۶) ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا - قَالُوا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ)) [رواه الترمذی وَقَالَ حسن غریب، والرتق الاكل والشرب فی خصب وسعة]

(۲۸۷) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ رُحْمَن کے دائیں جانب اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ تو انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء مگر ان کے چہروں کا حسن و جمال دیکھنے والوں کی آنکھوں کو چندھیادے گا اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست اور تقرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا یہ مختلف قبیلوں کے متفرق لوگ ہوں گے جو ذکر الہی کے لیے اکٹھے ہوا کرتے ہیں یہ لوگ پاکیزہ کلام کو اس طرح منتخب کر لیتے تھے جس طرح کھجور کھانے والا عمدہ کھجوروں کو منتخب کر لیتا ہے۔ (طبرانی اس کی سند مقارب ہے جماع کے معنی مختلف قبائل و مقامات کے متفرق لوگ

(۲۸۷) ((وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ: رِجَالٌ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْتَسِي بِيَاضَ وَجُوهِهِمْ نَظَرَ النَّاطِرِينَ يَغِيْطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ - بِمَقْعَدِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ جُمَاعٌ مِنْ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ فَيَنْتَقُونَ أَطَائِبَ الْكَلَامِ كَمَا يَنْتَقِي أَكْلُ التَّمْرِ أَطَائِبَهُ)) [رواه الطبرانی، وسنده مقارب۔]

(۱) کہا گیا ہے کہ اس سوال میں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نیک انسانوں پر فرشتوں کو گواہ بنانا چاہتا ہے اور ان کی زبانی وہ الفاظ کہلوانا چاہتا ہے کہ جس کا تقاضا بنی آدم پر شفقت ہو اور فرشتوں کے قول ﴿أَنْجَعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا﴾ لایہ کے مقابلہ میں بنی نوع انسان کی تخلیق میں جو حکمت تھی اس کا اظہار فرماتا چاہتا ہے کہ ہماری شہادت کے مطابق انسانوں میں بھی ایسے لوگ ہیں جو ہماری طرح تسبیح و تقدیس بیان کرتے ہیں۔

نوازع، نازع کی جمع ہے اس کے معنی ہیں اجنبی یعنی وہ کسی قرابت داری، یا نسب یا جان پہچان کی وجہ سے جمع نہیں ہوتے تھے بلکہ صرف اور صرف ذکر الہی کے جمع ہوا کرتے تھے) [حسن لغیرہ]

وَالْجَمَاعَ بَضْمِ الْجِيمِ وَتَشْدِيدِ الْمِيمِ: اخلاط من قبائل شتى، ومواضع مختلفة، وقوله نوازع: هو جمع نازع- وَهُوَ الْغَرِيبُ، ومعناه انهم لم يجتمعوا لقرابة بينهم، ولا نسب، ولا معرفة، وإنما اجتمعوا لذكر الله لا غير-]

الترهيب من أن يجلس الإنسان مجلساً لا يذكر الله فيه ولا يصلي على نبيه

محمد ﷺ

ایسی مجلس اختیار کرنے پر وعید جس میں اللہ کا ذکر اور اس کے نبی محمد ﷺ پر درود نہ ہو

(۳۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی جماعت ایسی مجلس میں (بیٹھے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نہ اپنے نبی ﷺ پر درود پڑھا) تو ان کی یہ مجلس ان کے لیے حسرت و انسوس کا موجب ہوگی، اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں مغاف فرمادے (ابوداؤد ترمذی۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اور یہ الفاظ بھی انہی کی روایت کے ہیں ابن ابی الدنیا، بیہقی، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو مجلس اس کے لیے حسرت و انسوس کا موجب ہو گی اور جو شخص بھی کسی راستہ پر (کسی کام کے لئے) چلا اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت و حرمان کا نصیب ہوگی) [صحیح لغیرہ]

(۳۸۸) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تَرَةٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ)) [رواه ابوداؤد والترمذی وحسنه واللفظ له۔ وابن ابی الدنیا والبیہقی۔ وفي رواية ابی داؤد۔ وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَرَةٌ وَمَا مَشَى أَحَدٌ مَمْشَى لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَرَةٌ۔]

الترغیب فی کلمات تکفر لفظ المجلس

مجلس کی لغو باتوں کا کفارہ بن جانے والے کلمات پڑھنے کی ترغیب

(۳۸۹) ((عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ)) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صحابہ

کرام علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ کا آخر عمر میں یہ معمول تھا کہ آپ جب مجلس سے اٹھنا چاہتے تو یہ دعا پڑھتے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الْإِنْتِ (پاکی بیان کرتا ہوں تیری اے اللہ! تیری ہی تعریف کے ساتھ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ ہی سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں (تو بہ کرتا ہوں)!) اے اللہ) میں نے برے کام کیے اور اپنے اوپر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے اس لیے کہ بے شک تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کلمات آپ نے ابھی کہا شروع فرمائے ہیں؟ فرمایا ہاں میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے کہا اے محمد ﷺ یہ کلمات مجلس کا کفارہ ہیں (یہ الفاظ انسانی کی روایت کے ہیں) (۱) حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، طبرانی نے اسے ”معجم ثلاثہ“ میں مختصر [منکر] بند جید بیان کیا ہے)

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ بِآخِرِهِ إِذَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ، قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ. عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاعْفُرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذِهِ كَلِمَاتٌ أَحَدْتُنَّهِنَّ؟ قَالَ: أَجَلُ، جَاءَ نَبِيَّ جِبْرَائِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هُنَّ كَفَّارَاتُ الْمَجْلِسِ. (([رواه النسائي واللفظ له، وصححه الحاكم، وخرجه الطبراني في المعجم الثلاثة مختصراً بسند جيد. وقوله باخره بفتح الهمزة. والخاء المعجمة غير ممدود، اي بآخر امره-]

(۳۹۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ کلمات ایسے ہیں کہ انہیں اگر کوئی مجلس خیر اور مجلس ذکر کے آخر میں کہے تو ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس طرح مہر لگا دیتا ہے جس طرح مہر کے ساتھ خط پر مہر لگا دی جاتی ہے کلمات یہ ہیں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الْإِنْتِ (پاکی بیان کرتا ہوں تیری اے اللہ! تیری ہی تعریف کے ساتھ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ ہی سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں (تو بہ کرتا ہوں) (ابوداؤد صحیح ابن حبان) [منکر] (۲)

(۳۹۰) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسٍ خَيْرٍ وَمَجْلِسٍ ذِكْرٍ إِلَّا خَتَمَ اللَّهُ لَهُ بِهِنَّ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)) [رواه ابوداؤد، وابن حبان في صحيحه]

(۱) عمل ایوم والمیلہ حدیث ۳۷۷۔ (ازھر) (۲) کفارۃ مجلس کے بارے میں متعدد صحیح احادیث وارد ہیں۔ مثلاً: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ ﷺ قال من جلس مجلسا کثیر فی لفظ فقال قبل ان یتکلم من مجلسہ ذک جنتک اللهم وبعمرک اشهد ان لا اله الا انت استغفرک واتوب الیک۔ [ابوداؤد۔ الترمذی۔ التسانی۔ الاغفر اللہ ما کان فی مجلسہ ذک] ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی مجلس میں بیٹھا اور وہاں اس نے بہت سی اٹی سیدی باتیں کیں۔ پھر اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مجلس میں کئی گئی باتیں معاف کر دیتا ہے۔

الترغیب فی قول لا إله إلا الله وما جاء في فضلها

لا إله إلا الله پڑھنے کی ترغیب و فضیلت

(۳۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ بہرہ ور کون ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حدیث کے بارہ میں تمہارے حرص و شوق کی وجہ سے میرا گمان بھی یہی تھا کہ تم سے پہلے مجھ سے اس حدیث کے بارہ میں کوئی اور سوال نہیں کرے گا قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ بہرہ ور شخص وہ ہوگا جس نے خلوص قلب کے ساتھ لا إله إلا الله کہا ہوگا۔ (بخاری)

(۳۹۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل ذکر لا إله إلا الله اور سب سے افضل دُعا الحمد لله ہے۔ (نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان و حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) [حسن]

(۳۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا إله إلا الله کی شہادت کثرت سے دیتے رہو قبل اس کے کہ تمہارے اور (کلمہ شہادت کے) درمیان (موت) حائل ہو جائے۔ (ابویعلیٰ، بسند جید) [حسن]

(۳۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہو، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی کس طرح تجدید کریں؟ فرمایا: لا إله إلا الله کثرت سے پڑھتے رہو۔ (احمد، حسن، طبرانی) [ضعیف]

(۳۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَسْعَدَ النَّاسَ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ ظَنَنْتُ أَنْ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوْلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَيَّ الْحَدِيثِ: أَسْعَدَ النَّاسَ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ)) [رواه البخاری]

((وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ)) [رواه النسائی، وابن ماجہ، وصححه ابن حبان والحاكم]

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اكْثِرُوا مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَبْلَ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا)) [رواه ابویعلیٰ بسند جید]

((وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: جَدِّدُوا إِيمَانَكُمْ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: كَيْفَ نُجَدِّدُ إِيمَانَنَا قَالَ: اكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) [رواه احمد وسنده حسن والطبرانی]

((وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ))

کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بندہ بھی اگر صدق دل سے کہے اور پھر وہ اسی پر فوت ہو جائے تو اسے جہنم کی آگ کے لیے حرام قرار دیا جاتا ہے وہ کلمہ ہے لا الہ الا اللہ (حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ فَيَمُوتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) [رواه الحاكم و صححه]

الترغیب فی قول لا الہ الا اللہ و حدہ لا شریک لہ

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ پڑھنے کی ترغیب

(۳۹۶) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ کلمہ لا الہ -- قدیر (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا سب ملک ہے اور اس کی تمام تر تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے) دس مرتبہ پڑھے گا تو وہ اس شخص کے مانند ہوگا جس نے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے چار آدمی آزاد کیے ہوں (بخاری و مسلم)

(۳۹۶) ((عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَوَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ)) [متفق عليه]

(۳۹۷) یعقوب بن عاصم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دو آدمیوں سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بھی یہ کلمہ لا الہ -- قدیر اخلاص روح تصدیق قلب اور نطق زبان کے ساتھ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسمان کو کھول کر زمین پر اس کلمہ کے کہنے والے کو دیکھتا ہے (۱) اور جس بندے کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھے اس کا یہ حق ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مانگی ہوئی چیز اسے عطا فرمائے۔ (نسائی) (۲)

(۳۹۷) ((وَعَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَوَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - مُخْلِصًا بِهَا رُوحَهُ، مُصَدِّقًا بِهَا قَلْبَهُ، نَاطِقًا بِهَا لِسَانَهُ، إِلَّا فَتَقَّ اللَّهُ لَهُ السَّمَاءَ فَتَقَّا حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى قَائِلِهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَحَقَّ لِعَبْدٍ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ يُعْطِيَهُ سُؤْلَهُ)) [رواه]

[النسائي]

(۱) یعنی اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت و شفقت سے دیکھتا ہے اس کی توحید قبول فرماتا ہے اسے لہما بدلہ دیتا اس کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازتا اور اس کی حاجت و ضرورت کو پورا فرماتا ہے ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(۲) یہ روایت سنن میں نہیں امام نسائی کی "عمل اليوم والليلة" میں ہے ملاحظہ ہو ضعیف الترغیب والترہیب للمحدث الالبانی۔ (ازھر)

الترغیب فی التسخیح والتکبیر والتہلیل والتحمید علی اختلاف انواعہ

تسخیح و تکبیر و تہلیل و تحمید کے مختلف کلمات پڑھنے کی ترغیب

(۳۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر نہایت ہلکے (عمل کے) ترازو میں نہایت وزنی ہیں اور رحم کرنے والے پروردگار کو بہت محبوب ہیں یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ . . . الْعَظِيمِ (پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی اور اس کی ہی تعریف ہے پاکی بیان کرتا ہوں بزرگ و برتر اللہ کی)۔ (بخاری و مسلم)

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ : سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ)) [متفق علیہ]

(۳۹۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص پر شب بیداری گراں ہو یا مال خرچ کرنے میں بخل آڑے آتا ہو یا جو دشمن سے لڑنے سے ڈرتا ہو تو اسے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کثرت سے پڑھنا چاہیے کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو سونے کے پہاڑ سے بھی زیادہ پسند ہیں جسے تم اس کی راہ میں خرچ کرو۔ (طبرانی۔ اس کی سند ان شاء اللہ لا بأس بہ ہے) [صحیح لغیرہ]

((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ هَالَهُ اللَّيْلُ أَنْ يُكَابِدَهُ ، أَوْ بَخَلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ ، أَوْ جَبَنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُقَاتِلَهُ فَلْيُكْثِرْ مِنْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ، فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ جَبَلٍ ذَهَبٍ يُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) [رواه الطبرانی۔ لا بأس بسنده ان شاء الله]

(۵۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن میں سو بار سبحان اللہ و بحمدہ کہے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہی کیوں نہ ہو (مسلم ترمذی نسائی کی ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ جس نے سبحان اللہ و بحمدہ کہا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دے گا خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں) اس روایت میں دن کا اور سو بار کہنے کا ذکر نہیں ہے اور اس کے راوی بھی ثقہ ہیں)

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ عُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) [رواه مسلم والترمذی والنسائی وفي رواية له من قال: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ وَلَمْ يَقُلْ فِي يَوْمٍ وَلَا مِائَةَ مَرَّةٍ] ورواها ثقات

(۵۰۱) مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میرے والد صاحب نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ہر روز ایک ہزار نیکی کمائے؟ شرکاء مجلس میں سے ایک سائل نے پوچھا کہ ہم میں سے ہر شخص ایک ہزار نیکی کیسے کما سکتا ہے فرمایا ایک سو بار تسبیح پڑھ لے اس کے لیے ایک ہزار نیکی لکھ دی جائے گی یا اس کے ایک ہزار گناہ کو معاف کر دیا جائے گا (مسلم نسائی ترمذی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے برقانی کہتے ہیں کہ مسلم کی ایک روایت میں ”او“ وارد ہوا ہے جبکہ موسیٰ الحنبلی سے کہ جن کے واسطے سے مسلم نے اس حدیث کو روایت کیا ہے شعبہ اور ایک جماعت نے ان سے اسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے وسخط یعنی صرف ”و“ کے ساتھ الف کے بغیر ذکر کیا ہے۔

(۵۰۱) ((عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَيْعَجُزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ الْفَ حَسَنَةً؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا الْفَ حَسَنَةً؟ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ الْفَ حَسَنَةً أَوْ يُحِطُّ عَنْهُ الْفَ خَطِيئَةً.)) [رواه مسلم والنسائي وصححه الترمذی۔ قَالَ البرقانی: وقع في رواية مسلم، أو يحط بلفظ أو، وروى شعبه وجماعة عن موسى الجهني الذي رواه مسلم من جهته، فَقَالُوا: وَيُحِطُّ بِالْوَاوِ بغير الفِ وكذا هو في رواية الترمذی والنسائي۔]

(۵۰۲) حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین چار کلمات ہیں: (۱) سبحان اللہ (۲) الحمد للہ (۳) لا إله إلا اللہ اور (۴) اللہ اکبر ان میں سے جس کلمہ سے بھی شروع کرو کوئی حرج نہیں۔ (مسلم نسائی نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ یہ کلمات قرآنی میں سے ہیں نسائی نے اسے بروایت ابو ہریرہ بیان کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے امام احمد نے اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص سے روایت کیا ہے اور اس کا نام ذکر نہیں کیا کہ سب سے افضل کلام سبحان اللہ والحمد للہ ولا إله إلا اللہ واللہ اکبر ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں)

(۵۰۲) ((وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَا يَضُرُّكَ بَابُهُنَّ بَدَأَتْ.)) [رواه مسلم والنسائي، وزاد: وَهُنَّ مِنَ الْقُرْآنِ وَاخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ أَيْضًا، وَصَحَّحَهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ - وَاخْرَجَ أَحْمَدُ مِنْ رِوَايَةِ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ غَيْرِ مَسْمُومٍ قَالَ: أَفْضَلُ الْكَلَامِ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ - وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ۔]

(۵۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا ان کے پاس سے گزر ہوا جب کہ وہ پودا لگا رہے تھے فرمایا:

(۵۰۳) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرُسُ غَرْسًا

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تم کیا لگا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا پودا لگا رہا ہوں“ فرمایا: ”کیا اس سے بہتر پودے کے بارہ میں تمہیں نہ بتاؤں؟“ سبحان اللہ والحمد لله واللہ اکبر لا الہ الا اللہ میں سے ہر کلمہ کے عوض بخت میں تمہارے لیے ایک درخت لگا دیا جائے گا۔ (ابن ماجہ بسند حسن۔ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن لغیرہ]

(۵۰۴) حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری عمر زیادہ ہو چکی اور میں کمزور ہو گئی ہوں لہذا مجھے کسی ایسے عمل کے بارہ میں بتائیے جو میں بیٹھے بیٹھے کر لوں فرمایا: ”سو بار سبحان اللہ پڑھو یہ اولاد اسماعیل میں سے ایک سو گردن آ زاد کرنے کے برابر ہو گا“ ایک سو بار الحمد للہ پڑھو یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سوزین و لگام والے گھوڑے دینے کے برابر ہو گا“ ایک سو بار اللہ اکبر پڑھو یہ گردنوں میں پٹے ڈالے ہوئے پیش کئے گئے ایک سو اونٹوں کے برابر ہو گا“ ایک سو بار لا الہ الا اللہ پڑھو میرے خیال میں اس کے بارہ میں آپ نے یہ فرمایا کہ یہ کلمہ آسمان و زمین کے درمیان کو ثواب سے بھر دیتا ہے اور اس دن کسی کا عمل نہیں اٹھایا جائے گا جو آپ کے عمل سے افضل ہو سوائے اس کے جو آپ کی طرح عمل کرے۔ (احمد بسند حسن) یہ الفاظ احمدی کی روایت کے ہیں، طبرانی و بیہقی [حسن]

(۵۰۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مالدار لوگ زیادہ اجر و ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں لیکن وہ اپنے زائد اموال کو صدقہ بھی

‘فَقَالَ يَا ابا هُرَيْرَةَ، مَا الَّذِي تُغْرِسُ؟ قُلْتُ غِرَابًا قَالَ: اَلَا اَدَّلُكَ عَلٰى غِرَاسٍ خَيْرٍ مِنْ هٰذَا؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، يُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) [رواه ابن ماجه بسند حسن وصححه الحاكم] (۵۰۴) ((وَعَنْ اُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ كَبُرْتُ وَضَعُفْتُ، اَوْ كَمَا قَالَتْ: فَمُرْنِي بِعَمَلٍ اَعْمَلُهُ وَاَنَا جَالِسَةً؟ قَالَ: سَبِّحِي اللّٰهُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، فَاِنَّهَا تَعْدِلُ لَكَ مِائَةَ رَقَبَةٍ تُعَيِّنُهَا مِنْ وِلْدِ اسْمَاعِيلَ- وَاَحْمَدِي اللّٰهُ مِائَةَ تَحْمِيْدَةٍ، فَاِنَّهَا تَعْدِلُ مِائَةَ فَرَسٍ مُّسْرَجَةٍ مُّلْحَمَةٍ تَحْمِلِيْنَ عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَكَبْرَى اللّٰهُ مِائَةَ تَكْبِيْرَةٍ، فَاِنَّهَا تَعْدِلُ لَكَ مِائَةَ بَدَنِيَّةٍ مُّقَلَّدَةٍ مُّتَقَبَّلَةٍ، وَهَلَلِي اللّٰهُ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ: اَحْسِبُهُ قَالَ تَمَلًّا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَا يَرْفَعُ يَوْمِيذٍ لِاَحَدٍ عَمَلٌ اَفْضَلُ بِمَا يَرْفَعُ لَكَ اِلَّا اَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِ مَا اَتَيْتَ-)) [رواه احمد بسند حسن- واللفظ له

والطبرانی والبيهقي]

(۵۰۵) ((وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّنُوْرِ بِالْاَجْوَرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُومُوْنَ

کر دیتے ہیں، فرمایا: ”کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھی وہ چیز نہیں بنا دی جسے تم صدقہ کر سکتے ہو؟ ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل صدقہ ہے، امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے۔۔۔ الحدیث (۱) (مسلم، ابن ماجہ، داؤد کے معنی مال کثیر ہے)

كَمَا نَصَوْمُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: أَوْلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ بِهِ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ. ((رواه مسلم وابن ماجه والذثور بضم المهملة والذال المثناة المال الكثير واحدها دثر بفتح اوله وسكون ثانية-]

(۵۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی ڈھال کو سنبھال لو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کوئی دشمن حاضر ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ جہنم کی آگ سے بچاؤ کے لیے ڈھال سنبھال لو اور کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر یہ کلمات پڑھنے والے کے دائیں بائیں سے اور آگے پیچھے سے بچانے کے لیے آئیں گے اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں (یہ الفاظ نسائی کی روایت کے ہیں، بیہقی نے اسے شرط مسلم کے مطابق صحیح قرار دیا ہے، الجنت کے معنی ڈھال، معقبات کے معنی پیچھے سے آنے والے اور مجنبات کے معنی آگے سے آنے والے کلمات کے ہیں۔ حاکم کی ایک روایت میں مجنبات ہے جس کے معنی نجات دینے والے کلمات کے ہیں۔ ”طبرانی اوسط“ میں دَلَّ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ بھی ہے اور طبرانی صغیر میں مجنبات اور مجنبات دونوں الفاظ ہیں اور اس کی سند حسن ہے) [حسن]

(۵۰۶) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: خُذُوا جُنَّتَكُمْ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنْ عَدُوٍّ قَدَحَضَرَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ. قُولُوا: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُجَنَّبَاتٍ وَمُعَقَّبَاتٍ وَهَنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ.)) [رواه النسائي واللفظ له، والبيهقي وصححه على شرط مسلم- والجنت بضم الجيم وتشديد النون ما يستر ويقي، ومُعَقَّبَاتٍ بكسر القاف المشددة: أي يعقبكم، ويأتي من ورائكم ومُجَنَّبَاتٍ بفتح النون أي مقدمات أمامكم: وفي رواية الحاكم

(۱) حدیث کا بقیہ حصہ اس طرح ہے کہ مباحثت کرنا بھی صدقہ ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ایک شخص اپنی خواہش نفس کو پورا کرتا ہے اور اس میں اجر ہے فرمایا ہاں اگر وہ حرام طریقے سے اسے کرتا تو اسے گناہ ہوتا تو حلال طریقے سے اسے اجر و ثواب کیوں نہ ہو؟

منجیات بتقدیم۔ النون علی الجیم
واخرجه الطبرانی فی الاوسط، وزاد فیہ:
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، واخرجه فی
الصغیر من حدیث ابی ہریرۃ فجمع بین
منجیات ومجنبات وسندہ حسن]

(۵۰۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو مال
کے ساتھ بخیل ہو کہ خرچ نہ کر سکے۔ دشمن سے خوف کی وجہ سے جہاد
نہ کر سکے اور شب بیداری بھی اس پر گراں ہو تو اسے لا اِلهَ اِلاَّ اللہ
واللہ اکبر، والحمد للہ وسبحان اللہ کثرت سے پڑھنا
چاہئے۔ (طبرانی) اس کے راوی ثقہ ہیں اور ضحیٰ کے معنی مال خرچ
کرنے میں بخل سے کام لینا ہے) [صحیح]

(۵۰۷) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ ضَنَّ بِالْمَالِ أَنْ
يُنْفِقَهُ، وَهَابَ الْعَدُوَّ أَنْ يُجَاهِدَهُ، وَاللَّيْلَ أَنْ
يُكَابِدَهُ، فَلْيُكْثِرْ مِنْ قَوْلِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،
وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ
اللَّهِ)) ورواه ثقات۔ وقوله ضن بالضاد
والمعجمة ای بخل۔]

(۵۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہر وہ کلام جسے حمد سے نہ شروع کیا جائے وہ جدام زدہ
(ناکارہ) ہے۔ (یہ الفاظ ابوداؤد کی روایت کے ہیں نسائی ابن ماجہ
ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ہر وہ
اجہا کام جسے اللہ تعالیٰ کی حمد سے شروع نہ کیا جائے تو وہ بے برکت
ہے نسائی کی روایت میں بھی اسی طرح ہے) [ضعیف]

(۵۰۸) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ كَلَامٍ
لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ فَهُوَ جَدَمٌ)) [رواه
ابوداؤد، واللفظ له والنسائی وابن ماجہ
وصححه ابن حبان، ولفظه: كُلُّ أَمْرٍ ذِي
بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللَّهِ، فَهُوَ أَقْطَعُ۔
وكذا للنسائي۔]

الترغیب فی جوامع من التسیح والتحمید والتہلیل والتکبیر

تسیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کے جامع کلمات پڑھنے کی ترغیب

(۵۰۹) حضرت جویریہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ایک
دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے (صبح سویرے ہی) باہر
تشریف لے گئے پھر آپ سورج طلوع ہونے کے بعد واپس
تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم

(۵۰۹) ((عَنْ جُوَيْرِيَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ
عِنْدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ
جَالِسَةٌ، فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي

اسی طرح بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی ہو جس طرح میں تمہیں چھوڑ کر گیا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے صرف چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں جو اگر اس تمام (تسبیح و تہلیل) کے ساتھ وزن کئے جائیں جسے تم نے اب تک پڑھا ہے تو وہ اس سب سے وزن میں بڑھ جائیں اور وہ کلمات یہ ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ كَلِمَاتِهِ (اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اسی کی تعریف کے ساتھ اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی اپنی رضا کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن کے بقدر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے بقدر)۔ (مسلم و سنن اربعہ)

(۵۱۰) حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک صحابیہ کے ہاں تشریف لے گئے انہوں نے اپنے سامنے گھٹلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں اور ان پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اس سے آسان (یا فرمایا) افضل طریقہ نہ بتلاؤں اور وہ یہ ہے کہ تم اس طرح پڑھا کرو سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقِ اِسِي طَرَحِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ كَسَا تْهُ اِسِي طَرَحِ الْحَمْدِ لِلّٰهِ كَسَا تْهُ اِسِي طَرَحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَسَا تْهُ اِسِي طَرَحِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَسَا تْهُ (یہ چاروں کلمات پڑھیں)۔ (ابوداؤد ترمذی حسن نسائی ابن ماجہ وابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

[ضعیف]

فَارْقُتِكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ، نَعَمْ۔ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بِعَدَدِكَ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتُ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوْ زَنَّتَهُنَّ۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِيْنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔ ((رواه مسلم والاربعه)

(۵۱۰) ((وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوِيٌّ أَوْ حَصِيٌّ تُسَبِّحُ بِهِ، فَقَالَ: اخْبِرْكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هَذَا۔ أَوْ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ۔ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ۔)) [رواه ابوداؤد والترمذی]

وحسنه والنسائی وصححه ابن حبان

والحاكم]



الترغيب في قول لا حول ولا قوة الا بالله

لا حول ولا قوة الا بالله پڑھنے کی ترغيب

(۵۱۱) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا لا حول ولا قوة الا باللہ (اللہ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی (اور گناہ) سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد (اور توفیق) کے بغیر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طاقت نہیں) پڑھا کرو اس لیے کہ یہ کلمہ بخت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (بخاری و مسلم نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص لا حول ولا قوة الا باللہ پڑھے تو یہ کلمہ نانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے سب سے ہلکی بیماری رنج و غم اور فکر و پریشانی ہے۔ (جس کو یہ کلمہ دور کرتا ہے)

(۵۱۱) ((عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَإِنَّهَا كُنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) [متفق عليه وفي رواية النسائي من قال: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَانَ دَوَاءً مِنْ تِسْعَةِ وَتِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا الْهُمُّ]

الترغيب في اذكار يقولها اذا اصبح واذا امسى

صبح و شام کے اذکار پڑھنے کی ترغيب

(۵۱۲) معاذ بن عبد اللہ بن حبيب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم بارش اور سخت اندھیری رات میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں، ہم نے آپ ﷺ کو تلاش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لیکن میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا کہ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں کیا کہوں؟ فرمایا صبح و شام تین تین بار قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور معوذتین کہو یہ تمہیں ہر چیز سے کافی ہوں گی۔ (یہ الفاظ ابوداؤد کی روایت کے ہیں ترمذی نے اسے حسن قرار دیا اور نسائی نے مسند و مرسل روایت کیا ہے اس کے رجال ثقہ ہیں) [حسن صحیح]

(۵۱۲) ((عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطَرٍ وَظَلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطَلَبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: لِيُصَلِّيَ بِنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ: قُلْ: فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا: ثُمَّ قَالَ: قُلْ: فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا: ثُمَّ قَالَ: قُلْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ: هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ، حِينَ تُمْسِي، وَحِينَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)) [رواه ابوداؤد واللفظ له والترمذی وحسنه رواه النسائي]

مسندًا ومرسلًا ورجالہ ثقات۔]

(۵۱۳) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہے: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّيُ..... الخ (اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں تیرے وعدہ اور عہد پر قائم ہو جتنا مجھ سے ہو سکا میں پناہ مانگتا ہوں ان تمام کاموں کے شر سے جو میں نے کئے اور میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہوں کو بخش دے اس لیے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا) جو شخص یقین کے ساتھ اسے شام کے وقت پڑھے اور رات کو فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص یقین کے ساتھ صبح کے وقت پڑھے اور دن کو فوت ہو جائے تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا (بخاری نسائی ترمذی ترمذی کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص شام کو اسے پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے تقدیر آ جائے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور جو شخص صبح پڑھے اور شام سے پہلے تقدیر آ جائے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی)

(۵۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ارات مجھے بچھونے ڈس لیا اور اس سے مجھے بہت تکلیف ہوئی فرمایا اگر شام کو تم یہ پڑھ لیتے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کی ہر مخلوق کے شر سے) تو تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچتی (مسلم سنن اربعہ۔ ترمذی کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص شام کو یہ تین بار پڑھ لے تو اس رات کو کسی موذی جانور کا زہر اسے تکلیف نہیں دے گا۔ اس کے راوی سہل بن سہیل بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گھر والے ہمیں یہ کلمات سکھا دیا کرتے تھے اور وہ کہا کرتے تھے کہ ان کی

(۵۱۳) ((وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا بَدَأْتَ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ - مَنْ قَالَ مُوقِنًا بِهَا حِينَ يُمَسِّي فَمَاتَ مِنْ لَيْلِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ - وَمَنْ قَالَهَا مُوقِنًا بِهَا حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) [رواه البخاری والنسائی والترمذی؛ وعنده: لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ حِينَ يُمَسِّي فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدْرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُولُهَا حِينَ يُصْبِحُ فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدْرٌ قَبْلَ أَنْ يُمَسِّي إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ]

(۵۱۴) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ: أَمَا لَوْ قُلْتَ - حِينَ أَمْسَيْتَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ: لَمْ يَضُرَّكَ)) [رواه مسلم۔ والاربعہ۔ ولفظ الترمذی 'مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: وَفِيهِ لَمْ تَضُرَّهُ حِمَّةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ - وَفِيهِ قَالَ سَهْلٌ ((سهل)) فَكَانَ أَهْلُنَا يَعْلَمُونَهَا' فَكَانُوا يَقُولُونَهَا'

ایک نچی کو کچھونے ڈس لیا مگر ان کلمات کے پڑھنے کی وجہ سے اسے کوئی درد نہ ہوا، ابن خزیمہ نے بھی اُسے اسی طرح بیان کیا ہے، محمد ہر زہریلے جانور کے ڈسنے یا زہر کو کہتے ہیں واللہ اعلم

فَلِدَعَتْ جَارِيَةً مِنْهُمْ فَلَم تَجِدْ لَهَا وَجَعًا -
ولابن خزيمة نحو هذا السياق - والجمعة
بضم المهملة وتخفيف الميم هو لدغة
كل ذي سم - وقيل هو السم نفسه -
والله اعلم -]

(۵۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام سو بار پڑھے سبحان اللہ و حمدہ تو قیامت کے دن اس سے افضل عمل کوئی نہ لائے گا سوائے اس کے جس نے یہ کلمہ اتنی بار یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا (مسلم، سنن ثلاثہ ابن ابی الدنیا۔ ابوداؤد میں الفاظ ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ حاکم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص صبح و شام کے وقت سو بار یہ کہے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں)

(۵۱۵) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي - سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدًا قَالَ: مِثْلُ مَا قَالَ - أَوْ زَادَ عَلَيْهِ)) - [رواه مسلم، واصحاب السنن الثلاثة، وابن ابی الدنیا، وعند ابی داؤود: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ - واخرجه الحاكم بلفظ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَإِذَا أَمْسَى مِائَةَ مَرَّةٍ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ -]

(۵۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن میں سو بار یہ کہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے وہ اکیلا ہے) اس کا کوئی شریک نہیں، اس کا سارا ملک ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے) تو یہ دس گردنیں آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے لیے ایک سو نیکی لکھ دی جائے گی اور ایک سو برائی مٹا دی جائے گی اور وہ شام تک سارا دن شیطان سے محفوظ رہے گا اور اس سے زیادہ افضل عمل کسی کا نہ ہوگا سوائے اس کے جس

(۵۱۶) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ - كَانَتْ لَهُ عِدَّةُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيتَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ - وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ - حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا زَجَلٌ -

عمل اکثر منہ)) [متفق علیہ]

نے اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا۔ (بخاری و مسلم)

(۵۱۷) ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر روز صبح و شام تین بار یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ سب کچھ سنتے اور جاننے والا ہے) تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ ابان کو فالج ہو چکا تھا ان سے اس بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ اس روز یہ کلمات نہ پڑھ سکا تھا تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کو جاری کر دے۔ (ابو عبد اللہ ابن حبان و حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

(۵۱۷) ((وَعَنْ ابَانَ بْنِ عُثْمَانَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ - يَقُولُ: قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ - وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ - وَكَانَ ابَانُ قَدْ اصابَهُ طَرَفٌ فَالَجُ، فُسَيْلٌ؟ فَقَالَ: لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ، لِيَمِضِي اللّٰهُ قَدْرَهُ.)) [رواه الاربعة، وصححه ابن حبان، والحاكم]

[صحیح]

(۵۱۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص صبح و شام سات بار یہ پڑھے: حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (اللہ مجھے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے) تو اللہ تعالیٰ اسے اس چیز سے کافی ہوگا جس نے اسے فکر مند کر رکھا ہے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا^(۱) (ابوداؤد نے اسے موقوف اور ابن السنی نے اسے مرفوع قرار دیا ہے اس طرح کی بات چونکہ اپنی رائے سے نہیں کہی جا سکتی لہذا اس حدیث کا حکم مرفوع کا ہوگا)۔ [ضعیف

(۵۱۸) ((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَالَ اِذَا اصْبَحَ وَاِذَا امْسَى حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سَبْعَ مَرَّاتٍ، كَفَاهُ اللّٰهُ مَا اِهَمُّهُ صَادِقًا كَانَ اَوْ كَاذِبًا.)) [رواه ابوداؤد موقوفًا، وابن السنی مرفوعًا، ومثله لا يقال بالبرای فحكمه حكم المرفوع]

[موقوف]

(۵۱۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح یا شام یہ کہے: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ..... الخ (اے اللہ! میں نے صبح کی میں تجھے گواہ

(۵۱۹) ((وَعَنْ انس بن مالک رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَوْ حِيْنَ يُمْسِي: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ

(۱) سچا ہونے سے شاید مراد وہ ہے جو یہ کلمات کہتے ہوئے ان کے مدلول یعنی توکل سے متصف ہو اور جھوٹے سے شاید وہ مراد ہے جو اسباب کو محض تماشہ کرتا

اور توکل میں غلامی سے کام نہ لیتا ہو۔ (ابن علان)

بناتا ہوں اور تیرے جاہلین عرش کو اور تیرے تمام فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس بات پر کہ حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول اللہ ﷺ ہیں) تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک چوتھائی حصہ جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور جو شخص دو بار کہے تو اللہ تعالیٰ اس کا نصف اور جو تین بار کہے تو اس کا تین چوتھائی اور جو چار بار کہے تو اللہ تعالیٰ اسے مکمل طور پر جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے (یہ الفاظ ابوداؤد کی روایت کے ہیں ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے نسائی کی روایت میں إلا انت کے بعد وحده لا شریک لک کے الفاظ بھی ہیں طبرانی اوسط میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے اس سارے دن کے گناہ معاف فرما دے گا باقی الفاظ اس طرح ہیں ترمذی کی روایت میں بھی اسی طرح ہے۔^(۱) [ضعیف]

(۵۲۰) صحابی رسول حضرت میسر سے روایت ہے جو کہ افریقہ میں تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کہے: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا (میں نے اللہ کو رب تسلیم کر لیا اور میں اس پر راضی ہوں) تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ اسکے ہاتھ کو پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔ (طبرانی بسند حسن) [حسن لغیرہ]

أَصْبَحْتُ أَشْهَدُكَ، وَأَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ، إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اعْتَقَى اللَّهُ رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ۔ فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اعْتَقَى اللَّهُ نِصْفَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا اعْتَقَى ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ مِنَ النَّارِ، فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا اعْتَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ۔)) [زواہ ابوداؤد، واللفظ له۔ والترمذی بنحوه وحسنه، والنسائی، وزاد فيه بعد الا أنت وحدك لا شريك لك۔ وفي رواية للطبراني في الاوسط: غفر الله له ما أصاب من ذنب في يومه ذلك۔ والباقي كذلك وكذا هو في رواية الترمذی۔]

(۵۲۰) ((وعن المنيد صاحب رسول الله ﷺ: وكان يكون بافریقیه، سمعت رسول الله يقول: مَنْ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، فإنا الرّبعيم لا نخدّن بيده حتى أدخله الجنة۔)) [رواه الطبرانی۔]

(۱) یہ حدیث ضعیف ہے ایک تو اس کی سند میں عبدالرحمن بن عبدالمجید ہے جسے حافظ نے ”تقریب“ میں مجہول کہا دوسرے کچھول کے حضرت انس سے سماع کے بارہ میں اختلاف ہے ابومہر نے اس کا اثبات اور امام بخاری نے اس کی نفی کی ہے اگر سماع ثابت بھی ہو تو یہاں ایک اور علت یعنی کچھول کا اعتقاد بھی ہے اور یاد رہے امام ابن حبان نے کچھول کو مدلس قرار دیا ہے اس حدیث کے باقی تمام طرق بھی ضعیف ہیں۔ منذری نے جو یہ کہا ہے کہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے تو یہ ان کا وہم ہے کیونکہ ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے یا ممکن ہے کہ کسی نسخہ میں اسے حسن بھی قرار دیا گیا ہو لیکن عجیب و غریب بات یہ ہے کہ امام ابن تیمیہ نے ”المکرم الطیب“ (ص ۱۱) میں امام ترمذی کے حوالہ سے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔ (سلسلہ ضعیف ج ۳ ص ۱۳۳-۱۳۵) (مترجم)

(۵۲۱) حضرت عبد اللہ بن غنم بیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کہے: اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ، فَمِنْكَ وَحَدِّكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ. فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ (اے اللہ! جو بھی کوئی نعمت مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو بھی آج ملی ہے وہ صرف تیری ہی طرف سے ہے تو یکتا و یگانہ ہے تیرا کوئی بھی شریک نہیں ہے لہذا تیری ہی تمام تعریف ہے اور تیرا ہی تمام شکر ہے) تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور جو شام کے وقت یہ کلمات کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔ (ابوداؤد یہ الفاظ نسائی کی روایت کے ہیں) [ضعیف]

(۵۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام ان کلمات کو پڑھتا کبھی بھی ترک نہیں فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ..... الخ (اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں خیر و عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور اپنے دین میں اور دنیا میں، اپنے اہل و عیال اور مال و منال میں عافیت و سلامتی چاہتا ہوں، اے اللہ! تو میرے تمام عیوب کی پردہ پوشی فرما اور میرے خوف و پریشانی کو امن و امان سے بدل دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی اور میرے دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی اور میرے اوپر سے بھی اور میں تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس سنے کہ میں کسی اچانک ہلاکت میں ڈال دیا جاؤں نیچے کی طرف سے) (یہ الفاظ ابوداؤد کی روایت کے ہیں، نسائی، ابن ماجہ، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۵۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میں تمہیں جو وصیت کرتا ہوں اسے سننے سے تمہیں کیا امر مانع ہے؟ صبح شام یہ کہو: يَا حَيُّ يَا

(۵۲۱) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَامِ الْبِيَّاضِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ، فَمِنْكَ وَحَدِّكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ. فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ آدَى شُكْرَ يَوْمِهِ، وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمَسِّي، فَقَدْ آدَى شُكْرَ لَيْلَتِهِ.)) [رواه ابوداؤد والنسائي واللفظ له]

(۵۲۲) ((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هَوْلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِينَ يُمَسِّي، وَحِينَ يُصْبِحُ، اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْعُقُوفَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْعُقُوفَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي، وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي، وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي.)) [رواه ابوداؤد، واللفظ له والنسائي وابن ماجه، واصححه الحاكم]

(۵۲۳) ((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِفَاطِمَةَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَسْمَعِي مَا أُوصِيكَ بِهِ؟ أَنْ

قِيَوْمٌ..... الخ (اے ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والے! زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو قائم رکھنے والے! تیری رحمت کی دہائی ہے تو میرے کام درست فرمادے اور مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی تو میرے نفس کے حوالے نہ کر) (نسائی بسند صحیح، بزار حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن]

(۵۲۳) حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ بیان کروں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار سنا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی کئی بار سنا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کئی بار سنا۔ میں نے عرض کیا، ضرور بیان فرمائیے، فرمایا جو شخص صبح و شام یہ کہے: اللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِي..... الخ (اے اللہ! تو نے مجھے پیدا فرمایا، تو نے مجھے ہدایت عطا فرمائی، تو مجھے کھلاتا ہے، تو ہی پلاتا ہے، تو مجھے فوت کرے گا اور تو ہی مجھے زندہ رکھتا ہے) تو وہ بھی جو سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرمائے گا، میں عبد اللہ بن سلام سے ملا اور انہوں نے بھی یہی کہا کیا میں تمہیں وہ حدیث بیان نہ کروں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کئی بار سنا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی کئی بار سنا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کئی بار سنا کہا ضرور بیان فرمائیے تو انہوں نے یہ حدیث بیان فرمائی اور کہا کہ میرے ماں باپ ثار ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کلمات موسیٰ کو عطا فرمائے تھے اور وہ ان کے ساتھ ہر روز سات بار دعاء کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے جو دعا بھی مانگتے وہ ضرور عطا فرمادیتا تھا۔ (طبرانی باسناد حسن) [ضعیف]

(۵۲۵) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر دس بار صبح اور دس بار شام درود بھیجے گا اسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (طبرانی نے اسے دو

تَقُولِي اِذَا اَصْبَحْتِ، وَاِذَا اَمْسَيْتِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، بِرَحْمَتِكَ اسْتَعِيْتُ، اَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، وَلَا تَكِلْنِي اِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ۔)) [رواہ النسائی بسند صحیح، والبزار، وصححه الحاكم]

(۵۲۳) ((وَعَنْ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ سَمْرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ: اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِرَارًا، وَمَنْ اَبَى بَكْرٍ مِرَارًا، وَمَنْ عُمَرُ مِرَارًا، قُلْتُ: بَلَى۔ قَالَ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسَى: اللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِي، وَاَنْتَ تَهْدِيْنِي، وَاَنْتَ تُطْعِمُنِي، وَاَنْتَ تُسْقِيْنِي، وَاَنْتَ تُمِيتُنِي، وَاَنْتَ تُحْيِيْنِي، لَمْ يَسْأَلْ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ: فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ فَقَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِرَارًا، وَمَنْ اَبَى بَكْرٍ مِرَارًا، وَمَنْ عُمَرُ مِرَارًا، قَالَ: بَلَى فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ بَابِي وَاُمِّي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ اِلَى الْكَلِمَاتِ كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَعْطَاهُنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ فَاِذَا كَانَ يَدْعُوْهُنَّ۔ فَيُكَلِّمُ يَوْمَ سَبْعِ مَرَّاتٍ فَاِذَا يَسْأَلُ اللّٰهُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔)) [رواہ الطبرانی باسناد حسن]

(۵۲۵) ((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا، وَحِينَ

یومی عشرًا، ادرکنه شفاعتی يومَ القیامة۔) [رواه الطبرانی باسنادین احدہما جید۔]

سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے، جن میں سے ایک جید ہے) [ضعیف]

(۵۲۶) ((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : عَلَّمَهُ دُعَاءً ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَتَعَاهَدَهُ وَأَنْ يَتَعَاهَدَ بِهِ أَهْلُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ ، قَالَ : يَقُولُ حِينَ يُصْبِحُ : اللَّهُمَّ لَيْلِكَ ، وَسَعْدِيكَ ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ ، وَمِنْكَ وَرَالَيْكَ ، اللَّهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ - وَحَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ ، أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ ، فَمَشِيئَتِكَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، مَا شِئْتُ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ ، أَنْتَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - اللَّهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلَى مَنْ صَلَّيْتُ ، وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنَةٍ فَعَلَى مَنْ لَعَنْتُ - أَنْتَ وَلِيُّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، تَوْفَنِي مُسْلِمًا ، وَالْحَقَنِي بِالصَّالِحِينَ ، اللَّهُمَّ انِي اسألك الرضا بالقضاء ، وبرد العيش بعد الموت ، وكدّة النظر الى وجهك ، وشوقاً الى لقائك ، في غير ضراء مضرة ، ولا فتنة مضلة - واعدوْذ بك اللهم ان اظلم او اظلم او اعتدى ، او يعتدى علي او اكسب خطيئة او ذنباً لا تغفره - اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة - ذوالجلال والاکرام ، فإني اعهد اليك في هذه الحياة الدنيا ، وأشهدك وكفي

(۵۲۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ دُعا سکھائی اور حکم دیا کہ وہ خود بھی اور ان کے گھر والے بھی ہر روز صبح کے وقت اہتمام کے ساتھ یہ دُعا پڑھیں: اللَّهُمَّ لَيْلِكَ وَسَعْدِيكَ انك انت التواب الرحيم (اے اللہ! میں تیرے پاس حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں اور بھلائی تمام تر تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تیری ہی طرف سے ہے اے اللہ! جو بات میں نے کہی جو بھی قسم میں نے کھائی جو بھی نذر میں نے مانی تیری مشیت اس سب سے پہلے ہے جو تو نے نہ چاہا وہی ہوا اور جو تو نے نہ چاہا نہ ہوا اور نہ کوئی طاقت ہے اور نہ قوت بجز تیرے (سہارے کے) بے شک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ) جو بھی میں نے کسی کے لیے رحمت کی دُعا مانگی وہ اس پر ہو جس پر تو نے رحمت فرمائی ہے اور جو بھی میں نے کسی پر لعنت بھیجی وہ اس پر ہو جس پر تو نے لعنت فرمائی ہے تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کارساز ہے تو مجھے دنیا سے مسلمان کی حیثیت سے فوت کچھو اور نیکوں میں مجھے شامل فرما دیجو! اے اللہ! میں تجھ سے (تقدیر کے) فیصلے کے بعد اس پر راضی ہونے کا اور مرنے کے بعد زندگی کی آسائش کا اور تیرے دیدار کی لذت کا اور بغیر کسی ضرر رساں بد حالی کے اور گمراہ کن فتنہ میں گرفتار ہونے، تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے اور اس سے کہ میں کسی پر زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے اور میں کسی ایسی خطایا گناہ کا ارتکاب کروں جسے تو معاف نہ فرمائے اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے حاضر و غائب کا علم رکھنے والے عظمت و جلال والے! میں

اس دنیا کی زندگی میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ بناتا ہوں اور تیری گواہی بہت کافی ہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی لائق عبادت نہیں تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تیرا ہی سارا ملک ہے اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے اور تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور اس بات کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ سچا ہے، تجھ سے ملنا برحق ہے اور قیامت ضرور آنے والی ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور یہ کہ تو اہل قبور کو ضرور ان کی قبروں سے اٹھائے گا اور یہ کہ تو اگر مجھ کو میرے نفس کے حوالہ کر دے گا تو یقیناً کمزوری، عیب، گناہ اور خطا کاری کے سپرد کر دے گا اور میں تیری رحمت کے سوا کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا پس تو میرے تمام گناہ معاف فرما دے کیونکہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ہے اور میری توبہ قبول فرمالے بے شک تو تو بڑا قبول کرنے اور بہت رحم فرمانے والا ہے۔ (احمد طبرانی، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا اور ابن عاصم نے مختصر روایت کیا ہے) [ضعیف]

بِاللَّهِ شَهِيدًا. اِنِّي اشهد ان لا اِلهَ الا اَنْتَ وَحَدَّكَ لا شَرِيكَ لَكَ، لَكَ الْمُلْكُ. وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَاَشهد انَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، وَاَشهد انَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اْتِيَةٌ لا رَيْبَ فِيهَا. وَاَنْتَ تَبْعُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، وَاَنْتَ ان تَكِلْنِي اِلَى نَفْسِي تَكِلْنِي اِلَى ضَعْفٍ، وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ، وَاِنِّي لا اُثِقُ الا بِرَحْمَتِكَ، فَاعْفِرْ لِي ذُنُوْبِي كُلَّهَا، اِنَّه لا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الا اَنْتَ. وَتُبَّ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِيْمُ. (([رواه احمد والطبرانی، وصححه الحاكم وَاخْرَجَهُ ابْنُ عَاصِمٍ مُخْتَصِرًا]

الترغیب فی کلمات یقولہن حین یاوی الی فراشہ وما جاء فیمن قام ولم یذکر اللہ بستر پر لیٹتے وقت دعائیں پڑھنے کی ترغیب اور اس شخص کا بیان جو اٹھ کھڑا ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے

(۵۲۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بستر پر سونے کے لیے آؤ تو نماز کے وضو کی طرح پورا وضو کرو پھر دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دعا پڑھو: اللّٰهُمَّ اسَلِّمْ عَلٰی نَفْسِي وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ (اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنا لیا تیری رحمت کی) رغبت اور تیرے (عذاب کے) خوف کی وجہ سے اور تیری پکڑ سے بچنے کا تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں ہے اور جو کتاب تو نے اتاری ہے اس پر میں ایمان لے آیا اور

(۵۲۷) ((عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَيَّ شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اللّٰهُمَّ اسَلِّمْ عَلٰی نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجْهِي وَجْهِي إِلَيْكَ، وَقَوِّضْ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَانَّ ظَهْرِي رَغِيَةً وَرَهْبَةً مِنْكَ وَإِلَيْكَ، لا مَلْجَأَ وَلا مَنجَا مِنْكَ إِلا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي

جو نبی ﷺ تو نے بھیجا ہے اس پر بھی میں ایمان لے آیا ہوں) یہ پڑھنے کے بعد اگر رات کو موت آگئی تو فطرت پر موت آنے کی اور ان کلمات کو سب سے آخر میں پڑھو میں نے جب یہ کلمات نبی ﷺ کو سناے تو پکٹا پکٹا الہی انزلت کے بعد میں نے ورسو لکب کہہ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ونبیک الذی ارسلت پڑھو (بخاری و مسلم بخاری و ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ اگر رات کو فوت ہو گئے تو تمہاری موت فطرت پر ہوگی اور اگر صبح کو پالیا تو خیر و بھلائی کو حاصل کرو گے)

(۵۲۸) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دو خصلتیں یاد و خوبیاں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بندہ بھی ان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا، یہ دونوں بہت آسان ہیں مگر ان کے مطابق عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں اور وہ یہ کہ ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ پڑھو دس بار الحمد للہ پڑھو دس بار اللہ اکبر پڑھو یہ زبان کے ساتھ ایک سو پچاس کلمات مگر میزان میں ایک ہزار پانچ سو نیکیاں ہوں گی اور رات کو سوتے وقت چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو، تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھو اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو یہ زبان کے ساتھ ایک سو کلمات مگر میزان میں ایک ہزار نیکیاں ہوں گی میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہاتھ کی انگلیوں کے ساتھ گرہ باندھا کرتے تھے۔ صحابہ کرام جن ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کلمات آسان اور ان پر عمل کرنے والے تھوڑے کیوں ہیں؟ فرمایا: سوتے وقت شیطان آجاتا ہے اور وہ انہیں پڑھنے سے پہلے سلا دیتا ہے اور نماز میں شیطان آتا ہے اور انہیں پڑھنے سے پہلے کوئی کام یاد دلاتا ہے (یہ الفاظ ابوداؤد کی روایت کے ہیں اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

ارسلت، فَإِنْ مُمْتُ مِنْ لَيْلِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ۔ قَالَ: فَرَدَدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا بَلَغْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، قُلْتُ وَرَسُولِكَ قَالَ: لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرَسَلْتَ.)) [متفق عليه وفي رواية البخاري و الترمذی فإنك ان مَتَّ لَيْلِكَ مُمْتُ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ اصْبَحْتَ اصْبَحْتَ خَيْرًا]

(۵۲۸) ((وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبي ﷺ : قال: خصلتان او خلتان لا يحافظ عليهما عبد مسلم الا دخل الجنة. هما يسير ومن يعمل بهما قليل. يسبح في دبر كل صلاة عشرا، ويحمد عشرا، ويكبر عشرا، فذلك خمسون مائة باللسان، والف وخمس مائة في الميزان ويكبر اربعا وثلاثين اذا اخذ مضجعه، ويحمد ثلاثا وثلاثين، ويسبح ثلاثا وثلاثين، فذلك مائة باللسان، والف في الميزان. ولقد رايت رسول الله ﷺ : قالوا يا رسول الله كيف هما يسير ومن يعمل بهما قليل؟ قال: ياتي احدكم يعنى الشيطان في منامه فينومه قبل ان يقوله، وياتيه في صلاحته فيذكره حاجته قبل ان يقولها.))

[رواه ابوداؤد، واللفظ له، و الترمذی

وصححه۔]

(۵۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے وقت یہ پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ..... الخ (اللہ کے سوا اور کوئی لائق عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کی سب تعریف و ستائش ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے نہ کسی میں طاقت ہے نہ قدرت مگر اللہ کی دی ہوئی اللہ ہر عیب اور برائی سے پاک ہے اور اللہ کے لئے ہی تعریف و ستائش ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے) تو اس کے گناہ یا خطائیں معاف کر دی جائیں گی خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اس کے ایک راوی مسعر کو شک ہے کہ آپ نے ذنوب کا لفظ استعمال فرمایا یا خطایا کا (نسائی)۔ یہ الفاظ ابن حبان کی روایت کے ہیں اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ نسائی کی روایت میں سبحان اللہ وجمہ ہے اور اس کے آخر میں کہا اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے خواہ وہ (سمندر کی جھاگ سے) زیادہ ہوں۔ [صحیح]

(۵۲۹) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ: حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ - لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ؛ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ؛ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ أَوْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ - شَكَ مَسْعَرُ أَحَدُ رَوَاتِهِ -)) [رواه النسائي، وصححه ابن حبان، واللفظ له، وعند النسائي - سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ - وقال في آخره ذُنُوبُهُ غُفِرَتْ لَهُ وَلَوْ كَانَتْ أَكْثَرَ.]

الترغیب فی کلمات یقولہن اذا استیقظ من اللیل

رات کو بیدار ہونے کے وقت کلمات پڑھنے کی ترغیب

(۵۳۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو بیدار ہو اور وہ یہ کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ... إِلَّا بِاللَّهِ (اللہ کے سوا اور کوئی لائق عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کی سب تعریف و ستائش ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اللہ کے لئے ہی تعریف و ستائش ہے اللہ تعالیٰ ہر عیب اور برائی سے پاک ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے نہ کسی میں طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کی دی ہوئی) پھر کہے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي (اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما دے) یا جو دُعا بھی کرے تو اللہ

(۵۳۰) ((عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ - لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - الْحَمْدُ لِلَّهِ؛ وَسُبْحَانَ اللَّهِ؛ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؛ وَاللَّهُ أَكْبَرُ؛ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ؛ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتَجِبَ لَهُ - فَإِنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ -)) [رواه البخاري والاربعة]

قوله تعارَ بتشديد الراء ای استيقظ۔ [تعالیٰ سے قبول فرمالیتا ہے اور اگر وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز کو قبول کر لیا جاتا ہے (بخاری، سنن اربعہ تعار کے معنی میں بیدار ہونا)

الترغيب في اذكار يقولها بعد الصبح والعصر والمغرب صبح، عصر اور مغرب کے بعد اذکار کی ترغیب

(۵۳۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد پاؤں کھڑا رکھنے کی حالت میں کلام کرنے سے پہلے دس بار یہ پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... الخ (اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کا سب ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے، وہ جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے، اسی کے ہاتھ میں تمام تر خیر و بھلائی ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا، دس برائیاں مٹا دے گا، دس درجات بلند فرما دے گا، اس کا دن ہر مکروہ بات سے محفوظ رہے گا، شیطان سے بھی اسے محفوظ کر دیا جائے گا اور شرک باللہ کے سوا اور کوئی گناہ اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا (یہ الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں اور ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے، نسائی کی روایت میں بیدہ الخیر کے لفظ بھی ہیں اور یہ بھی ہے کہ ہر دفعہ یہ کلمہ کہنے کا ثواب ایک گریں آزاد کرنے کے برابر ہے، نسائی نے اسے معاذ کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ جو شخص نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات پڑھے تو اسے رات بھر یہ فوائد حاصل رہیں گے، اس کی سند حسن ہے) [حسن لغیرہ]

(۵۳۱) ((عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ: فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رَجُلِيهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ- لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ فِي حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ، وَحُرِّسَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلَمْ يَنْبَغْ لِنَذْبِ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشَّرْكُ بِاللَّهِ.)) [رواه الترمذی واللفظ له۔ وقال حسن صحیح۔ وزاد النسائی بیده الخیر وفيه: كَانَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عِتْقُ رَقِيَّةٍ، وَاخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ مِنْ حَدِيثِ مَعَاذٍ، وَزَادَ فِيهِ: وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ أُعْطِيَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي لَيْلَتِهِ۔

[وسندہ حسن۔]

(۵۳۲) حضرت حارث بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جب صبح کی نماز پڑھ لو تو بات

(۵۳۲) ((وَعَنْ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ إِذَا

کرنے سے پہلے سات بار یہ کہو اللّٰهُمَّ اجْرِنِي مِنَ النَّارِ (اے اللہ! تو مجھے جہنم کی آگ سے بچا) اگر دن کو فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے نجات لکھ دے گا اور جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو پھر بھی بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھو اللّٰهُمَّ اجْرِنِي مِنَ النَّارِ اگر رات کو فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمادے گا (یہ الفاظ نسائی کی روایت کے ہیں۔ ابوداؤد نے اسے ”حارث بن مسلم سے اور انہوں نے اپنے باپ مسلم بن حارث سے روایت کیا ہے مصنف فرماتے ہیں کہ یہی بات درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ حارث بن مسلم تابعی ہیں جیسا کہ ابوزرعہ اور حاتم رازی نے کہا ہے) [ضعیف]

صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ: قَبْلَ ان تَتَكَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اجْرِنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّكَ إِن مِتُّ مِنْ يَوْمِكَ كَتَبَ اللَّهُ لَكَ جَوَارًا مِنَ النَّارِ۔ وَاذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تَتَكَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اجْرِنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّكَ إِن مِتُّ مِنْ لَيْلَتِكَ كَتَبَ اللَّهُ لَكَ جَوَارًا مِنَ النَّارِ۔) [رواه النسائي] وهذا لفظه؛ وابدواورد؛ عن الحارث بن مسلم عَنْ أَبِيهِ مسلم بن الحارث قَالَ المصنف.. وهو الصواب لان الحارث بن مسلم تابعي قاله ابو زرعة و ابو حاتم الرازيان]

الترغیب فی ما یقولہ ویفعلہ من رای فی منامہ ما یکرہ

اس بات کی ترغیب کہ ناپسندیدہ خواب دیکھ کر کیا پڑھے اور کیا کرے

(۵۳۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی برا خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھکا کر دے اور تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور جس کرٹ پر سو رہا تھا اس کو بدل دے۔ (مسلم ابوداؤد نسائی)

(۵۳۳) ((عن جابر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عن رسولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ)) [رواه مسلم؛ وابدواورد والنسائي]

(۵۳۴) حضرت ابوقحافة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے لہذا اگر کوئی خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین بار پھوک مار دے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۵۳۴) ((وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا۔ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهَا لَا

اربعہ۔ ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اس کے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے، بائیں جانب تین بار تھوک دے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے، بخاری و مسلم کی حدیث ابو ہریرہ بھی اسی طرح ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کا کسی سے ذکر نہ کرے اور اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھئے مصنف فرماتے ہیں کہ حاء اور لام کے ضمہ کے ساتھ (اور لام کو ساکن بھی پڑھتے ہیں) حلم کے معنی خواب ہیں اور (حاء کے ضمہ اور لام کے سکون کے ساتھ) حلم کے معنی خواب میں احتلام کے ہیں اور یہاں یہی معنی مراد ہیں، فللتقل کے معنی ہیں تھوک دے، کہا گیا ہے کہ تقل، بزاق سے کم کو اور نفث، تقل سے کم کو کہتے ہیں)

تَضْرُوهُ)) [متفق علیہ۔ و رواہ الاربعۃ
وفی روایۃ اِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُهُ فَلْيَتَوَدَّ
بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنَ الشَّيْطَانِ، وَلْيَتَّقِلْ عَنْ
يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا. وَ
عِنْدَهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَفِيهِ: شَيْنًا
يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْضُهُ عَلَى أَحَدٍ وَ لِيُقِمَّ
فَلْيُصَلِّ. قَالَ المصنف الحلم بضم
المهملة واللام وثسكن هو الرؤيا۔
وبضم ثُمَّ يسكون: رطوبة الجماع في
النوم قال وهو المراد ههنا قوله فَلْيَتَّقِلْ
بضم الفاء وبكسر اى ليزق وقيل التفل
اقل من البزاق والنفث اقل من التفل۔]

الترغیب فی اذکار بعد الصلوات المكتوبات

فرض نمازوں کے بعد اذکار کی ترغیب

(۵۳۵) سنی ابو صالح سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فقیر مہاجرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مالدار لوگ بلند مراتب اور ابدی نعمتیں لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کیسے؟ عرض کیا وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے، وہ (غلاموں کو) آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعہ تم ان لوگوں کے ساتھ مل جاؤ جو تم سے آگے ہیں اور ان پر سبقت لے جاؤ جو تم سے پیچھے ہیں اور کوئی بھی تم سے افضل نہ ہو سوائے اس کے کہ جو تمہاری طرح عمل کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور ارشاد فرمائیے! فرمایا تم ہر نماز کے

(۵۳۵) ((عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فُقَرَاءَ
الْمُهَاجِرِينَ اتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا:
ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالذَّرَجَاتِ الْعُلَى
وَالنَّعِيمِ الْمَقِيمِ. قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ:
يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا
نُصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا تَتَصَدَّقُونَ وَيُعْتِقُونَ
وَلَا نَعْتِقُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفَلَا
أَعْلَمْتُمْكُمْ شَيْئًا تَذَرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ
وَتَسْبَهُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ
الْفَضْلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟

بعد میں تیس بار سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ فقیر مہاجرین دوبارہ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم نے جو عمل کیا اس کے بارے میں ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی سن لیا اور انہوں نے بھی اسی طرح عمل شروع کر دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے اس سے نواز دیتا ہے کئی بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے اپنے بعض اہل خانہ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ تجھے وہم ہو گیا ہے آنحضرت ﷺ نے تجھ سے یہ فرمایا تھا کہ ۳۳ مرتبہ تسبیح، ۳۳ مرتبہ تحمید اور ۳۲ مرتبہ تکبیر کہو کئی کہتے ہیں کہ میں ابوصالح کے پاس گیا اور ان سے یہ کہا تو انہوں نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور کہا اللہ اکبر سبحان اللہ اور الحمد للہ حتیٰ کہ ان سب کو انہوں نے ۳۳ بار شمار کیا (بخاری و مسلم یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ ننانوے مرتبہ ہو گیا اور پھر اسے مکمل سو کرنے کے بعد ایک بار یہ پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اس کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی خواہ وہ سمندر کی جھاگ جتنی ہوں۔ اسے امام مالک اور ابن خزیمہ نے بیان کیا ہے امام مالک نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں ابوداؤد نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ابوزر بن حبیب نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مالدار لوگ آجرو تو اب لے گئے کیونکہ یہ اپنے زائد اموال کو صدقہ کر دیتے ہیں جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے جسے ہم صدقہ کریں آپ ﷺ نے فرمایا! اللہ کرے کہ تمہیں کچھ ایسے کلمات نہ سکھا دو جن کے ساتھ تم ان لوگوں سے نل جاؤ جو تم سے آگے ہیں۔۔۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ہر نماز کے

قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: تَسْبَحُونَ وَتُكْبِرُونَ وَتَحْمَدُونَ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثِينَ مَرَّةً، قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَرَجَعَ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: سَمِعَ أَخْوَانَنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِنَا فَعَلْنَا فَعَمَلُوا مِثْلَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ. قَالَ سُمَيٌّ: فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِي بِهَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: وَهَمَّتْ. أَنَا قَالَ لَكَ. تَسْبِحُ ثَلَاثًا وَتُكْبِرُ ثَلَاثًا وَتَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكْبِرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ. قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى أَبِي صَالِحٍ، فَقُلْتُ لَهُ ذَلِكَ فَآخَذَ بِيَدِي فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَتَّى بَلَغَ مِنْ جَمِيعِهِنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ))

[متفق عليه واللفظ لمسلم وفي رواية له: مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمَدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، قُتِلَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ، ثُمَّ قَالَ فِي تَمَامِ الْمَانَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. وَاخْرَجَهُ مَالِكٌ وَابْنُ خَزِيمَةَ إِلَّا أَنَّ مَالِكًا قَالَ: غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. وَاخْرَجَهُ ابُودَاوُدَ بِلَفْظِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ. ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّنُورِ

بعد ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھو اور اسے لا الہ الا اللہ کے ساتھ ختم کرو۔
(ترمذی و نسائی، دُور کے معنی مال کثیر کے ہیں)



(۵۳۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ان کے ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا: ”یا معاذ رضی اللہ عنہ! اللہ میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، واللہ! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، فرمایا: معاذ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو پڑھنا کبھی بھی ترک نہ کرو: اللھُمَّ اعْنِي عَلٰی ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، ”اے اللہ! تو اپنا ذکر کرنے پر اور اپنا شکر ادا کرنے پر اور اپنی بہترین عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔ حضرت معاذ نے ضابطگی ^(۱) کو بھی یہ کلمات پڑھنے کی وصیت کی تھی (ابوداؤد نسائی۔ یہ الفاظ نسائی کی روایت کے ہیں، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

بِالْأَجْوَرِ۔ وَقَالَ فِيهِ وَلَهُمْ فَضُولٌ أَمْوَالٍ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا۔ وَلَيْسَ لَنَا مَالٌ نَتَصَدَّقُ بِهِ، فَقَالَ: يَا أبا ذَرٍّ، أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ تُدْرِكُ بِهَا مَنْ سَبَقَكَ، وَقَالَ فِيهِ: تَكْبِيرُ اللَّهِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَقَالَ فِيهِ: وَتَحْتِمُهَا بِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ۔ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔ وَقَوْلُهُ الدُّثُورُ بضم اوله وتخفيف المثناة هو المال الكثير۔ [

(۵۳۶) ((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ - يَا مُعَاذُ - وَاللَّهِ إِنِّي أُحِبُّكَ، فَقَالَ مُعَاذُ: يَا بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا وَاللَّهِ أُحِبُّكَ - قَالَ: وَأَوْصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدْعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ اعْنِي عَلٰی ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، وَأَوْصِي بِذَلِكَ مُعَاذُ الصَّنَابِحِيُّ)) [رواه ابوداؤد والنسائي واللفظ له، وصححه ابن خزيمة وابن حبان، والحاكم]

الترغیب فی کلمات یقولهن من یفزع باللیل

رات کو ڈر جانے والے کے لیے کلمات پڑھنے کی ترغیب

(۵۳۷) ((عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ)) (۵۳۷) حضرت عمرو بن شعيب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے

(۱) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر ان کی آمد سے پانچ یا چھ راتیں پہلے آپ انتقال فرما چکے تھے یہ شام میں سکونت پذیر ہوئے ابن سعد کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ثقیل ائمہ عیث ہیں۔ (ص ۱۸۷)

کوئی نیند سے ڈر جائے تو یہ پڑھے: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَ مِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضُرُونَ (میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اور اس کے غضب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں اور اس سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس بھی آئیں) اس سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے تعوذ اپنے سمجھا دیا بچوں کو یاد کرا دیا کرتے تھے اور نا سمجھ بچوں کے لیے تختی پر لکھ کر گلے میں لٹکا دیتے تھے (ثلاثۃ یہ الفاظ ترمذی کے ہیں انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے حاکم نے اسے صحیح کہا ہے حاکم اور نسائی کی روایت میں نیند کا ذکر نہیں ہے) [حسن لغيره]

(۵۳۸) ابوالتیاح سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمن بن حبش تمیمی سے کہا جو کہ بہت بڑی عمر کے تھے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! میں نے پوچھا آپ ﷺ نے اس رات کیا کیا جب جن شیطانوں نے آپ کے خلاف تدبیر کی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ اس رات وادیوں اور گھاٹیوں سے اتر کر شیاطین رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے ان میں سے ایک شیطان کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے رخ انور کو جلادینا چاہتا تھا کہ جبریل نازل ہو گئے اور انہوں نے کہا یا محمد ﷺ کہنے فرمایا کیا کہوں؟ جبریل نے کہا یہ کہو اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ یا رَحْمَنُ (میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی جو اس نے زمین کے اندر پیدا فرمائی اور جو زمین سے پھوٹ کر نکلتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو آسمان پر چڑھتی ہے اور رات دن کے فتنوں کے شر سے اور رات دن کے واقعات و حادثات کے شر سے بجز اس واقعہ کے جو خیر کو لائے اسے بے حد رحم

اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ - اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَ مِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضُرُونَ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَإِنْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ بِنُ عَمْرٍو يُلْقِيهَا مِنْ عَقْلِ مَنْ وُلِدَهُ وَ مِنْ لَمْ يَعْضُلْ كَتَبَهَا فِي صَكِّ نَمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ)) [رواه الفلانة - وحسنه الترمذی واللفظ له - وصححه الحاكم - وليس عنده ولا عند النسائي ذكر النوم-]

(۵۳۸) ((وَعَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَنْبِشِ التَّمِيمِيِّ وَكَانَ كَبِيرًا، أَدْرَكَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: كَيْفَ صَنَعَ لَيْلَةَ كَادَتْهُ الْجِنُّ الشَّيَاطِينُ قَالَ: إِنَّ الشَّيَاطِينِ تَحَدَّرَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَوْدِيَةِ وَالشُّعَابِ - وَفِيهِمْ شَيْطَانٌ بِيَدِهِ شُعْلَةٌ مِنْ نَارٍ يُرِيدُ أَنْ يَحْرِقَ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَهَطَّ اِلَيْهِ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ قُلْ، قَالَ: مَا اَقُولُ؟ قَالَ قُلْ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَأَ وَ بَرَأَ، وَ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَ مِنْ شَرِّ مَا يَرْجُحُ فِيهَا، وَ مِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ، قَالَ: قَطَفْتُ

کرنے والے) اس سے ان کی آگ گل ہوگئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں شکست دے دی (احمد و ابویعلیٰ نے اسے دو جید سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے جو قابل استدلال ہیں، امام مالک نے اسے موطا میں سخی بن سعید سے مرسل روایت کیا ہے، نسائی نے اسے بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہما بیان فرمایا ہے) [حسن]

نَارُهُمْ۔ وَهَزَمَهُمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔))
[رواه احمد و ابویعلیٰ بسندین جیدین محتج بہما۔ ورواه مالک فی الموطا عن یحییٰ بن سعید مرسلًا، وخرجه النسائی من حدیث ابن مسعود بنحوہ۔ وخبش بفتح الخاء وسكون النون وفتح الموحدة بعده معجمة۔]

الترغیب فیما یقول اذا خرج من بیتہ الی المسجد وغیرہ واذا دخلہما

گھر سے مسجد وغیرہ میں جاتے اور ان میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھنے کی ترغیب

(۵۳۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے گھر سے نکلتے ہوئے یہ پڑھ لے: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (اللہ کے نام کے ساتھ میں نے تو اللہ پر بھروسہ کیا ہے اللہ کی مدد) کے بغیر نہ کوئی طاقت میسر ہے اور نہ قوت! تو اس سے کہا جاتا ہے ”تجھے کافی ہے تو ہدایت دیا گیا“ کفایت کیا گیا اور بچا لیا گیا ہے اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے (نسائی، ترمذی نے اسے حسن اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے) ابوداؤد کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں ایک دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے کہ اس آدمی پر تمہارا داؤ کیسے چلے گا جو ہدایت دیا گیا“ کفایت کیا گیا اور بچا لیا گیا ہے)

[صحیح]

(۵۴۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہارے لیے یہاں شب بسر کرنے کی جگہ نہیں ہے اور نہ کھانا ہے اور جب گھر میں داخل ہوتے وقت آدمی اللہ تعالیٰ کا

(۵۳۹) ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. يُقَالُ لَهُ حَسْبُكَ هُدَيْتَ وَكُفَيْتَ وَوُقِيَتْ. وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ.)) [رواه الترمذی وحسنہ۔ والنسائی وصححه ابن حبان، وخرجه ابوداؤد وزاد فی آخره فیقول له شیطان آخر کیف لك برجل هدی وكفی ووقی۔]

(۵۴۰) ((وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ. فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ، وَلَا عِشَاءَ؛ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ. قَالَ

ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے شب بسر کرنے کی جگہ پالی ہے اور جب وہ کھانا کھاتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے شب بسر کرنے کی جگہ اور کھانا کھانے کی جگہ پالی ہے۔ (مسلم اربعہ)

الشَّيْطَانُ: اِدْرَكْتُمْ الْمَبِيَّتَ، وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ اِدْرَكْتُمْ الْمَبِيَّتَ وَالْعِشَاءَ. (([رواه مسلم والاربعه]

الترغيب فيما يقول من حصلت له وسوسة في الصلاة وغيرها

نماز وغیرہ میں وسوسہ کا شکار ہونے والے کے لیے دعا پڑھنے کی ترغیب

(۵۴۱) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! شیطان میرے اور میری نماز و قراءت میں حائل ہو کر خلل ڈالتا ہے فرمایا یہ ایک شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے جب تم اسے محسوس کرو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس سے پناہ مانگ لیا کرو اور اپنے بائیں جانب تین بار تھکا دیا کرو، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب اسی طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔ (مسلم)

(۵۴۱) ((عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يُلَبِّسُ عَلَيَّ، فَقَالَ ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ: خِنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَأَنْفُلْ عَلَيَّ يَسَارِكَ ثَلَاثًا. قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي.)) [رواه مسلم، خِنْزَبٌ بِكسْرِ الْمَعْجَمَةِ وَسُكُونِ النُّونِ وَفَتْحِ الزَّايِ بَعْدَهَا مَوْحِدَةً-]

(۵۴۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے کسی کے پاس آ کر کہتا ہے کہ تجھے کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو شیطان کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا۔ جب تم میں سے کوئی یہ پائے تو وہ کہہ دے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ (میں اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہوں) اس سے شیطان کا اثر ختم ہو جائے گا (احمد بسند جید ابویعلیٰ، بزاز طبرانی اوسط بروایت عبداللہ بن عمرو احمد نے اسے بروایت خزیمہ بن ثابت بھی بیان کیا ہے) [صحیح]

(۵۴۲) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِيهِ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَكَ؟ فَيَقُولُ: اللَّهُ، فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟ فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدَكُمْ فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُوْلِهِ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَذْهَبُ عَنْهُ.)) [رواه احمد بسند جید و ابویعلیٰ والبزار، و اخرجه الطبرانی فی الاوسط من حدیث عبد اللہ بن عمرو۔ و رواه احمد ایضاً من حدیث

خزیمہ ابن ثابت]

(۵۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تم میں سے ایک کے پاس آ کر یہ کہتا ہے کہ اس کو کس نے پیدا کیا، اس کو کس نے پیدا کیا حتیٰ کہ وہ کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا، جب آدمی یہاں تک پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے اور رک جائے (بخاری و مسلم۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اس موقع پر کہے آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا) (ابوداؤد و نسائی کی روایت میں ہے کہ تم کہو: اللہ احد، اللہ الصمد، لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اور پھر اپنے بائیں جانب تین بار تھکا ر دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ شیطان اور اس کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے)

(۵۴۳) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ، فَاِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلِيَنْتَهَ)) [متفق عليه وفي رواية مسلم فليقل: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وفي رواية لابی داوود والنسائی فقولوا: اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ يَسَارَةٌ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ وفي رواية للنسائي فليستعذ بالله منه، وَ مِنْ فِتْنَتِهِ۔]

الترغیب فی الاستغفار

استغفار کی ترغیب

(۵۴۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! بے شک تو جب تک مجھ سے دُعا مانگتا رہے گا اور مغفرت کی امید رکھے گا تو میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا خواہ تیرے کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور مطلق پرواہ نہ کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ (زمین سے) آسمان کی بلندی تک بھی پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تیرے گناہ معاف کر دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر گناہ بھی میرے سامنے لائے اور پھر تو میرے سامنے اس حالت میں پیش ہو کہ تو نے میرے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو میں بھی زمین بھر مغفرت تیرے پاس لاؤں گا۔

(۵۴۴) ((عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ: يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي عَفَرْتُ لَكَ مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُولَى، يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي عَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُولَى، يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ آتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئًا، ثُمَّ لَقَيْتَنِي لَا تَشْرِيكَ بِي شَيْئًا لَا تَيْتَكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً)) [رواه الترمذی۔ وَقَالَ: حسن غریب۔ العنان بفتح المهملة]

(ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے، عنان کے معنی بادل اور قراب کے معنی جو کسی چیز کے قریب ہو) [حسن لغیرہ]

(۵۳۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابلیس نے کہا اے اللہ مجھے تیری عزت کی قسم میں تیرے بندوں کو اس وقت تک گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کے جسموں میں روئیں باقی رہیں گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میرے عزت و جلال کی قسم میں اس وقت تک انہیں معاف کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں گے۔ (احمد حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن لغیرہ]

(۵۳۶) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص استغفار کو اپنا معمول بنالے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تہنگی سے نکلنے کے اسباب پیدا فرماتا ہے، اسے ہر دکھ سے نجات عطا کرتا ہے اور اسے اس جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ (سنن ثلاثہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [ضعیف]

(۵۳۷) حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ خوش بختی ہوگی اس شخص کے لیے جس کے نامہ اعمال میں استغفار کثرت سے ہوگا۔ (ابن ماجہ اس کی سند صحیح ہے اور بیہقی میں بروایت زبیر یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کا نامہ اعمال اسے خوش کر دے اسے اس میں استغفار کثرت سے شامل کرنا چاہئے) [صحیح]

(۵۳۸) حضرت ام عاصمہ عوصیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کوئی بھی گناہ کرتا ہے تو فرشتہ تین گھڑیاں رُک جاتا ہے اگر وہ اپنے گناہ سے استغفار کر لے تو وہ اسے اس کے نامہ اعمال میں نہیں لکھتا اور قیامت کے دن اللہ اسے عذاب

ونونین السحاب۔ وقراب بضم القاف ما یقارب الشیء]

(۵۳۵) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ إِبْلِيسُ: وَعِزَّتِكَ لَا أَبْرُحُ اغْوَى عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي اجْسَادِهِمْ، فَقَالَ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أزالُ اغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي.)) [رواه احمد و صححه الحاكم]

(۵۳۶) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَرَّمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.)) [رواه الاربعة الا الترمذی و صححه الحاكم]

(۵۳۷) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: طُوبَى لِمَنْ رُجِدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارٌ كَثِيرٌ)) [رواه ابن ماجه وسنده صحيح۔ والبيهقي من حديث الزبير من أحب أن يسره صحيفته فليكثر فيها من الاستغفار۔]

(۵۳۸) ((وَعَنْ أُمِّ عَصَمَةَ الْعَوْصِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا إِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ، فَإِنْ اسْتَغْفَرَ مِنْ ذَنْبِهِ لَمْ

نہیں کرے گا۔ (حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے) [ضعیف جدا]

(۵۳۹) حضرت عبداللہ بن محمد بن جابر بن عبداللہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ! اس نے یہ بات دو یا تین مرتبہ کہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کہو: اللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ اَرْجَىٰ مِنْ عَمَلِي (اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے عمل سے زیادہ امید افزا ہے) پھر فرمایا یہ کلمات پھر کہو اس نے کہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک بار پھر کہو اس نے کہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اٹھو اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ (حاکم فرماتے ہیں کہ اس کے تمام راوی مدنی ہیں اور ان میں سے کسی پر جرح نہیں ہے) [ضعیف]

يَكْتَبُهُ عَلَيْهِ ، وَلَمْ يُعَذِّبْهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [رواه الحاكم ، وَقَالَ: صحيح الإسناد۔]

(۵۳۹) ((وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: وَادْنُوبَاهُ وَادْنُوبَاهُ ، وَادْنُوبَاهُ فَقَالَ هَذَا الْقَوْلُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ : قُلْ: اللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ اَرْجَىٰ مِنْ عَمَلِي ، فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ: عُدْ فَعَادَ ، ثُمَّ قَالَ: عُدْ فَعَادَ ، ثُمَّ قَالَ: فَمَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ.)) [رواه الحاكم ، وَقَالَ: رواه مدنيون لا يعرف واحد منهم بجرح۔]

کتاب الدعاء و ذکر ابوابه

الترغیب فی کثرة الدعاء وما جاء فی فضلہ

کثرت دُعَاءِ کي ترغیب و فضیلت

(۵۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ اسی طرح کا معاملہ کرتا ہوں جس طرح وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے (۱) اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھ سے دُعَاءِ کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۵۵۰) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي ، وَأَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِي.)) [متفق عليه]

(۱) یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں اور اس کے ساتھ وہی کرتا ہوں جس کی وہ مجھ سے توقع رکھتا ہے لہذا سے مجھ سے اچھی امید رکھنی چاہئے یعنی امید خوف پر غالب ہونی چاہئے یہاں ظن کی تفسیر علم سے بھی ممکن ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ میرے بارہ میں جو یقین و علم رکھتا ہے کہ اس نے میرے پاس آتا ہے تو میں اس کے یقین و علم کے مطابق معاملہ کرتا ہوں۔

(۵۵۱) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دُعاء ہی عبادت ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی (ترجمہ) ”تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھ سے دُعا مانگا کرو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا“۔ (سنن اربعہ یہ الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں) [صحیح]

(۵۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دُعا سختیوں اور مصیبتوں کے وقت قبول فرمائے اسے چاہئے کہ وہ فراخی اور خوشحالی میں بھی کثرت سے دُعا مانگا کرے۔ (ترمذی حاکم نے اسے بروایت سلمان بھی بیان کیا ہے اور دونوں کے بارہ میں کہا کہ یہ صحیح الاسناد ہیں) [حسن]

(۵۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان بھی کسی چیز کے مانگنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب اپنا منہ اٹھاتا ہے (اور دُعا کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور عطا فرمادیتا ہے یا اس کے لیے اسے آخرت میں ذخیرہ کر دیتا ہے۔ (احمد نے اسے لا باس بہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے) [صحیح لغيره]

(۵۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دُعاء میں کوتاہی نہ کرو کہ دُعاء کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا^(۱) (ابن حبان و حاکم) [ضعیف جداً]

(۵۵۵) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ باحیا اور کریم ہے جب کوئی آدمی اپنے

(۵۵۱) ((وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ، ثُمَّ قَرَأَ: وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ. (الآية)) [رواه الأربعة واللفظ والترمذی]

(۵۵۲) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الدُّعَاءِ فِي الرَّخَاءِ.)) [رواه الترمذی والحاکم، واخرجه من حديث سلمان ايضاً، وَقَالَ فِي كُلِّ مِنْهُمَا: صحيح الاسناد]

(۵۵۳) ((وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَسْأَلَةٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ آيَاهَا: أَمَا أَنْ يُعْجَلَهَا لَهُ، وَأَمَا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ)) [رواه احمد بسند لا باس فيه]

(۵۵۴) ((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعْجَزُوا فِي الدُّعَاءِ، فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ)) [رواه ابن حبان والحاکم]

(۵۵۵) ((وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ حَيٌّ))

(۱) یہ حدیث سخت ضعیف ہے ملاحظہ فرمائیے سلسلہ الاحادیث الضعیفین ج ۴ ص ۲۳۹ (مترجم)

دونوں ہاتھوں کو اٹھاتا ہے تو انہیں خالی نامراد لوناتے ہوئے اسے حیا آتی ہے (نسائی کے سوا اسے اربعہ نے روایت کیا ہے ابن حبان و حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے صفر کے معنی خالی ہیں) [صحیح]

(۵۵۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ احتیاط قضا و قدر سے بچنے میں کچھ فائدہ نہیں دیتی ہاں البتہ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنا اس (آفت و مصیبت) میں بھی نفع پہنچاتا ہے جو نازل ہو چکی اور اس (آفت و مصیبت) میں بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی اور بے شک بلا نازل ہونے کو ہوتی ہے کہ اتنے میں دُعا اس سے جا ملتی ہے اور ان دونوں میں قیامت تک کشمکش ہوتی رہتی ہے (اور انسان دُعا کی برکت سے اس آفت و مصیبت سے بچ جاتا ہے) (طبرانی بزاز حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے یعتلجان کے معنی دونوں کا باہم دگر کشمکش میں مبتلا ہونا ہے) [حسن]

(۵۵۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص پر فاقہ نازل ہو اور وہ اسے لوگوں پر ڈال دے۔ (۱) تو اس کا فاقہ دور نہ ہوگا اور جس شخص پر فاقہ نازل ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد یا بدیر رزق سے نوازے۔ (ابوداؤد ترمذی و حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

كُرَيْمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ
أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ.)) [رواه
الاربعة إلا النسائي، وصححه ابن حبان
والحاكم۔ الصفر بكسر المهملة
وسكون الفاء هو الفارغ من كل شيء]

(۵۵۶) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُغْنِي حَذْرُ
مِنْ قَدَرٍ، وَاللُّدْعَاءُ يُنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ
يَنْزَلْ، وَإِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَلْقَاهُ اللُّدْعَاءُ
فَيَعْتَلِجَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) [رواه البزار
والطبراني، والحاكم وصححه۔ وقوله
يَعْتَلِجَانِ هُوَ بِالْجِيمِ أَي يَتَصَارِعَانِ
وَيَتَدَاوِعَانِ۔]

(۵۵۷) ((وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدِّ فَاقَتُهُ
وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللَّهِ فَيُوشِكُ
اللَّهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ)) [رواه
ابوداؤد و الترمذی و صححه هو و الحاکم۔]

الترغیب فی کلمات یستفتح بہا و فی بعض ما جاء فی اسم اللہ الاعظم

کلمات استفتاح کی ترغیب اور اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے بارہ میں بعض روایات

(۵۵۸) ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
(۵۵۸) حضرت عبداللہ بن بربیدہ اپنے باپ سے روایت کرتے

(۱) یعنی لوگوں سے اس کے ازالہ کے لیے مطالبہ کرے اور اپنے رب کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص اپنے رب سے یہ طلب کرے کہ وہ اس کے رزق میں اضافہ کرے یا اس کی مشکل کو آسان کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دُعا کو قبول فرمائے گا اس کی تنگی کو آسانی سے بدل دے گا اور مشکل سے نکلنے کی سبیل پیدا فرمائے گا۔

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
 اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوَلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ
 کُفُوًا اَحَدٌ۔ فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ کے اس نام کے ساتھ سوال کیا
 ہے جس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جس کے
 ساتھ دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے (نسائی کے سوا اور بے نے
 روایت کیا اور ابن حبان و حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے ایک روایت
 میں ہے کہ تم نے اللہ کے ”اسم اعظم“ کے ساتھ سوال کیا ہے۔ ابن
 مفضل مقدسی کہتے ہیں کہ اس کی سند میں کوئی طعن نہیں اور اس باب
 میں اس سے زیادہ جید سند والی اور کوئی روایت نہیں ہے) [صحیح]

(۵۵۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 آنحضرت ﷺ نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یا ذا
 الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (اے عظمت و جلال اور احسان و اکرام کے
 مالک) تو فرمایا تم دعا کرو تمہاری دعا قبول ہوگی۔ (ترمذی نے اسے
 حسن قرار دیا ہے) [ضعیف]

(۵۶۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یا ارحم الراحمین کہنے والے کے ساتھ ایک
 فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو شخص تین بار یہ کلمہ کہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ ارحم
 الراحمین تیری طرف متوجہ ہے تو اس سے سوال کر۔ (حاکم) ^(۱)
 [ضعیف]

(۵۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول
 اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ
 اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ
 یَلِدْ وَلَمْ یُوَلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ
 لَقَدْ سَأَلْتَ اللّٰهَ بِالْاَسْمِ الَّذِیْ اِذَا سُوِّلَ بِهٖ
 اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اُجَابَ۔ (([رواہ
 الاربعة الا النسائی و صححه ابن حبان
 و الحاکم و قَالَ فی روايته باسمه الاعظم
 و قال ابن المفضل المقدسی و اسناده لا
 مطعن فیہ و لیس فی الباب اجود اسنادا
 منه۔]

(۵۵۹) ((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ
 يَقُولُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ فَقَالَ قَدْ
 اسْتَجِيبَ لَكَ فَسَلْ۔)) [رواه الترمذی
 و قَالَ حدیث حسن]

(۵۶۰) ((وَعَنْ أَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا
 مُّوَكَّلًا يَمْنُ يَقُولُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔
 فَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا۔ قَالَ الْمَلَكُ اِنَّ اَرْحَمَ
 الرَّاحِمِينَ قَدْ قَبِلَ عَلَيْكَ فَسَلْ۔)) [رواہ
 الحاکم]

(۵۶۱) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

(۱) اس کی سند میں فضال نامی راوی ہے۔ ذہبی کہتے ہیں لیس جی یعنی کچھ بھی نہیں۔ ازہر

اس طاہر طیب مبارک اور پسندیدہ نام سے سوال کرتا ہوں کہ جس کے ذریعہ جب تجھ سے دُعا کی جائے تو تُو قبول فرماتا ہے جب سوال کیا جائے تو پورا فرمادیتا ہے جب رحم طلب کیا جائے تو تُو رحم فرمادیتا ہے اور جب مشکل سے نجات طلب کی جائے تو تُو نجات عطا فرمادیتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ اسم اعظم بتا دیا ہے کہ جس کے ذریعہ دُعا کی جائے تو وہ اسے ضرور قبول فرماتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں وہ مجھے بھی سکھا دیجئے؟ فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا: نہیں وہ تمہارے لائق نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں الگ ہو گئی کچھ دیر بیٹھی رہی پھر میں کھڑی ہوئی میں نے آپ کے سر کو بوسہ دیا اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے سکھا دیجئے! فرمایا نہیں عائشہ رضی اللہ عنہا وہ تمہارے لائق نہیں کہ میں تمہیں سکھاؤں کیونکہ اس کے ساتھ دنیا کی کسی چیز کا سوال کرنا زیب نہیں دیتا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں کھڑی ہوئی وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی اور پھر کہا: اے اللہ! میں تجھ سے دُعا کرتی ہوں اے رحمن میں تجھ سے دُعا کرتی ہوں اے بررحیم میں تجھ سے دُعا کرتی ہوں میں تیرے ان تمام اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ دعا کرتی ہوں جن کو میں جانتی ہوں یا نہیں جانتی کہ تو مجھے معاف فرما دے اور مجھ پر رحم فرما۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنسنے لگے اور فرمایا کہ وہ اسم اعظم انہی اسماء میں ہے جن کے ساتھ تُو نے دُعا کی ہے۔ (ابن ماجہ) [ضعیف]

(۵۶۲) حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرماتے کہ ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور کہا اے اللہ تو مجھے معاف فرما دے میرے حال پر رحم فرما رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے تو نے جلدی کی ہے جب نماز پڑھ کر بیٹھو تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح حمد و ثناء بیان کرو جس کا وہ اہل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الْعَلِيِّ الْمُبَارِكِ الْاِحْبَابِ اِلَيْكَ الَّذِي اِذَا دُعِيَ بِهِ اَجِبْتَ ، وَاِذَا سُئِلْتَ بِهِ اَعْطَيْتَ ، وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهِ رَحِمْتَ ، وَاِذَا اسْتُفْرِحْتَ بِهِ فَرِحْتَ ۔ قَالَتْ فَقَالَ يَوْمًا يَا عَائِشَةُ هَلْ عَلِمْتِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ ذَلَّنِي عَلَى الْاِسْمِ الَّذِي اِذَا دُعِيَ بِهِ اِجَابَ؟ فَقُلْتُ يَا بَابِي وَاُمِّي عَلَّمَنِيهِ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكَ ۔ قَالَتْ: فَتَنْحَيْتِ ، وَاَجَلَسْتُ سَاعَةً ، ثُمَّ قُمْتُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ ۔ ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ قَالَ: اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكَ يَا عَائِشَةُ اَنْ اُعَلِّمَكَ ، اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي اَنْ تَسْأَلَ بِهٖ شَيْئًا لِّلْدُنْيَا ، قَالَتْ فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ ۔ ثُمَّ قُلْتُ ، اللّٰهُمَّ اِنِّي اَدْعُوكَ اللّٰهَ ، وَاَدْعُوكَ الرَّحْمٰنَ ، وَاَدْعُوكَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ ، وَاَدْعُوكَ بِاسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ، اَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي ۔ قَالَتْ فَاسْتَضَحَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهُ لَفِي الْاِسْمَاءِ الَّتِي دَعَوْتَ بِهَا۔))

[رواه ابن ماجه]

(۵۶۲) ((وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاَرْحَمْنِي ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : عَجَلْتِ اَيْهَا الْمُصَلِّي ، اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدُ اللّٰهُ

کتاب و سنت کی روشنی میں

ہے پھر مجھ پر درود بھیجا اور پھر دُعا کرو پھر ایک اور آدمی نے نماز پڑھی اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی پر درود بھیجا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا اے نمازی دُعا کرو تمہاری دُعا قبول ہوگی۔ (احمد ثلاثہ ترمذی نے اسے حسن اور ابن خزیمہ وابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۵۶۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یونس کی وہ دُعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی یعنی: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اس کے ساتھ جو مسلمان آدمی جس چیز کے بارہ میں بھی دعا کرے اللہ تعالیٰ اسے ضرور قبول فرماتا ہے (یہ الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں نسائی حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! کیا یہ قبولیت حضرت یونس کے لیے مخصوص تھی یا سب مومنوں کے لیے عام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے یہ ارشاد باری تعالیٰ نہیں سنا کہ ہم نے انہیں غم سے نجات بخشی اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں) [صحیح]

بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّ عَلَيَّ، ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَيَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبَّ-)) [رواه احمد والثلاثة ' وحسنه الترمذی وصححه ابن خزيمة وابن حبان]

(۵۶۳) ((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَعْوَةُ ذِي النَّوْنِ إِذْ دَعَاهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ-)) [رواه الترمذی، واللفظ له والنسائی وصححه الحاکم وزاد فی طریق عنده فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَلْ كَانَتْ لِيُونُسَ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً؟ فَقَالَ: إِلَّا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَتَنجِيَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ-]

الترغيب في الدعاء في السجود ودبر الصلوات وجوف الليل الاخير

سجدہ میں نمازوں کے آخر میں اور رات کے آخری حصہ میں دُعا کی ترغیب

(۵۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدہ میں ہوتا ہے لہذا سجدہ میں کثرت سے دُعا کرو۔ (مسلم ابوداؤد نسائی)

(۵۶۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا

(۵۶۴) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَكَثِّرُوا الدُّعَاءَ)) [رواه مسلم وابوداؤد والنسائی]

(۶۲۵) ((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

یا رسول اللہ! کون سی دُعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ فرمایا رات کے آخری پہرہ اور فرض نمازوں کے آخر میں۔ (ترمذی نے اسے حسن کہا ہے) [صحیح لغیرہ]

قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَاتِ ((رواه الترمذی ' وَقَالَ حَسَنَ

الترهيب من استبطاء الاجابة وقوله دعوت فلم يستجب لي

قبولیت کو مست سمجھنے یا یہ کہنے پر وعید کہ میں نے دُعا مانگی لیکن قبول نہیں ہوئی

(۵۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص کی دُعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ وہ جلد بازی نہ کرے اور کہنے لگے کہ میں نے دُعا کی لیکن میری دُعا قبول نہ ہوئی۔ (متفق علیہ) مسلم و ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ بندے کی دُعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دُعا نہ کرے اور جلد بازی نہ کرنے لگے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جلد بازی کیا ہے؟ فرمایا: بندہ یہ کہے میں نے دُعا کی، میں نے دُعا کی لیکن میری دُعا قبول ہوتی نظر نہیں آتی چنانچہ میں وہ اُکتا جاتا ہے اور دُعا ترک کر دیتا ہے۔ یَسْتَحْسِرُ کے معنی اُکتا جانے اور تھک کر دُعا ترک کر دینے کے ہیں)

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ: دَعْوَتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي.)) [متفق عليه، وفي رواية لمسلم والترمذی: لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ، مَا لَمْ يَسْتَعْجَلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الِاسْتِعْجَالُ قَالَ: يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرِ يُسْتَجَبْ لِي؟ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ قَوْلَهُ: يَسْتَحْسِرُ أَي يَمَلُّ وَيَعِيَا

فترك الدعاء]

الترهيب من رفع المصلی راسه الى السماء وقت الدعاء وان يدعو الانسان وهو

غافل عند الدعاء

بوقت دُعا نمازی کے آسمان کی طرف نظر اٹھانے اور غفلت کی حالت میں دُعا کرنے پر وعید

(۵۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آ جائیں گے یا ان کی نظریں اُچک لی جائیں گی۔ (مسلم)

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَتْ هِنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارُهُمْ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ، أَوْ لَنْحَطْفَنَ أَبْصَارَهُمْ.)) [رواه مسلم]

(۵۶۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دل ایمان و یقین کے ظرف ہیں۔ ذکر و فکر الہی اور استحضار میں ایک دوسرے پر فوقیت رکھتے ہیں۔ لہذا اے لوگو! جب تم اللہ عز و جل سے سوال کرو تو اس طرح سوال کرو کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے بندے کی دعا قبول نہیں فرماتا جو غافل دل سے دعا کرے۔ (احمد، ترمذی و حاکم میں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو اور خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لاپرواہ دل کی دعا قبول نہیں فرماتا) [حسن لغیرہ]☆

(۵۶۸) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الْقُلُوبُ أَوْعِيَةٌ وَبَعْضُهَا أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ) فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَيُّهَا النَّاسُ، فَاسْأَلُوهُ، وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ لِعَبْدٍ دَعَاةً عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ غَافِلٍ)) [رواه احمد وهو عند الترمذی والحاکم من حدیث ابی ہریرة بلفظ ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابة واعلموا ان اللہ لا يستجيب دعاء من قلب غافل لاه۔]

الترہیب من دعاء الانسان - لمی نفسه وولده وخدامه وواله

اپنے اپنی اولاد و خدام اور مال کے لیے بددعا کی ممانعت

(۵۶۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے لیے بددعا نہ کرو اپنی اولاد کے لیے بددعا نہ کرو اپنے خادموں کو بددعا نہ دو اپنے مالوں کے لیے بددعا نہ کرو (۱) کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی ایسی گھڑی سے موافقت کرے جو کہ اس میں اللہ سے جو بھی سوال کر وہ اسے قبول فرمائے۔ (مسلم، ابوداؤد، ابن خزیمہ) (۲)

(۵۶۹) ((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تَوَافَقُوا مِنَ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ))

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اپنی زبانیں کو بددعاؤں کے لیے کھلا چھوڑنے سے منع فرمایا۔ تلقین کی کہ خود کے لیے اور اپنے اموال کے لیے مصائب و حوادث اور تکلیفیں طلب نہ کریں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

«وَلَوْ يُعْجَلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجْلُهُمْ فَبَدَّرُ الَّذِينَ لَا يُرْجُونَ لِقَاءَ نَافِي طُعْيَانِهِمْ بِعَمُهُونَ»

اگر اللہ لوگوں کی برائی میں جلدی کرتا جس طرح وہ طلب خیر میں جلدی کرتے ہیں تو ان کی (عمر کی) میعاد پوری ہو چکی ہوتی سو جن لوگوں کو ہم سے شے کی توقع نہیں نہیں ہم چھوڑے رکھتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بیکٹے رہیں)

(۲) باب سے موافقت کے لیے مختصر کی بجائے اصل کتاب سے۔ (ازہر)

۱: جملہ من (القلوب اوعية و بعضها اوعى من بعض) کے سوا باقی حدیث حسن لغیرہ ہے۔ (ازہر)

فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ)) [رواه مسلم۔ ابوداؤد

و ابن خزيمة]

(۵۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دُعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں (۱) مظلوم کی دُعا (۲) مسافر کی دُعا (۳) باپ کی بیٹے پر بد دُعا۔ (ترمذی) [حسن لغیرہ]

(۵۷۰) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ لَا شَكَّ فِي إِجَابَتِهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَكَلِدِهِ)) [رواه الترمذی]

الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و التہیب من ترکھا عند ذکرہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر کثرت سے درود پڑھنے کی ترغیب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت

درود نہ پڑھنے پر وعید

(۵۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (مسلم ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا)

(۵۷۱) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.)) مسلم، وفي رواية للترمذی مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ -]

(۵۷۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہوگا۔ (ترمذی نے اسے حسن اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے) [حسن لغیرہ]

(۵۷۲) ((وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)) [رواه الترمذی وحسنه، وابن حبان و صححه -]

(۵۷۳) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ عزوجل نے میری قبر کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور اسے تمام انسانوں کے نام دے دیئے ہیں تو قیامت تک جو شخص بھی مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ فرشتہ مجھے اس کا

(۵۷۳) ((وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلَّ بِقَبْرِي مَلَكَهُ أَعْطَاهُ أَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا ابْلَغَنِي

اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچادے گا کہ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ (بزار) ^(۱)

(۵۷۳) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی مجھ پر درود پڑھنا شروع کرے گا تو اس کا درود مجھ تک پہنچا دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو جائے، میں نے عرض کیا اور موت کے بعد؟ فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو کھانا حرام قرار دیا ہے۔ (ابن ماجہ) [حسن لغیرہ]

(۵۷۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ میری اُمت کا درود جمعہ کے دن مجھ پر پیش کیا جاتا ہے اور جو شخص مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا وہ میرے زیادہ قریب ہوگا۔ (بیہقی) [حسن لغیرہ]

(۵۷۶) حضرت روفیع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ درود پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (اے اللہ! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن اپنے پاس خاص تقرب میں جگہ عطا فرما) تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ (بزار طبرانی اوسط)

[ضعیف]

(۵۷۷) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔ (نسائی، ابن حبان و حاکم نے

بِسْمِهِ وَاَسْمِ اَبِيهِ هَذَا فَلَانُ بِنُ فَلَانٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ۔)) [روا البزار]

(۵۷۴) ((عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اِنْ اَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ اِلَّا عَرَضْتُ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا، قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْاَرْضَ اِنْ تَاْكَلَ اجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ۔))

(۵۷۵) ((وَعَنْ أَبِي اَمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَكْثَرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ. فَاِنَّ صَلَاةَ اُمَّتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَمَنْ كَانَ اَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً كَانَ اَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنزِلَةً۔)) [رواه البيهقي]

(۵۷۶) ((وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي۔)) [رواه البزار والطبرانی في الاوسط]

(۵۷۷) ((وَعَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔)) [رواه

(۱) محدث البانی بیہقی نے اسے صحیح الترغیب میں ذکر کیا ہے لیکن اس پر کوئی علامت نہیں تاہم سند اس کی حسن ہے۔ واللہ اعلم۔ (ازھر)

اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ترمذی نے اسے از حسین بن علی از علی کی سند سے بیان کیا اور حسن صحیح قرار دیا ہے [صحیح]

(۵۷۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (مقرر کیے ہوئے) ہیں جو (دنیا میں) گھومتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (نسائی، ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۵۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میری روح مجھ پر لوٹا دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔^(۱) [احمد ابوداؤد] [حسن]

النسائی، وصححه ابن حبان والحاكم
واخرجه الترمذی لكن قال عن الحسين
بن علي عن علي وقال حسن صحيح-
(۵۷۸) ((وَعَنْ بِنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً
سَيَّاحِينَ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ))
[رواه النسائی، وصححه ابن حبان]

(۵۷۹) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ
عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى- أُرَدَّ
عَلَيْهِ السَّلَامَ)) [رواه احمد و ابوداؤد]

کتاب البیوع و ذکر ابوابہ

الترغیب فی الاکتساب بالبیع وغیرہ

تجارت اور دیگر ذرائع سے کمانے کی ترغیب

(۵۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا گیا کہ کونسی کمائی افضل ہے؟ فرمایا آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر صاف ستھری بیع (یعنی جو دھوکے، فریب، جھوٹی قسم وغیرہ سے پاک ہو)۔ (طبرانی اوسط۔ اس کے راوی ثقہ ہیں) [صحیح]

(۵۸۰) ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ الْكُسْبِ أَفْضَلُ؟ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ
مَبْرُورٍ-)) [رواه الطبرانی فی الاوسط-]

(۱) اس مقام کو سمجھنے کے لیے چند امور کا پیش نظر رہنا ضروری ہے: ۱۔ ان امور کا تعلق احوال برزخ سے ہے جو آخرت کی منزل ہے اس لیے ان کا ادراک ہماری محدود عقول سے ممکن نہیں۔ ۲۔ جسم کی طرف روح کو لوٹا جانا اس کے جسم سے جدا ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اسی کو عرف عام میں موت کہا جاتا ہے۔ ۳۔ انبیاء اہل دنیا کے اعتبار سے "میت" ہونے کے باوجود حیات سے متصف ہیں۔ اس لیے کہ یہ امر تو شہداء کے لیے بھی ثابت ہے اور اس میں شک نہیں کہ انبیاء صلی اللہ علیہم وسلم شہداء کی نسبت بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان حقائق سے تعادل اس حدیث کے بارے میں افراط و تفریط کا باعث بنا۔ کچھ لوگوں نے اس کا انکار ہی کر دیا اور بعض نے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء ارواحنا کے لیے دنیوی زندگی پر استدلال شروع کر دیا۔ الرقیق الاعلیٰ کی رفعتوں سے ہمکنار ہستی کے لیے پھر سے حیات دینے والوں پر اصرار کرنے والوں کے لیے اس کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے کہ چہ بے غیر مقام محمد عربی ست۔ (ازع۔ ح۔ ازهر)

ورواتہ ثقات۔]

الترغیب فی ذکر اللہ تعالیٰ فی الاسواق ومواطن الغفلة

بازاروں اور غفلت کی جگہوں میں اللہ کے ذکر کی ترغیب

(۵۸۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ..... الخ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں۔ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ رہنے والا ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اسی کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔“ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک لاکھ نیکی لکھ دیتا، ایک لاکھ برائی مٹا دیتا اور اس کا ایک لاکھ درجہ بلند فرما دیتا ہے (ترمذی نے اسے روایت کیا اور ”غریب“ قرار دیا ہے مصنف فرماتے ہیں کہ اس کے راوی ثقات اثبات ہیں ہاں البتہ اس کے ایک راوی ازہر بن سنان کے بارہ میں اختلاف ہے) [حسن

لغیرہ]

(۵۸۱) ((عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ - بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَى عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ -)) [رواه الترمذی وَقَالَ: غَرِيبٌ - قَالَ الْمَصْنَفُ: رَوَاتِهِ ثِقَاتٌ اثْبَاتٌ - الْأَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ فِيهِ خِلَافٌ -]

الترغیب فی الاقتصاد فی طلب الرزق والاجمال فیہ وفی ذم الحرص وحب المال

طلب رزق میں میانہ روی و حسن و خوبی کی ترغیب اور حرص و حب مال کی مذمت

(۵۸۲) حضرت ابو جمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا اچھے طریقے سے طلب کرو^(۱) کہ ہر شخص کے لیے اس چیز کا حصول آسان کر دیا جائے گا جو اس کے لیے پیدا کی گئی ہے (ابن ماجہ ابوالشیخ اور حاکم نے ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو بیان کیا ہے کہ ہر ایک کے لیے دنیا میں سے جو لکھا گیا ہے اس کے لیے آسان کر دیا جائے گا۔ [صحیح]

(۵۸۲) ((عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَجْمَلُوا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا - فَإِنَّ كُلَّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ -)) [رواه ابن ماجه - واخرجه ابو الشيخ والحاكم بلفظ فَإِنَّ كُلَّ مَيْسَرٍ لِمَا كُتِبَ لَهُ مِنْهَا -]

(۱) شرعاً حلال اور عرفاً خوبصورت اور قابل ستائش ہو۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے جو ذریعہ عطا فرمایا اس پر قناعت کرے۔ (۳) طبع اور لالچ میں اس طرح گرفتار نہ ہو کہ حلال و حرام کی تمیز چھوڑ دے اور ذرا لالچی سے غافل ہو جائے۔ اس چیز کا حصول آسان کر دیا جائے گا جو دنیا میں سے اس کے لیے لکھی گئی ہے۔

(۵۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! غنا زیادہ ساز و سامان سے نہیں ہے بلکہ اصل غنا تو دل کی غنا ہے اللہ عزوجل اپنے بندے کو وہ رزق عطا فرماتا ہے جو اس کے لیے لکھا گیا ہے لہذا رزق اچھے طریقے سے طلب کرو جو حلال ہے وہ لے لو اور جو حرام ہے اسے چھوڑ دو۔ (ابویعلیٰ، اس کی سند حسن ہے اور اس کا ابتدائی حصہ متفق علیہ ہے) [صحیح لغیرہ]

(۵۸۳) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْغِنَى لَيْسَ عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ - وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ - وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْتِي عَبْدَهُ مَا كُتِبَ لَهُ مِنَ الرِّزْقِ فَاجْتَمِعُوا فِي الطَّلَبِ، خُذُوا مَا حَلَّ وَدَعُوا مَا حَرَّمَ.)) [رواه ابو يعلى، وسند حسن - واوله متفق عليه]

(۵۸۴) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک رزق بندے کو اس طرح تلاش کرتا ہے جس طرح اسے اس کی موت تلاش کرتی ہے۔ (ابن حبان، بزاز، طبرانی کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ بے شک رزق بندے کو موت سے بھی زیادہ طلب کرتا ہے) [صحیح لغیرہ]

(۵۸۴) ((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الرِّزْقَ لِيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ.)) [رواه ابن حبان، والبزار، والطبرانی ولفظه أَنَّ الرِّزْقَ لِيَطْلُبُ الْعَبْدَ أَكْثَرَ مِمَّا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ.]

(۵۸۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اگر رزق سے بھاگ بھی جائے تو رزق اسے اس طرح پالے گا جس طرح موت پالیتی ہے۔ (طبرانی اوسط و صغیر، سند حسن) [حسن لغیرہ]

(۵۸۵) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ فَرَّ أَحَدُكُمْ مِنْ رِزْقِهِ ادْرَكَهُ كَمَا يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ.)) [رواه الطبرانی في الاوسط والصغير بسند حسن -]

(۵۸۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین ذکر خفی ہے اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کرے۔ (ابوعوانہ، ابن حبان) [ضعیف]

(۵۸۶) ((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ، وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي.)) [رواه ابو عوانة، وابن حبان -]

(۵۸۷) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے انہیں اس قدر نقصان نہیں پہنچاتے، جس قدر مال و جاہ کی حرص

(۵۸۷) ((وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا ذُبَانٍ جَانِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِافْسَدَلِهَا مِنْ

آدمی کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے^(۱) (ترمذی وابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ)) [رواه الترمذی، وصححه هو ابن حبان۔]

(۵۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمایا کرتے تھے کہ: اے اللہ میں تجھ سے ایسے علم سے پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جس میں خشیت نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ (نسائی۔ مسلم و ترمذی میں یہ حدیث زید بن ارقم سے مروی ہے) [صحیح لغيره]

(۵۸۸) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔)) [رواه النسائي، وهو عند مسلم والترمذی من حدیث زید بن ارقم]

(۵۸۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کے لیے اگر مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کو بھی تلاش کرے گا، ابن آدم کے پیٹ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۵۸۹) ((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ كَانَ لابنِ آدَمَ واديان من مالٍ لَأَبْتَعِيَ إِلَيْهِمَا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔)) [متفق عليه]

الترغیب فی طلب الحلال والاکل منه والترہیب من اکتساب الحرام واکله ولبسه

حلال طلب کرنے اور کھانے کی ترغیب اور حرام کھانے، کمانے اور پہننے پر وعید

(۵۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے^(۲) پاک ہی کو قبول فرماتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی اس چیز کا حکم دیا ہے، جس کا اس نے رسولوں کو حکم دیا تھا چنانچہ فرمایا: اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو بے شک میں تمہارے اعمال کو جانتا ہوں اور فرمایا: مومنو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں ان کو کھاؤ۔

(۵۹۰) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا۔ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ۔ وَقَالَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

(۱) یعنی مال و جاہ کی حرص دین کو اس سے کہیں زیادہ نقصان پہنچاتی ہے جتنا کہ دو جھوٹے بھیرے بکریوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

(۲) بے شک اللہ پاک ہے یعنی ناقص سے منزہ ہے آفات و عیوب سے مقدس ہے پاک یعنی حلال ہی کو قبول فرماتا ہے یعنی جو شرعی طریقے سے حاصل کیا گیا ہو اور حیلوں اور شہادت سے پاک ہو۔ (فیض القدر)

پھر آپ ﷺ نے آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے (۱) پراگندہ حال اور غبار آلود ہے آسمان کی طرف اپنے ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتا ہے یا رب! یا رب لیکن اس کا کھانا حرام ہے اس کا پینا حرام ہے اس کا لباس حرام ہے مال حرام سے اس کی پرورش ہوتی ہے تو اس کی دُعا کیسے قبول ہو؟“ (مسلم ترمذی)

كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ. وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغَدَىٰ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابَ لِذَلِكَ؟)) (رواه مسلم والترمذی)

(۵۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طلب حلال ہر مسلمان کے لیے واجب ہے۔ (طبرانی اوسط) اس کی سند حسن ہے) [ضعیف]

(۵۹۱) ((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: طَلَبُ الْحَلَالِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.)) (طبرانی فی الاوسط وسندہ حسن۔)

(۵۹۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا طلب حلال فرض کے بعد فرض ہے۔ (طبرانی ذہبی) [ضعیف]

(۵۹۲) ((وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ.)) (رواه الطبرانی والبيهقي)

(۵۹۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پاک مال کھائے سنت کے مطابق عمل کرے اور لوگ اس کی شراوتوں (۲) سے محفوظ ہوں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کی امت میں اس وقت ایسے لوگ بہت ہیں۔ فرمایا میرے بعد کی صدیوں میں بھی ہوں گے۔ (ترمذی و حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [ضعیف]

(۵۹۳) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا، وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ، وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا فِي أُمَّتِكَ الْيَوْمَ كَثِيرٌ قَالَ: وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي.)) (رواه الترمذی وصححه هو الحاکم)

(۵۹۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں چار چیزیں ہوں اور دنیا کی کوئی چیز نہ ہو تو کوئی حرج نہیں (اور وہ چار چیزیں یہ ہیں) (۱) حفظ امانت

(۵۹۴) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا:

(۱) حرام میں لوث ہونے کی وجہ سے قبولیت دُعا کے متعدد اسباب کا اجتماع بھی اس کے لیے مفید نہیں ہوتا اور اس کی دُعا مردود ہو جاتی ہے۔

(۲) شراوتوں سے مراد ظلم، رشک، عبادتِ لہو، کج روی، غیبت، لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۲) صدق حدیث (۳) حسن اخلاق اور (۴) کھانے میں پاکیزگی
(احمد طبرانی بسند حسن) [صحیح]

حِفْظُ اَمَانَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيثٍ، وَحُسْنُ
خَلِيقَةٍ، وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ۔)) [رواہ احمد
والطبرانی بسند حسن۔]

(۵۹۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حلال طریقے سے مال کمائے اور کھائے یا
پینے یا اپنے سوا اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوق کو کھلائے ^(۱) اور پہنائے تو یہ
اس کے لیے صدقہ کی طرح بابرکت اور موجب ثواب مال ہوگا۔
(ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [ضعیف]

(۵۹۵) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَيُّمَا
رَجُلٍ كَسَبَ مَالًا مِنْ حَلَالٍ فَاطْعَمَ نَفْسَهُ
أَوْ كَسَاهَا، فَمِنْ دُونِهِ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ كَانَ
لَهُ بِهِ زَكَاةٌ۔)) [رواہ ابن حبان و صححہ]

(۵۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص مال حرام جمع کرے اور پھر اسے صدقہ کرے اسے اس کا
ثواب تو نہیں ملے گا تاہم اس کا بوجھ اور گناہ اس کے دوش پر
ہوگا۔ ^(۲) (ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم) [حسن]

(۵۹۶) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا
ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَكَانَ
إِصْرَهُ عَلَيْهِ۔)) [رواہ ابن خزیمہ، وابن
حبان، والحاكم]

(۵۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کو اس
بات کی کوئی پرواہ نہ ہوگی کہ اس نے جلال طریقے سے مال کمایا ہے یا
حرام سے (بخاری و نسائی، زین کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب
یہ حالت ہوگی تو ان کی دعا قبول نہ ہوگی) ^(۳)

(۵۹۷) ((وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا
يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنْ
الْحَرَامِ۔)) [رواہ البخاری والنسائی،
وزاد زین فیہ: فَإِذَا ذَلِكَ لَا يُجَابُ لَهُمْ
دَعْوَةٌ]

(۵۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں کو جہنم میں زیادہ تر کون سی چیز لے

(۵۹۸) ((وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ

(۱) یعنی اپنے اوزار اپنے اہل و عیال کے علاوہ دوسروں کو بھی کھلانے اور پہنانے تو اس کا یہ عمل خیر و برکت اور پاکیزگی کا سبب ہوگا۔

(۲) اصر کے لفظ میں تنگی اور کمی کو محسوس کرنے کے معنی ہیں۔ اس لیے یہ لفظ عہد و پیمانہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جب کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي﴾ اور اس پر تم نے مجھ سے عہد کیا اور گناہ اور پیمانہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيُضِعُّ عَنْهُمْ أَصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ اور ان سے ان کے بوجھ اور طوق اُتارتا ہے جو ان پر تھے۔ ازہر

(۳) زین کا روایت کردہ اضافہ سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ (ازہر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جائے گی؟ فرمایا منہ اور شرم گاہ! آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں کو بخت میں زیادہ کون سی چیز لے جائے گی؟ فرمایا: اللہ کا تقویٰ اور حسن خلق (ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) [حسن]

النَّارَ؟ قَالَ: الْقَمُّ وَالْفَرْجُ، وَسَيْلٌ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ تَقْوَى اللَّهِ، وَحَسَنُ الْخُلُقِ.)) (رواه الترمذی و

[صححه]

الترغیب فی الورع وترک الشبهات وما یحوک فی الصدور

تقویٰ اختیار کرنے اور شکوک و شبہات اور دل میں کھٹکنے والی باتوں کو ترک کرنے کی ترغیب

(۵۹۹) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے جو شخص ان مشتبہات سے بچا رہا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں داخل ہو گیا جس طرح وہ چرواہا جو محفوظ چراگاہ کے ارد گرد ریوڑ چراتا ہے عین ممکن ہے کہ اس کا ریوڑ چراگاہ میں داخل ہو جائے^(۱) خبردار! ہر بادشاہ کا ایک ممنوعہ علاقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا ممنوعہ علاقہ وہ امور ہیں جن کو اس نے حرام قرار دیا ہے خبردار! بے شک جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ صحیح ہو جائے تو سارا جسم صحیح ہو جاتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے خبردار! وہ ٹکڑا دل ہے۔ (بخاری و مسلم ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ ان کے درمیان کچھ امور مشتبہات ہیں جن کے بارہ میں بہت سے لوگ یہ نہیں جانتے کہ یہ حلال میں سے ہیں یا حرام میں سے جس اپنے دین اور عزت کو بچانے کے لیے ان کو چھوڑ دیا وہ سلامت رہا)

(۵۹۹) ((عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْهَيْسِ يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ إِلَّا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمِيًّا، إِلَّا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمَهُ، إِلَّا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، إِلَّا وَهِيَ الْقَلْبُ.)) [متفق عليه۔
وفی روایة الترمذی: وَبَيِّنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَدْرِي كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ إِمَّنَ الْحَلَالِ هِيَ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ. فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ فَقَدْ سَلِمَ]

(۶۰۰) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے فرمایا نیکی حسن خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو

(۶۰۰) ((وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبِرُّ حَسَنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ

(۱) ریح کے معنی سرسبز و شادابی کے ہوتے ہیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ ریوڑ اس چراگاہ میں داخل ہو کر چارہ کھانے لگے۔

تمہارے جی میں کھلے اور تم ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔
(مسلم)

(۶۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے راستہ میں ایک بھور پائی تو فرمایا کہ اگر یہ ڈرنہ ہوتا کہ شاید یہ صدقہ کی ہو تو میں اسے کھالیتا۔ (بخاری و مسلم)

(۶۰۲) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان یاد رکھا ہے کہ جس چیز میں شک ہو اسے ترک کر دو اور جس میں شک نہ ہو تو اسے اختیار کرو۔ (ترمذی، نسائی و ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے طبرانی نے اسے بروایت وائلہ بن اسقع بیان کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ پوچھا گیا: ”پرہیز گار کون ہے؟“ فرمایا جو شبہ کے پاس رک جاتا ہے) [صحیح]

(۶۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو روزانہ اپنی کمائی کی ایک مقررہ مقدار آپ کو ادا کیا کرتا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسے کھالیتے تھے ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کھالیا، غلام نے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ کیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہے؟ غلام نے بتایا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لیے کہانت کیا کرتا تھا گو کہ میں اچھا کاہن نہیں لیکن میں نے اسے دھوکہ دیا تھا وہ شخص مجھے ملا اور اس نے مجھے اس کہانت کی وجہ سے یہ چیز دی ہے جو آپ نے کھائی ہے یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ میں ہاتھ ڈالا اور پیٹ میں جو کچھ تھا اسے قے کر کے باہر نکال دیا (بخاری) اس حدیث میں خراج سے مراد وہ

مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ. ((رواه مسلم])
(۶۰۱) ((وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْ لَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَا كَلْتُهَا.)) [متفق عليه]

(۶۰۲) ((وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دَعَا مَا يُرِيكَ إِلَى مَا لَا يُرِيكَ.)) [رواه الترمذی، والنسائی و صححه هو وابن حبان۔ و اخرجہ الطبرانی من حدیث وائلہ بن الاسقع نحوه، و زاد فیہ: قِيلَ فَمَنِ الْوَرِعُ؟ قَالَ الَّذِي يَقِفُ عِنْدَ الشُّبْهَةِ۔]

(۶۰۳) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لَابِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: أَتَدْرِي مَا هَذَا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا هُوَ؟ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا أَحْسِنُ الْكَهَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ، فَلَقِينِي فَأَعْطَانِي قَدْلِكَ هُوَ الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ، فَادْخُلْ أَبُو بَكْرٍ يَدُهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ.)) [رواه البخاری۔
قوله الخراج هو ما يُعِينُهُ السَّيِّدُ عَلَى عَيْدِهِ

مقررہ کمائی ہے جس کی روزانہ ادائیگی کمانے والے غلام پر اس کے آقا کی طرف سے لازم قرار پاتی ہے۔)

[المکتسب فی کل یوم۔]

(۶۰۴) حضرت عطیہ بن عروہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ متقین میں سے نہیں ہو سکتا جب تک وہ حرج والی چیز سے بچنے کیلئے اس چیز کو بھی ترک نہ کر دے جس میں کوئی حرج نہ ہو۔ (ابن ماجہ ترمذی نے اسے حسن اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے) [ضعیف]

(۶۰۴) ((وَعَنْ عَطِيَّةِ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذْرًا لِمَا بِهِ بَأْسٌ.)) [رواه الترمذی، وحسنه، وابن ماجه، وصححه الحاكم۔]

(۶۰۵) حضرت ابومامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے یہ پوچھا کہ گناہ کیا ہے؟ فرمایا جب تمہارے جی میں کوئی بات کھٹکے تو اسے چھوڑ دو اس نے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ فرمایا جب تمہاری برائی تمہیں بری لگے اور نیکی اچھے لگے تو تم ایماندار ہو۔ (احمد بسند صحیح) [صحیح]

(۶۰۵) ((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعَهُ. قَالَ: فَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: إِذَا سَاءَ تَكَّ سَيِّئَتِكَ، وَسَرَّتْكَ حَسَنَتِكَ، فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ.)) [رواه احمد بسند صحيح]

الترغیب فی السماحة فی البیع والشراء وحسن التقاضی والقضاء

خرید و فروخت میں فراخدلی اور تقاضا کرنے اور ادا کرنے میں خوش اسلوبی کی ترغیب

(۶۰۶) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو نرم ہے جب وہ بیچے نرم ہے جب وہ خریدے اور نرم ہے جب وہ تقاضا کرے۔ (بخاری، ابن ماجہ ترمذی کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو معاف فرمائے جو تم سے پہلے تھا اور وہ نرم تھا جب کچھ بیچتا نرم تھا جب کچھ خریدتا اور نرم تھا جب وہ ادا کرتا۔^(۱))

(۶۰۶) ((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا سَمَحًا إِذَا بَاعَ، سَمَحًا إِذَا اشْتَرَى، سَمَحًا إِذَا اقْتَضَى.)) [رواه البخاری، وابن ماجه، واللفظ له والترمذی، والفظه: غَفَرَ اللَّهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ، سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى.]

(۱) یعنی اپنے حق کے طلب کرنے میں بھی نرمی سے کام لیتا اور اپنے ذمہ کو ادا کرتے ہوئے بھی فراخدلی سے کام لیتا تھا اور اس میں نال منول سے کام نہ لیتا تھا اس حدیث میں یہ ترغیب دی گئی ہے کہ معاملات میں نرمی اور اخلاق کریمانہ کا ثبوت دینا چاہئے اور اپنے حق کو طلب کرتے وقت لوگوں کے ساتھ نرمی و خفی کا معاملہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ درگزر کا رویہ اپنانا چاہئے۔ (فتح الباری)

(۶۰۷) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں اس شخص کے بارے میں جو آگ کے لیے حرام ہے اور جس کے لیے آگ حرام ہے آگ ہر اس شخص پر حرام ہے جو لوگوں کے قریب رہے اور متواضع اور نرم خو ہو (ترمذی نے اسے حسن قرار دیا اور طبرانی کی روایت میں لیں کا لفظ بھی ہے اس کی سند جید ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح لغیرہ]

(۶۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے قرض کی واپسی کا تقاضا کرنے لگا اور اس نے کچھ سختی سے بھی کام لیا تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کے ساتھ سختی کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو حق والے کو بات کرنے کا حق حاصل ہے پھر فرمایا اسے ایک اونٹ دے دو جو اس کے اونٹ کا ہم عمر ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس اس کے اونٹ سے بہتر ہے فرمایا اسے وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادا کرنے میں اچھا ہو۔ (بخاری و مسلم، مسلم میں یہ حدیث ابو رافع سے بھی مروی ہے)

(۶۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی اپنے اُس نصفِ وسق کو وصول کرنے آیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اُدھار لیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پورا وقت ادا فرما دیا اور فرمایا کہ نصفِ وسق تو تیرا ہے اور نصفِ وسق تیرے لیے میری طرف سے ہے پھر ایک وسق والا تقاضا کرنے آیا تو آپ نے اسے دو وسق عطا فرمادئے اور فرمایا ایک وسق تمہارا ہے اور ایک وسق میری طرف سے ہے۔ (بخاری و مسلم) اس کی سند لا باس بہ ہے شطر کے معنی نصف اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اونٹ

(۶۰۷) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ، وَمَنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ- عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيْنَ سَهْلٍ-)) [رواه الترمذی وحسنہ والطبرانی وزاد: لَيْن: وسندہ جید وصححه ابن حبان-]

(۶۰۸) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَطَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ بَعْضُ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، ثُمَّ قَالَ: أَعْطُوهُ سِنًا مِثْلَ سِنِّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: لَا نَجِدُ إِلَّا امْتَلًا مِنْ سِنِّهِ. قَالَ: أَعْطُوهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً-)) [متفق عليه وهو عند مسلم من حديث أبي رافع بمعناه-]

(۶۰۹) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَرَجُلٍ يَتَقَاضَاهُ قَدْ اسْتَسْلَفَ مِنْهُ شَطْرَ وَسْقٍ، فَأَعْطَاهُ وَسْقًا، فَقَالَ: نِصْفُ وَسْقٍ لَكَ، وَنِصْفُ وَسْقٍ مِنْ عِنْدِي، ثُمَّ جَاءَ صَاحِبُ الْوَسْقِ يَتَقَاضَاهُ، فَأَعْطَاهُ وَسْقَيْنِ، فَقَالَ: وَسْقٌ لَكَ وَوَسْقٌ مِنْ عِنْدِي-)) [رواه البزار وسندہ لا باس بہ- الشطر: النصف والوسق: ستون

صاعاً- وقيل: حمل بعير-]

کے بوجھ کو وسق کہتے ہیں) [صحیح]
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۶۱۰) حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے غزوہ حنین کے موقع پر تمیں یا چالیس ہزار قرض لئے تھے اور پھر انہیں وہ ادا کر دیئے اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے قرض کا بدلہ یہ ہے کہ اسے پورا ادا کیا جائے اور تعریف کی جائے“ [صحیح]

(۶۱۰) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسَلَفَ مِنْهُ حِينَ غَزَا حُنَيْنًا ثَلَاثِينَ ، أَوْ أَرْبَعِينَ أَلْفًا ثُمَّ قَضَاهَا أَيَّاهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ، إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلْفِ الْوَفَاءُ وَالْحَمْدُ.)) (رواہ ابن ماجہ)

الترغیب فی اقالة النادم

نادم کا سودا واپس کرنے کی ترغیب

(۶۱۱) حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کی خریدی ہوئی چیز جس کے خریدنے پر وہ پشیمان ہے واپس لے لی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزشوں کو معاف فرمادے گا۔ (طبرانی اوسط اس کے راوی ثقہ ہیں) [صحیح لغیرہ]

(۶۱۱) ((عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَقَالَ إِخَاهُ بَيْعًا أَقَالَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) [رواہ الطبرانی فی الاوسط، ورواہ ثقات۔]

الترہیب من بخس الكيل والوزن

ناپ تول میں کمی پر وعید

(۶۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس قوم میں خیانت پیدا ہو جائے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ رعب ڈال دیتا ہے جس قوم میں زنا عام ہو جائے اس میں موت کی کثرت ہو جاتی ہے جو قوم ناپ تول میں کمی کرے اس کے رزق کو اللہ تعالیٰ کم کر دیتا ہے جو قوم ناحق فیصلہ کرے اس میں خوزیری عام ہو جاتی ہے اور جو قوم عہد شکنی کرے اس پر اللہ تعالیٰ دشمن کو مسلط کر دیتا ہے۔ (مالک موثقاً، طبرانی مرفوعاً، حتر کے معنی عہد شکنی کرتا ہے) [ضعیف] (۱)

(۶۱۲) ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ، وَلَا فَشَا الزُّنَا فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قَطَعَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرِّزْقَ، وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بغيرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الدَّمُ، وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سَلَطَ

(۱) اس معنی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ابن ماجہ کی روایت کردہ یہ حدیث صحیح لغیرہ کے درجہ کی ہے قال: اقبل علينا رسول الله ﷺ فقال يا =

اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْعُدْوَىَّ)) [رواه مالك موقوفاً،

والطبرانی مرفوعاً۔ والختر بفتح

المعجمة وسكون المشناة هو الغدر۔]

الترهيب من الغش والترغيب فى النصيحة فى البيع وغيره

دھوکہ دینے پر وعید اور بیع وغیرہ میں خیر خواہی کی ترغیب

(۶۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو ہمیں دھوکا دے وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔ (مسلم)

(۶۱۳) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.)) [رواه مسلم]

(۶۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلے کے ڈھیر کے پاس سے گزر رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا ہاتھ داخل فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں تر ہو گئیں، فرمایا غلے والے یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بارش سے گیلا ہو گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیلے غلے کو اوپر کیوں نہ کر دیا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے، جو ہمیں دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مسلم، ترمذی کی روایت میں مَنْ غَشَّنَا کے بجائے مَنْ غَشَّ ہے)

(۶۱۴) ((وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَ فِي أَصْبَعِهِ بَلَلًا فَقَالَ: مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ. مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.)) [رواه مسلم، وفي رواية الترمذی: من غش]

(۶۱۵) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

(۶۱۵) ((وَعَنْ وَائِلَةَ بِنْتِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ

معشر المهاجرين الخ۔ ترجمہ: اے گروہ مہاجرین پانچ خصالتیں ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ اور اللہ کی پناہ کہ تم انہیں پاؤ۔ کسی قوم میں جب فحاشی ظاہر ہو جائے یہاں تک کہ وہ علانیہ کرنے لگیں تو ان میں طاعون چھوٹ پڑتی ہے اور ایسی بیماریاں جو ان کے گزرنے والے آباؤ اجداد میں نہیں تھیں۔ اور وہ ماپ تول میں کمی کرتے ہیں تو قحط سالی، گزراں کی جنگی اور حکمران کی سختی میں پکڑ لیے جاتے ہیں۔ اور اپنے اسواں کی زکاۃ روک لیتے ہیں تو ان سے آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے اور گزریجاتا نہ ہوں تو ان پر بالکل بارش نہ ہو۔

اللہ اور اس کے رسول سے کیا ہوا عہد توڑتے ہیں تو ان پر اجنبی دشمن مسلط کر دیا جاتا ہے جو ان کے ہاتھوں سے بعض چیزیں لے جاتے ہیں۔ اور جو نبی ان کے حکام کتاب اللہ اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ بہترین شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کی بجائے کچھ اور کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی جنگی قوت آپس میں صرف کر دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے واضح کئے بغیر کسی عیب والی چیز کو بیچ دیا وہ ہمیشہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

[ابن ماجہ] (ضعیف جدا)

(۶۱۶) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک دین اخلاص و خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا کس کے لیے خیر خواہی یا رسول اللہ! فرمایا اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے حکام اور عوام کے لئے۔ (مسلم)

(۶۱۷) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمانوں کے معاملہ کی طرف توجہ نہ دے وہ ان میں سے نہیں ہے اور صبح و شام اللہ اس کے رسول اس کی کتاب اس کے امام اور عامۃ المسلمین کے لیے اخلاص اور خیر خواہی میں نہ گزارے وہ ان میں سے نہیں ہے۔ (طبرانی) [ضعیف]

(۶۱۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے (متفق علیہ ابن حبان کی ایک روایت میں ہے کہ آدمی اس وقت تک حقیقت ایمان کو نہیں پاسکتا جب تک لوگوں کے لیے بھی وہ پسند نہ کرے جسے وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے)

الترہیب من الاحتکار

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

(۶۱۹) حضرت معمر بن ابی معمر سے --- کہا گیا ہے کہ وہ ابن عبد اللہ بن نھلہ ہیں --- سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يَبِيئَهُ لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللَّهِ؛ وَلَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ.)) [رواه ابن

ماجہ]

(۶۱۶) ((وَعَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ. قُلْنَا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لِلَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلَا نَمَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ.)) [رواه مسلم]

(۶۱۷) ((وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَا يَهْتَمُّ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ، وَمَنْ لَمْ يُضْجِحْ وَيُنْصِحْ نَاصِحًا لِلَّهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَإِمَامِهِ، وَلِعَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ.)) [رواه الطبرانی]

(۶۱۸) ((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَوْمُنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.)) [متفق عليه۔ وعند ابن حبان: لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔]

(۶۱۹) ((عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ وَقَيْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

فرمایا کہ جو شخص ذخیرہ اندوزی کرے وہ خطا کار ہے۔^(۱) (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ترمذی وابن ماجہ کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ صرف خطا کار ہی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے)^(۲) [خاطیٰ ء۔]

ترغيب التجار في الصدق وترهيبهم من الكذب والحلف وان كانوا صادقين

تاجروں کو سچ بولنے کی ترغیب، جھوٹ کی مذمت اور قسم کھانے کی ممانعت خواہ وہ سچے ہوں

(۶۲۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچا اور امانت دار تاجر انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور ابن ماجہ نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ میں روایت کیا ہے کہ امانت دار سچا اور مسلمان تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا) [صحیح لغیرہ]

(۶۲۰) ((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصَّدِيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ)) [الترمذی، وحسنہ، ورواه ابن ماجہ من حدیث ابن عمر بلفظ: التَّاجِرُ الْأَمِينُ الصَّدُوقُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔]

(۶۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچا تاجر قیامت کے دن عرش الہی کے سایہ میں ہوگا۔ (اصفہانی۔ میں کہتا ہوں کہ اسے بغوی نے شرح السنہ میں بیان کیا ہے) [موضوع]

(۶۲۱) ((وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: التَّاجِرُ الصَّدُوقُ تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [رواه الاصفهانی۔ اقول: والبغوی فی شرح السنہ۔]

(۶۲۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تاجر میں جب چار خوبیاں ہوں تو اس کی کمائی پاک ہوتی ہے (۱) جب خریدے تو اس کی خرابی بیان نہ کرے (۲) جب بیچے تو اس

(۶۲۲) ((وَرَوَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ التَّاجِرَ إِذَا كَانَ فِيهِ أَرْبَعُ خِصَالٍ طَابَ كَسْبُهُ: إِذَا شَرَى لَمْ يَدُمَّ،

(۱) خاطی کے معنی نافرمان اور گناہگار کے ہیں یہ حدیث صراحت کے ساتھ ذخیرہ اندوزی کی حرمت پر دلالت کتا ہے۔ ہمارے اصحاب فرماتے ہیں کہ جو ذخیرہ اندوزی حرام ہے اس کا تعلق خاص طور پر کھانے پینے کی چیزوں سے ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ہنگامی کے وقت کھانے پینے کی اشیاء کو خریدنے اور فی الحال نہ بیچنے بلکہ انہیں ذخیرہ کر لے تاکہ اس کی قیمت میں اور بھی اضافہ ہو کھانے پینے کے علاوہ دیگر اشیاء کی ذخیرہ اندوزی حرام نہیں ہے۔ (شرح النووی علی مسلم)

(۲) یہ الفاظ بھی صحیح مسلم میں ہیں۔ (ازھر)

کی خوبی بیان نہ کرے (۳) نہ بیچتے ہوئے کوئی عیب چھپائے اور (۴) نہ اس دوران کوئی قسم کھائے (اصبہانی، اصبہانی و بیہقی نے اسے بروایت حضرت معاذ ان الفاظ میں بھی بیان کیا ہے کہ سب سے پاکیزہ کمائی تاجروں کی کمائی ہے بشرطیکہ جب بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کریں، وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہ کریں، خریدیں تو اس کی خرابی بیان نہ کریں، بیچیں تو اس کی تعریف نہ کریں، جب ان کے ذمہ قرض ہو تو اس کی ادائیگی میں ٹال مٹول نہ کریں (۱) اور جب انہوں نے قرض لینا ہو تو مقروض کو تنگ نہ کریں) [ضعیف]

(۶۲۳) اسماعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید گاہ کی طرف نکلے تو وہاں آپ ﷺ نے لوگوں کو خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے گروہ تجار! لوگوں نے آپ ﷺ کی آواز پر بلیک کہا اور آپ ﷺ کی طرف اپنی گردنیں اور نظریں اٹھائیں آپ ﷺ نے فرمایا تاجروں کو قیامت کے دن فاجروں کے طور پر اٹھایا جائے گا سوائے اس کے جو اللہ سے ڈر گیا اور نیکی کی اور سچ بولا۔ (ابن ماجہ، ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

[صحیح لغیرہ]

(۶۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حلف گناہ یا ندامت ہے۔ (ابن ماجہ، ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [منکر]

(۶۲۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

وَإِذَا بَاعَ لَمْ يَمْدَحْ ، وَلَمْ يُدَلِّسْ فِي الْبَيْعِ ،
وَلَمْ يَخْلِفْ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ)) [رواہ
الاصبہانی و اخرجه هو و البیہقی من
حدیث معاذ ، بلفظ إِنَّ أَطْيَبَ الْكُسْبِ
كُسْبُ التَّجَارِ الَّذِينَ إِذَا حَدَّثُوا لَمْ
يَكْذِبُوا - وَإِذَا انْتَمُوا لَمْ يَخُونُوا - وَإِذَا
وَعَدُوا لَمْ يَخْلِفُوا ، وَإِذَا اشْتَرَوْا لَمْ يَدْمُوا -
وَإِذَا بَاعُوا لَمْ يَمْدَحُوا ، وَإِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ
لَمْ يَمْطَلُوا وَإِذَا كَانَ لَهُمْ لَمْ يُعْسِرُوا]

(۶۲۳) ((عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبِيدِ بْنِ
رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَصَلِيِّ فَرَأَى النَّاسَ
يَتَبَايَعُونَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ،
فَاسْتَجَابُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَرَقَعُوا
أَعْنَاقَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: إِنَّ التَّجَارَ
يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَارًا إِلَّا مَنْ اتَّقَى
اللَّهَ ، وَبَرَّ وَصَدَّقَ)) [رواہ الترمذی
وصححه: وابن ماجه، وصححه ابن

حبان، والحاکم-]

(۶۲۳) ((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّمَا الْحَلِيفُ
جِنْتُ ، أَوْ نَدْمٌ)) [رواہ ابن ماجه،

وصححه ابن حبان-]

(۶۲۵) ((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

(۱) یعنی جو چیز خریدنا چاہتے ہیں اس کی قیمت کم لگانے کے لیے اس میں نقص نہیں نکالتے اور جو چیز بیچنا چاہ رہے ہیں اس کی بے جا تعریف نہیں کرتے۔

فرمایا تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ انہیں نظر رحمت سے دیکھے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا آپ ﷺ نے یہ تین بار فرمایا: میں نے عرض کیا: یہ لوگ تو خائب و خاسر ہو گئے یا رسول اللہ ﷺ! یہ کون ہیں؟ فرمایا: (۱) اپنے کپڑے کو لٹکانے والا (۲) احسان جتلانے والا اور (۳) اپنے سودے کو جھوٹی قسم کے ساتھ بیچنے والا (مسلم اربعہ ابن ماجہ کی روایت میں اسبل ازارہ والہ المنان عطاء کے الفاظ ہیں یعنی اپنی چادر کو (ٹخنے سے نیچے) لٹکانے والا اور اپنے غصیہ پر احسان جتلانے والا) = (۶۲۶) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی بکری کے ساتھ گزرا تو میں نے اس سے کہا کہ بکری کو تین درہم میں بیچو گے؟ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم! مگر پھر اس نے اسے بیچ دیا میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلہ میں بیچ دیا۔ (ابن حبان)

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقُلْتُ خَابُوا وَخَسِرُوا، وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَانُ وَالْمُنْفِقُ سَلَعْتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ. ((رواه مسلم، والاربعه، وعند ابن ماجه، المسبيل، ازاره، والمنان عطاءه))

(۶۲۶) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ أَعْرَابِي بِشَاةٍ فَقُلْتُ: تَبِعُهَا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ؟ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ، ثُمَّ بَاعَهَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: بَاعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاهُ.)) (رواه ابن حبان)

التَّوْبَةُ مِنْ خِيَانَةِ أَحَدِ الشَّرِيكَيْنِ الْآخَرَ

دو حصہ داروں میں سے ایک کے لیے دوسرے کی خیانت پر وعید

(۶۲۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ دو حصہ داروں میں تیسرا میں ہوں^(۱) جب تک ان میں سے ایک دوسرے کی خیانت نہیں کرتا اور جب وہ خیانت کرتا تو میں ان دونوں کے درمیان میں سے نکل جاتا ہوں۔ (ابوداؤد) حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے اور رزین کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ پھر ان کے پاس شیطان آ جاتا ہے۔ دارقطنی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ دو حصہ داروں پر ہے بشرطیکہ ان میں سے ایک دوسرے کی

(۶۲۷) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِذَا خَانَ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا.)) (رواه ابوداؤد، والحاکم، وقال صحیح الاسناد، وزاد رزین فی آخره وَجَاءَ الشَّيْطَانُ، وَأَخْرَجَهُ الدَّارِقُطْنِيُّ بِلَفْظِ يَدُ اللَّهِ عَلَى الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ

(۱) جب تک وہ دونوں امین رہیں اللہ کی مدد اور برکت ان کے شامل حال رہتی ہے اور جب وہ خیانت شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان سے دور ہو جاتا اور شیطان ان کا شریک بن جاتا ہے۔

اللَّهِ)) [رواه البخاری، وابن ماجه] - دے گا۔ (بخاری وابن ماجه)

(۶۳۱) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِي دَيْنًا ثُمَّ جَهْدَ فِي قَضَائِهِ، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَهُ فَأَنَا وَلِيُّهُ)) [رواه احمد بسند جيد، وابويعلی، والطبرانی فی الاوسط۔]

(۶۳۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری امت کے قرض کو اٹھائے پھر اس کے ادا کرنے کی کوشش کرے (۱) اور ادا کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کا میں ولی ہوں۔ (احمد بسند جيد۔ ابویعلی، طبرانی اوسط) [صحیح]

(۶۳۲) ((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حَذِيفَةَ قَالَ: كَانَتْ مِمْوَنَةٌ تَدَانُ فَتُكْثِرُ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهَا فِي ذَلِكَ، وَلَا مَوْهَا وَوَجَدُوا عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: لَا اتْرُكُ الدَّيْنَ، وَقَدْ سَمِعْتُ خَلِيلِي وَصَفِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَدَانُ دَيْنًا يَعْلَمُ اللَّهُ أَنَّهُ يُرِيدُ قَضَاءَهُ إِلَّا آذَاهُ عَنهُ فِي الدُّنْيَا.)) [رواه النسائي، وابن ماجه، وصححه ابن حبان۔]

(۶۳۲) حضرت عمران بن حذیفہ (۲) سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کثرت سے قرض لیتی تھیں چنانچہ اس سلسلہ میں ان کے گھر والوں نے ان سے بہت کچھ کہا بلکہ ملامت کی اور ناراضی کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں قرض کو ترک نہ کروں گی کیونکہ میں نے اپنے دوست اور محبوب ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی سے قرض لیتا ہے اور یہ اللہ جانتا ہے کہ وہ اسے ادا بھی کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور دنیا ہی میں اس کے قرض کو ادا کر دے گا۔ (نسائی، ابن ماجه، ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

(۶۳۳) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ اللَّهُ مَعَ الدَّانِينَ حَتَّى يَقْضَى دَيْنُهُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيمَا يَكْرَهُهُ اللَّهُ، فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ لِجَارِيَتِهِ: أَذْهَبُ فَخُذْ لِي بَدِينٍ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ آيْتُ لَيْلَةً إِلَّا وَاللَّهِ مَعِي.)) [رواه ابن ماجه بسند حسن۔ وصححه]

(۶۳۳) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ مقروض کے ساتھ ہے حتیٰ کہ وہ اپنے قرض کو ادا کرے (بشرطیکہ قرض کسی ایسے کام کے لیے نہ لیا ہو جو اللہ کو ناپسند ہو۔ عبداللہ بن جعفر اپنے خازن سے فرماتے جاؤ میرے لئے قرض لے لو کیونکہ میں پسند نہیں کرتا کہ اللہ کے ساتھ کے بغیر ایک رات بھی گزاروں) ابن ماجه بسند حسن حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح لغیرہ]

[الحاکم]

(۱) یعنی وسعت و طاقت کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کرے۔

(۲) مطبوعہ میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے صحیح نسائی سے کی گئی ہے۔ (ازھر)

(۶۳۳) محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس جگہ تشریف فرما تھے جہاں جنازے رکھے جاتے تھے آپ نے اپنے سر مبارک کو آسمان کی طرف اٹھایا پھر آنکھ کو جھکایا اور اپنے دست مبارک کو پیشانی اقدس پر رکھا اور فرمایا سبحان اللہ! سبحان اللہ!! کس قدر سخت حکم نازل ہوا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اگلے دن میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا سخت حکم نازل ہوا ہے؟ فرمایا: یہ حکم قرض کے بارہ میں نازل ہوا ہے اس ذات اقدس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہو پھر زندہ ہو اور پھر شہید ہو اور اس پر قرض ہو تو وہ اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک اس کے قرض کو ادا نہ کر دیا جائے۔ (نسائی، طبرانی اوسط۔ یہ الفاظ حاکم کی روایت کے ہیں اور انہوں نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے) [حسن]

(۶۳۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی فوت ہو اور اس پر قرض ہو اور اس کی ادائیگی کے لیے وہ کچھ نہ چھوڑے۔ (ابوداؤد تہیقی) [ضعیف]

(۶۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا نفس اس کے قرض کے ساتھ اس وقت تک معلق رہتا ہے جب تک اسے ادا نہیں کر دیا جاتا۔ (احمد ابن ماجہ ترمذی نے اسے حسن اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۶۳۷) مؤلف فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی ایسی میت کو لایا جاتا جس پر

(۶۳۳) ((وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا حَيْثُ تَوَضَّعُ الْجَنَائِزُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ السَّمَاءِ، ثُمَّ خَفَضَ بَصَرَهُ فَوَضَّعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا أَنْزَلَ مِنَ التَّشْدِيدِ. قَالَ: جِئْتُ إِذَا كَانَ الْغَدَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْنَا: مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي أَنْزَلَ؟ قَالَ فِي الدَّيْنِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ قُتِلَ رَجُلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ عَاشَ، ثُمَّ قُتِلَ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْضَى دَيْنُهُ.)) [رواه النسائي، والطبراني في الاوسط، والحاكم واللفظ له، وقال صحيح الاسناد-]

(۶۳۵) ((وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكِبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا. أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدْعُ لَهُ قَضَاءً.)) [رواه ابوداؤد والبيهقي]

(۶۳۶) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ.)) [رواه احمد، والترمذی، وحسنه، وابن ماجه، وصححه ابن حبان ولفظه ما كان عليه دين-]

(۶۳۷) ((قَالَ الْمَوْلُفُ وَقَدْ صَحَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قرض ہوتا تو آپ ﷺ اس سے پوچھتے کہ اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کیلئے مال چھوڑا ہے؟ اگر بیان کیا جاتا کہ اس نے اتنا مال چھوڑا ہے کہ اس سے قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ ﷺ اسکی نماز جنازہ پڑھا دیتے وگرنہ فرماتے کہ تم اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو اور جب اللہ نے فتوحات سے نوازا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نبی مومنوں پر انکی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں لہذا جو شخص فوت ہو اور اس پر قرض ہو تو اسکا ادا کرنا میرے ذمہ اور جو مال چھوڑے تو وہ اسکے وارثوں کیلئے ہے۔

كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمَيْتِ عَلَيْهِ الدِّينُ۔
فِي سَأَلِ هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ قِضَاءً۔ فَانْ حَدِثْ
أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ، وَالْأَقَالَ: صَلَّى
عَلَى صَاحِبِكُمْ، فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ
الْفَتْوحَ قَالَ: أَنَا أَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنْ
أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تَوَفَّى وَعَلَيْهِ دِينٌ فَعَلَى
قِضَاءِ ه. وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لَوَرَثَتِهِ۔))
[رواه مسلم]

الترغیب فی کلمات یقولہن المدیون والمہوم والمکروب والماسور

مقروض، مغموم، سخت غمگین اور اسیر کے لیے دعائیں پڑھنے کی ترغیب

(۶۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک مکاتب^(۱) غلام آیا اور اس نے کہا کہ میں مکاتبیت کی ادائیگی سے عاجز آ گیا ہوں لہذا میری مدد کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھا دوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے اگر صبر^(۲) پہاڑ جتنا قرض بھی تمہارے ذمہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ادا فرمادے گا کہو اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (اے اللہ! تو مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام سے بچادے اور اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے)۔ (ترمذی نے اسے حسن اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے)

((عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
مُكَاتِبًا جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَجِزْتُ عَنْ
مُكَاتِبَتِي فَأَعْنِنِي فَقَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ
عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لَوْ كَانَ عَلَيْكَ
مِثْلُ جَبَلِ صَبِيرٍ دَيْنًا آذَاهُ اللَّهُ عَنْكَ، قُلِ:
اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ
وَإِغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ مَنْ سِوَاكَ۔)) [رواه
الترمذی، و حسنہ، والحاكم،
وصححه۔]

[حسن]

(۶۳۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ابوامامہ نامی ایک انصاری صحابی کو وہاں بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا ابوامامہ! اس وقت

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

(۱) مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جو مال عینہ ادا کر کے آزادی حاصل کرے۔

(۲) صبر ایک پہاڑ کا نام ہے اسے صبر بھی پڑھا گیا ہے۔

و هو من رواية الحكم بن مصعب۔ [

(۶۳۲) ((وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهِنَّ عِنْدَ الْكُرْبِ، أَوْ فِي الْكُرْبِ، اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.**)) [رواه ابوداؤد واللفظ له، والنسائي، وابن ماجه، وفي رواية للطبراني في الدعاء۔ **فَلْيَقُلْ: اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،** وزاد فيه: انه كان آخر كلام عمر بن عبد العزيز عند الموت۔]

(۶۳۳) ((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكُرْبِ: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.**)) [متفق عليه والترمذی فی الاولی: العليم الحليم۔ والنسائي وابن ماجه الحليم والكريم۔ وفي الاخيرتين **سُبْحَانَ اللَّهِ بَدَلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔**]

(۶۳۴) ((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **أَلَا أَعْلَمُكَ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَكَلَّمُ بِهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ جَاوَزَ الْبَحْرَ بَيْنِي إِسْرَائِيلَ؟ فَقُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولُوا: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، وَالْيَاكَ الْمُسْتَكِي، وَأَنْتَ**

(۶۳۲) حضرت اسماء بنت عميس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو تم غم و فکر کے موقع پر پڑھا کر وہ کلمات یہ ہیں: **اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا** (اللہ اللہ میرا پروردگار ہے میں اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا) (یہ الفاظ ابوداؤد کی روایت کے ہیں نسائی، ابن ماجہ طبرانی نے الدعاء میں یہ ذکر کیا ہے کہ اسے تین بار یہ کلمات کہنے چاہئیں اللہ ربی لا اشکر بہ شیئا اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ موت کے وقت حضرت عمر بن عبد العزیز کی زبان پر یہ آخری الفاظ تھے) [صحیح]

(۶۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غم و فکر کے موقع پر یہ کلمات پڑھا کرتے تھے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ** (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت ہی برباد اور بہت ہی بزرگ ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور جو عرش کریم کا مالک ہے)۔ (بخاری و مسلم ترمذی نے پہلے کلمہ میں العظیم والحکیم نسائی، ابن ماجہ نے العظیم والکریم اور آخری دو جملوں میں لا الہ الا اللہ کے بجائے سبحان اللہ ذکر فرمایا ہے۔)

(۶۳۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جن کو موسیٰ نے بنی اسرائیل کے ساتھ دریا کو عبور کرتے ہوئے پڑھا تھا ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ضرور ارشاد فرمائیے، فرمایا: **كَبُورِ الْكُفْرِ**۔۔۔ العلی العظیم (اے اللہ تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے تیری ہی طرف شکایت ہے، تجھی سے مدد مطلوب ہے اور ہر طاقت اور ہر قوت صرف

اللہ ہی کی جانب ہے جو بلند و بالا اور عظمتوں والا ہے) عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے ان کلمات کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کبھی ترک نہیں کیا۔ (طبرانی صغیر بسند جيد) [ضعیف]

المُسْتَعَانُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَمَا تَرَكَتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔ ((

[رواه الطبرانی فی الصغیر بسند جيد۔]

(۶۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جب بھی کوئی نعم و فکر لاحق ہوا تو جبریل نے میرے سامنے حاضر ہو کر کہا اے محمد ﷺ یہ کہو تو کلت ولدا آخر سورۃ تک (طبرانی حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [ضعیف]

(۶۳۵) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا كَرِهْتُ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ إِذَا تَمَثَّلَ لِي جِبْرَائِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ قُلْ: تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا۔ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ۔)) (۱) [رواه الطبرانی

وصححه الحاکم]

الترهيب من اليمين الكاذبة الغموس (وسميت غموساً بفتح المعجمة وبالسين

المهملة لانها تغمس الحالف في الاثم الذي قد يفضي به إلى النار)

جھوٹی قسم پر وعید (جھوٹی قسم کو غموس اس لیے کہتے ہیں کہ یہ قسم کھانے والے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے جو

اسے جہنم تک لے جاسکتا ہے)

(۶۳۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ناحق قسم کھا کر کسی مسلمان بھائی کا مال لے لیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ اللہ اس سے بہت ناراض ہو گا۔ عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ پھر اس کے مصداق آنحضرت ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی (ترجمہ) بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد و پیمان اور اپنی قسموں کے بدلہ میں تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیوی منفعت حاصل کرتے ہیں) ایک روایت میں ہے کہ اشعث بن قیس آئے اور انہوں نے کہا

(۶۳۶) ((عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى مَا لِي أَمْرِي بِمُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّ لِقَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ۔ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ قَدْ حَلَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ ، فَقَالَ كَانَ بَنِي

(۱) سورۃ اسراء (قل الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الدن و كبره تكبير

کہ میرا اور ایک آدمی کا کنویں کے بارے میں جھگڑا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم دو گواہ پیش کرو یا تمہارا مد مقابل قسم اٹھائے گا میں نے عرض کیا کہ وہ تو قسم اٹھائے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا جس نے جھوٹی قسم اٹھائی^(۱) تاکہ مسلمان آدمی کے مال کو لے لے اور وہ جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے بہت ناراض ہوگا، اسی موقعہ پر مذکورہ آیت نازل ہوئی (بخاری و مسلم)

(۶۳۷) حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج کے موقعہ پر دونوں جمروں کے درمیان یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے جھوٹی قسم کے ساتھ اپنے بھائی کے مال کو لے لیا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے اور آپ ﷺ نے دو یا تین بار یہ بھی فرمایا کہ جو تم میں سے حاضر ہیں وہ ان لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں (یہ الفاظ حاکم کی روایت کے ہیں) طبرانی، ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا اور الفاظ یہ بیان کیے ہیں کہ وہ گھر جہنم میں بنا لے) [صحیح]

(۶۳۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھے (ابوداؤد حاکم، خطابی فرماتے ہیں کہ مصبورہ اس قسم کو کہتے ہیں جو اس شخص پر لازم قرار دی جائے جس کے بارہ میں کھائی گئی ہو اور اسے وہ روک دینے والی ہو اسے یمن صبر بھی کہتے ہیں صبر کے اصل معنی روک دینے اور بند کر دینے کے ہوتے ہیں قتل صبر کے معنی جسے باندھ کر اور تشدد کر کے قتل کیا گیا ہو) [صحیح]

وَبَيْنَ رَجُلٍ حُصُومَةٌ فِي بَيْتٍ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: شَاهِدَاكَ، أَوْ يَمِينُهُ، قُلْتُ: إِذَا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي، فَقَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ يَفْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ. (ونزلت الآية.) [متفق عليه]

(۶۳۷) ((وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْبُرَصَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجِّ بَيْنَ الْجَمْرَتَيْنِ؛ وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ اقْتَطَعَ مَالَ أَخِيهِ يَمِينٍ فَاجِرَةٌ؛ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لِيُبَلِّغَ شَاهِدَكُمْ غَائِبِكُمْ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا.)) [رواه الحاكم، واللفظ له والطبرانی، وصححه ابن حبان ولفظه: فَلْيَتَّبِعُوا بَيْتًا فِي النَّارِ-]

(۶۳۸) ((وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مُصْبُورَةٍ كَاذِبَةٌ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.)) [رواه ابوداؤد والحاكم- قَلَّلَ الْخَطَابِيُّ الْمَصْبُورَةَ- اللَّازِمَةُ الَّتِي تَحْبِسُ صَاحِبَهَا، وَهِيَ يَمِينُ الصَّبْرِ، وَاصِلُ الصَّبْرِ: الْحَبْسُ، وَمِنْهُ قَوْلُهُمْ: قَتَلَ صَبْرًا أَيْ حَبَسَ عَلَى الْقَتْلِ وَقَهَرَ عَلَيْهِ-]

(۱) (یمن صبر یفتطع) یعنی قسم اس پر لازم کر دیتا اور اسے روک رکھتا ہے کیونکہ قسم جس کے بارہ میں اٹھائی گئی ہو اس کے لیے حکم کو لازم کر دیتی ہے اسے مصبورہ بھی کہتے ہیں اگرچہ حقیقت میں صاحب قسم مصبور ہوتا ہے کیونکہ وہ قسم کی وجہ سے روکا گیا ہوتا ہے اس کی طرف نسبت مجازاً ہے (النبایہ) یعنی وہ قسم کے ساتھ مسلمان آدمی کے مال کو چھین کر اپنی ملکیت میں لے لیتا ہے۔

(۶۴۹) حضرت ابوامامہ بن ثعلبہ جباریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قسم کے ساتھ کسی مسلمان آدمی کے حق کو چھینتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کی آگ کو واجب قرار دیتا ہے اور جنت کو اس کے لیے حرام قرار دے دیتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! خواہ معمولی چیز ہو فرمایا خواہ پیلو کی چھڑی ہو (مسلم نسائی ابن ماجہ مالک امام مالک کی روایت میں آخری جملہ دو بار ہے)

((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمَيْمِنِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. قَالُوا: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَنْسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ قَضِيًّا مِنْ أَرَاكٍ)) [رواه مسلم، والنسائي وابن ماجه، ومالك، وكرر الكلام الاخير]-

(۶۵۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہیں (۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا (۳) جھوٹی قسم کھانا (بخاری ترمذی نسائی) ایک روایت میں ہے کہ ایک اعرابی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اس نے عرض کیا پھر کونسا؟ فرمایا جھوٹی قسم اس نے عرض کیا جھوٹی قسم کیا ہوتی ہے؟ فرمایا جس جھوٹی قسم کے ساتھ وہ کسی مسلمان آدمی کا مال چھین لے۔

((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ: الْكِبَائِرُ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ)) [رواه البخاري والترمذي والنسائي وفي رواية أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكِبَائِرُ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْيَمِينُ الْغَمُوسُ، قَالَ وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ؟ قَالَ الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَعْنِي بِيَمِينٍ هُوَ فِيهَا هُوَ كَاذِبٌ]-

(۶۵۱) حضرت عبداللہ بن انیسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے کبیرہ گناہ یہ ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا (۳) جھوٹی قسم کھانا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر آدمی چھبر کے پر جتنی چیز پر بھی قسم کھائے تو وہ قیامت کے دن اس کے دل پر داغ ہوگی (ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے یہ الفاظ ابن حبان کی روایت کے ہیں طبرانی اوسط بیہقی کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص بھی اللہ کے ایسی قسم کھاتا ہے جس پر فیصلہ موقوف ہے

((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَحْلِفُ رَجُلٌ عَلَيَّ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ إِلَّا كَانَتْ كَيْفَةً فِي قَلْبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [رواه الترمذي، وحسنه، وابن حبان، واللفظ له، والطبراني في الاوسط،

اور اس میں مچھر کے پرتنا جھوٹ داخل کر دیتا ہے تو وہ قسم قیامت کے دن اس کے دل پر نکتہ بن جائے گی اور ترمذی کی روایت میں کانت کی بجائے جعلت کا لفظ ہے۔ [حسن صحیح]

وَالْبِهْقَى وَلَفْظُهُ: وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللَّهِ يَمِينٌ صَبْرٌ فَأَدْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوضَةِ الْأَ كَانَتْ نُكْتَةً فِي قَلْبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي زَوَايَا التِّرْمِذِيِّ لَا جَعَلْتُ۔

الترهيب من الربا والغصب

سود اور غصب پر وعید

(۶۵۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے (مسلم ترمذی ابوداؤد و ترمذی کی روایت میں دونوں گواہوں اور کاتب کا بھی ذکر ہے۔ مسلم نے بھی بروایت جابر دونوں گواہوں اور کاتب کا ذکر کیا ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ یہ سب سہ سہ برابر ہیں۔ احمد ابو یعلیٰ ابن خزیمہ ابن حبان نے ایک دوسری سند کے ساتھ ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ سود کھانے والا کھلانے والا دونوں گواہ اور کاتب جب جانتے ہوں تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ملعون ہیں۔ ابن خزیمہ و ابن حبان نے اس کے آخر میں قیامت کے دن کا ذکر کیا ہے)

(۶۵۲) ((عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ الرَّبَا وَمُوكَلَّهُ)) [رواه مسلم والنسائي، وزاد فيه ابوداؤد والترمذی وشاهديه، وكتابه، وأخرجه مسلم من حديث جابر بزيادة شاهديه وكتابه، وزاد فيه: وقال هم سواء ولاحمد۔ وابی یعلیٰ، وابن خزیمه، وابن حبان، من وجه آخر عن ابن مسعود أَكَلَ الرَّبَا وَمُوكَلَّهُ وشاهده، وكتابه إذا علموا به ملعونون على لسان محمد، زاد ابن خزیمه، وابن حبان، فی آخره۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔]

(۶۵۳) حضرت عون بن جحیفہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گدوانے والی ^(۱) عورت پر اور سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری و ابوداؤد)

(۶۵۳) ((وَعَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْوَأَشْمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَأَكَلَ الرَّبَا، وَمُوكَلَّهُ)) [رواه البخاری، ابوداؤد]

(۶۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۶۵۴) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۱) دم کے معنی یہ ہیں کہ سوئی کے ساتھ جلد میں سوزاں کر کے اسے سرمہ یا تیل کے ساتھ بھر دیا جائے جس سے نیلے یا سبز نشان پڑ جاتے ہیں وائشمہ گودنے والی اور مستوشمہ گدوانے والی عورت کو کہتے ہیں۔

نے فرمایا سو دے کے ستر گناہ ہیں جن میں سے کم تر ماں سے نکاح کرنے کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ، تہذیبی حوب کے معنی گناہ ہیں) [صحیح لغیرہ]

(۶۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ چھل پکنے سے پہلے خریداجائے اور فرمایا کہ جس ہستی میں سود ظاہر اور بدکاری ہو جائے تو وہ اپنے آپ پر عذاب الہی اتارتی ہے۔ (حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے) [حسن لغیرہ]

(۶۵۶) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس قوم میں سود ظاہر ہو جائے وہ قحط سالی میں مبتلا ہو جاتی ہے اور جس قوم میں رشوت (۱) ظاہر ہو جائے وہ عرب میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ (احمد) [ضعیف]

(۶۵۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی سود زیادہ لیتا ہے اس کا انجام قلت کی طرف ہوتا ہے (ابن ماجہ، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ایک روایت میں ہے سود خواہ زیادہ بھی ہو تو اس کا انجام کمی ہوتا ہے) (۲) [صحیح]

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الرَّبَا سَبْعُونَ حُبًّا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكَحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ. ((رواه ابن ماجه، والبيهقي والحبوب بضم المهملة: الاثم۔))

(۶۵۵) ((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُشْتَرَى الثَّمَرَةُ حَتَّى تَطْعَمَ قَالَ إِذَا ظَهَرَ الرَّبَا وَالزِّنَا فِي قَرْيَةٍ أَحَلُّوا بِنَفْسِهِمْ عَذَابَ اللَّهِ.)) [رواه الحاكم، وَقَالَ صحيح الاسناد]

(۶۵۶) ((عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرَّبَا إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرِّشَاءُ إِلَّا أُخِذُوا بِالرُّعْبِ.)) [رواه احمد]

(۶۵۷) ((وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَا أَحَدٌ أَكْثَرَ مِنَ الرَّبَا إِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهِ إِلَى قَلْبَةٍ.)) [رواه ابن ماجه، و صححه الحاكم، وفي رواية له۔ الرَّبَا وَإِنْ كَثُرَ، فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ إِلَى قُلْبٍ۔]

(۱) الرشا، رشوت کی جمع ہے اس کے معنی ہیں کسی کو کچھ دے کر اپنی ضرورت و حاجت کو پانا، راشی کے معنی رشوت دینے والا اور متشی کے معنی رشوت لینے والا اور رآش جو دونوں کے مابین معاملہ طے کرنے والا ہو کہ اس سے کچھ زیادہ کروائے اور اس کے کچھ کم کروائے (نہا، ۲/۲۱۲) یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ ایک تو اس کی سند میں مرادی اور عمرو کے درمیان انقطاع ہے دوم مرادی مجہول ہے سوم عبد اللہ بن سلیمان صدوق مخطی اور چہارم اسکی سند میں عبد اللہ بن لہیعہ بھی ہے جو کہ "سبی الحفظ" ہے سلسلہ ضعیف، ۳۳ ص ۳۸۲-۳۸۳ (مترجم)

(۲) قل ضد کے ساتھ ہے اس کے معنی قلت ہیں جس طرح ذل کے معنی ذلت ہوتے ہیں یعنی فوری طور پر اگرچہ اس سے مال میں اضافہ ہو جاتا ہے لیکن انجام کار سے مال میں کمی ہوتی ہے جیسا کہ سود کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سود کو نابود یعنی بے برکت کرتا اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے۔ (البقرہ: ۲۷۶)

(۶۵۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ایک باشت بھرز میں بھی ظلم سے چھینی تو اتنے حصہ کا ساتوں زمینوں سے طوق پہنایا جائے گا۔ (بخاری و مسلم۔ مسلم میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے کہ جو شخص ناحق ایک باشت برابر زمین بھی لے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنے حصے کا طوق اس کے گلے میں ڈالے گا کہا گیا ہے کہ اس سے مراد طوق تکلیف ہے طوق تظہیر نہیں یعنی قیامت کے دن اسے ساتوں زمینوں کے اٹھانے کی تکلیف دی جائے گی یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور زمین طوق کی طرح اسکی گردن میں ہوگی بغوی نے اس معنی کو ترجیح دی ہے اور انہوں نے حدیث ابن عمر سے استدلال کیا ہے جس میں الفاظ یہ ہیں کہ جس نے ناحق ایک باشت بھرز میں لی تو اسے قیامت کے دن ساتوں زمینوں میں دھنسا دیا جائے گا۔ (بخاری)۔

(۶۵۹) حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے باشت برابر زمین بھی ظلم سے لی تو اللہ تعالیٰ اسے حکم دے گا کہ اسے کھودو حتیٰ کہ وہ ساتویں زمین تک پہنچ جائے گا پھر قیامت کے دن لوگوں میں فیصلہ ہونے تک اسے اس کا طوق پہنایا جائے گا (احمد طبرانی، ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ احمد کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے ناحق کسی زمین پر قبضہ کیا اسے یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ اس کی مٹی کو محشر تک اٹھا کر لے جائے۔ طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے باشت بھرز میں بھی ظلم سے لی اسے حکم ہوگا کہ اسے پانی تک کھودے اور پھر اسے محشر تک اٹھا کر لائے) [صحیح]

(۶۵۸) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طَوْقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ.)) [متفق عليه۔ ولمسلم من حديث أبي هريرة: لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا طَوَّقَهُ اللَّهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَوْلُهُ طَوْقَهُ قِيلَ: أَرَادَ طَوْقَ التَّكْلِيفِ لَا طَوْقَ التَّقْلِيدِ وَهُوَ أَنْ يُطَوَّقَ حَمَلُهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَي يُكَلِّفُهُ وَقِيلَ: الْمُرَادُ بِهِ يُخَسِّفُ بِهِ الْأَرْضُ فَيَصِيرُ فِي عُنُقِهِ كَالطَّوْقِ وَرَجَحَهُ الْبُغْوِيُّ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ عَمْرٍو بِلَفْظِ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شِبْرًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خَسِيفٌ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ. وَهُوَ عِنْدَ

[البخاری]

(۶۵۹) ((وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللَّهُ عَزْرًا وَجَلًّا أَنْ يَحْفَرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ بِهِ سَبْعَ أَرْضِينَ ثُمَّ يُطَوَّقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ.)) [رواه احمد، والطبرانی، وضححه ابن حبان، وفي رواية ل احمد: مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كَلَّفَ أَنْ يَحْمِلَ تَرَابَهَا إِلَى الْمَحْشَرِ وَفِي رِوَايَةِ لِلطَّبْرَانِيِّ: مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شِبْرًا كَلَّفَ أَنْ يَحْفَرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْمِلُهُ إِلَى الْمَحْشَرِ.]

(۶۶۰) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی آدمی کی ظلم سے زمین چھین لی تو اللہ تعالیٰ سے وہ اس طرح غلے گا کہ وہ اس سے سخت ناراض ہوگا [صحیح]

(۶۶۱) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کی لاشی بھی اس کی رضامندی کے بغیر لے آپ ﷺ نے یہ اس لیے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان پر دوسرے مسلمان کے مال کو شدید حرام قرار دیا ہے۔ (صحیح ابن حبان) [صحیح]

(۶۶۰) ((وَعَنْ وائل بن حجر ^(۱) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ غَصَبَ رَجُلًا أَرْضًا ظُلْمًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ.)) [رواه الطبرانی]

(۶۶۱) ((وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أَخِيهِ بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ، قَالَ ذَلِكَ لِشِدَّةِ مَا حَرَّمَ اللَّهُ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ.)) [رواه ابن حبان في صحيحه.]

الترهيب من البناء فوق الحاجة تفاخراً وتكاثراً

اظہار فخر و کثرت کے لیے عمارت بنانے پر وعید

(۶۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ باہر نکلے ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے ایک بالا خانہ دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک انصاری کا نام لیتے ہوئے بتایا کہ یہ فلاں شخص کا ہے آپ ﷺ سن کر خاموش ہو گئے لیکن اسے اپنے دل میں رکھا حتیٰ کہ اس بالا خانے کا مالک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے لوگوں کی موجودگی میں آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا، اس نے کئی بار یہ کیا حتیٰ کہ اسے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ اس سے ناراض ہونے کی وجہ سے اعراض فرما رہے ہیں اس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مزاج کو بدلا ہوا پاتا ہوں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور تمہارا بالا خانہ دیکھا تھا وہ شخص

(۶۶۲) ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ، فَرَأَى قَبِيلَ مُشْرِفَةَ فَقَالَ: مَا هَذِهِ؟ قَالَ أَصْحَابُهُ: لِفُلَانِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَكَّتْ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتَّى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ مِنْهُ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ، فَشَكَى ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالُوا: خَرَجَ فَرَأَى قَبِيلَكَ، فَرَجَعَ إِلَى قَبِيلِهِ، فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ، فَخَرَجَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا

(۱) اصل میں عبد اللہ اور مختصر میں عبد اللہ یعنی بن مسعود ہے صحیح۔ صحیح الترغیب للحدث الابائی سے کی گئی ہے۔ (ازھر)

اپنے بالا خانہ کی طرف آیا اور اسے گرا کر زمین کے برابر کر دیا پھر رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر نکلے تو دیکھا کہ وہ بالا خانہ نہیں ہے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ وہ بالا خانہ کیا ہوا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس کے مالک نے ہمارے پاس آپ ﷺ کے اعراض فرمانے کا ذکر کیا تو ہم نے اس کا سبب سے بتا دیا تو اس نے اسے گرا دیا آپ ﷺ نے فرمایا ہر عمارت اپنے مالک کے لیے وبال جان ہوگی سوائے اس کے کہ جس کے بغیر چارہ نہ ہو! سوائے اس کے جس کے بغیر چارہ نہ ہو۔ (ابوداؤد) [حسن صحیح]

(۶۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے بارہ میں برا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے اینٹ اور گارے کو محبوب بنا دیتا ہے^(۱) اور وہ اس سے عمارت بنانا شروع کر دیتا ہے (طبرانی بسند جید اور اوسط میں ابو بشیر انصاری کی روایت ان الفاظ میں بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ ذلت و رسوائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے مال کو عمارت بنانے میں خرچ کر دیتا ہے) [ضعیف]

قَالَ: مَا فَعَلْتِ الْقَبَّةُ قَالُوا: سَجَى الْبِنَاءِ صَاحِبُهَا اَعْرَضَكَ عَنْهُ فَاحْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ: اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهِ اِلَّا مَا لَا - اِلَّا مَا لَا)) [رواه ابوداؤد واللفظ له-]

(۶۶۳) ((وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدَ شَرًّا خَصَّرَ لَهُ فِي اللَّيْلِ وَالطَّيْلِ حَتَّى يَبْنِيَ)) [رواه الطبرانی بسند جید، ورواه في الاوسط من حديث ابى بشير الانصارى بلفظ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدَ هُوَ أَنَا أَنْفَقَ مَالَهُ فِي الْبِنْيَانِ-]

التَّزْغِيبُ مِنْ مَنَعِ الْإِجْبِرِ أَجْزَهُ وَالْأَمْرُ بِتَعْجِيلِ اعْطَائِهِ

مزدوری کی مزدوری روکنے پر وعید اور اسے جلد ادا کرنے کا حکم

(۶۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن میں خود جھگڑا کروں گا^(۲) اور جس سے میں جھگڑا

(۶۶۳) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كُنْتُ خَصْمَهُ

(۱) یعنی اینٹ اور گارے کی رینٹ اور جنت اس کے دل میں پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جمع ہے اس کے معنی کچی یا کچی اینٹ کے ہیں مگر ادیب ہے کہ یہ کام اسے اداء واجبات سے مشغول کر دیتا ہے زندگی کو اس کے لئے مزین بنا دیتا ہے اور موت کو بھلا دیتا ہے یہ ارشاد نبوی ﷺ اس عمارت کے لیے ہے جو ضرورت سے زاہد ہو اور جس کی تعمیر سے تصور ضراء الہی نہ ہو۔

(۲) یعنی میں ان کے خلاف ہوں اور انہیں مزدوروں گاؤں تو اللہ تعالیٰ تمام ظالموں سے جھگڑا کرے گا مگر ان تین قسموں کے لوگوں پر سختی و تشدید کی اس نے صراحت فرمادی ہے۔

کروں اس پر غالب رہتا ہوں: (۱) جس نے میرے نام کی قسم کھا کر وعدہ کیا اور پھر اسے توڑ دیا (۲) جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھالی (۳) جس نے کسی شخص کو مزدوری پر رکھا اور کام تو اس سے پورا لیا مگر اس کی مزدوری اسے نہ دی۔ (بخاری ابن ماجہ)

(۶۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔ (ابن ماجہ اس کے راویوں میں سے عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہے، بعض ائمہ نے اسے ثقہ بھی قرار دیا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت اسی طرح مروی ہے اور اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے جبکہ ”طبرانی اوسط“ میں یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ فی الجملہ یہ روایت اگرچہ غریب ہے مگر کثرت طرق کی وجہ سے قوی ہو جاتی ہے) [صحیح لغیرہ]

خَصَمْتُهُ: رَجُلٌ اَعْطَى بِي ثُمَّ عَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاكْلَ ثَمَنُهُ، وَرَجُلٌ اسْتَاَجَرَ اَجِيرًا فَاَسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ اَجْرَهُ. [زواہ البخاری، وابن ماجہ]

(۶۲۵) ((وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، اَعْطُوا الْاَجِيرَ اَجْرَهُ قَبْلَ اَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ.)) [رواه ابن ماجه وامن رواه عبدالرحمن بن زيد بن اسلم وهو ضعيف وقد وثقه بعضهم، وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مثله، رواه ابو يعلى، واخرجه الطبراني في الاوسط من حديث جابر، وفي الجملة فهو مع غرابته يكتسب قوة بكثرة الطرق]-

ترغیب المملوک فی أداء حق اللہ وحق موالیہ

مملوک کو اللہ کا حق اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کرنے کی ترغیب

(۶۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی غلام اپنے آقا کے ساتھ اخلاص رکھے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی احسن طریقے سے کرے تو اسے دوباراً اجر و ثواب ملتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۶۲۶) ((عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)) [متفق عليه]

ترہیب العبد من الابق من سيده

غلام کے لیے اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ جانے پر وعید

(۶۲۷) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غلام بھاگ جائے اس سے ذمہ اٹھ جاتا ہے۔^(۱) (مسلم)

(۶۲۷) ((عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا عَبْدٍ أَبْغَى فَقَدْ))

(۱) یعنی اسلام کی پناہ جاتی رہتی ہے یا پہلے اس کی جو رعایت ہوتی تھی وہ نہ ہوگی اور مالک کو اختیار ہوگا اسے مارنے کا اور اسے باندھنے کا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، ایک اور روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے الا یہ کہ وہ واپس آجائے

بَرِنْتَ مِنْهُ الذَّمَّةُ)) [رواہ مسلم] وفي رواية له: اذا ابق العبد لم تقبل له صلاة. وفي رواية: فقد كفر حتى يرجع۔

(۶۶۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ آسمان کی طرف ان کی کوئی نیکی جاتی ہے (۱) اس حدیث میں اس غلام کا بھی ذکر ہے جو بھاگ جائے الا یہ کہ وہ واپس آ کر اپنا ہاتھ اپنے آقاؤں کے ہاتھ میں رکھ دے۔ (طبرانی اوسط، ابن خزیمہ و ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) (۲) [ضعیف]

(۶۶۸) ((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ حَسَنَةٌ، وَفِيهِ: وَالْعَبْدُ الْإِبْقَى حَتَّى يَرْجِعَ فَيَضَعُ يَدَهُ فِي يَدِ مَوْلِيهِ.)) [رواه الطبرانی في الأوسط، وضححه ابن خزيمة: وابن حبان]

(۶۶۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص فرار ہونے کی حالت میں فوت ہوا وہ جہنم میں جائے گا خواہ وہ اللہ کے راستہ میں شہید ہو۔ (طبرانی اوسط، بسند حسن) [ضعیف]

(۶۶۹) ((وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا عَبْدٍ مَاتَ فِي إِبَاقَتِهِ دَخَلَ النَّارَ. وَلَوْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.)) [رواه الطبرانی في الأوسط بسند حسن۔]

الترغیب فی العتق والترہیب من اعتباد الحر وبيعہ

آزاد کرنے کی ترغیب اور آزاد کو غلام بنانے اور اسے بیچنے پر وعید

(۶۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان آدمی کو آزاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے میں اس کے ایک عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا۔ (بخاری و مسلم۔ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے کسی مسلمان کی گردن کو آزاد کیا تو اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے ایک عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا حتیٰ کہ اس

(۶۷۰) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَفْتَدَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ.)) [متفق عليه] وفي رواية للترمذی: مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا

(۱) حدیث کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں: (۱) نہ میں مدہوش تھی کہ ہوش میں آجائے۔ (۲) وہ عورت جس سے اس کا خاندان ناراض ہو۔

(۲) یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ فرمائیے سلسلہ ضعیف ج ۳، ص ۱۸۹۔ ۱۹۰۔

کی شرم گاہ کے بدلہ میں اس کی شرم گاہ کو جہنم سے آزادی عطا فرما دے گا۔ صحیحین کی ایک روایت میں (جو بطریق سعید بن مرجانہ ہے جو کہ ابو ہریرہ رضی عنہ سے اس حدیث کے راوی ہیں) کہ سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث جب علی بن حسین کو سنائی تو انہوں نے اپنے ایک غلام کو جنس کے بدلے عبداللہ بن جعفر نے انہیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار کی پیش کش کی تھی (آزاد کردیا)

(۶۷۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو آزاد کرے تو اس کے ہر عضو اس کا ہر عضو کے بدلہ میں جہنم سے آزادی حاصل کر لیتا ہے اور جو مسلمان دو مسلمان عورتوں کو آزاد کرے تو ان کا ہر عضو بھی اس کے ہر عضو کے لیے جہنم سے آزادی کا سبب بن جاتا ہے (ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے، ابن ماجہ نے اسے بروایت کعب بن مرہ بیان کیا ہے۔ احمد اور ابوداؤد نے اسے بروایت کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب اسلمی بیان کرتا ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ جو مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو اس کے اعضاء میں سے ہر عضو اس کے ہر عضو کے لیے جہنم سے آزادی کا سبب بن جاتا ہے) [صحیح لغیرہ]

(۶۷۲) حضرت واثلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں تھا کہ آپ ﷺ کے پاس بنو سلیم کی ایک جماعت آئی اور اس نے کہا کہ ہمارے ساتھی نے ایک ایسے گناہ کا ارتکاب کیا ہے جس سے جہنم واجب ہو جاتا ہے فرمایا اس کی طرف سے ایک گردن آزاد کر دو تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو

مِنْهُ مِنَ النَّارِ حَتَّىٰ قَرْجَهُ بِقَرْجِهِ - وَفِي رِوَايَةِ الصَّحِيحِينَ مِنْ طَرِيقِ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ رَوَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَعِيدٌ: فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَعَمَدًا إِلَىٰ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ أُعْطِيَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ فَأَعْتَقَهُ]

(۶۷۱) ((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا أَمْرٍ إِذْ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَةً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاهَا مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ. وَأَيُّمَا أَمْرٍ إِذْ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فِكَاهَا مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ مِنْهُمَا عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ.)) [رواه الترمذی وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيحٌ - وَأَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهٍ مِنْ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَرَّةٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَرَّةٍ أَوْ مَرَّةَ بْنِ كَعْبِ السَّلْمِيِّ وَزَادَ فِيهِ: وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ كَانَتْ فِكَاهَا مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ مِنْ أَعْضَائِهَا عَضْوًا مِنْ أَعْضَائِهَا.]

(۶۷۲) ((وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَأَتَاهُ نَفَرٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالُوا: إِنَّ صَاحِبَنَا قَدْ أَوْجَبَ فَقَالَ: أَعْتَقُوا عَنْهُ رَقَبَةً يُعْتِقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْهُ))

کے بدلہ میں اس کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے آزادی عطا فرمادے گا (ابوداؤد ابن حبان وحاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اوجب کے معنی یہ ہیں کہ اس نے ایک ایسے گناہ کا ارتکاب کیا ہے جس سے جہنم واجب ہو گیا ہے) [ضعیف]

مِنَ النَّارِ)) [رواہ ابوداؤد و صححہ ابن حبان و الحاکم۔ ومعنی قوله اوجب: ای فعل فعلاً یوجب دخوله النار۔]

فصل

(۶۷۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ جن کی نماز قبول نہیں ہوتی (۱)..... (۳) اور وہ آدمی جس نے اپنے ہی آزاد کردہ کو دوبارہ غلام بنا لیا (ابوداؤد ابن ماجہ۔ خطابی فرماتے ہیں کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی اپنے غلام کو آزاد کر دے اور پھر اس کی آزادی کو چھپائے یا اس کا انکار کر دے اور اس سے بھی زیادہ بڑا گناہ یہ ہے کہ آزاد کرنے کے بعد پھر غلام بنا لے اور اس سے زبردستی خدمت لینا شروع کر دے) [ضعیف]

(۶۷۳) ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاةٌ فَذَكَرَ فِيهِ: وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً)) [رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ۔ قَالَ الخطابی اعتباد المحرر ان يعتقه، ثُمَّ يكتُم عتقه، او ينكره، واشد من ذلك ان يعتقه بعد العتق فيستخدمه کرہا۔]

کتاب النکاح و ذکر البوابہ

الترغیب فی غرض البصر والترہیب من إطلاقه ومن الخلوۃ یا لاجنبیۃ ولمسہا

نظر نیچے رکھنے کی ترغیب اور بد نظری، اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اور اسے چھونے پر وعید

(۶۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن آدم کے لیے اس کا زنا میں سے حصہ لکھا گیا ہے جسے وہ یقینی طور پر پالیتا ہے آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، دل خواہش اور تمنا کرتا ہے اور فرج (شرم گاہ) اس کی تصدیق یا تکذیب کر دیتا ہے (بخاری)

(۶۷۴) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبٌ مِنَ الزَّانَا، فَهُوَ مَدْرُكٌ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنَانُ زَانَاهُمَا النَّظْرُ، وَالْأُذُنَانُ زَانَاهُمَا الْاسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زَانَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زَانَاهَا الْبَطْشُ))

(۱) حدیث کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں: (۱) جو آگے بڑھ کر کسی قوم کو نماز پڑھانے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں (۲) اور جو آدمی جماعت ختم ہو جانے کے بعد نماز پڑھنے کے لیے آئے۔

مسلم ابو داؤد نسائی۔ مسلم ابو داؤد کی روایت میں یدان اور رجلان تشبیہ کے صیغے ہیں اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ منہ زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ ہے۔ احمد ابو یعلیٰ اور بزار نے اسے بروایت ابن مسعود مختصر روایت کیا ہے اور الفاظ یہ ہیں کہ دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں پاؤں زنا کرتا ہے اور فرج (شرم گاہ) زنا کرتا ہے اس کی سند صحیح ہے

وَالرَّجُلُ زِنَاهَا الْخُطْيُ، وَالْقَلْبُ يَهُوِي وَيَتَمَنَّى، وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ أَوْ يَكْذِبُهُ))
[رواه الشيخان۔ ابو داؤد، والنسائي، وفي رواية لمسلم وابي داود: اليدان والرجلان بالتشبيه وفيها والقم يزني وزناه القلب واخرجه احمد۔ وابو يعلى، والبزار من حديث ابن مسعود مختصراً بلفظ العينان تزنيان والرجل تزني والفرج يزني۔ واصله صحيح۔]

(۶۷۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے یہ اعلان کرتے ہیں کہ مردوں کے لیے عورتوں کی طرف سے تباہی ہے اور عورتوں کے لیے مردوں کی طرف سے تباہی ہے۔ (ابن ماجہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [ضعیف جلد]

(۶۷۵) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَمَلَكَانِ يَنَادِيَانِ وَيُلُّ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ، وَيُلُّ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ))
[رواه ابن ماجه۔ وصححه الحاكم۔]

(۶۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی عورت کے ساتھ اس طرح خلوت اختیار نہ کرے کہ دونوں کے درمیان کوئی محرم نہ ہو (طبرانی، اصل حدیث ابتدائی الفاظ کے بغیر بخاری و مسلم میں ہے) [صحیح لغیرہ]

(۶۷۶) ((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَخْلُونَ بِامْرَأَةٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مُحْرَمٌ))
[رواه الطبراني، وأصله في الصحيحين دون أوله۔]

(۶۷۷) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے سر پر اگر لوہے کی سوئی کے ساتھ مارا جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی عورت کو چھونے جو اس کے لیے حلال نہ ہو۔ (طبرانی، بیہقی۔ اس کے رجال ثقہ ہیں اور خلیف کے معنی سوئی ہیں) [حسن صحیح]

(۶۷۷) ((وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمَخِيطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ))
[رواه الطبراني۔ والبيهقي، ورجاله ثقات قوله بمخيط بكسر الميم، وسكون الخاء، وفتح الياء: ما يخاط به۔]

(۶۷۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ خلوت سے بچو! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جب بھی کوئی مرد عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو ان کے درمیان شیطان داخل ہو جاتا ہے، کچھ زیادہ بودار مٹی سے تھڑا ہوا خنزیر کی آدی کے ساتھ لگ جائے وہ اس سے بہتر ہے کہ آدی کا کندھا کسی ایسی عورت کے کندھے سے لگے جو اس کے لیے حلال نہیں ہے۔ (طبرانی، حماة کے معنی بودار مٹی کے ہیں) [ضعیف جدا]

(۶۷۸) ((وَرَوَى عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِيَّاكَ وَالْخُلُوةَ بِالنِّسَاءِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا خَلَا رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا دَخَلَ الشَّيْطَانُ بَيْنَهُمَا، وَلَا يَزُحَمُ رَجُلًا خِنْزِيرًا مُتَلَطِّحًا بَطِينٍ، أَوْ حَمَاةٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَزُحَمَ مِنْكِبُهُ مَنْكِبَ امْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ)) [رواه الطبرانی - قوله حماة بفتح الحاء وسكون الميم بعدها همزة: الطين الممتن]-]

الترغیب فی النکاح سیما بذات الدین الولود

دیندار اور بچے جنم دینے والی عورت کے ساتھ نکاح کی ترغیب

(۶۷۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جس کو گھر بنانے کی استطاعت ہو^(۱) تو وہ ضرور شادی کرے کہ یہ نظر کو نیچا رکھتے اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جسے استطاعت نہ ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہیے کہ یہ اس کی شہوت کو قطع کر دینے والا ہوگا^(۲) (بخاری و مسلم، اصحاب سنن)

(۶۷۹) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ: مَنْ اسْتَطَاعَ مِنَ الْبَاءَةِ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصْرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ)) [رواه الشيخان وأصحاب السنن]

(۶۸۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ

(۶۸۰) ((وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ

(۱) الباءة کے معنی نکاح و شادی کرنا ہیں یہ اصل میں الباءة سے ہے جس کے معنی گھر ہوتے ہیں شادی کرنے والا بوی کو چونکہ گھر میں جگہ دیتا ہے اس لیے شادی کو الباءة کہا جاتا ہے۔

(۲) وجاء کے معنی قاطع شہوت کے ہیں یعنی نر کے خصیتین کو اس قدر شدت کے ساتھ کچل دیا جائے کہ شہوت جماع ختم ہو جائے اور قطع شہوت کے اعتبار سے گویا وہ خصی ہو جائے۔ ایک قول یہ ہے کہ درگوں میں خصیتین کو کچل دیا جائے تو اسے وجاء کہتے ہیں معنی یہ ہے کہ روزہ نکاح کو اس طرح قطع کر دیتا ہے جیسے وجاء ختم کر دیتا ہے۔

سے ظاہر و مطہر حالت میں ملاقات کا ارادہ کرنے سے آزاد و عورتوں سے شادی کرنی چاہئے۔^(۱) (ابن ماجہ) [ضعیف]

(۶۸۱) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار چیزیں اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی سنت میں سے ہیں: (۱) مہندی لگانا (۲) عطر لگانا (۳) مسواک کرنا اور (۴) نکاح کرنا (امام ترمذی نے اسے روایت کیا اور حسن غریب قرار دیا ہے۔ حناء تو نون ثقیلہ کے ساتھ ہے، بعض نے اسے یا کی تخفیف کے ساتھ یعنی نیاء بھی پڑھا ہے۔ [ضعیف]

(۶۸۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومن نے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے بعد کوئی مفید چیز حاصل نہیں کی جو نیک بیوی سے اس کے لیے زیادہ بہتر ہو کہ اگر اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت بجالائے اس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کر دے اسے قسم دے تو وہ اس کی قسم کو پورا کرے اور اگر غائب ہو تو وہ اپنے نفس اور اس کے مال کے بارہ میں اس کے ساتھ اخلاص برتے اور وفا کرے۔ (ابن ماجہ) [ضعیف]

(۶۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے (۱) مجاہدنی سمیل اللہ (۲) وہ مکاتب جو اپنے آقا کو مال معین ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور (۳) نکاح کرنے والا جس کا مقصود عفت و پاک دامنی کا حصول ہو۔ (ترمذی و ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ حاکم)

[حسن]

(۶۸۴) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا

يَلْقَى اللَّهَ طَاهِرًا ، مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ - (([رواه ابن ماجه]

(۶۸۱) ((وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحِنَاءُ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالسَّوَاكُ، وَالنِّكَاحُ -)) [رواه الترمذی] وقال حسن غریب۔ قوله الحناء بالنون الثقيلة وضبطها بعضهم بالتحانية الخفيفة۔

(۶۸۲) ((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتَهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبْرَتْهُ، وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ -)) [رواه ابن ماجه]

(۶۸۳) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ جَوُّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ: الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْمُكَاتِبُ الَّذِي يُرِيدُ الْإِدَاءَ، وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَقَاةَ -)) [رواه الترمذی]

وصححه هو وابن حبان، والحاكم۔ [

(۶۸۴) ((وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ

(۱) یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ایک راوی سلام بن سوار ہے جسے امام ابن عدی نے مگر الحدیث قرار دیا ہے نیز حافظ نے "تقریب" میں اسے اور اس کے استاد کثیر بن سلیم رضی اللہ عنہ کو ضعیف قرار دیا ہے۔ سلسلہ ضعیف ج ۳ ص ۶۱۱ (مترجم)

یا رسول اللہ! میں نے ایک ایسی عورت پائی ہے جو حسب منصب اور مال کے اعتبار سے بہت اونچی ہے لیکن وہ بچے نہیں جنتی تو کیا میں اس سے شادی کر لوں؟ مگر آپ ﷺ نے اسے منع فرمادیا وہ دوبارہ آیا تو پھر بھی آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا، وہ تیسری بار آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسی عورت سے شادی کرو جو محبت کرنے والی اور بچے جنتی ہو اس لیے کہ تمہاری کثرت کی وجہ سے میں امتوں پر فخر کروں گا۔ (ابوداؤد نسائی۔ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور یہ الفاظ انہی کی روایت کے ہیں) [حسن صحیح]

يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصِبٍ وَمَالٍ، إِلَّا أَنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَاتِرًا وَرُجُهَا؟ فَتَهَاؤُهَا. ثُمَّ آتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ آتَاهُ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ: تَزَوَّجُوا الْوُدُودَ الْوُلُودَ، فَإِنِّي مُكَافِرٌ بِكُمْ الْأَمَمَ. (([رواه ابوداؤد، النسائي، وصححه الحاكم واللفظ له.]

ترغیب الزوج فی الوفاء بحق زوجته وحسن عشرتها والمرأة بحق زوجها وطاعته
وترهيبها من إسقاطه ومخالفته

شوہر کے لیے بیوی کے حق کو ادا کرنے اور حسن معاشرت اور عورت کے لیے شوہر کے حق کو ادا کرنے اور اطاعت کی ترغیب اور شوہر کو ناراض کرنے اور اس کی حکم عدولی پر وعید

(۲۸۵) حضرت معاویہ بن حیدرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ایک کی بیوی کا اس پر کیا ہے؟ فرمایا جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھاؤ، جب خود پہنو تو اسے بھی پہناؤ، چہرے پر نہ مارو، نہ پھنکارو، نہ سخت سست کہو مگر گھر ہی میں۔ (ابوداؤد) [صحیح]

(۲۸۵) ((وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعَمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا كَتَسَيْتَ، وَلَا تُضْرِبَ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحَ، وَلَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ.)) [رواه ابوداؤد]

(۲۸۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت فوت ہو جائے اور اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ابن ماجہ) [منکر]

(۲۸۶) ((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ.)) [رواه الترمذی، وحسنه، وابن ماجه، وصححه الحاكم.]

(۲۸۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول

(۲۸۷) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

اللہ ﷺ سے پوچھا کہ عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا اس کے شوہر کا میں نے پوچھا آدمی پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا ان کی ماں کا۔ (بزار، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [ضعیف]

قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ؟ قَالَ: زَوْجُهَا۔ قُلْتُ فَأَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ؟ قَالَ: أُمُّهُ۔ ((رواه البزار، وصححه الحاکم))

(۶۸۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری اس بیٹی نے شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اپنے باپ کی بات مانو تو اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک آپ مجھے یہ نہ بتائیں کہ شوہر کا اس کی بیوی پر کیا حق ہے؟ فرمایا شوہر کا بیوی پر یہ حق ہے اگر اسے زخم ہو تو بیوی اسے چاٹ لے یا اس کے نحتوں سے پیپ یا خون بہہ رہا ہو اور اسے نکل لے تو پھر بھی وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں کبھی بھی شادی نہیں کروں گی، آنحضرت ﷺ نے فرمایا ان کی اجازت کے بغیر ان کی شادی نہ کرو۔ (بزار، ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن صحیح]

(۶۸۸) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ بَابَتِيهِ أَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَتِي هَذِهِ أَبَتْ أَنْ تَتَزَوَّجَ، فَقَالَ: أَطِيعِي أَبَاكِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَتَزَوَّجُ حَتَّى تُخْبِرَنِي مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَيَّ زَوْجَتِي؟ قَالَ: حَقُّ الزَّوْجِ عَلَيَّ زَوْجَتِي لَوْ كَانَتْ بِهِنَّ قَرْحَةٌ فَلَحَسْتَهَا، أَوْ انْتَشَرَ مِنْخَرَاهُ صَدِيدًا أَوْ دَمًا ثُمَّ ابْتَلَعْتُهُ مَا آدَتْ حَقَّهُ، قَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا بِإِذْنِهِنَّ)) [رواه البزار، وصححه ابن حبان]

(۶۸۹) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حیرہ میں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ لوگ اپنے سردار^(۱) کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے کہا رسول اللہ ﷺ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ ﷺ کو سجدہ کیا جائے، جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تم میری قبر کے پاس سے گزر دو تو کیا اسے سجدہ

(۶۸۹) ((وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ الْحَيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يُسْجِدُونَ لِمَرْزَبَانَ لَهُمْ، فَقُلْتُ: رَسُولُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ لِي: إِرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتُ بِقَبْرِى أَكُنْتُ تَسْجُدُ لَهُ؟ فَقُلْتُ: لَا،

(۱) مرزبان فارسیوں کے سردار کہتے ہیں جو بادشاہ سے کم تر درجے کا ہوا ہے یہ لفظ عرب ہے جو اہل حق کی کتاب العرب میں اس کی عربی میں وضاحت حافظ اجد سے کی گئی ہے۔

کرو گے؟ میں نے کہا جی نہیں فرمایا پھر مجھے بھی سجدہ نہ کروا کر میں کسی کو یہ حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرنے تو میں عورتوں کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا ان پر بہت حق عائد کیا ہے۔ (ابوداؤد) [ضعیف]

(۶۹۰) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کے لیے بلائے تو وہ اس کے پاس آئے خواہ تنور پر ہو۔ (ترمذی نے اسے حسن اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔ نسائی) [صحیح]

(۶۹۱) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس عورت کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنے شوہر کا شکر یہ ادا نہیں کرتی حالانکہ یہ اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتی۔ (نسائی بزار اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۶۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مرد عورت کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ نہ آئے اور ناراضی کے ساتھ رات بسر کرے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ (بخاری و مسلم ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ عورت اگر انکار کرے تو وہ جو آسمانوں میں ہے اس سے ناراض ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہو)۔

فَقَالَ: لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ أَمِيرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لِأَمْرَتِ النِّسَاءِ أَنْ يَسْجُدَنَّ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ.)) [رواه ابوداؤد]

(۶۹۰) ((وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَاتِهِ، وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوُّرِ.)) [رواه الترمذی وحسنه والنسائی۔ وصححه ابن حبان۔]

(۶۹۱) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ زَوْجَهَا وَهِيَ لَا تَسْتَفِينِي عَنْهُ.)) [رواه النسائی والبزار ورواه رواة الصَّحِيحِ؛ وصححه الحاكم]

(۶۹۲) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ، قَبَاتَ غَضَبَانَ عَلَيْهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَصْبِحَ.)) [متفق عليه، وفي لفظ: قَتَابِي عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الْإِدَى فِي السِّمَاءِ سَاحِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا۔]

التَّوْبَةُ مِنْ تَرْجِيحِ إِحْدَى الزَّوْجَاتِ وَتَرْكِ الْعَدْلِ بَيْنَهُنَّ

بیویوں میں سے ایک کو ترجیح دینے اور ان میں ترک عدل پر وعید

(۶۹۳) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں انصاف نہ کرے تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا ایک پہلو سابق ہوگا (اربعة ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ حاکم یہ الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں، ابوداؤد میں ہے کہ ان میں سے ایک کی طرف مائل ہو گیا تو اس کا پہلو جھکا ہوگا نسا کی روایت میں ”میل للاحدا حمالی الاخری“ اور واحد شقیہ مائل کے الفاظ ہیں) [صحیح]

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَتَانِ، فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَشَقِيهُ سَاقِطٌ)) [رواه الاربعة: وصححه ابن حبان، والحاكم، هذا لفظ الترمذی، ولا بی داوود: فمال الی إحداهما۔ وقال فی آخره: مائلٌ، وللنسانی: میلٌ لاحداهما علی الاخری، وقال: وأحدٌ شقیہ مائلٌ۔]

(۶۹۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باری تقسیم کرتے تو عدل کرتے اور فرماتے تھے: ”اے اللہ! یہ میری وہ تقسیم ہے جس کا میں مالک ہوں اور اس کے بارہ میں مجھے ملامت نہ کیجئے جس کا تو مالک ہے اور میں مالک نہیں ہوں یعنی دل (اربعة ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ روایت مرسل مروی ہے اور زیادہ صحیح یہی بات ہے) [ضعیف]

(۶۹۳) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلْمَنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ، يَعْنِي الْقَلْبَ.)) [رواه الاربعة، وصححه ابن حبان، وقال الترمذی: روى مرسلًا وهو أصح۔]

الترغیب فی النفقة علی الزوجة والعیال، والترہیب من اضاعتهم وما جاء فی النفقة

علی البنات، وتادیبهن

بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی ترغیب، انہیں ضائع کرنے پر وعید اور بچیوں پر خرچ کرنے اور انہیں ادب

سکھانے کی فضیلت

(۶۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک دینار ہے جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ایک دینار ہے جسے تم گردن آزاد کرنے میں خرچ کرو اور ایک دینار ہے جسے تم مسکین پر صدقہ کرو اور ایک دینار ہے جسے تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو ان میں سے زیادہ اجر و ثواب اس کا ہے جسے تم اپنے اہل و

(۶۹۵) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مُسْكِينٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ

عیال پر خرچ کرو۔ (مسلم)

(۶۹۶) حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو یہ بھی اس کیلئے صدقہ (کی طرح موجب ثواب) ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

(۶۹۷) حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم اپنے آپ کو کھلاؤ وہ صدقہ ہے جو اہل کو کھلاؤ وہ صدقہ ہے جو بچے کو کھلاؤ وہ صدقہ ہے اور جو اپنے خادم کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے۔ (احمد بسند جید) [صحیح]

(۶۹۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنے اہل و عیال سے شروع کرو ماں باپ، بہن بھائی پھر جو جس قدر زیادہ قریبی ہے۔ (طبرانی بسند حسن) [حسن صحیح]

(۶۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا صدقہ کرو ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اسے اپنے نفس پر خرچ کرو اس نے عرض کیا میرے پاس ایک اور ہے فرمایا اسے اپنی بیوی پر خرچ کرو اس نے عرض کیا میرے پاس ایک اور ہے فرمایا اپنے بچے پر خرچ کرو اس نے عرض کیا میرے پاس ایک اور ہے فرمایا اسے اپنے خادم پر خرچ کرو اس نے عرض کیا میرے پاس ایک اور ہے فرمایا اس کے بارہ میں تم زیادہ جانتے ہو (ابن

علیٰ اہلک۔) [رواہ مسلم]

(۶۹۶) ((وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَىٰ أَهْلِهِ نَفَقَةً يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً.)) [متفق عليه]

(۶۹۷) ((وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتَ أَهْلَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ.)) [رواہ

احمد بسند جید]

(۶۹۸) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتِكَ وَأَخَاكَ، وَأُذُنَاكَ فَأُذُنَاكَ.)) [رواہ الطبرانی بسند

حسن-]

(۶۹۹) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ: تَصَدَّقُوا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عِنْدِي دِينَارٌ، فَقَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَىٰ نَفْسِكَ، قَالَ: إِنَّ عِنْدِي آخَرَ، قَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَىٰ زَوْجَتِكَ، قَالَ: إِنَّ عِنْدِي آخَرَ، قَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَىٰ وَلَدِكَ، قَالَ: إِنَّ عِنْدِي آخَرَ، قَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَىٰ خَادِمِكَ، قَالَ: إِنَّ عِنْدِي آخَرَ.))

جہاں ان کی ایک روایت میں ہر جگہ انفق (خرچ کرنے) کے بجائے تصدق (صدقہ کرنے کا لفظ ہے) [صحیح]

(۷۰۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کے میزان میں سب سے پہلے جو چیز رکھی جائے گی وہ اس کا اپنے اہل پر نفع ہوگا۔ (طبرانی اوسط) [ضعیف]

(۷۰۱) حضرت عمرو بن أمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی جو اپنے اہل و عیال کو دے وہ بھی اس کا صدقہ ہے (احمد اس کے راوی ثقہ ہیں ابو یعلیٰ طبرانی میں یہاں ایک واقعہ بھی مذکور ہے اور وہ یہ کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یا عبد الرحمن بن عوف ضغن کا گزر ایک چادر کے پاس سے ہوا (جسے بیچا جا رہا تھا) لیکن انہوں نے محسوس کیا یہ بہت مہنگی ہے لیکن عمرو بن أمیہ کا جب وہاں سے گزر ہوا تو انہوں نے اسے خرید لیا اور اپنی بیوی خلیلہ بنت عبیدہ بن حارث بن مطلب کو دے دیا حضرت عثمان یا عبد الرحمن نے ان سے پوچھا کہ وہ آپ نے جو چادر خریدی تھی اسے کیا کیا؟ عمرو نے کہا کہ اسے میں نے خلیلہ پر صدقہ کر دیا ہے پوچھا کہ تم جو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو کیا وہ بھی صدقہ ہے؟ جواب دیا جی ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو ج کہتے ہیں تم اپنے اہل و عیال پر جو بھی خرچ کرو وہ پر صدقہ ہوگا (ابن حجر کہتے ہیں) میں کہتا ہوں (ابن جہاں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابو یعلیٰ کے واسطے سے اسے روایت کیا ہے) [صحیح لغیرہ]

قَالَ: أَنْتَ ابْصِرْ)) [رواه ابن حبان] وفي رواية له تَصَدَّقْ بَدَلِ أَنْفِقِ فِي الْكُلِّ -]

(۷۰۰) ((وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ مَا يُوضَعُ فِي مِيزَانِ الْعَبْدِ نَفَقَتُهُ عَلَى أَهْلِهِ)) [رواه الطبرانی في الاوسط -]

(۷۰۱) ((وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُعْطِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ)) [رواه احمد ورواه ثقات - واخرجه ابو يعلىٰ والطبرانی بقصة فيه و اوله: مَرَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ أَوْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ بِمِرْطٍ فَاسْتَعْلَاهُ، فَمَرَّ بِهِ عَمْرٍو بْنُ أُمَيَّةَ فَاشْتَرَاهُ، فَكَسَاهُ امْرَأَتَهُ سُخَيْلَةَ بِنْتَ عَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمَطْلِبِ، فَمَرَّ بِهِ عُثْمَانُ أَوْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: مَا فَعَلَ الْمِرْطُ الَّذِي ابْتَعْتَ؟ قَالَ عَمْرٍو: تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَى سُخَيْلَةَ، فَقَالَ: إِنَّ كُلَّ مَا صَنَعْتَ إِلَىٰ أَهْلِكَ صَدَقَةٌ؟ فَقَالَ عَمْرٍو بْنُ أُمَيَّةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ: فَذَكَرَ مَا قَالَ عَمْرٍو لِرَسُولِ اللَّهِ، فَقَالَ: صَدَقَ عَمْرٍو، كُلُّ مَا صَنَعْتَ إِلَىٰ أَهْلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِمْ - أقول صححه ابن حبان واخرجه عن ابی یعلیٰ -]

(۷۰۲) حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

(۷۰۲) ((وَعَنْ الْعَرَبِاضِ بْنِ سَارِيَةَ))

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی جب اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس کا بھی اسے اجر و ثواب ملتا ہے راوی کہتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اسے پانی پلایا اور رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی یہ حدیث بھی اسے سنائی۔ (احمد طبرانی کبیر اوسط) [حسن لغیرہ]

(۷۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی جس کے ساتھ دو بچیاں تھیں اور وہ ان کے لیے ماگ رہی تھی لیکن اس نے میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہ پایا تو میں نے اسے وہی ایک کھجور ہی دے دی اس نے اسے دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیا اور خود نہ کھایا پھر وہ کھڑی ہو گئی اور چلی گئی اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے اور میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جس کی ان بچیوں کے ساتھ آزمائش ہوئی اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔ (بخاری و مسلم۔ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے ان پر صبر کیا تو وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے حجاب بن جائیں گی۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جو اپنی دو بچیوں کو اٹھائے ہوئے تھی میں نے اسے تین کھجوریں دیں تو اس نے ان دونوں کو ایک کھجور دے دی اور تیسری کھجور کو خود کھانا چاہا تو اسے بھی اس کی دونوں بچیوں نے ماگ لیا تو اس نے خود کھانے کے بجائے اسے آدھا آدھا کر کے دونوں کو دے دیا مجھے اس کی اس بات سے بڑا تعجب ہوا اور میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے بھی ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت کو واجب کر دیا ہے یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا ہے۔)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا سَقَى امْرَأَتَهُ مِنَ الْمَاءِ أُجْرًا، قَالَ: فَأَتَيْتَهَا، فَسَقَيْتَهَا، وَحَدَّثْتُهَا بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [رواه أحمد، والطبرانی في الكبير، والأوسط-]

(۷۰۳) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى امْرَأَةٍ وَمَعَهَا ابْتَانٌ لَهَا تَسْأَلُ- فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَكَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا- ثُمَّ قَامَتْ فَعَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَنْ ابْتَلَى مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ- فَاَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ-)) [متفق عليه- وفي رواية للترمذی: فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: جَاءَ نِسِي مَسْكِينَةً تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهُمَا ثَلَاثَ تَمْرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً، وَرَفَعَتِ الثَّلَاثَةَ لِنَاكُلُهَا فَاسْتَطَعَمْتَهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا، فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهِ الْجَنَّةَ، أَوْ أَعْتَقَهَا مِنَ النَّارِ-]

(۷۰۴) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ (۷۰۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھے طریقہ سے رہے اور ان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کے لیے جنت ہے (ترمذی، ابوداؤد، آخر الذکر کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس نے ان کی اچھی تربیت کی ان سے اچھا سلوک کیا اور ان کی شادی کر دے ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے۔) [صحیح لغيره]

(۷۰۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دو بچوں کی پرورش کرے حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائیں تو وہ اور میں قیامت کے دن اس طرح آئیں گے یہ بات آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ضم کر کے ارشاد فرمائی۔ (مسلم۔ ترمذی کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ میں اور وہ جنت میں ان دونوں کی طرح اکٹھے داخل ہوں گے۔ اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ابْنَتَانِ، أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.)) [رواه الترمذی۔ و أبو داود۔ وقال فی روايته: فَأَدْبَهُنَّ، وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ وَرَوَّجَهُنَّ۔ وفي رواية للترمذی: فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ۔]

(۷۰۵) ((وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَالَ جَارِئَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ. وَضَمَّ أَصَابِعَهُ)) [رواه مسلم۔ ورواه الترمذی بلفظ: دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ، وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ۔]

الترغیب فی الاسماء الحسنة وما جاء فی النهی عن الاسماء القبيحة و تغییرها

اچھے نام رکھنے کی ترغیب، بُرے ناموں کی ممانعت اور انہیں بدلنے کا حکم

(۷۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں (مسلم، اربعہ، ماسوا سائی کے)

(۷۰۶) ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ.)) [رواه مسلم، والاربعة إلا النسائي]

(۷۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بُرا نام اس شخص کا ہے جو بادشاہوں کا بادشاہ کہلائے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں ہے (بخاری و مسلم۔ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غصہ اس شخص پر آئے گا^(۱)) اور

(۷۰۷) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَحْبَبَ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ، لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ.)) [متفق عليه، وفي رواية لمسلم، رَجُلٌ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ

(۱) اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر پر محمول ہیں اور ان کی کیفیت اللہ ہی جانتا ہے۔ صفات پر ایمان واجب ہے کیفیت کا سوال بدعت۔

سب سے زیادہ خمیٹ بھی وہ ہوگا جو بادشاہوں کا بادشاہ کہلائے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں ہے۔ سفیان فرماتے ہیں جیسے کہ ”شہنشاہ“۔ امام احمد ابو عمر و شیبانی سے روایت کرتے ہیں کہ انج کے معنی سب سے ذلیل ہے یہ امام مسلم نے آپ کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔

(۷۰۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نام کو تبدیل فرمادیا کرتے تھے (ترمذی نے اسے موصول و مرسل روایت کیا ہے) [صحیح لغبیرہ]

(۷۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا تھا۔ (ترمذی) [صحیح]

الْقِيَامَةِ وَاحْتَبَهُ: رَجُلٌ تَسْمَى مَلِكُ
الْإِمْلَاكِ، لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ. قَالَ سُفْيَانُ:
مِثْلُ شَاهِنشَاهُ، وَقَالَ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو
الشَّيْبَانِي: اخْتَعَ يَعْنِي أَوْضَعَ، ذَكَرَهُ مُسْلِمٌ
عَنْهُ۔

(۷۰۸) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعَيِّرُ الْأَسْمَ
الْقَبِيحَ.)) - [رواه الترمذی موصولاً قَالَ
وربما أرسله۔]

(۷۰۹) ((وَعَنْ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةَ لِعَمَرَ كَانَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةٌ،
فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَمِيلَةً.)) [رواه
الترمذی]

الترهیب من ان ينتسب الانسان الى غير ابيه او يتولى غير موالیه

انسان کے اپنے باپ اور غلام کے اپنے آقاؤں کے سوا کسی دوسرے کی طرف انتساب پر وعید

(۷۱۰) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرے اور اسے معلوم بھی ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں تو جنت اس پر حرام ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۷۱۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص علم کے باوجود اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے انسان کی طرف منسوب کرے (۱) تو وہ کافر ہے جو شخص کسی

(۷۱۰) ((عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ ادَّعَى إِلَى
غَيْرِ أَبِيهِ ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ
فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ.)) [متفق عليه]

(۷۱۱) ((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ
رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ إِلَّا كَفَرًا،

(۱) یعنی اپنے آپ کو اپنے باپ اور خاندان کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے جیسا کہ لوگ زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور سچے کو اس کا قرآن دیا جس کے ستر پر وہ پیدا ہوا جانتے ہوئے غیر باپ کی طرف نسبت حرام ہے جو شخص اس کے جواز کا عقیدہ رکھے وہ مخالفت اجماع کی وجہ سے کافر ہو جائے گا اور جو شخص اس کے جواز کا عقیدہ نہ رکھے تو اس کے کفر کی دو وجوہ ہیں: (۱) اس کا فضل کفار کے فضل سے مشابہ ہے (۲) وہ اللہ اور اسلام کی نعمت کا کافر ہے۔

ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم سمجھے جو شخص کسی آدمی کو کفر کے ساتھ بلائے یا کہے اور اللہ کے دشمن اور وہ اس طرح نہ ہو تو اس کی بات اسی پر لوٹ آتی ہے۔ (بخاری و مسلم حار علیہ کے معنی ہیں کہ اس کی بات اسی پر لوٹ آتی ہے)

(۷۱۲) حضرت یزید بن شریک تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جسے ہم پڑھیں یا پھروہ ہے جو اس صحیفہ میں ہے ^(۱) اور اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے باپ یا اپنے آقاؤں کے علاوہ دوسرے آقاؤں کی طرف منسوب ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس کی نہ کوئی فرض عبادت قبول فرمائے گا اور نہ نفل ^(۲) (بخاری و مسلم)

(۷۱۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے موالی کے علاوہ دوسروں کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھے۔ (ابن حبان [ضعیف])

وَمَنْ ادَّعى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا. وَلَيْتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ، اَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ.)) [متفق علیہ۔ وقرولہ حار بالمهمله: ای رجوع علیہ ما قال۔]

(۷۱۲) ((وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكِ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمُنْبَرِ يَخُطُبُ فَمَسَمَعْتُهُ يَقُولُ: مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرُؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللَّهِ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ..... وَفِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَنْ ادَّعى اِلَى غَيْرِ اَبِيهِ اَوْ اَتَمَى اِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ عَدْلًا. وَلَا صِرْفًا.)) [متفق علیہ]

(۷۱۳) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَوَلَّى اِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَلَيْتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.)) [رواه ابن حبان]

الترهیب من افساد المرأة علی زوجها والعبد علی سیده

عورت کو اس کے خاوند اور غلام کو اس کے آقا کے لیے خراب کرنے پر وعید

(۷۱۴) ((عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:)) حضرت بريدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صحیفہ اپنے سامنے پھیلا لیا اس میں انہوں کی عمر اور زمینوں کی دیات سے متعلق کچھ احکام تھے اور یہ بھی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر سے لے کر ثور تک مدینہ کو حرام قرار دیا ہے جو اس میں کوئی بدعت پیدا کرنے یا کسی بدعت کو جگہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن نہ فرض قبول فرمائے گا اور نہ نفل۔

(۲) عدل سے مراد ندر ہے یا فرض اور صرف سے مراد تو بہ ہے یا نفل۔

فرمایا جو شخص امانت کے ساتھ حلف اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے (۱) اور جو شخص کسی آدمی پر اس کی بیوی یا غلام کو خراب کر دے وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے (یہ الفاظ احمد کی روایت کے ہیں بزار۔ ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ جب کے معنی دھوکا دینے اور خراب کرنے کے ہیں) [صحیح]

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ - وَمَنْ حَبَبَ عَلَى رَجُلٍ زَوْجَتَهُ أَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا.)) [رواه احمد واللفظ له، والبزار، وصححه ابن حبان، قوله حَبَبَ بفتح الخاء المعجمة وتشديد الموحدة بعدها موحدة: أى خدع وافسد.]

(۷۱۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اہلس پانی پر اپنے تخت کو بچھاتا ہے اور پھر اپنے لشکروں کو روانہ کر دیتا ہے اہلس کے لشکروں میں سے جو سب سے زیادہ فتنہ پرداز ہو تو وہ اس کے نزدیک اسی قدر مقرب ہوتا ہے ان میں سے ایک آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے یہ کام کیا یہ کام کیا تو اہلس کہتا ہے کہ تو نے کچھ نہیں کیا پھر ایک اور آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق پیدا کر دی اہلس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اسے کہتا ہے کہ تو بہت لہجھا ہے اور پھر اسے سینے سے لگاتا ہے۔ (مسلم)

(۷۱۵) ((عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَيْلِسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مَنْزِلَةً أَعْظَمَهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَمْرَاتِهِ فَيُدْنِيهِ وَيَقُولُ: نِعْمَ أَنْتَ فَيَلْتَمِسُهُ.)) [رواه مسلم]

ترهیب المرأة أن تسأل زوجها الطلاق من غير بأس

عورت کے لیے اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق مانگنے پر وعید

(۷۱۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت بلاوجہ اپنے شوہر سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔ (ابوداؤد ترمذی نے اسے حسن اور ابن حبان

(۷۱۶) ((عَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقَهَا مِنْ غَيْرِ مَبَاسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ

(۱) اس میں شاید کہ بہت اس وجہ سے ہو کہ آپ نے حکم دیا ہے کہ حلف اللہ تعالیٰ کے اسم و صفات کے ساتھ اٹھایا جائے امانت تو اللہ تعالیٰ کے اوامر میں سے ایک امر ہے تو اس کی قسم اٹھانے سے اس لیے منع کر دیا گیا ہے تاکہ اس کی اللہ تعالیٰ کے اسم کے ساتھ مشابہت نہ ہو یا ایسے ہی ہے کہ آپ نے اپنے آباؤ اجداد کے نام سے قسم کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اگر کوئی قسم کھانے والا یہ کہے کہ امانۃ اللہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک قسم ہے تو اسے کہا جائے گا کہ امام شافعی اسے قسم شمار نہیں کرتے۔

الْجَنَّةِ)) [رواه أبو داود، والترمذی نے صحیح قرار دیا ہے ابن ماجہ] [صحیح]
وَحَسَنَةٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَبَانَ-]

ترهيب المرأة ألا تخرج من بيتها متعطرة متزينة

عورت کے لیے عطر و زینت کے ساتھ گھر سے نکلنے پر وعید

(۷۷) ((عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ
وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ، فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ
فَهِيَ كَبْدًا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةٌ)) [رواه
الثلاثة، وصححه الترمذی، وابن خزيمة،
وابن حبان، والحاكم، وفي رواية أَيْمًا
امْرَأَةٌ اسْتَعْطَرَتْ، فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ
لِيَجِدُوا رَائِحَتَهَا، فَهِيَ زَانِيَةٌ] [حسن]

الترهيب من إفشاء السر بين الزوجين وغيرهما

زوجین وغیرہ کو راز افشاء کرنے پر وعید

(۷۸) ((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ سَرِّ
النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ
يُقْضَى إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُقْضَى إِلَيْهِ، ثُمَّ يُفْشَى
أَحَدُهُمَا سِرَّ صَاحِبِهِ)) [رواه مسلم،
وأبو داود، وفي رواية إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ
الْإِمَانَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِذْكَرِهِ]



کتاب اللباس

الترغیب فی لبس الابيض من الثياب

سفید لباس پہننے کی ترغیب

(۷۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنو یہ تمہارے بہترین کپڑے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔ (ابوداؤد ترمذی وابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ نسائی، ابن ماجہ، حاکم نے اسے بروایت سمرہ بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ بھی زیادہ ہیں کہ یہ زیادہ پاک اور طیب ہیں) [صحیح]

(۷۱۹) ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : اَلْبُسُوفُ مِنْ ثِيَابِكُمْ الْبَيَاضُ - فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفَّنُوا فِيهَا مَوْتَانَا)) [رواه أبو داود والترمذی - وصححه هر وابن حبان وأخرجه الترمذی والنسائی وابن ماجه والحاكم من حديث سمره نحوه و زاد: فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ -]

www.qlrf.net

الترغیب فی لبس القميص

قمیص پہننے کی ترغیب

(۷۲۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پسند کپڑا قمیص تھا۔ (علاشہ۔ ترمذی نے حسن اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ابن ماجہ کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو قمیص سے زیادہ پسند اور کوئی کپڑا نہ تھا) [صحیح]

(۷۲۰) ((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقَمِيصُ -)) [رواه الثلاثة و حسنه الترمذی و صححه الحاكم وأخرجه ابن ماجه ولفظه: لَمْ يَكُنْ نَوْبَ أَحَبِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْقَمِيصِ -]

الترهيب من طول القميص وطول غيره مما يلبس وجره خيلاء

زیادہ لمبی قمیص وغیرہ اور فخریہ لباس پہننے کی ممانعت

(۷۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ

(۷۲۱) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

نے فرمایا کہ چادر کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہیں وہ جہنم کی آگ میں ہے (بخاری و نسائی۔ نسائی کی اور روایت میں یہ بھی ہے کہ مومن کی چادر پنڈلی کے تحت گوشت تک ہے یا پنڈلی کے نصف تک یا پھر نختے تک اور چادر کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم کی آگ میں ہے)

(۷۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص فخر و غرور سے اپنے کپڑے کو لٹکائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا (بخاری و مسلم۔ مسلم کی ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ جو اپنی چادر کو لٹکائے اور اس کا مقصود فخر و غرور ہو۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں کوشش کرتا ہوں لیکن میری چادر لٹک جاتی ہے، فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو فخر و تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔

(۷۲۳) حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کھانا کھائے اور پھر یہ دُعا پڑھے: الحمد للہ۔۔۔۔۔ و لا اوتوہ (سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا فرمایا) تو اس کے سابقہ سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو شخص نیا کپڑا پہنے اور یہ دُعا پڑھے: الحمد للہ۔۔۔۔۔ و لا اوتوہ (سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا فرمایا) تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ابوداؤد حاکم۔ حاکم کی روایت میں و ما تاخر کے الفاظ نہیں ہیں۔ ترمذی و ابن ماجہ نے اس کا صرف ابتدائی حصہ روایت کیا ہے) [حسن لغیرہ]

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ' مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبِيِّنَ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ.)) [رواه البخاری و النسائی، وفي رواية للنسائي: إِزْرَةٌ الْمُؤْمِنِ إِلَى عَضْلِيَّةٍ سَاقِهِ ثُمَّ إِلَى نِصْفِ سَاقِهِ، ثُمَّ إِلَى كَعْبِيهِ، وَمَا تَحْتَ الْكُعْبِيِّنَ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ.]

(۷۲۲) ((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ.)) [متفق عليه۔ وفي رواية لمسلم: مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ لَا يُرِيدُ بِذَلِكَ إِلَّا الْمَخِيلَةَ، وفي رواية لمسلم: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ إِزَارِي لَيْسْتَ رَحِي إِلَّا أَنْ اتَعَاهَدَهُ فَقَالَ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خِيَلَاءَ.]

(۷۲۳) ((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي، وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا، رَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي، وَلَا قُوَّةَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَا تَأَخَّرَ.)) [رواه ابو داود والحاکم و ليس في روايته وما تأخر، وروى الترمذی، وابن ماجه شرطه الاول۔]

(۷۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی ایک یا نصف دینار میں کپڑا خریدے اور اسے پہن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے تو کپڑا اس کے گھٹنوں تک نہیں پہنچتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے (ابن ابی الدنیا، حاکم، بیہقی۔ حاکم فرماتے ہیں کہ میرے علم میں اس کی سند میں کوئی راوی مجروح نہیں ہے) [ضعیف جدا]

(۷۲۳) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَا اشْتَرَى عَبْدٌ تَوْبًا بِدِينَارٍ، أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ فَلَيْسَ بِفَحْمِدِ اللَّهِ عَلَيْهِ إِلَّا لَمْ يُلْغِ رُكْبَتَيْهِ حَتَّى يَغْفَرَ اللَّهُ لَهُ)) [رواه ابن ابی الدنیا، والحاکم، والبیہقی، قَالَ الحاکم: لَا أَعْلَمُ فِي رِوَايَةِ مَجْرُوحًا]

الترهيب من لبس النساء الرقيق من الثياب التي تصف البشرية

عورتوں کے لیے ایسا باریک لباس پہننے پر وعید جس سے جسم نظر آئے

(۷۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے دو قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا ایک تو وہ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جن کے ساتھ وہ لوگوں کو ماریں گے اور دوسری عورتیں جنہوں نے لباس تو پہنا ہوگا لیکن تنگی ہوں گی مردوں کی طرف مائل ہونے والی اور مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی ان کے سرمائل ہونے والے تختی اونٹوں کی کوبانوں کی طرح ایک طرف بھکے ہوں گے وہ سخت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہوگی۔ (مسلم)

(۷۲۵) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ - وَنِسَاءٌ كَأَسْيَاطِ عَارِيَاتٍ، مَائِلَاتٍ، مُمِيلَاتٍ، رُؤْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لِيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا)) [رواه مسلم]

الترهيب من لبس الرجال الحرير وجلوسهم عليه والتحلّي بالذهب وترغيب النساء

فی ترکھما

مردوں کے لیے ریشم پہننے، اس پر بیٹھنے اور سونے کے زیور پہننے پر وعید اور عورتوں کے لیے ریشم اور سونے

کے ترک کر دینے کی ترغیب

(۷۲۶) ((عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:)) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ریشم کو اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑا اور سونے کو بائیں ہاتھ میں اور پھر فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہیں۔ (ابوداؤد نسائی) [صحیح لغیرہ]

(۷۲۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا جہد دیکھا جس کا جیب (گریبان) ریشم سے بنا ہوا تھا تو فرمایا کہ قیامت کے دن یہ آگ کا طوق ہوگا۔ (بزار طبرانی اوسط۔ اس کے راوی ثقہ ہیں مجاہد کے معنی ہیں کہ اس کا گریبان ریشم سے بنا ہوا ہے) [صحیح]

(۷۲۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ریشم اور سونا نہ پہنے۔ (احمد اس کے راوی ثقہ ہیں) [حسن]

(۷۲۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری امت میں سے فوت ہو جائے اور وہ شراب پیتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں پینا حرام قرار دے گا اور جو شخص میری امت میں سے فوت ہو جائے اور وہ سونے کا زیور پہنتا ہو تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا پہننا اس کے لیے حرام قرار دے دے گا۔ (احمد اس کے راوی ثقہ ہیں۔ طبرانی)

[حسن صحیح]

(۷۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ سے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا کہ تم آگ کے انگارے کی طرف قصد کر کے اسے اپنے ہاتھ میں ڈال لیتے ہو رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا کہ اپنی

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ - وَذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ: هَذَا حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي - ((

[رواہ ابوداؤد والنسائی۔]

(۷۲۷) ((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَبَّةً مُجَبَّيَّةً فَقَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -)) [رواه البزار، والطبرانی في الاوسط، ورواه ثقات، قوله مجيبة بالجيم والمثناة

والموحدة: أي لها جيب من حرير۔]

(۷۲۸) ((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ' مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ حَرِيرًا وَلَا ذَهَبًا -)) [رواه أحمد ورواه ثقات۔]

(۷۲۹) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي وَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُرْبَهَا فِي الْجَنَّةِ؛ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي وَهُوَ يَتَخَلَّى الذَّهَبَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ لِبَاسَهُ فِي الْجَنَّةِ -)) [رواه أحمد ورواه ثقات

والتبرانی۔]

(۷۳۰) ((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ وَطَرَحَهُ وَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَطْرُقُهَا فِي يَدِهِ - فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ

انگوٹھی کو لے لو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ تو اس نے کہا کہ اللہ کی قسم میں اسے نہیں پکڑوں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پھینک دیا تھا۔ (مسلم)

(۷۳۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کو زیور اور ریشم پہننے سے منع کرتے اور فرماتے تھے کہ اگر تم جنت کے زیور اور ریشم کو پسند کرتے ہو تو اسے دنیا میں نہ پہنو۔ (نسائی حاکم) [صحیح]

(۷۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص طاقت ہوتے ہوئے شراب ترک کر دے تو میں اسے ضرور حظیرۃ القدس میں یہ پلاؤں گا اور جو شخص طاقت کے ہوتے ہوئے ریشم ترک کر دے تو میں اسے حظیرۃ القدس میں ریشم پہناؤں گا۔ (بزار بسند حسن) [صحیح غیرہ]

اللہ ﷺ: جُذِ خَاتَمَكَ ، وَانْتَفِعْ بِهِ ، قَالَ : وَاللَّهِ لَا آخِذَهُ ، وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ)) [رواہ مسلم]

(۷۳۱) ((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيرَ ، وَيَقُولُ : إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا)) [رواہ النسائی والحاکم]

(۷۳۲) ((وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ تَرَكَ الْخَمْرَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ لَأَسْقِيَنَّهُ مِنْهُ فِي حَظِيرَةِ الْقُدْسِ ، وَمَنْ تَرَكَ الْحَرِيرَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ لَأَكْسُوَنَّهُ فِي حَظِيرَةِ الْقُدْسِ)) [رواہ البزار بسند حسن]

الترهيب من تشبه الرجل بالمرأة و المرأة بالرجل في لباس أو حذوة أو كلام أو نحو ذلك

لباس چال یا کلام وغیرہ میں مرد کی عورت سے اور عورت کی مرد سے مشابہت پر وعید

(۷۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں (بخاری) اربعہ طبرانی۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منث مردوں اور مترجل عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت کا رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزر ہوا جس نے کمان لٹکا رکھی تھی۔۔۔)

(۷۳۳) ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ)) [رواہ البخاری، والاربعۃ، والطبرانی، وفي رواية للبخاری: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرْجَلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وفي رواية للطبرانی: أَنَّ امْرَأَةً مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُتَقَلِّدَةً قَوْسًا

www.qlrf.net

فذکر الحدیث۔]

(۷۳۳) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ)) [رواه الاربعة الا الترمذی وصححه ابن حبان۔]

(۷۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی اس مرد پر جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے۔ (اربعة الا الترمذی۔ ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

الترغیب فی ترک الترفع فی اللباس تواضعاً واقتداءً بالمصطفى ﷺ أشرف الخلق، والترہیب من لباس الشهرة والفخر

اشرف الخلق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اقتداء میں انکساری کے طور پر فخر یہ لباس ترک کرنے کی ترغیب اور لباس فخر و شہرت کی ممانعت

(۷۳۵) ((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ اللَّبَاسَ تَوَاضَعًا لِلَّهِ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاةَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رَوْسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ مِنْ آتَى حُلِيِّ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا))

(۷۳۵) حضرت سہل بن معاذ بن انس کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے انکساری کی وجہ سے (فخریہ) لباس ترک کر دے اور اسے اس کی قدرت بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے دن) ساری مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے حلوں میں سے جس حلے کو چاہے زیب تن کر لے۔ (ترمذی نے

اسے حسن اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن لغیرہ]

[رواه الترمذی وحسنه، والحاكم وصححه۔]

(۷۳۶) ((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْبَدَاةَ مِنَ الْإِيمَانِ، إِنَّ الْبَدَاةَ مِنَ الْإِيمَانِ)) [رواه أبو داود وابن ماجه۔ والبداة بفتح

(۷۳۶) حضرت ابو امامہ بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لباس میں سادگی ایمان سے ہے۔ (ابوداؤد ابن ماجہ۔ البداة کے معنی لباس میں سادگی اختیار کرنا ہے) [حسن لغیرہ]

الموحدة وإعجام الذالين: هو التواضع

فی اللباس۔]

(۷۳۷) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے ایک پیوند لگا ہوا قمیص اور یمن کا بنا ہوا تہبند نکالا اور قسم کھا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو کپڑوں میں انتقال فرمایا تھا۔ (بخاری و مسلم)

(۷۳۷) ((وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا قَمِيصًا مَلْبَدًا، وَإِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَأَقْسَمَتْ لَقَدْ فُبِصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ))

[متفق عليه]

(۷۳۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور آپ نے کالے بالوں سے بنی ہوئی ایسی چادر زیب تن فرما رکھی تھی جس پر اونٹ کے کجاوے کی تصویر بنی ہوئی تھیں۔ (مسلم) مرحل جس پر اونٹ کے کجاوے کی تصویریں بنی ہوئی تھیں

(۷۳۸) ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرْحَلٌ مِنْ شَعْرِ اسْوَدَّ)) [رواه مسلم- والمروط جمع مرط بكسر الميم والمرحل بحاء مهملة ثقيلة أى فيه صور

رحال الجمل-]

(۷۳۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کتنے ہی پریشان حال، غبار آلود اور دو بوسیدہ کپڑے پہننے والے ہیں جنہیں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی لیکن اللہ تعالیٰ کو اگر وہ قسم دے دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا فرماتا ہے، براء بن مالک انہی لوگوں میں سے ہیں۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا اور حسن قرار

(۷۳۹) ((عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَمْ مِنْ اشْعَثَ أَغْبَرٍ ذِي طَمْرِينٍ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ، مِنْهُمْ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ)) [رواه الترمذی، وقال: حسن-]

دیا ہے) [حسن صحیح]

(۷۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب آپ امیر المؤمنین تھے کہ آپ نے اپنے کندھوں کے درمیان تین پیوند لگا رکھے تھے اور پیوندوں ہی کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔ (مالک) [صحیح]

(۷۴۰) ((عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ وَهُوَ يَوْمِيذٍ امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَقَدْ رَفَعَ بَيْنَ كَفَيْهِ بِرِقَاعٍ ثَلَاثَ لَبَدٍ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ)) [رواه مالك]

(۷۴۱) محمد بن میرین سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے آپ نے کتان کے رنگے ہوئے دو کپڑے پہن رکھے تھے پھر انہوں نے ایک کپڑے میں اپنی ناک کو صاف کیا اور پھر کہا واہ! واہ ابو ہریرہ کتان میں ناک صاف کرتا ہے۔

(۷۴۱) ((وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ مَخْطٍ فِي أَحَدِهِمَا نَمٌّ قَالَ: بَخِ بَخِ يَمْخِطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ))

حالانکہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر جایا کرتا تھا ایک آنے والا آتا اور وہ اپنے پاؤں کو میری گردن پر رکھ دیتا تھا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ میں مجنون ہوں حالانکہ مجھے صرف بھوک لگی ہوتی تھی (بخاری۔ ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)

(۷۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ستر اہل صفہ کو دیکھا ان میں سے کسی کے پاس بھی رداء نہ تھی ان کے پاس ازار (تہبند) تھا یا کساء کمل تھا جب وہ اسے اپنی گردنوں میں باندھتے تو بعض کے نصف پنڈلی تک اور بعض کے ٹخنوں تک کپڑا پہنچتا اور وہ اسے ہاتھ سے پکڑے رکھتے تاکہ ان کا ستر نظر نہ آئے۔

لَقَدْ رَأَيْتُنِي ، وَانِّي لِأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مَنِيرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَحَجْرَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنَ الْجُوعِ مَغْشِيًا عَلَيَّ ، فَيَحِيءُ الْجَانِي ، فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَيَّ عُنُقِي يَرَى أَنَّ بِي الْجُنُونَ ، وَمَا بِي إِلَّا الْجُوعُ)) [رواه البخاری ، والترمذی وصححه]

(۷۴۲) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الصَّفَةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ - إِمَّا أَرَارٌ ، وَإِمَّا كِسَاءٌ ، قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقِ ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةً أَنْ تَرَى عَوْرَتَهُ)) [رواه البخاری]

الترغیب فی ابقاء الشیب و کراہیة نتفہ

سفید بال باقی رکھنے کی ترغیب اور انہیں چننے کی کراہت

(۷۴۳) حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفید بالوں کو نہ چنو کیونکہ جس مسلمان کے بال اسلام میں سفید ہوتے ہیں اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (ابوداؤد ترمذی۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایک بال کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا اور ایک غلطی مٹا دیتا ہے۔ ترمذی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے سفید بالوں کے چننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ مسلمان کا نور ہے اسے نسائی نے بھی روایت کیا ہے) [صحیح لعیبرہ]

(۷۴۳) ((عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَنْتَفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْئًا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [رواه ابوداؤد ، والترمذی ، وفي رواية: كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً ، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ. وللترمذی: نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ ، وَقَالَ: إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ ، وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ أَيْضًا]

الترهيب من خضب اللحية بالسواد

داڑھی کو سیاہ خضاب لگانے کی ممانعت

(۷۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانے میں کچھ لوگ بالوں کو سیاہ خضاب لگائیں گے جو کبوتر کے پوٹوں کی طرح ہوگا یہ لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکیں گے (ابوداؤد نسائی۔ ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ سب نے اسے بروایت عبید اللہ بن عمرو بن عبد الکریم بیان کیا ہے جو کہ جزری ہے اور ثقہ ہے) [صحیح]

(۷۴۳) ((وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَخَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)) [رواه أبو داود، والنسائي، وصححه ابن حبان، والحاكم، كلهم من رواية عبيد الله بن عمرو الرقي عن عبد الكريم وهو الجزري وهو ثقه.]

ترهيب الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة والمنتمصنة

والمتفلجة

واصله، مستوصله، واشمه، مستوشمه، نامصة، منتمصنه اور متفلجة کو وعيد

(۷۴۵) حضرت اسماء سے روایت ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ میری بیٹی کو خسرہ نکلا تھا جس کی وجہ سے اس کے بال گر گئے تھے اور میں نے اس کی شادی کر دی ہے تو کیا اسے مصنوعی بال لگا دوں؟ فرمایا بال لگانے والی عورت اور جسے لگائے گئے ہوں اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ (بخاری و مسلم۔ بخاری نے اسے اس واقعہ کے بغیر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے جب کہ بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس واقعہ کے ساتھ بھی یہ روایت موجود ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک انصاری لڑکی نے شادی کی جس کے بیماری کی وجہ سے بال گر گئے تھے تو اس کے گھر والوں نے اسے مصنوعی بال لگانا چاہا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک انصاری خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی اور اس میں یہ ہے کہ اس کے شوہر

(۷۴۵) ((عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَهَا الْحَصْبَةُ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا، وَإِنِّي رَوَّجْتُهَا أَفَاصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُتَّوَصِّلَةَ، وَفِي رِوَايَةٍ: الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)) [متفق عليه، وأخرجه البخاري من حديث ابن عمر بدون القصة، وأخرجه من حديث عائشة بالقصة ففي لفظ: أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ، وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَطَ شَعْرُهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا، وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ امْرَأَةً

نے مجھے یہ کہا ہے کہ اس کے بالوں کے ساتھ مصنوعی بالوں کو لگا دوں
فرمایا نہیں)

(۷۴۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے کہ گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر اور ان عورتوں پر جو خوبصورتی کے لیے اپنے ابرو کے بال چنوائی ہیں اور اپنے دانتوں پر ریتی پھرواتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے والی ہیں۔ ایک عورت نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی اس بات کے متعلق استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس پر لعنت کیوں نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ اور اس (اطاعت رسول ﷺ) کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد موجود ہے (اور رسول کریم ﷺ تمہیں جو عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ) بخاری و مسلم۔ الحفظ لچہ وہ عورت جو اپنے دانتوں پر ریتی رگڑتی ہے، النامصہ وہ عورت جو کسی عورت کے ابروؤں کے بال چن کر انہیں باریک کرتی ہے، امام ابو داؤد نے اس لفظ کے یہی معنی بیان فرمائے ہیں اور خطابی فرماتے ہیں کہ اس کے معنی چہرے سے بال چننا ہیں، المستمصة جس کے ساتھ یہ عمل کیا جائے، الواشمہ جو عورت سوئی سے ہاتھ وغیرہ میں سوراخ کر کے اس میں سرمہ بھر دے، المستوشمہ وہ عورت جس پر یہ عمل کیا جائے، الواصلہ وہ عورت جو اپنے یا کسی دوسری کے بالوں کو کسی کے بالوں کے ساتھ ملائے اور المستوصلہ جس کے لیے یہ عمل کیا جائے)

مِنَ الْاِنْصَارِ زَوَّجَتْ بِنْتَهَا، وَفِيهِ: اِنَّ زَوْجَهَا
اَمَرَنِي اَنْ اَصِلَ فِي شَعْرِهَا قَالَ: لَا-]

(۷۴۶) ((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ الْوَاشِمَاتِ
وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَمَصَّاتِ
وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ - الْمَغْبِرَاتِ خَلَقَ
اللَّهُ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فِي ذَلِكَ: فَقَالَ:
وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: وَمَا آتَاكُمْ
الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ
فَانْتَهُوا-)) [متفق عليه المتفلجة
بالجيم، التي تفلج اسنانها بالمبرد،
وغيره النامصة، التي تنتف الحاجب حتى
ترقه، كذا قال ابو داود وقال الخطابي:
هو نتف الشعر عن الوجه والتمصصة،
المعمول بها ذلك والواشمة، التي تغرز
الابر في يدها او غيرها ثم تحشى
بالكحل - والمستوشمة: المعمول بها
ذلك والواصلة: التي تصل شعرها بشعر
النساء والمستوصلة: المعمول بها
ذلك-]

الترغيب في الكحل بالاثمد للرجال والنساء

مردوں اور عورتوں کے لیے اٹمہ سرمہ استعمال کرنے کی ترغیب

(۷۴۷) ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اُكْتَحِلُوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اٹمہ سرمہ استعمال کرو یہ نظر کو تیز کرتا اور بال اگاتا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا خیال ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ہر رات دونوں آنکھوں میں تین تین سلاخیاں ڈالا کرتے تھے (ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ نسائی ابن حبان کی روایت میں ہے کہ تمہارے سرموں میں سے بہترین اشمہ ہے اس حدیث کو بزار نے بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی بیان کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں) [صحیح لغیرہ]

بِالْإِيمِدِ؛ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ
'وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحَلَةٌ
يَكْتَجِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هَذِهِ-
وَأَلَا ثَلَاثَةً فِي هَذِهِ-)) [رواه الترمذی وَقَالَ
حسن، والنسائی وابن حبان- وفي
روایتہما: إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمْ الْإِيمِدُ،
والحدیث رواه البزار من حدیث ابی
ہُرَيْرَةَ وَرَجَالَهُ ثَقَات-]

کتاب الطعام

الترغیب فی التسمیة علی الطعام والترہیب من ترکھا

کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کی ترغیب اور ترک کرنے کی ممانعت

(۷۴۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چھ افراد کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے دو لقمے کھائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس نے بسم اللہ پڑھی ہوئی تو کھانا تمہارے لیے کافی ہو جاتا (ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا اور ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے اللہ کا نام لینا چاہیے اور اگر ابتداء میں بھول جائے تو اسے یہ کہنا چاہیے بِسْمِ اللّٰهِ اَوْلَهُ وَاٰخِرُهُ (اول و آخر میں اللہ کے نام سے) یہ اضافہ صرف ابوداؤد اور ابن ماجہ) [صحیح لغیرہ]

(۷۴۸) ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامَهُ
فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ
بِلِقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا إِنَّهُ لَوْ
سَمَى لَكَفَاكُمْ-)) [رواه ابوداؤد
والترمذی وابن ماجہ وصححه ابن حبان
وزاد: فَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَذْكُرِ اسْمَ
اللَّهِ عَلَيْهِ فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ
أَوْلَهُ وَاٰخِرُهُ- وهذه الزيادة عند ابی داؤد
وابن ماجہ مفردة-]

(۷۴۹) حضرت أمیة بن مخشی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے کہ ایک آدمی کھا رہا تھا اور نبی ﷺ دیکھ رہے تھے کہ اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی پھر اس نے آخر میں یہ پڑھ

(۷۴۹) ((وَعَنْ أُمِّيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ وَكَانَ
مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ رَجُلًا
كَانَ يَأْكُلُ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَنْظُرُ، فَلَمْ يُسَمِّ

لِأَسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ نَبِيِّ ﷺ، نے فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا حتیٰ کہ اس نے جب بسم اللہ پڑھی تو اس نے پیٹ بھر کرتے کر دی۔ (ابوداؤد نسائی، حاکم۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ امیہ سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث مروی نہیں ہے، اس کے والد کا نام خش ہے) [ضعیف]

ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِهِ: بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ
مَعَهُ حَتَّى سَمَى، فَمَا بَقِيَ فِي بَطْنِهِ شَيْءٌ إِلَّا
الِقَاءُ فُ) ((رواه أبو داود، والنسائي،
والحاكم، قَالَ الدارقطني لم يسند أمية
غير هذا الحديث - ومخشي أبوه
بمعجمتين وفتح أوله بلفظ النسبة -

الترغيب في حمد الله تعالى بعد الاكل

کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کی ترغیب

(۷۵۰) حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کھانا کھائے اور پھر یہ کہے کہ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ (سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے یہ رزق دیا) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (اربعہ) [صحیح]

(۷۵۰) ((عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَكَلَ
طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي
هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا
قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) [رواه
الأربعة]

الترهيب من استعمال أو انى الذهب والفضة وتحريمه على الرجال والنساء

سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے پر وعید اور مردوں اور عورتوں کے لیے ان کے استعمال کی حرمت

(۷۵۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو چاندی کے برتن میں کھاتا پیتا ہے، ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس شخص نے سونے یا چاندی کے برتن میں پیا.....)

(۷۵۱) ((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الَّذِي يَشْرَبُ فِي
أَيَّةِ الْفِضَّةِ، إِنَّمَا يَجْرُجُ فِي بَطْنِهِ نَارًا
جَهَنَّمَ.)) [متفق عليه، وفي رواية مسلم:
إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ - وَفِي أُخْرَى: مَنْ
شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ -]

ترمذی۔ ابن حبان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدی میٹکیزے کے منہ سے پئے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ برتن میں سانس لے برتن میں سانس لینے سے ممانعت کی حدیث ابو قتادہ متفق علیہ ہے اور جو یہ حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ برتن میں تین سانس لیا کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ زیادہ خوشگوار اور سیراب کرنے والا اعلیٰ ہے ترمذی نے اسے روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے تو وہ برتن کے اندر نہیں بلکہ برتن کو منہ سے دور ہٹا کر سانس لینے پر محمول ہے) [صحیح]

(۷۵۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ میٹکیزوں کے مونہوں کو موڑ کر ان سے پانی پیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

الإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ۔) (رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان و لفظہ: أَنْ يُشْرَبَ الرَّجُلُ مِنْ فِي السَّقَاءِ، وَأَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ، وَالنَّهْيُ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الإِنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ، وَأَمَّا حَدِيثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا، وَيَقُولُ: هُوَ أَمْرًا وَأَرْوَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ، فَمَحْمُولٌ عَلَى التَّنَفُّسِ بَعْدَ ابْتِئَانِ الْقَدْحِ لَا فِي دَاخِلِهِ۔)

(۷۵۵) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي يُكْسَرُ أَفْوَاهُهَا وَيُشْرَبُ مِنْهَا)) [متفق عليه]

الترغیب فی الأكل من جوانب القصعة دون وسطها

درمیان کے بجائے برتن کے کناروں سے کھانے کی ترغیب

(۷۵۶) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک بہت بڑا برتن تھا جسے غرا کہا جاتا تھا اسے چار آدی اٹھاتے تھے جب چاشت کا وقت ہوا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے چاشت کی نماز پڑھ لی تو اس برتن کو لایا گیا کہ اس میں شہید تیار کیا گیا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے ارد گرد بیٹھ گئے جب تعداد زیادہ ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ زانو پر بیٹھ گئے ایک اعرابی نے کہا: بیٹھے کا یہ کیا طریقہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے عبد کریم بنایا ہے اور جبار و سرکش نہیں بنایا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے ارد گرد سے کھاؤ اور اس کی اوپر کی سطح کو چھوڑ دو تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی (ابوداؤد ابن ماجہ۔ ذرہ اوپر

(۷۵۶) ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قِصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَاءُ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ، فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الصُّحْحَىٰ أُتِيَ بِتِلْكَ الْقِصْعَةِ وَقَدْ أُثْرِدَ فِيهَا، فَالْتَفَقُوا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوا جَنَّا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: مَا هَذِهِ الْجَلْسَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا، وَدَعُوا ذُرْوَتَهَا بِيَارِكُ

کے حصے کو کہتے ہیں اربعہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً صحیح قرار دیا ہے کہ برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے لہذا اسے کناروں سے کھاؤ اور درمیان سے نہ کھاؤ ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ برتن کے اوپر سے نہ کھائے بلکہ اس کے نیچے سے کھائے کیونکہ برکت اس کے اوپر کے حصہ پر نازل ہوتی ہے [صحیح]

لَكُمْ فِيهَا)) ابوداؤد وابن ماجه والذروة بكسر المعجمة وسكون الراء هي أعلاها۔ وروی الاربعة؛ وصححه ابن حبان من حدیث ابن عباس مرفوعاً؛ البركة تنزل وسط الطعام فكلوا من حافتيه؛ ولا تأكلوا من وسطه۔ وفي رواية لابی داود: إذا أكل أحدكم طعاماً فلا يأكل من أعلى الصحفة؛ ولكن ليأكل من أسفلها؛ فإن البركة تنزل من أعلاها۔]

الترغیب فی أكل الخل والزیت

سرکہ و روغن زیتون کھانے کی ترغیب

(۷۵۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے آپ نے اسے منگوا لیا اور اسے کھانا شروع کر دیا اور فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے سرکہ بہترین سالن ہے جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا سرکہ کو پسند کرنا شروع کر دیا ہے۔ (مسلم نسائی کے سوا اربعہ نے صرف نعم الادام الخل کے الفاظ روایت کیے ہیں) [صحیح]

(۷۵۷) ((عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْإِدَامَ فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا الْخَلُّ، فَدَعَا بِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ، وَيَقُولُ: نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، قَالَ جَابِرٌ۔ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ)) [رواه مسلم؛ واخرجه الاربعة الا النسائي مقتصراً على نعم الادام الخل۔]

(۷۵۸) محمد بن زاذان سے مروی ہے کہ مجھ سے اُم سعد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے جب کہ میں بھی ان کے پاس تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے کو کچھ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس روٹی، کھجور اور سرکہ ہے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے اے اللہ! سرکہ میں برکت عطا فرمائیے مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن ہے وہ گھر کبھی محتاج نہیں ہوا جس میں

(۷۵۸) ((وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَادَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ سَعْدٍ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ عَائِشَةَ وَأَنَا عِنْدَهَا۔ فَقَالَ: هَلْ مِنْ عَدَائٍ؟ قَالَتْ: عِنْدَنَا خُبْزٌ وَتَمْرٌ وَخَلٌّ، فَقَالَ: نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي الْخَلِّ، فَإِنَّهُ كَانَ إِدَامَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي، وَلَمْ يُفْطَرِ بَيْتٌ

کبری کا دودھ دوہا گیا لیکن وہ اس سارے دودھ کو نہ پی سکا (اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا.....) (۱) (مالک ترمذی نے بھی اسے اسی طرح روایت کیا ہے)

(۷۶۱) حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی نے پیٹ سے زیادہ بڑا کوئی برتن نہیں بھرا حالانکہ ابن آدم کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں اور اگر ضرور زیادہ ہی کھانا ہو تو ایک ٹلٹ کھانے کے لئے، ایک ٹلٹ پینے کے لیے اور ایک ٹلٹ سانس لینے کے لیے کرے (ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، ابن ماجہ کی روایت میں وإن کان لأحالة کے بجائے یہ الفاظ ہیں کہ اگر آدمی کا نفس غالب آجائے، ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۷۶۲) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے روٹی اور گوشت سے بنا ہوا ٹرید کھایا اور پھر جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ڈکار مارنا شروع کر دیا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے ڈکاروں کو ہم سے دور رکھو جو لوگ دنیا میں زیادہ سیر ہوں گے وہ آخرت میں زیادہ بھوکے ہوں گے۔ (حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے لیکن اس کی سند میں دوراوی عمر بن موسیٰ اور فہد بن عوف واپسی ہیں۔ بزار نے اسے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے، جن میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔ ابن ابی الدنیا، طبرانی کبیر، اوسط۔ بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس کے بعد ابو جحیفہ نے کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا حتیٰ کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے، وہ صبح کا کھانا کھاتے تو شام کو نہ کھاتے اور اگر شام کو کھالیتے تو صبح نہ کھاتے تھے۔ ابن ابی الدنیا کی روایت میں ہے کہ ابو جحیفہ نے فرمایا میں نے تیس سال سے پیٹ کو نہیں بھرا۔)

إِنَّهُ أَصْبَحَ فَاسْتَمَّ، فَأَمَرَ لَهُ بِشَاةٍ، فَشَرِبَ حَالِبَهَا، ثُمَّ أُخْرَى فَلَمْ يَسْتَمَّ، فَقَالَ..... رواه مالك، والترمذی بنحو هذا۔

(۷۶۱) ((وَعَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مَلَآ آدَمِيَّ وَعَاءٌ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ لَقِيمَاتٍ يَقْمَنُ صَلْبَهُ، وَإِنْ كَانَ لَا مَحَالََةَ فَنَلْتُ لِطَعَامِهِ وَنَلْتُ لِشَرَابِهِ وَنَلْتُ لِنَفْسِهِ.)) [رواه الترمذی وحسنه، وابن ماجه، وفي روايته، فَإِنْ غَلَبَتِ الْآدَمِيَّ نَفْسُهُ، بدل قوله: وَإِنْ كَانَ لَا مَحَالََةَ. وصححه ابن حبان۔]

(۷۶۲) ((وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَكَلْتُ تَرِيدَةً مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ، ثُمَّ آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَجَعَلْتُ أَنْجَشًا، فَقَالَ يَا هَذَا كَفَّ عَنَّا مِنْ جُشَانِكَ، فَإِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا أَكْثَرُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) [رواه الحاكم وقال: صحيح الإسناد: وفيه عمر ابن موسى، وفهد بن عوف، وهما واهيان ولكن رواه البزار باسنادين رواة احدهما ثقات، واخرجه ابن أبي الدنيا، والطبراني في الكبير، والآوسط، والبيهقي وزاد، فَمَا أَكَلَ أَبُو جُحَيْفَةَ مَلَأَ بَطْنَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا، كَانَ إِذَا تَعَلَّى لَا يَتَعَشَّى، وَإِذَا تَعَشَّى لَا

(۱) مؤمن ایک اتزوی میں کھاتا ہے اور کافر سات اتزیوں میں کھاتا ہے۔

يَتَعَدَّى - وفي رواية لابن أبي الدنيا: قَالَ
ابو جُحَيْفَةَ: فَمَا مَلَأْتُ بَطْنِي مِنْذُ ثَلَاثِينَ
سَنَةً - [صحيح]

(۷۶۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر بھوک کو دیکھا تو فرمایا کہ تمہیں خوشخبری ہو کہ عنقریب ایک وقت آئے گا کہ تم میں سے ایک کی خدمت میں صبح کے وقت ٹرید سے بھرا ہوا برتن پیش کیا جائے گا اور پھر شام کو بھی اسی طرح کا برتن پیش کیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تو ہم بہت بہتر ہوں گے؟ فرمایا نہیں اس وقت کے بجائے تم اب بہتر ہو۔ (بزار بسند جید) [صحيح لغيره]

(۷۶۳) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْجُوعِ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَبْشِرُوا! فَإِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يُغْدَى عَلَى أَحَدِكُمْ بِالْقِصْعَةِ مِنَ الثَّرِيدِ - وَيُرَاحُ عَلَيْهِ بِمِثْلِهَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ؟ قَالَ بَلْ: أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ -)) (رواه البزار بسند جيد)

(۷۶۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے دیلے جانور کا گوشت خریدا اور اس پر گھی ڈال دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: ”واللہ! یہ دونوں چیزیں جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تاول فرماتے اور دوسری کو صدقہ کر دیتے“ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا امیر المؤمنین! واللہ! میرے پاس بھی جب یہ دونوں چیزیں جمع ہوں گی تو میں بھی ایسے ہی کروں گا۔ [بیہقی]^(۱)

(۷۶۴) ((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ اشْتَرَى مِنَ اللَّحْمِ الْمَهْزُولِ، وَجَعَلَ عَلَيْهِ سَمْنًا، فَرَفَعَ عُمَرُ يَدَهُ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا اجْتَمَعَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطُّ إِلَّا أَكَلَ أَحَدُهُمَا، وَتَصَدَّقَ بِالْآخَرِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَوَ اللَّهِ لَا يَجْتَمِعَانِ عِنْدِي أَبَدًا إِلَّا فَعَلْتُ ذَلِكَ -))

[رواه البيهقي]

الترغیب فی غسل اليد قبل الطعام وبعده والترہیب من ان ينام وفي يده ريح طعام
کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے کی ترغیب اور ہاتھوں میں کھانے کی خوشبو ہو تو (دھوئے بغیر)

سونے کی ممانعت

(۷۶۵) ((وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَكْرَهُ (۷۶۵) سفیان ثوروی کھانے سے پہلے وضو کروہ سمجھتے تھے اسی طرح

(۱) محدث البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف الترغیب میں ذکر کیا ہے اور اس پر (؟) کی علامت ہے۔ (ازھر) کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

امام مالک بھی جیسا کہ بیہقی نے فرمایا ہے، امام شافعی بھی ترک وضو کو مستحب سمجھتے ہیں اور آپ کا استدلال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی اس حدیث سے ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا تو عرض کیا گیا: ”آپ وضو نہ فرمائیں گے؟ فرمایا: میں نے نماز نہیں پڑھنی کہ وضو کروں۔ (مسلم اور مسلم ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ مجھے نماز کے لیے وضو کا حکم دیا گیا ہے)

الْوُضُوءَ قَبْلَ الطَّعَامِ، وَكَذَا مَالِكٌ، قَالَ الْبَيْهَقِيُّ، وَاسْتَحَبَّ الشَّافِعِيُّ تَرْكَهُ، وَأَحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِطَعَامٍ فَقِيلَ إِلَّا تَوَضَّأَ قَالَ: لَمْ أُصَلِّ فَاتَوَضَّأَ. (([اخرجه مسلم۔ وفي رواية له: إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ-]

(۷۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص سو جائے اور اس کے ہاتھ میں گوشت کی خوشبو اور چکناہٹ ہو اور اسے نہ دھوئے اور اسے کوئی نقصان پہنچ جائے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی نے اسے حسن اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔ ابن ماجہ نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ عُمر کے معنی گوشت کی خوشبو اور چکناہٹ ہے) [صحیح]

(۷۶۶) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ نَامَ ، وَفِي يَدِهِ عَمْرٌ ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ ، فَاصَابَهُ شَيْءٌ ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.)) [رواه أبو داود، والترمذی وحسنه، وصححه ابن حبان، ورواه ابن ماجه عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ. وَالْعَمْرُ بفتح الغين المعجمة والميم: ريح اللحم ودسومه-]

الترهيب من ان يدعى الإنسان فيمتنع من غير عذر والامر باجابة الداعي

بغير عذر کے دعوت قبول نہ کرنے پر وعید اور دعوت قبول کرنے کا حکم

(۷۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے بدترین کھانا ویسے کا کھانا ہے جس میں دولت مندوں کو تو بلایا جائے اور مسکینوں کو چھوڑ دیا جائے اور جو دعوت کو قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی۔ (بخاری و مسلم۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بدترین کھانا ویسے کا وہ کھانا ہے جس میں آنے والوں کو توروکا جاتا ہے اور ان کو دعوت دی جاتی ہے جو انکار کرتے ہیں۔۔۔ (۱)

(۷۶۸) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ. يُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ، وَيَتْرَكَ الْمَسَاكِينَ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.)) [متفق عليه۔ وفي رواية لمسلم عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُ مِنْهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى

(۱) حدیث کے باقی الفاظ اس طرح ہیں کہ جو دعوت کو قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

إليها مَنْ يَا بَاهَا، -

(۷۶۹) حضرت ابن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرنی چاہیے خواہ وہ ولیمہ کی دعوت ہو یا اسی طرح کی کوئی اور۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب تمہیں بکری کے پائے کی طرف دعوت دی جائے تو اسے بھی قبول کرو۔

(۷۶۹) ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجِبْ، عِرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ.)) [رواه مسلم وله إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَاجِيبُوا]-

(۷۷۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرنا چاہیے خواہ کھائے یا نہ کھائے۔ (مسلم۔ اصحاب سنن سوائے ترمذی کے)۔

(۷۷۰) ((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَجِبْ. فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.)) [رواه مسلم و اصحاب السنن الا الترمذی]-

(۷۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں (۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کی عیادت کرنا (۳) جنازوں کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینک کا جواب دینا۔ (بخاری و مسلم۔ ابو الشیخ نے بروایت ابو ایوب اس طرح روایت کیا ہے کہ چھ خصلتیں ہیں جو ان میں سے ایک بھی ترک کر دے اس نے گویا ایک حق واجب کو ترک کر دیا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب اس سے خیر خواہی طلب کرے تو خیر خواہی کرے)

(۷۷۱) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ.)) [متفق علیہ۔ ورواه ابو الشیخ من حدیث ابی ایوب بلفظ: سِتُّ خِصَالٍ مَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ شَيْئًا فَقَدْ تَرَكَ حَقًّا وَاجِبًا، وَزَادَ فِيهِ. وَإِذَا اسْتَنْصَحَهُ أَنْ يَنْصَحَ]-



www.qlrf.net

کتاب القضاء و ذکر ابوابہ

الترہیب من تولی السلطنة والامارة والقضاء ولا سیما لمن لا یتق بنفسه

سلطنت امارت اور قضاء قبول کرنے کی ممانعت خصوصاً اس کے لیے جسے اپنے آپ پر اعتماد نہ ہو

(۷۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک حکمران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا، امام حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا، ایک آدمی اپنے گھر کا حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی، خادم اپنے ملک کے مال پر حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۷۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو منصب قضاء پر فائز ہوا یا جسے لوگوں کے مابین قاضی بنا دیا گیا اسے گویا بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا (ابوداؤد ذیہ الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں اور انہوں نے اسے حسن غریب قرار دیا ہے، ابن ماجہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ چھری کے بغیر ذبح کرنے سے کیا مراد ہے، راجح بات یہی ہے کہ یہ تشدید و سختی کے مفہوم میں ہے کہ چھری سے ذبح کرنا، جلدی راحت دیتا ہے، اس جملہ کے مفہوم کے بارے میں اور بھی کئی اقوال ہیں) [حسن صحیح]

(۷۷۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عامل نہیں بنا دیتے؟

(۷۷۲) ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الْإِمَامُ رَاعٍ، وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ، وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا، وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ، وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.)) [متفق عليه]

(۷۷۳) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءُ، أَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ، فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سَكِينٍ.)) [رواه أبو داود، والترمذی اللفظ له، وقال حسن غریب، وابن ماجہ، وصححه الحاكم، واختلف فی المراد بقوله، بغیر سکین، والراجح ان المراد به التشدید، لان الذبح بسکین یسرع الإراحة، وقيل فيه غير ذلك.]

(۷۷۴) ((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟))

آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے کندھے پر مارا اور فرمایا اے ابو ذر! تم کمزور ہو اور وہ (امارت) امانت ہے اور وہ قیامت کے دن ذلت اور ندامت کا باعث ہوگی سوائے اس شخص کے جو اس کو حق کے ساتھ حاصل کرے اور اس کے تمام حقوق ادا کرے۔ (مسلم)

قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ: اِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ، وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِزْبِي وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَاَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا. ((رواه مسلم))

ترغیب الحکام فی العدل إماما كان أو غیره وترهیب من ولی شینا أن یشق علی

رعیته أو یجور أو یحتجب

حکام کو خواہ وہ امام ہوں یا دیگر عدل کرنے کی ترغیب اور کسی چیز کا مختار بننے والے کو اپنی رعیت پر سختی یا ظلم

کرنے یا اپنے سے دُور رکھنے پر وعید

(۷۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی دُعاء رد نہیں ہوتی (۱) روزہ دار کی افطار کے وقت (۲) امام عادل اور (۳) مظلوم۔۔۔۔۔ (۱) (احمد ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [ضعیف]

(۷۷۵) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حِينَ يَفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالْمَظْلُومُ)) [رواه أحمد والترمذی وابن ماجه وصححه ابن خزيمه وابن حبان-]

(۷۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امام عادل کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے اور ایک حد جسے حق کے ساتھ زمین میں قائم کیا جاتا ہے وہ زمین والوں کے لیے چالیس دنوں کی بارش سے زیادہ پاک ہے۔ (طبرانی کبیر و اوسط، معجم کبیر کی سند حسن ہے۔ اصہبانی نے اسے بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ایک دن کا عدل و انصاف ساٹھ سال کی ایسی عبادت سے بہتر ہے کہ راتوں کو قیام کیا

(۷۷۶) ((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَوْمٌ مِنْ إِمَامٍ عَادِلٍ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةٍ سِتِّينَ سَنَةً. وَحَدٌّ يَقَامُ فِي الْأَرْضِ بِحَقِّهِ أَزْكى لِمَنْ فِيهَا مِنْ مَطَرٍ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا.)) [رواه الطبرانی فی الکبیر، والاوسط، وسند الکبیر حسن، ورواه الاصبهانی من

(۱) حدیث کا کلمہ یوں ہے ”ودعوة المظلوم يرفعها الله فوق الغمام ويفتح لها ابواب السماء ويقول الرب وعزتي لا نصرنك ولو بعد الحين“ (مظلوم کی دعا کو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور رب تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنے غلبہ کی قسم اگرچہ کچھ وقت کے بعد کروں میں تمہاری ضرورت مدد کروں گا)۔

جائے اور دنوں میں روزے رکھے جائیں اور اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کسی فیصلہ میں ایک گھڑی کے لیے ظلم کرنا ساٹھ سال کے گناہوں سے زیادہ سنگین اور شدید ہے [ضعیف]

حدیث اَبی هُرَيْرَةَ بَلْفِظ: عَدْلُ يَوْمٍ وَاحِدٍ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً. وَمِنْ وَجْهِ آخِرٍ بَلْفِظ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ عَدْلُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً قِيَامَ لَيْلِهَا، وَصِيَامَ نَهَارِهَا. وَزَاد: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَجُورُ سَاعَةٍ فِي حُكْمٍ اَشَدَّ. وَاعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مَعَاصِي سِتِّينَ سَنَةً. [

(۷۷۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور مجلس کے اعتبار سے قریب ترین عادل حکمران ہوگا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے مبعوض اور مجلس کے اعتبار سے سب سے دور ظالم حکمران ہوگا (ترمذی نے اسے حسن کہا ہے) [ضعیف]

(۷۷۷) ((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَذْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ، وَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَبْغَضُهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ.)) [رواه الترمذی]

(۷۷۸) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جہنم میں سے قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اسے ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا جسے کسی نبی نے قتل کیا یا جو ظالم حکمران ہوگا۔ (طبرانی۔ اسکی سند میں لیث بن ابی سلیم ہے بزار نے اسے بسند جید روایت کیا ہے لیکن اس میں الفاظ گمراہ حکمران کے ہیں) [حسن]

(۷۷۸) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَشَدُّ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، وَإِمَامٌ جَائِرٌ.)) [رواه الطبرانی، وفيه ليث بن أبي سليم رواه البزار بسند جيد لكنه قال: وإمام ضلالة.]

(۷۷۹) بکیر بن وہب سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور یہ حدیث میں ہر ایک سے بیان نہیں کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے دروازے پر فرمایا جب کہ ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ امام قریش سے ہیں، میرا تم پر حق ہے اور ان ائمہ کا بھی تم پر اسی طرح حق ہے کہ ان سے اگر رحم طلب کیا جائے تو وہ رحم کریں، اگر وہ وعدہ کریں تو اسے پورا کریں اور اگر فیصلہ کریں تو عدل کریں اور ان میں سے جو

(۷۷۹) ((وَعَنْ بَكْرِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَحَدْتُكَ حَدِيثًا مَا أَحَدْتُ بِهِ كَلَّ أَحَدٍ. إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ وَنَحْنُ فِيهِ: الْإِنَّمَةُ مِنْ قُرَيْشٍ، إِنَّ لِي عَلَيْكُمْ حَقًّا، وَلَهُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا مِثْلَ ذَلِكَ، مَا أَنْ اسْتَرْجَمُوا رَجَمُوا وَإِنْ عَاهَدُوا أَوْفُوا. وَإِنْ حَكَمُوا عَدَلُوا.))

ایسا نہ کرے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ (یہ الفاظ مسند احمد کی روایت کے ہیں اس کی سند جید ہے۔ ابو یعلیٰ) [صحیح لغیرہ]

(۷۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کی قضا طلب کرے اور اسے حاصل کر لے اور پھر اسکا عدل اس کے ظلم پر غالب آ جائے تو اس کے لیے جنت ہے اور اگر اس کا ظلم اس کے عدل پر غالب آ جائے تو اس کے لیے جہنم ہے۔ (ابوداؤد) [ضعیف]

(۷۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تین شخص دکھائے گئے جو سب سے پہلے جہنم رسید ہوں گے (۱) حکمران جو اپنے آپ کو لوگوں پر مسلط کر دے (۲) دولت مند جو اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا نہ کرے اور (۳) تکبر و فخر کرنے والا فقیر (ابن خزیمہ، ابن حبان) [ضعیف]

(۷۸۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! جو شخص میری امت کے امور کا والی بنے اور ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی فرما اور جو میری امت کے امور کا والی بنے اور ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کرے تو تو بھی اس کے ساتھ نرمی فرما۔ (مسلم نسائی۔ مستخرج ابوعوانہ کی ایک روایت میں ہے کہ جو ان کا والی بنے اور ان پر سختی کرے تو اس پر اللہ کی بہلت ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی بہلت کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: اللہ کی لعنت)

فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ وَأَجْمَعِينَ۔)) [رواہ احمد واللفظ له، وسندہ جید، وابو یعلیٰ۔]

(۷۸۰) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ طَلَبَ قِضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَإِنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلُهُ فَلَهُ النَّارُ)) [رواہ ابوداؤد]

(۷۸۱) ((وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عُرِضَ عَلَيَّ أَوْلَى ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ: أَمِيرٌ مُسَلِّطٌ، وَذُو ثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ، وَفَقِيرٌ فَخُورٌ۔)) [رواہ ابن خزیمہ، وابن حبان۔]

(۷۸۲) ((عَنْ عَائِشَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي بَيْتِي: اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْقُقْ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي وَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهِ۔)) [رواہ مسلم، والنسائی، وفي رواية لابی عوانة في مستخرجه: وَمَنْ وَلِيَ مِنْهُمْ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَعَلَيْهِ بِهِلَةُ اللَّهِ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَمَا بِهِلَةُ اللَّهِ؟ قَالَ: لَعْنَةُ اللَّهِ۔]

ترہیب الراشی والمرتشی

رشوت لینے اور دینے والے کیلئے وعید

(۷۸۳) ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ)) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَشْوَةَ لِيْنِے اور دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔
 (ابو داؤد - ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]
 الرّاشی، وَالْمُرْتَشی)) [رواه ابو داود]
 والترمدی وقال حسن صحیح]

التَّوْبَةُ مِنَ الظُّلْمِ وَ دُعَاءُ الْمَظْلُومِ وَالتَّرْغِيبُ فِي نَصْرَتِهِ

ظلم اور مظلوم کی بددعا سے بچنے کی تلقین اور اس کی مدد کرنے کی ترغیب

(۷۸۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے روایت فرمایا ہے کہ اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے لیے بھی حرام قرار دیا ہے لہذا تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ (مسلم)

(۷۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہوں اور نہ سامان ہو فرمایا میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور وہ اسی حال میں آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا، پس اس کو بھی اس کی نیکیاں دی جائیں گی اور اس کو بھی اس کی نیکیاں دی جائیں گی اور جو کچھ اس کے ذمہ واجب ہوگا اس کے پورا ہونے سے پہلے اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان حقداروں کے گناہ لے کر اس کے اوپر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم ترمذی)

(۷۸۶) حضرت عقبہ بن عامر الجعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن کی دعا قبول ہوتی ہے (۱) والد (۲) مسافر اور (۳) مظلوم (طبرانی، اس کی سند صحیح ہے) [حسن لغیرہ]

(۷۸۴) ((عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرُوى عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالُمُوا)) [رواه مسلم]

(۷۸۵) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، قَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي وَقَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فِينَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ وَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)) [رواه مسلم والترمدی]

(۷۸۶) ((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجَعْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ تُسْتَجَابُ دَعْوَتُهُمْ: الْوَالِدُ، وَالْمَسَافِرُ، وَالْمَظْلُومُ)) [رواه الطبرانی]

[وسندہ صحیح]

(۷۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مظلوم کی دُعا قبول ہوتی ہے خواہ وہ گناہگار ہی ہو اس کا گناہ اس کے نفس پر ہے۔ (احمد باسناد حسن) [حسن لغیرہ]

(۷۸۷) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ : دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا ، فَفَجُورُهُ عَلَى نَفْسِهِ)) [رواه أحمد باسناد حسن]

الترغیب فی کلمات یقولہن من خاف ظالمًا

وہ دُعا میں پڑھنے کی ترغیب جنہیں ظالم سے خوفزدہ شخص پڑھے

(۷۸۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب بادشاہ سے ڈرے تو یہ دُعا پڑھے اللہم۔۔۔ غیوک (اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب! تو مجھے فلاں بن فلاں۔۔۔ یعنی جس کے شر سے بچنے کے لیے وہ دُعا کر رہا ہے) اور جن و انس اور ان کے پیروکاروں کے شر سے مجھے پناہ دینے والا بن جا کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی نہ کرے تجھ سے پناہ لینے والا ہمیشہ غالب ہوتا ہے تیری حمد و ثنا بہت بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے۔ (طبرانی اس کے رجال ثقہ ہیں) [ضعیف مرفوعاً]

(۷۸۸) ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ : إِذَا تَخَوَّفَ أَحَدُكُمْ السُّلْطَانَ فَلْيَقُلْ : اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ ، يَعْنِي الَّذِي يُرِيدُهُ ، وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ، وَأَتْبَاعِهِمْ ، أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ ، عَزَّ جَارُكَ ، وَجَلَّ تَنَائُوكَ ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ))

[رواه الطبرانی ورجاله ثقات]

[صحیح موقوفاً]

الترغیب فی الامتناع عن الدخول علی الظلمة

ظالم حکمرانوں کے پاس نہ جانے کی ترغیب

(۷۸۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل کے لیے دُعا فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر کو بھی یاد فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھی اہل بیت سے ہوں؟ فرمایا ہاں جب تک تم بادشاہ کے دروازے پر کھڑے نہ ہو یا جب تک تم کسی حکمران کے پاس سوال کرنے نہ

(۷۸۹) ((عَنْ ثُوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأَهْلِهِ فَذَكَرَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَغَيْرَهُمَا ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ، قَالَ نَعَمْ مَا لَمْ تَقُمْ عَلَيَّ بِابِ سُدَّةٍ أَوْ تَأْتِي أَمِيرًا تَسْأَلُهُ)) [رواه الطبرانی فی

جاؤ۔ (طبرانی اوسط اس کے راوی ثقہ ہیں سہ سے مراد بادشاہ کا دروازہ ہے) [ضعیف]

(۷۹۰) حضرت علقمہ بن ابی وقاص لیشی سے روایت ہے کہ ان کا گزر اہل مدینہ کے ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا جو عزت و شرف رکھتے تھے وہ مدینہ کے بازار میں بیٹھے ہوئے تھے، علقمہ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا آپ کا احترام ہے بے شک آپ کا ہم پر حق ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ آپ ان حکمرانوں کے پاس جاتے اور ان سے ہم کلام ہوتے ہیں اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت بلال بن حارث سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص اللہ کی رضا کا ایک کلمہ زبان سے کہہ دیتا ہے اور وہ کلمہ جہاں تک پہنچ جاتا ہے اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا، اس کلمہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس سے ملاقات کے دن تک اپنی رضا و خوشنودی لکھ دیتا ہے اور تم میں سے ایک شخص اللہ کی ناراضی کا ایک کلمہ زبان سے کہہ دیتا ہے اور وہ کلمہ جہاں تک پہنچ جاتا ہے اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا، اس کلمہ کی وجہ سے اللہ اسکے لیے اس سے ملاقات کے دن تک اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے، علقمہ نے اس حدیث کے بیان کرنے کے بعد کہا تم پر افسوس ہو تم دیکھو تم کیا کہتے اور کیا باتیں کرتے ہو، کتنی ہی باتیں ایسی ہیں جن سے بلال بن حارث سے سنی ہوئی اس حدیث نے مجھے منع کر دیا ہے۔ (ابن ماجہ ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن صحیح]

الأوسط، ورواہ ثقات۔ والمراد بالسدة: باب السلطان]

(۷۹۰) ((وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ مَرَّ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَهُ شَرَفٌ، وَهُوَ جَالِسٌ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ عَلْقَمَةُ: يَا فَلَانُ إِنَّ لَكَ حُرْمَةً، وَإِنَّ لَكَ حَقًّا، وَإِنِّي رَأَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلَيَّ هَوْلَاءِ الْأَمْرَاءِ، فَتَكَلِّمُ عَنْدَهُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ يَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ، فَيَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ يَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ، فَيَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا سُخْطَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ، قَالَ عَلْقَمَةُ: انظُرْ وَيْحَكَ مَاذَا تَقُولُ، وَمَاذَا تَكَلَّمُ بِهِ، قَرَّبَ كَلَامَ قَدْ مَتَعْنِيهِ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ.))

[رواه ابن ماجه، وصححه ابن حبان]



الترغیب فی الشفقة علی خلق اللہ تعالیٰ من الرعية والأولاد والعبيد وغيرهم
ورحمتهم والرفق بهم، والترہیب من ضد ذلك ومن تعذيب العبد والذابة وغيرهما

ظلمًا وما جاء فی النهی عن وسم الدواب فی وجوهها

رعایا، اولاد، غلام اور دیگر مخلوق پر شفقت ورحمت کی نظر کی ترغیب اور اس کے برعکس رویہ اختیار کرنے نیز

غلام اور جانور وغیرہ پر سختی و ظلم پر وعید اور جانوروں کے چہروں پر نشان لگانے کی ممانعت

(۷۹۱) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتا (بخاری و مسلم۔ احمد کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ جو معاف نہیں کرتا، اسے بھی معاف نہیں کیا جاتا، طبرانی کی روایت میں ہے کہ جو زمین والوں پر رحم نہیں کرتا، آسمان والا بھی اس پر رحم نہیں کرتا، اس کی سند جید ہے، احمد نے بروایت ابوسعید بھی اسے سند صحیح کے ساتھ بیان کیا ہے، طبرانی کی حدیث ابن مسعود میں ہے کہ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتا، اس کی سند حسن ہے، اصل حدیث بروایت ابو ہریرہ ان الفاظ کے ساتھ متفق علیہ ہے کہ جو رحم نہیں کرتا، اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا) [صحیح لغيره]

(۷۹۱) ((عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمَهُ اللَّهُ)) [متفق عليه، وزاد أحمد في روايته- وَمَنْ لَا يُغْفِرُ لَا يُغْفَرُ لَهُ، وللطبراني: مَنْ لَا يَرْحَمُ مَنْ فِي الْأَرْضِ لَا يَرْحَمُهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ- وسنده جيد، وأخرجه أحمد من حديث أبي سعيد أيضاً، بإسناد صحيح- وللطبراني من حديث ابن مسعود: وَمَنْ لَمْ يَرْحَمِ النَّاسَ لَمْ يَرْحَمَهُ اللَّهُ- وسنده حسن، وأصل الحديث متفق عليه من حديث أبي هريرة بلفظ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ-]

(۷۹۲) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحم بھی فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے) [حسن لغيره]

(۷۹۲) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، أَرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ، يَرْحَمَكُمُ مَنْ فِي السَّمَاءِ)) [رواه أبو داود، والترمذی بزيادة فيه، وقال حسن صحيح]

(۷۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صادق و

(۷۹۳) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

مصدق ابو القاسم رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ رحمت صرف بد بخت انسان ہی سے چھینی جاتی ہے۔ (ابوداؤد ابن حبان ترمذی نے اسے حسن کہا ہے) [صحیح]

(۷۹۳) معاویہ بن قزہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں بکری ذبح کرتے وقت اس پر رحم کرتا ہوں آپ نے فرمایا اگر تم بکری پر رحم کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا۔ (حاکم) [صحیح]

(۷۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے بکری کو لٹایا اور چھری کو تیز کرنا شروع کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اسے کئی موتیں مارنا چاہتا ہے؟ بکری کو زمین پر لٹانے سے پہلے چھری کو تیز کیوں نہ کر لیا۔ (طبرانی)۔ یہ الفاظ حاکم کی روایت کے ہیں) [صحیح]

(۷۹۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان بھی کسی چڑیا یا اس سے بھی زیادہ کسی چھوٹے جانور کو بے مقصد اور ناحق قتل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اس کے بارہ میں باز پرس کرے گا عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ اس کو ذبح کر کے کھا لو یہ نہ ہو کہ اس کے سر کو کاٹ کر اسے پھینک دو۔ (نسائی حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن]

(۷۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا قریش کے چند نوجوانوں کے پاس سے گزر ہوا جنہوں نے ایک پرندے یا مرغی کو باندھ رکھا تھا اور اس پر تیروں کی مشق کر رہے تھے اور جو تیر نشانے پر نہ لگتا وہ پرندے کے مالک کو دے دیتے تھے جب انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہو گئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ کس نے کیا

عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ أَبَا الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: لَا تُنْزِعُ الرَّحْمَةَ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ. (([رواه أبو داود واللفظ له والترمذی فقال حسن وابن حبان۔]

(۷۹۴) ((عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنِّي لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا فَقَالَ: إِنْ رَحِمْتَهَا يَرْحَمَكَ اللَّهُ.)) [رواه الحاكم]

(۷۹۵) ((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَضْجَعَ شَاةً وَهُوَ يُحِدُّ شَفْرَتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: أَلْتُرِيدُ أَنْ تُمِيتَهَا مَوْتَاتٍ هَلَا حَدَدْتُ شَفْرَتَكَ قَبْلَ أَنْ تُضَجِّعَهَا.)) [رواه الطبرانی والحاکم واللفظ له۔]

(۷۹۶) ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا مِنْ أَنْسَانٍ يَقْتُلُ عُصْفُورًا عَبَثًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا إِلَّا سَأَلَ اللَّهُ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: حَقُّهَا أَنْ تَذْبَحَهَا فَنَأْكُلَهَا، وَلَا تَقْطَعُ رَأْسَهَا، فَتَرْمِي بِهَا.)) [رواه النسائي و صححه الحاكم]

(۷۹۷) ((وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَرَّ بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ نَصَبُوا الطَّيْرَ أَوْ دَجَاجَةً يَتَرَامُونَهَا، وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلِّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ

ہے؟ جس نے یہ کام کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بے شک رسول اللہ ﷺ نے بھی اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی ذی روح کو نشانہ بازی کے لیے ہدف بناتا ہے۔ (بخاری و مسلم۔ غرض کے معنی کاغذ وغیرہ کا وہ ہدف ہے جسے تیر انداز شق کیلئے گاڑتے ہیں)

فَعَلْ هَذَا؟ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحَ غَرَضًا. [متفق عليه۔ والغرض بمعجمتين، هو ما ينصبه الرماة من قرطاس وغيره]

(۷۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگی جسے اس نے باندھ دیا تھا نہ تو اسے خود کھلایا اور نہ اسے کھلا چھوڑا کہ وہ زمین کے کیزے کھوڑے کھا لیتی۔ (بخاری)

(۷۹۸) ((وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطْتَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا، وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ.)) [رواه البخاري]

(۷۹۹) حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزرا ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس کی پشت اسکے پیٹ کے ساتھ لگی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا ان بے زبان جانوروں کے بارہ میں اللہ سے ڈرو ان پر سواری کرو جبکہ یہ اچھی حالت میں ہوں اور انہیں کھاؤ جبکہ یہ اچھی حالت میں ہوں۔ (ابوداؤد ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا) [صحیح]

(۷۹۹) ((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعِيرٍ قَدْ لَصِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ، فَقَالَ: اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ، فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً، وَكُلُّوهَا صَالِحَةً.)) [رواه أبو داود، وصححه ابن خزيمة-]

(۸۰۰) حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کوڑے کے ساتھ اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی ابو مسعود جان لو غصے کی وجہ سے میں آواز کو سمجھ نہ سکا جب مجھ سے قریب آئے تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے جو فرما رہے تھے ابو مسعود جان لو کہ جتنی قدرت تمہیں اس غلام پر ہے اللہ تم پر اس سے زیادہ قادر ہے میں نے عرض کیا: اسکے بعد میں کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! وہ لوجبہ اللہ تعالیٰ آزاد ہے“ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہیں جہنم کی آگ جھلسا دیتی یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ تمہیں جہنم کی آگ چھوٹی۔ (مسلم، ابوداؤد ترمذی)

(۸۰۰) ((وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوِطِ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي: أَعْلَمَ أَبَا مَسْعُودٍ. فَلَمَّ أَفْهَمِ الصَّوْتِ مِنَ الْغَضَبِ، فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ يَقُولُ: أَعْلَمَ أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا الْعُلَامِ، فَقُلْتُ: لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا. وَفِي رَوَايَةٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ لَوْجِهِ اللَّهُ تَعَالَى، قَالَ: أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحْتِكَ

النَّارُ، أَوْ لَمَسْتِكَ النَّارَ۔)) [رواہ مسلم

و ابوداؤد و الترمذی۔]

(۸۰۱) ((وَعَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ قَالَ: لَطَمْتُ مَوْلَى لَنَا فَدَعَاهُ أَبِي وَدَعَانِي وَقَالَ: اقْضَ مِنْهُ، فَإِنَّا مَعَشَرَ بَنِي مَقْرِنٍ كُنَّا سَبْعَةَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ۔ وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمَةٌ فَلَطَمَهَا رَجُلٌ مِنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اُعِقُّوْهَا، قَالُوا: إِنَّهُ لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ غَيْرُهَا، قَالَ: فَلْتَحْدُمْهُمْ حَتَّى يَسْتَغْنُوا فَإِذَا اسْتَغْنُوا فَلْيُعْتِقُوْهَا)) [رواہ مسلم و ابوداؤد و اللفظ له و الترمذی و النسائی۔]

(۸۰۲) ((وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوكًا ظُلْمًا أُفِيدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [رواہ الطبرانی و رواه ثقات]

(۸۰۳) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بَرِيئًا مِمَّا قَالَ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ۔)) [متفق عليه۔ و اللفظ للترمذی۔]

(۸۰۴) ((وَعَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُؤَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أبا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ غَلِيظٌ، وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ، قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: يَا أبا ذَرٍّ لَوْ كُنْتَ اخَذْتَ الَّذِي عَلَى غُلَامِكَ، فَجَعَلْتَهُ مَعَ هَذَا، لَكَانَتْ حُلَّةً، وَكَسَوْتَ

(۸۰۱) حضرت معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ایک غلام کو تھپڑ مارا تو میرے والد نے اسے اور مجھے بلایا اور فرمایا کہ تم اس سے بدلہ لو رسول اللہ ﷺ کے دور میں بنی مقرن کے ہم سہاقتے اور ہماری ایک خادمہ تھی، ہم میں سے ایک آدمی نے اسے تھپڑ مارا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو ہمارے آدمیوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی خادم نہیں ہے فرمایا یہ اس وقت تک خدمت کرتی رہے جب تک یہ اس سے بے نیاز نہیں ہو جاتے اور جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اسے آزاد کر دیں۔ (مسلم ترمذی نسائی۔ یہ الفاظ ابوداؤد کی روایت کے ہیں)

(۸۰۲) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جس نے ظلم کرتے ہوئے اپنے کسی غلام کو مارا تو قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ (طبرانی۔ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں) [صحیح لغیرہ]

(۸۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی اور وہ اس سے بری ہو تو قیامت کے دن اس پر حد قائم کی جائے گی۔ الایہ کہ وہ اسی طرح ہو جس طرح اس نے کہا ہے۔ (بخاری و مسلم۔ یہ الفاظ ترمذی کے ہیں)

(۸۰۴) معرور بن سوید سے روایت ہے کہ میں نے ربذہ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک موٹی سی چادر اوڑھ رکھی تھی اور ان کے غلام کے پاس بھی اسی طرح کی چادر تھی، لوگوں نے کہا اے ابو ذر! اگر آپ غلام سے یہ چادر لے لیں اور اسے اپنی چادر کے ساتھ ملا لیں تو یہ حلہ بن جائے گا اور اپنے غلام کو آپ کوئی

دوسرا کپڑا دے سکتے ہیں ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ایک آدمی کو گالی دی جس کی ماں عجی تھی میں نے اسے ماں کا طعنہ دیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس میری شکایت کر دی آپ ﷺ نے فرمایا ابوذر! تم ایک ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت موجود ہے فرمایا یہ تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت بخشی ہے جو غلام تمہارے موافق نہ ہو اسے بیچ دو لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اذیت نہ دو۔ (بخاری و مسلم۔ یہ الفاظ ابوداؤد کی روایت کے ہیں۔)

غَلَامَكَ ثَوْبًا غَيْرَهُ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: إِنِّي كُنْتُ سَابَيْتُ رَجُلًا، وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً، فَعَيَّرْتَهُ بِأُمَّهِ، فَشَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ: إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ فَصَلِّكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِمْ، فَمَنْ لَمْ يَلَانِمُكُمْ فَبِعُوهُ، وَلَا تَعْدُبُوا خَلْقَ اللَّهِ.)) [رواه البخاری و مسلم و ابوداؤد واللفظ له۔]

(۸۰۵) حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ (۱) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اپنے خادم کے کام میں سے جو تم تخفیف کرو وہ بھی تمہارے میزان میں اجر و ثواب ہوگا۔ (ابویعلیٰ۔ ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [ضعیف]

(۸۰۵) ((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا خَفَّفْتَ عَنْ خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهِ كَانَ لَكَ أَجْرًا فِي مَوَازِينِكَ.)) [رواه أبو يعلى و صححه ابن حبان۔]

(۸۰۶) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آخری بات جو ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ نماز! نماز! اور اپنے غلاموں کا خیال رکھنا۔ (ابوداؤد ابن ماجہ) [صحیح لغيره]

(۸۰۶) ((وَعَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ كَانَ آخِرُ كَلَامٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ، وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.)) [رواه أبو داود وابن ماجه۔]

(۸۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے غلام کو کس قدر معاف کروں؟ فرمایا ہر روز ستر بار (ترمذی، ابوداؤد، ابویعلیٰ) [صحیح]

(۸۰۷) ((وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ قَالَ: كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً.)) [رواه الترمذی و أبوداؤد و أبویعلی۔]

باب ما جاء في النهي عن الوسم في الوجه

چہرے پر داغ کر نشان لگانے کے متعلق کیا وارد ہوا ہے؟

(۸۰۸) ((عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ)) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا گزر

(۱) صحابی نہیں تاہم ہیں۔ ملاحظہ ہو الضعیفہ ۳۳۷ للمحدث الالبانی رحمہ اللہ۔ (ازھر)

ایک گدھے کے پاس سے ہوا جس کے منہ پر لوہا گرم کر کے داغ دیا گیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو جس نے اسے یہ نشان لگایا ہے۔ (مسلم) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منہ پر مارنے سے منع فرمایا ہے، طبرانی نے اسے بسند جید اس طرح مختصر روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر نشان لگانے والے پر لعنت کی) [صحیح]

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى حِمَارٍ قَدُوسٍ فِي وَجْهِهِ قَدْ فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الَّذِي وَسَّمَهُ. ((
[رواه مسلم] وفي رواية: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ. رواه الطبراني بسند جيد مختصراً. ان رسول الله ﷺ لَعَنَ مَنْ يَسِمُ فِي الْوَجْهِ. -]

ترغیب الامام وغیرہ من ولایة الامور فی اتخاذ وزیر صالح و بطانة حسنة

حکمرانوں کو نیک وزیر اور اچھے ساتھی اختیار کرنے کی ترغیب

(۸۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اور ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ تم میں سے جو کسی کام کا والی بنے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو لہتا و زیر عطا کر دیتا ہے کہ اگر یہ بھولے تو وہ اسے یاد دلاتا ہے اور اگر یہ یاد کرے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اگر اس کے علاوہ کوئی اور ارادہ فرمائے تو اس کے لیے کسی برے وزیر کو مقرر کر دیتا ہے کہ اگر یہ بھولے تو وہ اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر یاد کرے تو اس کے ساتھ تعاون نہیں کرتا۔ (ابوداؤد نسائی۔ ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح لغیرہ]

(۸۰۹) ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا، وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ وُلِيَ مِنْكُمْ عَمَلًا، فَأَرَادَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا، جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ، إِنْ نَسِيَ لَمْ يَذْكُرْهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعْنَهُ.)) [رواه أبو داود، والنسائي، وصححه ابن حبان. -]

الترهيب من شهادة الزور

جھوٹی گواہی دینے پر وعید

(۸۱۰) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ سب سے بڑے گناہ کون کون سے ہیں؟ فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی گواہی دینا،

(۸۱۰) ((عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَايِرِ ثَلَاثًا: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، أَلَا

خبردار جھوٹی گواہی نہ دینا، آپ تکلیہ لگائے ہوئے تھے۔ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اسے بار بار ارشاد فرماتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا کاش! آپ سکوت اختیار فرمائیں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

(۸۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، انسانی جان کو قتل کرنا، کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ سب سے بڑا کبیرہ گناہ کونسا ہے؟ وہ جھوٹی بات یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا: جھوٹی گواہی۔ (بخاری)

(۸۱۲) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص گواہی کو چھپائے جب اسے بلایا جائے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو جھوٹی گواہی دے۔ (طبرانی کبیر و اوسط بروایت عبد اللہ بن صالح، کاتب لیب۔ امام بخاری نے اس راوی کو قابل حجت قرار دیا ہے) [ضعیف]

وَشَهَادَةُ الزُّورِ، وَكَانَ مَتَكْنَا فَجَلَسَ فَمَا زَالَ يُكْرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ. ((رواه البخاری و مسلم و الترمذی

(۸۱۱) ((عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَبَائِرَ فَقَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، الْآبِتُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ، قَوْلُ الزُّورِ، أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ)) (رواه البخاری)

(۸۱۲) ((وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَتَمَ شَهَادَةً إِذَا دُعِيَ إِلَيْهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَ بِالزُّورِ.)) (رواه الطبرانی فی الکبیر، و الاوسط، من روایة عبد اللہ بن صالح کاتب اللیب، وقد احتج به البخاری۔)

الترغیب فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر والترہیب من ترکہما والمداہنة

فیہما

نیکی کا حکم دینے، بدی سے منع کرنے کی ترغیب اور ان کے ترک اور ان کے بارے میں مددھنت پر وعید

(۸۱۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹا دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان کے ساتھ (سمجھا دے) اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل کے ساتھ (اسے بُرا سمجھے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر اسے ہاتھ کے ساتھ مٹا دیا تو وہ بری ہو جائے گا زبان اور دل کے بارہ میں

(۸۱۳) ((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مَنُكْرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَوْعَفُ الْإِيمَانِ)) (رواه مسلم و الترمذی، وابن ماجہ، و النسائی و قال فی روایة: فَعَيَّرَهُ بِيَدِهِ فَقَدْ بَرَىءَ وَ كَذَا

قال فی اللسان، والقلب۔]

بھی اسی طرح فرمایا)

(۸۱۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اس بات پر کہ ہم آپ کا فرمان سنیں گے اور اطاعت بجلائیں گے۔۔۔ الحدیث ^(۱) اس میں یہ بھی ہے کہ ہم جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

(۸۱۳) ((وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَفِيهِ: وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا لَا نَحَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَانِمْ)) [متفق عليه]

(۸۱۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور وہ آدی بھی جو کسی ظالم حاکم کے سامنے کھڑا ہو کر نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے لگا مگر اس نے اسے قتل کر دیا۔ (حاکم نے اسے صحیح الإسناد قرار دیا ہے) [صحیح]

(۸۱۵) ((وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ الشَّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. وَرَجُلٌ قَامَ إِلَى إِمَامٍ جَانِبٍ فَامْرَأَةٌ وَنَهَاةٌ، فَقَتَلَهُ)) [رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد۔]

کتاب الحدود

الترغیب فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر والترہیب من ترکہما والمداہنۃ.

فیہما.

أمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ترغیب، اس کے ترک اور مداہنت پر وعید

(۸۱۶) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا۔ (بخاری و مسلم)

(۸۱۶) ((وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)) [متفق عليه]

(۸۱۷) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

(۸۱۷) ((وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ))

(۱) حدیث کے باقی الفاظ یہ ہیں کہ تنگی کی حالت میں بھی اور آسانی کی حالت میں بھی خوشی کی حالت میں بھی اور ناپسندیدگی کی کیفیت میں بھی اور اس حالت میں بھی جب ہم پر کسی کو ترجیح دی جا رہی ہو اور اس بات پر بھی ہم نے بیعت کی کہ حکمرانوں سے جھگڑا نہیں کریں گے مگر اس وقت جب ہم واضح اور صریح کفر کا ارتکاب ہوتے دیکھیں جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلیل موجود ہو اور اس بات پر بھی بیعت کی کہ جہاں کہیں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ (بخاری و مسلم)

يَأْمُرُونَ بِالْبُرِّ، وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ - وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُونَ -)) [رواه ابن حبان، وابن أبي الدنيا في الصمت والبيهقي -]

حالانکہ وہ خود کتاب کی تلاوت کرتے ہیں تو عقل سے کام کیوں نہیں لیتے (ابن حبان، ابن ابی الدنیا کی کتاب ”الصمت“ بیہقی) [صحیح]

الترغیب فی ستر المسلم والترہیب من ہتکہ و تتبع عورتہ

مسلمان کی ستر پوشی کی ترغیب اس کی پردہ درمی کرنے اور عیوب ڈھونڈنے پر وعید

(۸۲۰) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -)) [رواه مسلم]

(۸۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی کسی شخص کی دنیا میں پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ (مسلم)

الترغیب فی اقامة الحدود والترہیب من المداہنة فیہا

اقامت حدود کی ترغیب اور اس میں مداخلت پر وعید

(۸۲۱) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَحْدٌ يُقَامُ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لَهَا مِنْ أَنْ يُمَطَّرُوا أَرْبَعِينَ صَبَاحًا -)) [رواه النسائي مرفوعاً وموقوفاً -]

(۸۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک حد جو زمین میں قائم کی جاتی ہے وہ اہل زمین کے لیے چالیس صبحوں کی بارش سے بہتر ہے۔ (نسائی نے اسے مرفوع و موقوف روایت کیا ہے) [صحیح]

(۸۲۲) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يَكْلُمُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالُوا مَنْ يَجْتَرِي عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أُسَامَةُ اتَّقِ فِي حَدِّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟ ثُمَّ قَامَ

(۸۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خاندان قریش کو اس مخزومی عورت کے متعلق بہت فکر لاحق ہوا جس نے چوری کی تھی وہ کہنے لگے اس سلسلہ میں کون آنحضرت ﷺ سے بات کرے گا؟ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے بات کرنے کی جرأت سوائے أُسامہ بن زید (رضی اللہ عنہ) کے کون کر سکتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کے محبوب ہیں، حضرت أُسامہ نے اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا أُسامہ! کیا تم اللہ کی حدوں میں سے ایک

حد کے متعلق سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلی تو میں اسی لیے ہلاک ہو گئیں کہ ان میں اگر کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور ان میں سے اگر کوئی کمزور شخص چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کر دیتے اللہ کی قسم (۱) اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔
(بخاری اور صحاح ستہ کے باقی مؤلفین)

فَاخْتَبَطَبَ فَقَالَ: اِنَّمَا هَلَكَ الدِّينَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنْتُمْ كَانُوا اِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ، وَاِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ اَقَامُوا عَلَيْهِ الْحُدَّ، وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔)) [رواه البخارى۔ وبقية الستة۔]

الترهيب من شرب الخمر و اشرابها و عصرها و حملها و اكل ثمنها و التشديد في ذلك و الترغيب في تركه و التوبة منه.

شراب پینے پلانے بنانے اٹھانے اور اس کی قیمت کھانے پر وعید اور اس کی سخت ممانعت اور اس کے ترک اور اس سے توبہ کی ترغیب

(۸۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ (بخاری و مسلم، اصحاب سنن۔ مسلم و ابو داؤد کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں لیکن توبہ کا دروازہ کھلا ہے)

(۸۲۳) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا۔ وَهُوَ مُؤْمِنٌ)) [رواه الشيخان، وأصحاب السنن، وزاد مسلم في روايته و ابو داؤد في آخره: وَلَكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ۔]

(۸۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب، اسے پینے والے پلانے والے بیچنے والے خریدنے والے، نچوڑنے والے، جس کے لیے نچوڑی گئی ہو اٹھانے والے اور جس کی طرف اٹھا کر لایا جا رہا ہو سب پر لعنت فرمائی ہے۔ (یہ الفاظ ابو داؤد

(۸۲۳) ((وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَعْنَةُ اللَّهِ الْخَمْرَ، وَشَارِبَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَبَانِعَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا

(۱) اہم اللہ، عمر اللہ اور عبد اللہ کی طرح الفاظ قسم میں سے ہے اور اسے کئی طرح پڑھا گیا ہے، ہمزہ کے فتح کے ساتھ بھی اور کسرہ کے ساتھ بھی، کوزہ کے نغویوں کا خیال ہے کہ یہ عین کی جمع ہے جب کہ دیگر علماء نوحو کا کہنا ہے کہ یہ اسم ہے جو کہ قسم ہی کے لیے موضوع ہے۔ (نہا یہ)

کی روایت میں ہیں اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی زیادہ بھی ہیں کہ اس کی قیمت کھانے والے پر بھی لعنت فرمائی ہے (صحیح)

(۸۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت، مردار اور اس کی قیمت اور خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔

(ابوداؤد) [صحیح]

(۸۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرنشہ آور چیز شراب ہے اور ہرنشہ آور حرام ہے جس نے دنیا میں شراب پی اور وہ اس حالت میں فوت ہو گیا کہ وہ ہمیشہ پیتا تھا تو وہ آخرت میں اسے نہیں پئے گا۔ (بخاری و مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی)

www.qlrf.net

(۸۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے اور نہ جنت کی نعمتوں کا انہیں ذائقہ چکھائے (۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) سود کھانے والا (۳) یتیم کا مال ناحق کھانے والا اور (۳) اپنے والدین کا نافرمان۔ (۱) [ضعیف جدا]

(۸۲۸) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا فرمان روایت کرتے ہیں کہ تین آدمی کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے (۱) دیوث (۲) مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورت

وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ)) [رواه ابوداؤد واللفظ له، وابن ماجه وزاد: وَآكِلَ ثَمَنِهَا-]

(۸۲۵) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ، وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ وَثَمَنَهُ)) [رواه ابوداؤد]

(۸۲۶) ((وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا قَمَاتٌ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرُبْهَا فِي الْآخِرَةِ.)) [رواه البخاری، و مسلم، و ابوداؤد و الترمذی و النسائی-]

(۸۲۷) ((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ وَلَا يُدَبِّقَهُمْ نَعِيمَهَا: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَآكِلُ الرِّبَا، وَآكِلُ مَالِ الْيَتِيمِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَالْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ.)) [رواه الحاكم و قال صحيح الإسناد]

(۸۲۸) ((وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُدْخَلُونَ الْجَنَّةَ أَبَدًا: الدَّيُّوثُ، وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ،

(۱) اس کے قریب المعنی یہ حدیث صحیح لغیر ہے۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا یلج حائط القدس مدمن الخمر والا العاق ولا المنان عطاءه [رواه احمد] جنت کی مقدس چار دیواری میں شرابی داخل نہ ہوگا اور نہ والدین کو ستانے والا اور نہ اپنے دیئے ہوئے کو جتلانے والا۔ [احمد] (ازہر)

(۳) ہمیشہ شراب پینے والا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہمیشہ کے لئے شرابی کو تو ہم جانتے ہیں لیکن دیوث کون ہے؟ فرمایا جسے پرواہ نہ ہو کہ اس کے اہل کے پاس کون آتا جاتا ہے؟ ہم نے عرض کیا راجلہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ عورت جو مردوں سے مشابہت اختیار کرے۔ (طبرانی)۔ اس کے راویوں میں کوئی مجروح نہیں نیز اس کے اور شواہد بھی ہیں) [صحیح لغیرہ]

(۸۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شراب سے اجتناب کرو کہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے۔ (حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [حسن لغیرہ]

(۸۳۰) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پیئیں گے اور اسے کسی اور نام سے موسوم کریں گے، ان کے سروں پر مغنی عورتیں آلات موسیقی کے ساتھ گائیں گی، اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔ (ابن ماجہ۔ ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے اس حدیث کا اصل صحیح بخاری میں ہے) [صحیح لغیرہ]

(۸۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص شراب پیئے چالیس دن اُس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی، اگر توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے، اگر دوبارہ پھر پیئے تو چالیس دن اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی، اگر توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے، اگر تیسری بار پھر پیئے تو چالیس دن اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی، اگر توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے، اور اگر چوتھی بار پھر پیئے تو چالیس دنوں تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ

وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا مُدْمِنُ الْخَمْرِ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الدُّيُوثُ؟ قَالَ: الَّذِي لَا يُبَالِي مَنْ دَخَلَ عَلَىٰ أَهْلِهِ، قُلْنَا فَمَا الرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ؟ قَالَ: الَّتِي تَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ۔)) [رواہ الطبرانی؛ ولیس فی رواۃ مجروح ولہ شواہد۔]

(۸۲۹) ((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔)) [رواہ الحاکم و صححہ]

(۸۳۰) ((وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُضْرَبُ عَلَى رُؤُوسِهِمُ الْمَعَازِفُ وَالْقِنَاتُ، يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمْ الْفِرْدَاةَ وَالْخَنَازِيرَ۔)) [رواہ ابن ماجہ؛ و صححہ ابن حبان؛ وأصله فی صحیح البخاری۔]

(۸۳۱) ((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ

کو بھی قبول نہیں فرماتا اور اسے نہر خیال سے پلائے گا لوگوں نے پوچھا اے ابو عبد الرحمن! نہر خیال (۱) کیا ہے؟ فرمایا نہر جس میں جہنمیوں کا پیپ بہتا ہوگا (ترمذی نے اسے حسن اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح لغیرہ]

ارْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتَّبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَيَسْفَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيلَ: يَا أبا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ: نَهْرٌ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ.)) [رواه الترمذی وحسنه، والحاکم وصححه-]

الترهيب من الزنا لا سيما بحليلة الجار والمغيبية والترغيب في حفظ الفرج

زنا پر وعید خصوصاً پڑوسی کی بیوی اور اس عورت سے جس کا شوہر گھر غائب ہو اور شرمگاہ کی حفاظت کی

ترغيب

(۸۳۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس مسلمان آدی کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں مگر تین میں سے کسی ایک گناہ کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے (۱) شادی شدہ ہو کر زنا کرے (۲) کسی انسان کو قتل کرے تو اس کے بدلہ میں (۳) جس نے اپنے دین کو ترک کر کے مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ دیا ہو۔ (بخاری و مسلم، ثلاثہ)

((عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مِّنْ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ: الثَّيْبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ.)) [رواه الشيخان والثلاثة-]

(۸۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس میں سے خارج ہو کر اسکے سر پر سائبان کی طرح ہو جاتا ہے جب وہ زنا کو ترک کر دے تو ایمان اسکی طرف واپس لوٹ آتا ہے۔ (یہ الفاظ ابو داؤد کی روایت کے ہیں ترمذی، بیہقی، حاکم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص زنا یا شراب پیئے تو اللہ اُس سے ایمان کو اس طرح کھینچ لیتا ہے جس طرح انسان ٹیٹھ سے اُتارتا ہے) [صحیح]

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ، فَكَانَ عَلَيْهِ كَالظِّلَّةِ، فَإِذَا أَقْلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ.)) [رواه أبو داود والبيهقي، واللفظ له، والترمذی والبيهقي، والحاکم، ولفظه مَنْ زَنَى أَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ الْإِيمَانَ كَمَا

(۱) خیال کے اصل معنی فساد و خرابی کے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَوْ خَرَجُوا فِیْكُمْ مَا زَادُوْكُمْ إِلَّا خَبَالًا﴾ (اگر وہ تم میں شامل ہو کر نکل چکی کھڑے ہوتے تو وہ فساد و خرابی میں اضافہ ہی کرتے) یہ فساد خواہ افعال میں ہو یا ابدان میں یا عقول میں سب کے لیے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔

يَخْلَعُ الْإِنْسَانَ الْقَمِيصَ عَنْ رَأْسِهِ۔ [

(۸۳۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک عابد نے اپنے عبادت کدہ میں ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جس کی وجہ سے زمین پر بارش ہوئی اور زمین سرسبز و شاداب ہو گئی، راہب نے اپنے عبادت کدہ سے جھانک کر دیکھا اور کہا کہ اگر میں اپنے اس عبادت کدہ سے اُتروں اور اللہ کا ذکر کروں تو یقیناً خیر و بھلائی میں بڑھ جاؤں گا، وہ اپنے عبادت کدہ سے اُترا، اس کے پاس اس وقت ایک یاد روٹیاں بھی تھیں اسے ایک خاتون ملی، اس نے اس سے باتیں شروع کر دیں اور عورت نے اس سے باتیں شروع کر دیں حتیٰ کہ اس راہب نے اس عورت کے ساتھ زنا کر لیا، پھر اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی، پھر یہ غسل کے لیے ایک کنوئیں کے پاس گیا تو اس کے پاس ایک سائل آیا، اس نے اشارہ کیا کہ وہ ان دونوں روٹیوں کو لے لے، پھر یہ فوت ہو گیا تو اس کی ساٹھ سال کی عبادت کا جب ان کے زنا کے ساتھ وزن کیا گیا تو یہ زنا اس کی تمام نیکیوں سے زیادہ بھاری ثابت ہوا پھر اس کی نیکیوں کے ساتھ ان ایک یاد روٹیوں کو بھی رکھ دیا گیا تو نیکیوں کا پلڑا زیادہ وزنی ہو گیا اور اسے معاف کر دیا گیا۔ (صحیح ابن حبان)

[منکر جدا]

فصل

(۸۳۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک بنائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا فرمایا ہے میں نے عرض کیا بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ پھر اس کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کرو کہ وہ بھی تمہارے ساتھ کھائے گا۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا؟ فرمایا:

(۸۳۳) ((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَعَبَّدَ عَابِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَعَبَدَ اللَّهَ فِي صَوْمَعَتِهِ سِتِينَ عَامًا، فَأَمْطَرَتِ الْأَرْضُ فَأَخْضَرَتْ، فَأَشْرَفَ الرَّاهِبُ مِنْ صَوْمَعَتِهِ، فَقَالَ: لَوْ نَزَلْتُ فَذَكَرْتُ اللَّهَ فَازِدَدْتُ خَيْرًا، فَنَزَلَ وَمَعَهُ رَغِيفٌ أَوْ رَغِيفَانِ فَبَيْنَا هُوَ فِي الْأَرْضِ لَقَيْتُهُ امْرَأَةً، فَلَمَّ يَزُولُ يَكْلُمُهَا وَتَكْلُمُهُ حَتَّى غَشِيَهَا. ثُمَّ أَعْمَى عَلَيْهِ فَنَزَلَ الْغُدِيرَ يَسْتَحِمُّ، فَجَاءَ سَائِلٌ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَأْخُذَ الرَّغِيفَيْنِ، ثُمَّ مَاتَ، فَوُرِّدَتْ عِبَادَةٌ سِتِينَ سَنَةً بِتِلْكَ الزَّنْيَةِ: فَرَجَحَتْ تِلْكَ الزَّنْيَةُ بِحَسَنَاتِهِ، ثُمَّ وُضِعَ الرَّغِيفُ أَوْ الرَّغِيفَانِ مَعَ حَسَنَاتِهِ، فَرَجَحَتْ حَسَنَاتُهُ فَغَفِرَ لَهُ.)) [رواه ابن حبان في صحيحه]

(۸۳۵) ((وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ، قُلْتُ: إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ، ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ:

الترہیب من اللواطۃ واتیان المرأة فی دبرها واتیان البهیمة

سدومیت، عورت کی ڈبر میں جماع کرنے اور جانور سے بدعملی پر وعید

(۸۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو قوم لوط کا سا کام کرے۔ یہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔ (صحیح ابن حبان، بیہقی۔ نسائی میں بھی اسی طرح ہے۔ امام بغوی فرماتے ہیں کہ لوطی کی حد کے بارہ میں اختلاف ہے۔ سعید بن مسیب، عطاء، حسن، نخعی کے علاوہ دیگر تابعین اور ثوری واوزاعی فرماتے ہیں کہ اس کی حد وہی ہے جو زنا کی حد ہے، امام شافعی کے دو قولوں میں سے بھی ظاہر قول یہی ہے اسے آپ نے ابویوسف اور محمد بن حسن سے روایت کیا ہے، ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ اسے مطلقاً رجم کیا جائے، اسے سعید بن جبیر اور مجاہد نے ابن عباس سے روایت کیا ہے، شععی سے بھی یہی روایت ہے۔ زہری، امام مالک، امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی کا دوسرا قول یہ ہے کہ فاعل و مفعول کو قتل کر دیا جائے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے، چار خلفاء یعنی (۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، (۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ، (۳) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور (۴) ہشام بن عبد الملک نے لوطیوں کو آگ میں جلا دیا تھا)

[صحیح] www.qlrf.net

(۸۴۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ چھوٹی لواطت ہے کہ آدمی اپنی بیوی کی ڈبر میں جماع کرے۔ (احمد، زوائد دونوں کی سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں) [حسن]

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، قَالَهَا ثَلَاثًا)) [رواه ابن حبان في صحيحه، والبيهقي وعند النسائي مثله ذكره وقال بغوي اختلف في حد اللوطي فعن سعيد بن المسيب وعطاء والحسن النخعي وغيرهم من التابعين، وبه قال الثوري والاوزاعي حده حد الزنا، وهو اظهر قولی الشافعي، وهو روايته عن أبي يوسف ومحمد بن الحسن، وذهب قوم الى انه يرجم مطلقاً رواه سعيد بن جبیر، ومجاهد، عن ابن عباس وروى ذلك عن الشعبي، وبه قال الزهري، وهو قول مالك، واحمد، واسحاق والقول الآخر للشافعي انه يقتل الفاعل والمفعول به كما جاء في الحديث، وحرقت اللوطية بالنار أربعة من الخلفاء أبوبكر وعلي، وابن الزبير، وهشام عن عبد الملك۔]

(۸۴۰) ((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: هِيَ اللَّوْطِيَّةُ الصَّغْرَى يَعْنِي الرَّجُلَ يَأْتِي أُمَّرَأَتَهُ فِي دُبْرِهَا)) [رواه أحمد، والبخاري]

ورجالہما رجال الصحیح۔]

(۸۴۱) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ حق بات بیان فرمانے سے نہیں شرماتا۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمائی۔ عورتوں کی دبر میں جماع نہ کرو۔ (نسائی۔ یہ الفاظ ابن ماجہ کی روایت کے ہیں احمد، ترمذی، نسائی نے اس کے ہم معنی علی بن طلق سے روایت کیا ہے۔ ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے) [صحیح]

((وَعَنْ خُرَيْمَةَ بِنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ)) [رواه النسائي وابن ماجه واللفظ له وأخرجه أحمد، والترمذی والنسائي عن حدیث علی بن طلق بمعناه، وصححه ابن حبان۔]

(۸۴۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے ان مردوں پر جو عورتوں کی دبر میں جماع کرتے ہیں۔ (طبرانی۔ محاش محشہ کی جمع ہے اس کے معنی دبر ہیں) [حسن صحیح]

((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَعَنَ اللَّهُ الَّذِينَ يَأْتُونَ النِّسَاءَ فِي مَحَاشِهِنَّ)) [رواه الطبرانی۔ والمحاش بحاء مهملة وشين معجمة مشددة جمع محشة بكسر الحاء: وهي الدبر۔]

(۸۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عورتوں کی دبر میں جماع کیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔ (طبرانی اوسط۔ اس کے راوی ثقہ ہیں) [حسن لغیرہ]

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَتَى النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَقَدْ كَفَرَ)) [رواه الطبرانی فی الأوسط ورواہ ثقاة۔]

الترہیب میں قتل النفس التي حرم الله إلا بالحق

اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ نفس کو ناحق قتل کرنے پر وعید

(۸۴۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے فیصلہ خونوں کا کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم وغیرہما)

((عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدَّمَاءِ)) [متفق عليه]

(۸۳۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پوری دنیا کا زوال ایک مرد مومن کے قتل ناحق سے کم تر ہے (ابن ماجہ بسند حسن۔ بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اگر آسمانوں اور زمینوں والے لے کر بھی ایک مرد مومن کے قتل میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم رسید کر دے گا۔ بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ دنیا کا ختم ہو جانا اللہ کے ہاں کمتر ہے) ایک خون سے جو ناحق بہایا جائے، مسلم میں حدیث عبد اللہ بن عمرو پہلی روایت ہی کی طرح ہے، نسائی میں بریدہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مومن کا قتل ساری دنیا کے زوال سے بڑھ کر ہے۔ ابن ماجہ کی حدیث عبد اللہ بن عمرو میں ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ فرما رہے تھے تو کس قدر پاک ہے، تیری خوشبو کس قدر پاکیزہ ہے، تو کس قدر عظیم ہے اور تیری حرمت کس قدر عظیم ہے لیکن اس ذات گرامی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مومن کی حرمت اس کے مال اور خون کی حرمت تیری حرمت سے بڑھ کر ہے) [صحیح لغيره]

(۸۳۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف فرمادے، سوائے اس کے کہ آدمی کا فرقت ہو یا یہ کہ وہ کسی مومن آدمی کو جان بوجھ کر قتل کر دے۔ (نسائی، ابن حبان و حاکم نے اسے بروایت لؤ الدرداء صحیح قرار دیا ہے) [صحیح لغيره]

(۸۳۵) ((وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَزَوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بغيرِ حَقِّ)) [رواه ابن ماجه بسند حسن۔ والبيهقي وزاد: وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ سَمَوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَادْخَلَهُمْ فِي النَّارِ] وفي رواية له: مِنْ دَمِ يَسْفِكُ بغيرِ حَقِّ، ولمسلم من حديث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مثل الاول، وللنسائي من حديث بريدة- قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا، وابن ماجه من حديث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وروایت النَّبِيِّ ﷺ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ يَقُولُ: مَا أَطْيَبَكَ وَأَطْيَبَ رِيحِكَ، وَمَا اعْظَمَكَ وَمَا اعْظَمَ حُرْمَتِكَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لِحُرْمَةِ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ اللَّهِ اعْظَمُ مِنْ حُرْمَتِكَ: مَا لَهُ وَدَمُهُ-]

(۸۳۶) ((وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا الرَّجُلُ يَمُوتُ كَافِرًا، وَالرَّجُلُ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا)) [رواه النسائي، وصححه ابن حبان والحاكم من حديث أبي الدرداء-]

فصل

(۸۳۷) ((بَعْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ كِتَابٍ وَ سُنَّتِ كِي رُوشَنِي مِيَلِ لَكْهِي جَانِي وَالِي اَرْدُو اِسْلَامِي كِتَبِ كَا سَبِّ سِي بُوَا مَفْتِ مَرْكَزِ)) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی ذمی کو قتل کر دے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس ہوگی۔ (بخاری اور الفاظ بھی انہی کی روایت کے ہیں)

[رواہ البخاری واللفظ له۔]

(۸۳۸) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے تو ابلیس اپنے لشکروں کو پھیلا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جو آج کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اسے تاج پہناؤں گا ان میں سے ایک واپس آتا اور کہتا ہے کہ میں اس مسلمان کے ساتھ لگا رہا تھی کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ابلیس کہتا ہے ہو سکتا ہے وہ شادی کر لے ایک اور آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اس کے ساتھ لگا رہا تھی کہ اپنے والدین کی نافرمانی کی ابلیس کہتا ہے کہ ہو سکتا ہے وہ ان کی فرمانبرداری کر لے ایک اور آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اس کے ساتھ لگا رہا تھی کہ اس نے شرک کر لیا ابلیس کہتا ہے ہاں تو نے کارنامہ سرانجام دیا ایک اور آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اس کے ساتھ لگا رہا تھی کہ اس نے قتل کر دیا ابلیس کہتا ہے ہاں تو نے کارنامہ سرانجام دیا اور ابلیس اسے تاج پہنا دیتا ہے۔ (صحیح ابن حبان) [صحیح]

الْعَاصِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا. ((

(۸۳۸) ((وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ ابْلِيسُ بَتَّ جُنُودَهُ فَيَقُولُ: مَنْ أَضَلَّ (۱) الْيَوْمَ مُسْلِمًا الْبُسْتَةَ التَّاجِ. قَالَ فَيَجِيءُ هَذَا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، فَيَقُولُ: أَوْشَكَ أَنْ يَنْزَوِّجَ، قَالَ وَيَجِيءُ هَذَا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى عَقَّ وَالِدَيْهِ، فَيَقُولُ أَوْشَكَ أَنْ يَبْرَهُمَا. وَيَجِيءُ هَذَا فَيَقُولُ لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى اشْرَكَ، فَيَقُولُ أَنْتَ أَنْتَ، وَيَجِيءُ هَذَا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى قَتَلَ. فَيَقُولُ: أَنْتَ أَنْتَ، وَيَلْبِسُهُ التَّاجِ.)) [رواه ابن حبان]

التَّوْبَةُ مِنْ قَتْلِ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ

خودکشی پر وعید

(۸۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر قتل کر لیا تو وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں گرتا رہے گا اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور جس نے چھری کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کیا تو اس کی چھری اس کے ہاتھ میں ہوگی اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا (۱) اور جہنم کی آگ میں

(۸۳۹) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ فِيهَا

(۱) التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ... (۲) کوئی چھری وغیرہ گھونپنے تو کہا جاتا ہے (ذراتہ بالسکین وغیرہا وجا)

ہمیشہ ہمیشہ رہے گا (بخاری، مسلم اور ترمذی نے اسے تقدیم و تاخیر کے ساتھ روایت کیا ہے۔ نسائی اور ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ جس نے زہر پیا تو زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ پیتا رہے گا۔)

نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا.))
[رواہ البخاری، مسلم و الترمذی، بتقدیم و تاخیر، والنسائی، ولابی داؤد: وَمَنْ حَسَا سُمًّا فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ.]

www.qlrf.net

التزغيب من أن يحضر الإنسان قتل الإنسان ظلماً ومن تجريد ظهر مسلم بغير حق
انسان کے مظلومانہ قتل کا تماشہ کرنے اور کسی مسلمان کی پشت کو ناحق ننگا کرنے پر وعید

(۸۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی ایسی جگہ نہ کھڑا ہو جہاں کسی آدمی کو ظلم سے قتل کیا جا رہا ہو کیونکہ ہر اس شخص پر لعنت نازل ہوتی ہے جو وہاں حاضر ہو اور وہ مقتول کا دفاع نہ کرے اور تم میں سے کوئی کسی ایسی جگہ بھی کھڑا نہ ہو جہاں کسی آدمی کو ازراہ ظلم مارا جا رہا ہو۔ (طبرانی، بیہقی بسند حسن) [ضعیف]

(۸۵۰) ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَقْفَنَ أَحَدُكُمْ مَوْقِفًا يُقْتَلُ فِيهِ رَجُلٌ ظُلْمًا، فَإِنَّ اللَّعْنَةَ تَنْزِلُ عَلَى كُلِّ مَنْ حَضَرَ حِينَ لَمْ يَدْفَعُوا عَنْهُ، وَلَا يَقْفَنَ أَحَدُكُمْ مَوْقِفًا يُضْرَبُ فِيهِ رَجُلٌ ظُلْمًا)) [رواہ

الطبرانی، والبیہقی بسند حسن۔]

(۸۵۱) حضرت امامہ رضی اللہ عنہا (۱) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ناحق کسی مسلمان کی پشت کو ننگا کر لے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملے گا کہ وہ اس پر بہت شدید ناراض ہوگا۔ (طبرانی کبیر و اوسط بسند جید) (۲) [ضعیف جلد]

(۸۵۱) ((وَعَنْ أَبِي امامة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَرَدَ ظَهْرَ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ)) [رواہ الطبرانی فی الکبیرة

والاوسط بسند جید۔]

(۱) منذری میں یہاں حضرت ابو ہریرہ کا نام ہے جو شاید وہم ہے۔ ازہر۔

(۲) اس کی سند جید نہیں بلکہ ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں یمان بن عدی لیں الحدیث ہے جیسا کہ ”تقریب“ میں ہے۔ امام احمد اور امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بخاری نے فرمایا ہے کہ ”فی حدیث نظر“ حافظ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ ”فی سندہ مقال“ ملاحظہ فرمائیے سلسلہ ضعیف ج ۳ ص ۶۳۳۳۔ (مترجم)

الترغیب فی العفو عن القاتل والجانی

قاتل ومجرم کو معاف کرنے کی ترغیب

(۸۵۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب بندے حساب کے لیے کھڑے ہوں گے تو پچھ لوگ اس طرح آئیں گے (۱) پھر ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا کہ جن کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ اٹھ کھڑے ہوں اور جنت میں داخل ہو جائیں گے عرض کیا گیا وہ کون ہیں جن کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے؟ فرمایا لوگوں کو معاف کر دینے والے اس اعلان کے بعد ہزاروں لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ (طبرانی، باسناد حسن).

[ضعیف]

(۸۵۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ ہنسے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک نمایاں ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کیوں ہنسے ہیں؟ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر نثار ہوں! فرمایا میری امت کے دو آدمی اللہ رب العزت کے حضور گھنٹوں کے بل کھڑے ہوں گے ان میں سے ایک عرض کرے گا اللہ میرے اس بھائی نے مجھ پر جو ظلم کیا تھا اس سے میرا بدلہ لے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ تو اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرے گا کہ اب تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہ گیا عرض کرے گا: اے اللہ! یہ میرے گناہوں کو لے لے (یہ بیان کرتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں پھر فرمایا یہ دن بہت عظیم ہوگا، لوگ ضرورت مند ہوں گے کہ ان کے گناہ

(۸۵۲) ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا وَقَفَ الْعِبَادُ لِلْحِسَابِ حَيَاءً قَوْمٌ فِيهِ: ثُمَّ نَادَى مُنَادٍ لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ، قِيلَ وَمَنْ ذَا الَّذِي أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ؟ قَالَ الْعَافُونَ عَنِ النَّاسِ، فَقَامَ كَذَا وَكَذَا الْفَأُفَدَّخَلُوهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ.)) [رواه الطبرانی باسناد حسن۔]

(۸۵۳) ((وَعَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ إِذْ رَأَيْنَاهُ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَبَايَاهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ يَا بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي جَنِيًا بَيْنَ يَدَيِ رَبِّ الْعِزَّةِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَبِّ خُذْ لِي مِظْلَمَتِي مِنْ أَحْسَنِ فَقَالَ اللَّهُ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِأَخِيكَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْءٌ قَالَ: يَا رَبِّ فَلْيَحْمِلْ مِنْ أَوْزَارِي، فَقَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْبُكَاءِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ ذَلِكَ كَيَوْمٍ عَظِيمٍ يَحْتَاجُ النَّاسُ أَنْ يُحْمَلَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ فَقَالَ اللَّهُ لِلطَّلَابِ: ارْزُقْ بَصْرَكَ فَانظُرْ

(۱) باقی الفاظ اس طرح ہیں کہ اپنی تلواروں کو اپنی گردنوں پر رکھے ہوئے جن بے خون کے قطرے گر رہے ہوں گے جنت کے دروازے پر ان کی چہرے بھیڑ ہو جائے گی پوچھا جائے گا کہ کون ہیں تو جواب ملے گا کہ یہ شہداء ہیں جو کہ زندہ تھے اور ان کو رزق ملتا تھا پھر ایک اعلان کرنے والا۔۔۔۔۔

اٹھائے جائیں اللہ تعالیٰ اس مطالبہ کرنے والے سے فرمائے گا اپنی نظر اوپر اٹھاؤ اور دیکھو وہ اپنی نگاہ اوپر اٹھائے گا اور عرض کرے گا یا اللہ! میں سونے کے بنے ہوئے شہر سونے کے بنے ہوئے محلات جنہیں موتیوں کے ساتھ سجایا گیا ہے دیکھ رہا ہوں یہ کس نبی یا صدیق کے لیے ہیں؟ یا یہ کس شہید کے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو ان کی قیمت ادا کرے وہ عرض کرے گا یا اللہ ان کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو بھی ادا کر سکتا ہے وہ عرض کرے گا کس طرح؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے اس بھائی کو معاف کر کے وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں نے اسے معاف کر دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے بھائی کے ہاتھ کو پکڑو اور اسے جنت میں داخل کر دو اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈر جاؤ اور آپس کے باہمی تعلقات درست رکھو اس سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے مابین صلح کرائے گا۔ (حاکم، بیہقی فی البعث۔ عباد بن شیبہ الحطیٰ از سعید بن انس کے واسطے اور حاکم نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ حاکم نے اسی طرح کہا ہے) ^(۱) [ضعیف جدا]

فَرَفَعَ، فَقَالَ يَا رَبِّ أَرَى مَدَائِنَ مِنْ ذَهَبٍ - وَقُصُورًا مِنْ ذَهَبٍ، مُكَلَّلَةً بِاللُّوْلُؤِ، لِأَيِّ نَبِيٍّ هَذَا أَوْلَايَ صِدِّيقٍ هَذَا؟ أَوْلَايَ شَهِيدٍ هَذَا؟ قَالَ لِمَنْ أُعْطِيَ الثَّمَنُ، قَالَ يَا رَبِّ وَمَنْ يَمْلِكُ ذَلِكَ؟ قَالَ أَنْتَ تَمْلِكُهُ قَالَ: بِمَاذَا؟ قَالَ بِعَفْوِكَ عَنْ أَحْيِكَ، قَالَ: يَا رَبِّ فَإِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَخُذْ بِيَدِ أَحْيِكَ فَادْخُلْهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عِنْدَ ذَلِكَ اتَّقُوا اللَّهَ، وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ يُصَلِّحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. ((رواه الحاكم والبيهقي في البعث - من رواية عباد بن شيبه الحطبي عن سعيد بن انس و صحح الحاكم اسناده كذا قال - [

الترهيب من الشماتة بالمسلم وتعيره

مسلمان کی مصیبت پر خوش ہونے اور اسے عار دلانے پر وعید

(۸۵۳) ((عَنْ وَائِلَةَ بِنْتِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَرْتَابُوا فِي عِبَادِنَا إِذَا مَرَّ بِكُمْ مِنْهُمْ عَدُوٌّ مِنْكُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ يُصَلِّحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.)) حضرت واائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مصیبت پر خوش نہ ہو سکتے ہو کہ

(۱) حافظ منذر بن کواہم حاکم کے اس حکم پر تعجب ہے اس لیے کہ عباد بن شیبہ ضعیف ہے ابن حبان نے کہا کہ اس کی انفرادی طور پر روایت کی ہوئی منکر روایات جنت پکڑتا رہیں۔

اور میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ پر تعجب ہے کہ اس باب میں صرف ضعیف احادیث پر اکتفا کیا حالانکہ منذر بن کواہم نے اس باب میں گیارہ احادیث ذکر کیں جن میں سے ایک صحیح مسلم کی ہے: عن ابی ہزیرة بن عمار قال قال رسول الله ﷺ ما نقصت صدقة من مال و ما زاد الله عبدًا بعفوًا الا عزا و ما تواضع احد لله الا رفعه الله حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔ اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے۔ اور جو بھی اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اسے بلند کر دیتا ہے۔ (ازہر)

تُظهِرِ السَّمَاءَ لِأَحْيِكَ، فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ وَيَبْتَلِيكَ۔)) [رواه الترمذی وقال: حسن غریب۔]
 اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اور تمہیں آزمائش میں ڈال دے۔
 (ترمذی نے اسے روایت کیا اور حسن غریب قرار دیا ہے)
 [ضعیف]

الترہیب من ارتکاب الصغائر والمحقرات من الذنوب والاصرار علی شیء منها

صغیر وحقیر گناہوں کے ارتکاب اور ان پر اصرار پر وعید

(۸۵۵) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نَكَتَتْ فِي قَلْبِهِ نَكْتَةً، فَإِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صَفَلَتْ، فَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى يَغْلُو قَلْبُهُ، فَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾)) [رواه الترمذی وقال حسن صحيح والنسائي وابن ماجه وصححه ابن حبان، والحاكم على شرط مسلم۔ النكته بنون ومثناة: النقطة التي تشبع الوسخ في المراق۔]
 (۸۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک نکتہ لگ جاتا ہے اور اگر وہ اس گناہ سے باز آ جائے اور استغفار کر لے تو یہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ دوبارہ اس کا ارتکاب کرے تو یہ نکتہ بڑا ہو جاتا ہے اور اس کے دل پر چھا جاتا ہے اور یہی وہ زنگ ہے جو جس کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا ہے (ترجمہ) دیکھو یہ جو (اعمال بد) کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے) (المطففين: ۱۳) ترمذی نے اسے روایت کیا اور حسن صحیح قرار دیا ہے نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان نے اسے صحیح اور حاکم نے شرط مسلم کے مطابق قرار دیا ہے۔ نکتہ سے مراد اس طرح کا نشان ہے جیسا کہ میل وغیرہ کی وجہ سے آئینہ پر لگ جاتا ہے)

(۸۵۶) ((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنِّي أَكُفِّرُ الْمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ، فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا۔)) [رواه النسائي واللفظ له، وابن ماجه، وصححه ابن حبان۔]
 (۸۵۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے آپ کو معمولی سمجھے جانے والے گناہوں سے بچاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے بارہ میں بھی باز پرس ہوگی۔ (یہ الفاظ نسائی کی روایت کے ہیں۔ ابن ماجہ، ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے) [صحیح]

(۸۵۷) ((وَعَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لِيُحْرَمَ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ۔)) [رواه النسائي]
 (۸۵۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بے شک آدمی گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے (اسے) نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے کچھ الفاظ کے اضافے سمیت

صحیح قرار دیا ہے۔^(۱) اور امام حاکم بھی فرماتے ہیں کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔ [ضعیف]

(۸۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم کچھ ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی باریک ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہم انہیں موبقات یعنی ہلاک کر دینے والے گناہوں میں سے شمار کرتے تھے۔ (بخاری، مسند احمد میں یہ حدیث اسی طرح بروایت ابوسعید بسند صحیح ہے)

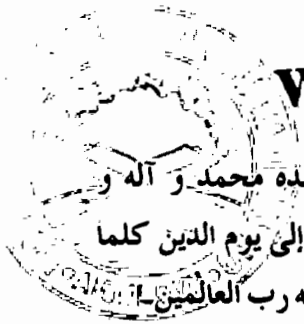
وصحہ ابن حبان بزيادة فيه، وقال الحاکم صحيح الاسناد۔

(۸۵۸) ((وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمُوبِقَاتِ يُعْنَى الْمُهْلِكَاتِ)) [رواه البخاری، ولاحمد]

مثله من حدیث ابی سعید بسند صحیح۔



www.qlrf.net



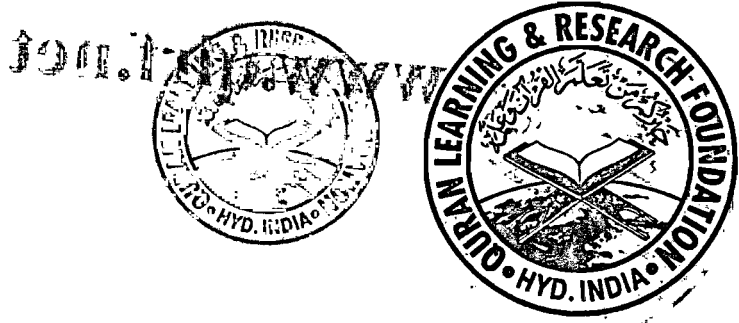
وصلی اللہ علی أشرف خلقه و اعلاهم مكانة عنده محمد و آلہ و اصحابه و ازواجه و ذریاتہ و التابعین لهم باحسان إلى يوم الدين كلما ذكره الذاکرون و غفل عن ذكره الغافلون و الحمد لله رب العالمین۔



(۱) وہ الفاظ یوں ہیں: ولا یرد القدر الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر تقدیر کو صرف دعائی پلٹی ہے اور عمر میں اضافہ صرف نیکی سے ہوتا ہے۔

(موارد النظر ۱۰۹۰) (از ہر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز





DARUL ILM

PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)

Tel.: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231

fax :(+91-22) 2302 0482

E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

التفسير
مختصر
والتفسير

